

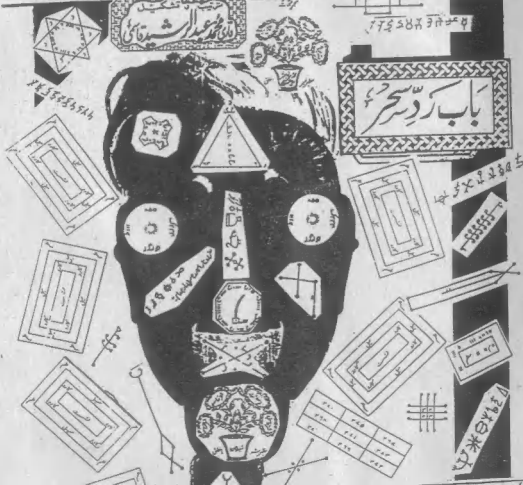
جسے اذلی

کالاحب بادو

مؤلف: سید حسن الباشمی (انڈیا) ●

ترتیب و تشکیل
قادی محمد عبدالرشید قاسمی

باب گردش سحر



کیا اور کہاں



علمِ سحر اور علمِ نجوم کی تاریخ پر ایک نظر

۶۳

سحر و سحر کی تشخیص کے طلسماتی عملیات

۱۰۶

ایران کی جادوگری ۱۳۹

عربوں کا کالا علم ۱۳۵

کالہی کاہنوں کا کالا جادو ۱۵۱

تشریحات سورہ فلق ۱۵۹

روحانی ڈاک ۲۰۲

چند روایتی تحفے ۲۱۹

سچی باتیں ۲۴۹

سحر و جادو کے اثرات کی حقیقت ۵۱

تشریحات سورہ ناس ۷۰

کالے جادو پر سنی خیر معلومات ۱۱۹

زندہ طلسمات ۱۴۳

لوحِ سلیمانی ۱۵۰

ہنگال کا کالا جادو ۱۵۵

حقائقِ سحر ۱۷۹

وحشی مالوں کے چند خطرناک اعمال

انسان اور شیطان کی کشمکش ۲۲۱

تشخیصِ سحر بذریعہ علمِ الاعداد ۲۳۷

باب رد سحر و جادو تاریکی کے طریقے

۱۱

حقیقتِ سحر اور اسکے اقسام ۶۶

لوگوں کی مختلف ضروریات ۱۱۷

عربوں کا کالا جادو ۱۳۱

یونان کا کالا جادو ۱۳۹

مصر کا کالا جادو ۱۵۳

سحر کیا ہے؟ ۱۷۷

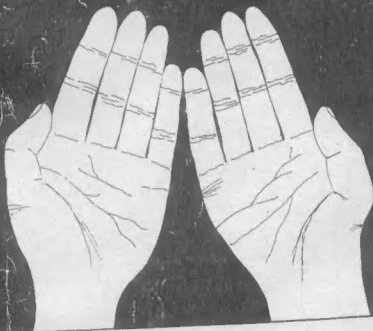
آپ بیتی ۲۰۹

عمر ہمزاد ۲۲۰

حیرتناک شعبہ ۲۳۶

دُعا

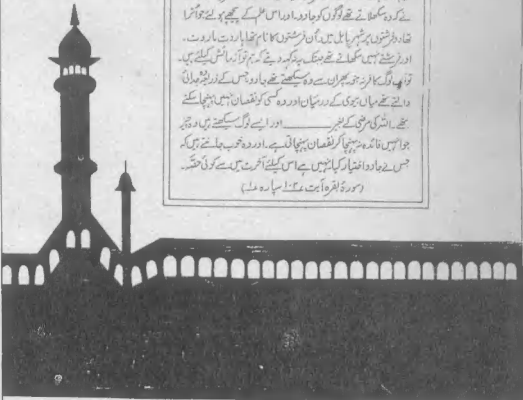
سُفلی عمل اور جادو ٹوٹنے کی آفت و غُصت گھر گھر
میں پھیلی ہوئی ہے۔ ہم دعا کرتے ہیں
کہ۔۔۔ اے پروردگار عالم! طلسماتی دنیا کے
تمام قارئین کو اور اپنے تمام بندوں کو جادو ٹوٹنے
کی غُصت سے اور جادو گروں کی خباثتوں سے محفوظ رکھ۔
(۱۱ ص ۷)





نورِ ہدایت

اور جب پہنچا ان کے پاس رسول اللہ کی طرف سے نصیحت کرنا والا
اس کتاب کی حواصی کے پاس ہے۔ تو پھینک دیا ایک جماعت نے اہل کتاب
کے کتاب اللہ کو اپنی پشت کے پیچھے گویا کہ وہ اس کی قدر و منزلت سے
واقف ہی نہیں۔ اور پیچھے ہوئے اُس علم کے جو پڑھتے تھے شاطینِ مسلمان
کی بادشاہت کے وقت اور کفر نہیں کیا مسلمان نے لیکن کفر کا شیطانوں
نے کہہ سکھاتے تھے لوگوں کو جادو اور اس علم کے پیچھے ہوئے جو انہیں
فنا و فرشتوں پر شہرِ پائل تمدنِ فرشتوں کا نام تھا بار دت، ماروت،
اور فرستے نہیں سکھاتے تھے جنگ پر تکرار دینے کہ ہم تو آزمائش کیلئے ہیں۔
تو اب لوگ کافر نہ ہوئے پھر ان سے وہ سیکھتے تھے جادو جس کے ذریعہ بدلتی
دالتے تھے مہاں بڑی کے درسیان اور وہ کسی کو نقصان نہیں پہنچا سکتے
تھے۔ اللہ کی مرضی کے بغیر۔ اور ایسے لوگ سیکھتے ہیں وہ چیز
جو انہیں فائدہ پہنچا کر نقصان پہنچاتی ہے۔ اور وہ خوب جانتے ہیں کہ
جس نے جادو اختیار کیا نہیں ہے اس کیلئے آخرت میں سے کوئی حصہ۔
(سورۃ بقرہ آیت ۱۰۲ تا ۱۰۳)



مختلف باغوں



آئینہ افکار

- قسمت بیست کی مانند گھومتی ہے کوئی بچے آجاتا ہے اور کوئی ادھر پہنچتا ہے جب ہم ادھر پہنچنے والوں کا ہاتھ تمام کر کے ہٹا کر دیکھتے ہیں تو ہمیں ان کے ہمارے کی ضرورت پڑ جاتی ہے۔
- کسی پر کچھ قسمت اٹھاتا تو کوئی کہہ دے دوسروں کے واسطے اس کے آلودہ پھول یا درہوں کی گنتی نہیں ہمارے ہاتھ کیڑے ضرور آلودہ ہو جاتا ہے۔
- صرف یہ ہی ظلم نہیں کہ ہم انسانوں سے غفلت کریں بلکہ یہ بھی ظلم ہے کہ ہم انسانوں سے امتیازی کریں۔

شعیا کے

- تارن لوگ دولت کیلئے دل کا پین کھینچتے ہیں اور دانا سکون پائے کیلئے دولت قربان کر دیتے ہیں۔
- دنیا میں خوش رہنے کا ایک ہی طریقہ ہے اور وہ ہے کہ آپ اپنی ضروریات کو کم کریں۔
- بے وقوف لوگ کھانے پینے کیلئے مینے میں الٹا عقل مند لوگ اس لئے کھانے پینے میں ناگوار ہیں۔
- تیرے جڑنا سے کرلی چاہیے کہ ہم بڑی کر کے

احساس خودی

- کھلے اور چھپے ہر حال میں نفس سے ڈرنا رہے۔
- خوشی اور ناخوشی ہر حالت میں انصاف کی بات کر۔
- امیری اور غریبی دونوں حالتوں میں اعتدال پر قائم رہ۔
- اگر بڑا آدمی دنیا چاہتا ہے تو ایک دن یہ نصیحت

کرنا ہے۔

- محنت وہ کچھ ہے جو دولت کے دروازے کو کھولتی ہے۔
- ہر خوبی اپنے لئے کے قابل ہے خواہ وہ دشمن ہی میں کیوں نہ ہو۔
- دل آئینہ کار ہے صاف، زبان شہد کی طرح سچی اور کام کی رفتار چوٹی کی چال کی طرح تھکی اندر شعل پھٹا ہلچل ہے۔
- اگر تم بالدار بننے کے آرزو مند ہو تو اپنی ضرورت کے انقادات خالصتہ کر دو۔
- مزید خوش کلائی والا طرز اختیار کرو۔ دنیا و عاقبت کے پیر پر مجبور ہو گئی۔
- وہ زمانے جو دنیا کے چول کے لباس سے مخمور ہو۔

درسِ حیات

- اگر دنیا کا درس لینا ہے تو پھر سے لو جو بڑے سے چھوٹے کی طرف بڑھتا جاتا ہے۔
- اگر پہاڑ کو چلنے کا ارادہ ہو تو پہلے دروں کو ترکا کرنا سیکھو۔
- ناکامی کے جذبے سے کامیابی پیدا ہونا انسان ہی ناممکن ہے جتنا بھول کے درخت گلاب کھانا کھاتا ہے۔
- دشمن کو صاف کر دینا اس سے انتقام لینے کا سب سے اچھا طریقہ ہے۔
- بڑے لوگ اپنی باتوں میں میرا پہلو لٹا کر لیتے ہیں جس طرح کھانا نہ خود بصورت ہم کو چھوڑ کر صرف انہوں ہی پر بیٹھا پاسداری کرتی ہیں۔
- (مدرسہ ساجدہ یوسف (انصاری) دھانہ)

ارشادات نبوی

- جس نے کسی کی طرف رہنمائی کی اس کے لئے اتنا ہی ثواب ہے جتنا اس کی طرف سے ملے کیلئے ہے۔
- ہم زندہ سے بہتر ہیں لوگ وہ ہیں جو اپنے خود کو زندہ سے بہتر سلوک کرتے ہیں۔
- ذکر الہی سے بڑھ کر انسان کا کوئی عمل خدا سے نجات دلائے والا نہیں۔
- وہ شخص جنت میں داخل نہیں ہوگا جس کا ہمسرا اس کے گھر سے محفوظ نہ ہو۔
- اپنے ہاتھ کی گانڈ سے بہتر کوئی دوزخی نہیں ہے۔
- جس نے ہمارے پاس ماز و قواس کی روانگی کر دی وہاں کرے۔
- (مدرسہ: گہت ہجریں — دہلی)

کہنیں

- ایک چھوٹی سی کچی ایک بہت بڑے تکیہ دارانہ سے بہتر ہو سکتی ہے۔
- خواہنہ اگر چہ وہ ہونی تو ہر شخص اپنی جیب میں ردال کی جگہ جال رکھتا۔
- لغت نیک اور اسیانہ ہے جس کی دھڑک اس کے اپنے بدن کی ری سرخا کر دیتی ہے۔
- دوسروں کا کھانا آسان ہے۔ لیکن اپنی کھانہ کی تکلیف برداشت کرنا مشکل ہے۔
- اگر آپ کے پاس ملے ہیں لیکن ادائیگی نہیں ہے تو آپ اپنی کاروباری میں ہیں لیکن نہیں ہے۔

انمول موقع

آپ کو ملنا چاہئے کہ اس کا سوا اور دعا گو ہو



مکتبہ حبیب
مکتبہ حبیب

کے پھول

آنکھوں میں اشریں رہ گئے فرمایا۔ مجھے تھمادی
ہاتھ مسکرایا کہ ایک بار حق تعالیٰ نے فرمایا تھا کہ اگر
کسی نے کریم اور عابد کا تعصب کرنا تو میں اپنا سچا سپہ
آغا کر اس پر غلا کر کر دیتا کہ اس کا چھو بیٹا رہ کر اس کے
کسی عدلی ضرورت نہیں اور اس کے لئے کسی درد پر
شرعاً کاجائز نہیں۔

مکتبہ پھول

- اجماع دست خدا کا بہترین تحفہ ہے۔ جو ظاہر و باطن کو ملتا ہے۔
- مطلب کی روشنی کی غریبیت کم ہوتی ہے۔
- فتح ہیشہ کا کی ہوتی ہے۔
- خوبصورت دہ ہے جو خوبصورت کام کرے۔
- وقت خانوشی کے ساتھ پہننے والا ایسا اور پہنے
- جو اپنے راس میں ماسی کے ٹڑے بڑے واقعات کو چھپا کر
- کر مستقبل کی طرف بڑھ جاتا ہے۔
- دنیا انسان کا گاہ ہے جہاں ہر قدم کو عقل کی قزاق
- میں خون پڑتا ہے۔
- ہر چیز کے قلاب کا اندازہ ہے گزیر کے قلاب کا
- اندازہ نہیں لگا جاسکتا۔

برکت ہی برکت

- حرکت میں برکت ہے۔ برکت میں رشتہ ہے۔
- رشتہ میں کم ہے۔ کم میں خفت ہے۔ رشتہ میں لطیف ہے۔
- لطف میں جو شے ہے۔ جو میں جذبہ ہے۔ جذبہ میں رشتہ
- ہے رشتہ میں کو شش ہے۔ کو شش میں مصیبت ہے۔
- مصیبت میں صدف ہے۔ صدف میں خوب ہے۔ نور میں

یک ہٹ ہوا دھوکا کھائی ہو باقی گزرتا گزرتا ہوئی ہے
ہاتھی ہو تو اس گزرتا ہٹ جاوے۔ لیکن اگر گزرتا نظر نہ لگے
تو یک ہو گزرتا ہٹ جاوے میں ماضیت ہے۔
بھوکے کو میں زیر ہو تا ہے۔ ماضی کے دانتوں
میں زیر ہو تا ہے۔ بھوکے شریک زیر ہو تا ہے۔ لیکن بڑے ہی
کے لئے ہم اور اس کے باقی میں بھی زیر ہو تا ہے۔
بڑے آدمی میں خوبیاں ہیں۔ یہی وہی خوبیاں
جھوٹے آدمیوں میں بھی ہوتی ہیں۔ لیکن بڑے ہی بڑے گھٹتے
لوگوں میں وہ خوبیاں جسمانی طور پر ہوتی ہیں۔ اور بڑے
لوگوں میں وہ خوبیاں گہرائی تک ہوتی ہیں۔ جیسے توگہ
اپنی خوبیاں سے خود کو اٹھائے۔ جیسے ہیں۔ اور بڑے لوگ
کی خوبیاں سے ایک عالم مستغنی ہو جاتا ہے۔

حسن و جمال

ایک عورت تصور راقی میں انہی سے اس سے
پاس آئی اور عرض کرنے لگی۔
حضرت امیر غفرلہ سرانجام کرنا چاہتا ہے۔
آپ نے فرمایا۔
اگر اس شخص کے نکاح میں اس وقت ہو تو یہی
میں تو یہ نکاح مباح ہے۔
وہ عورت بولی۔ عورت اگر ہمارے سے نہ ہو تو میں
میر غفرلہ کو کہتا تھا کہ میرا تو میں اپنا بار لگا کر رکھتی
کہ جس کو کہ نکاح میں لیتا ہوں میں عورت ہوں اس کو
دوسرا نکاح کرنے کی کیا ضرورت ہے۔
عورت کی بات میں کہ آنکھوں میں اشریں رہ گئے
روئے گئے۔ وہ گھبرا گئی اور اس نے پوچھا کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم! آپ کے رونے کا سبب کیا ہے؟

کرے۔

- جو مجھ سے کہتا ہے اس سے جڑوں کا۔
- جو مجھ سے کہتا ہے اس سے دھوکا۔
- جو مجھ سے کہتا ہے اس سے دھوکا۔
- میری خاموشی انکھ کی خاموشی ہو گئی۔
- میری خاموشی انکھ کی خاموشی ہو گئی۔
- میری خاموشی انکھ کی خاموشی ہو گئی۔
- اگر ان باتوں پر رونے میں کیا ایک دن رشتہ
- بڑا آدمی ہے گا۔

اور سلسلہ اسیدہ آرزو ناز ہزار ہی ہے

محبت کے رشتہ

- محبت انسان کو مخلص بنا کر رکھتی ہے۔ انسان کو مخلص بناتی ہے۔
- اور اس زمانہ کا سب سے بڑا رشتہ ہے۔
- محبت انسان کو مخلص بناتی ہے۔ انسان کو مخلص بناتی ہے۔
- گمراہی ہے۔
- محبت کسی بات پر آدمی اور لطف کی قائل ہیں۔
- محبت دھوکا ہے۔ جس میں عقل بر جا رہی ہے۔
- محبت کے اظہار کیلئے خوبصورت الفاظ کی ضرورت
- نہیں۔
- محبت میں آنکھوں کی اپنی زبان ہوتی ہے۔
- محبت خوبصورتی کی بھی قائل ہیں۔ محبت دل کے
- دل کو کھانک رہی ہے۔ اور جب محبت ہو جاتی ہے تو محبوب
- کی ہر گزری اور اچھی پسند آتی ہے۔
- اور سلسلہ اسیدہ آرزو ناز ہزار ہی ہے
- اگر عورت پر کہہ دیتے ہوئے ہاتھ
- ساتھ آئے۔ تو یہ تو بڑے ہی محبت

نور اور سیدہ

ایک رنگ روغن کی دکان پر ایک مرد
برصارت غور فرمائی۔

منظرِ ایک

ایک رنگ روغن کے دالے کے پاس چوکی کھڑی
غریبی شکوری ضروری ہے۔

منظرِ ایک

- غل کے پیر لڑاکا ایسا ہے جس نے نہیں ہے۔
- زندگی میں کوئی ایسا عمل نہیں ہے جو خیال سے
- شروع ہو کر خیال ہی پر ختم نہ ہوتا ہو۔
- حیات کا انداز کسی ہی شاندار گول نہ ہو ایک
- دن اسے ستاروں سے گزرنا پڑتا ہے۔
- دنیا میں ایک کھلنا ہے جس کا مقصد بالآخر
- ٹوٹ کر کھرا ہوتا ہے۔
- قسمت کے طوفانوں کے مقابلے کیلئے بہتر تفرق
- انسان ہریشہ بردار ہوتا ہے۔ لیکن انسانیت کی
- کوئی تبدیلی نہیں آتی۔

آنکھ

- رات ہے تو دنیا کی ہر چیز بھلا رہی ہے۔
- چمکیا ہے تو سنا بھر کی حیا اپنے اندر کو چینی ہے۔
- اٹھتی ہے نورنگیوں کو بھی گلزار سنا رہی ہے۔
- گھٹتی ہے تو کائنات کے رازوں کے پردے
- کھل دیتی ہے۔
- دیکھتی ہے تو سحر کی گہرائی سے موتی نکال لیتی ہے۔
- سسکتا ہے تو ستاروں کی چمک آپکھ لیتی ہے۔
- اور روکتی ہے تو غرض سے گلزار رہتی ہے۔
- زور ملے رو بہب اسلم کلکتے،

تنبیہ کاٹھے

میرا میں مسما فی دلانے
ہیں کہیں اودھان ٹھٹھکے
پاس گیا اور دل میں خیال کیا کہ شاید وہ مجھے کچھ مانگ
ہیں۔ اس پر اودھان نے فرمایا کہ لوگوں کیلئے یہ کائنات نہیں
ہے کہیں ان کی جبری قبول کر لیتا ہوں کہ وہ اب مجھ سے
بیجا ہے کہیں کہیں ان کے آگے اپنا دامن بھی پھیلاؤں۔

جنگی ہیں پر ایک بھلی کی نگہیں نہیں
کس طرح بھولیں کہ گھن میں بہاؤں ہے

عدل و انصاف کسی مشرعو موقوف نہیں
زندگی خود ہی گناہوں کی سزا دیتی ہے

یارب کسی سے نہیں کہ مجھ کو خوشی نہ دے
جو دردوں پر بار ہو نہ زندگی نہ دے

عشق ان کو کھٹا نہیں ہوتا۔
جس کے دل میں خدا نہیں ہوتا۔

تو خیز دینے سے محبت کے کبھی کو
اور جو میں تو جسے بھی محرم رہا ہوں

کائناتیاں بچی

سارے اب شمع دو ہے جو بچی کے شمع کرنے کا
طاقت سے زیادہ کما ہے۔ اور کما ہوا
بچی وہ ہے جو غم کے کہنے کی طاقت نہ کیا وغیرہ کے۔
شادی نہ ملے کہ جہاں حوا ہے مستقبل
کے بارے میں سوچنا شروع کر دیا ہے
اور عورت اپنے مستقبل کے بارے میں سوچنا بند کر دیتی ہے۔
میں بچی کی یادداشت کی وجہ سے بہت
پریشان ہوں۔

ابھی کوئی بات یاد نہیں رہتی ہوگی۔
ہیں۔ لکیر پڑائی کی بات ہے کہ اس سے ہر بات
یاد رہتی ہے۔

کیا ابھی سے تمہاری کیا مٹی ہو جاتی ہے۔
کیا ابھی سے تمہارا وہ کبھی ہے اور میں مٹتا
ہوں۔

تمہارا کہ دوست آج کا دن تمہارا
لے تمہارا کہ ہے۔

لیکن میری شادی توکل ہے۔
اسی لئے تمہارا لئے آج کا دن تمہارا ہے۔

کشش ہے کشش میں صاف ہے۔ صلاحیت میں اوجالا ہے
اوجالے میں صافیت ہے۔

زور ملے دھند جالی نہیں

عظیم انسان

● عظیم انسان وہ ہے جو ظاہر و باطن کی طرح ہر گون
ہو سکے اس کی گہرائی میں ہزاروں نشاۃ منام توئی ہوں۔
● دلوں کے جزا طوفان اٹھتے ہوں۔
● خواہشات کی چٹانیں ہلکے کے وجود کو مٹی کر دیتی
ہوں لیکن اس کے چہرے پر سکر پلٹ کے سوا کچھ نہ ہو۔

میں عورت

● میں عورت کہہ سکتا ہوں تا فخر و شوق کو شک و شبہ
پانہ کی پانی شمع کی شمع ساروں کی روشنی بھلی کی
اور بیکور کا حوصلہ گلاب کی رنگت۔ کوئی کی پناہ نہ
کی گہرائی۔ آجماں کی گہرائی۔ سناہ کا سکون۔ صبح کا نور و شمع
آج کا شمع نہ کہہ سکتا ہوں تا فخر و شوق کو شک و شبہ
گہرائی۔ آجماں کی گہرائی۔ سناہ کا سکون۔ صبح کا نور و شمع
آج کا شمع نہ کہہ سکتا ہوں تا فخر و شوق کو شک و شبہ

منتخب اشعار

● دل سچی میں ملنے کے پھر کہہ سکتا
اپنے غم کو سنا لے کر کھانا یاد کر
● غم نہ ہے نہ کیا کوئی بھی دوجا ہے
دیکھ لگاں گھروں میں بہاؤ نہ دیا ہے
● غم نہ ہے نہ کیا کوئی بھی دوجا ہے
دیکھ لگاں گھروں میں بہاؤ نہ دیا ہے
● غم نہ ہے نہ کیا کوئی بھی دوجا ہے
دیکھ لگاں گھروں میں بہاؤ نہ دیا ہے
● غم نہ ہے نہ کیا کوئی بھی دوجا ہے
دیکھ لگاں گھروں میں بہاؤ نہ دیا ہے

باب کردِ سحر



صنعتِ خانہٴ علیات کا سولہواں باب "کردِ سحر" ایک اہم ترین باب ہونے کی وجہ سے اس کتاب کا اہم ترین حصہ ہے۔ اس باب کے ذریعہ ہم اس کتاب کے ناظرین کو اپنے سوطریقے عنایت کریں گے جن کا ہمارا الیکس جادو کے بڑے اثرات پر قابو پایا جا سکتا ہے اور مصلیٰ اور گندے مسلم کے سنگین حملوں سے نجات حاصل کی جا سکتی ہے۔

یہ بات مسلم اور ملے شدہ ہے کہ اس دنیا میں کسی بھی معاملے میں کوئی بھی فائدہ دلانے والی کوئی بھی طریقہ اس وقت تک کارگر اور نتیجہ خیز ثابت نہیں ہو سکتا جب تک مالکِ کون و مکان کی مرضی شامل حال نہ ہو۔ تعویذات ہوں یا وظائف ہوں یا علیات کے ذخیرے ہوں سب کے سب بے رنج اور بے جان قرار پاتے ہیں۔ اگر مالکِ کون و مکان کی رضا و قضا سے یہ محروم ہوں۔ تعویذ فی نفسہ مؤثر نہیں ہے۔ تعویذ کی حیثیت اگر انشاءِ جلالہ کی مرضی شامل نہ ہو تو فقط کاغذ کے ایک ٹکڑے کی سی ہے۔ لیکن صرف ایک تعویذ ہی نہیں بلکہ دنیا کے ہر طریقہ علاج کی بعینہ یہی حیثیت ہے۔ اگر انشاءِ جلالہ اس میں اپنی مرضیات کو داخل نہ کرے کیلئے اسے چاہیے تو اسے چاہیے اور جبکہ اسے زیادہ حیثیت نہیں رکھتے۔ اگر حق جل جہدٰ مریض کو شفا دینے کا ارادہ نہ فرمائیں آج کی دنیا کے مادہ پرست لوگوں نے یا ان کو رے جاہلوں نے جو اسلامی عقائد کی گہرائیوں سے واقف نہیں ہیں۔ تعویذات کے خلاف تو بہت لے دے کی ہے اور ان کی تاثیرات کے خلاف بہت ہنگامے چلاتے ہیں۔ لیکن ان ہی حضراتِ فلاحی نے دواؤں اور خیموں کو علمانی نفسہ مؤثر مانا ہے۔ گو زبان سے وہ اس بات کا انکار کرتے ہیں۔ لیکن ان کے اقوال و احوال سے صاف طور پر یہ شرح ہوتا ہے کہ جنہوں نے اسے اور خیمہ مراد دیا اور دیکھا اور ٹیڑھا کپسول وغیرہ کو وہ فی ذاتہ مؤثر خیال کرتے ہیں اور ان پر ایمان لاتے ہیں۔ حالانکہ دنیا کی تمام دواؤں کی بھی وہی پوزیشن ہے۔ جو ازراہ عقیدہ تعویذات کی ہے۔ اللہ کی مرضی کے بغیر انسانی علیات بے حیثیت ہیں تو اللہ کی مرضی کے بغیر میڈیسن اور جڑی بوٹیوں کی بھی قطعاً بیخ اور لایق ہیں۔

حدیثِ پاک سے یہ ثابت ہے کہ دوا حلق میں جاتے وقت اپنے رے سرگوشی کرتے ہوئے یہ کہتی ہے کہ میں اس مریض کے مرض کو بڑھاؤں یا گھٹاؤں یا اسی ما پر رہے دوں ۱۹ اور پھر جو فیصلہ حق تعالیٰ کا ہوتا ہے اسی نوعیت کا اثر دے دے کہ اسے ذریعہ حاصل ہوتا ہے۔ دوا کبھی فائدہ بھی کرتی ہے اور کبھی نقصان بھی پہنچاتی ہے۔ عرفی عام میں اس کو ریشم کہتے ہیں۔ شریعت نے گنہگاروں کو سزا دینے کے لئے اسے مرض سے نشے کیلئے علاج کی اجازت دی ہے اور علاج کی سختی بھی رہا ہے۔ لیکن شریعت نے کسی وسیلہٴ مداخلت اور کسی طریقہٴ علاج کو معیوب قرار نہیں دیا ہے۔ از روئے شرع صرف ان طریقوں کو مردود بتایا گیا ہے جن میں غیر اللہ سے استعانت طلب کی جاتی ہو یا جن پر پھر دوسرے سے زیادہ کر لیا جاتا ہو یعنی اس انداز میں کر لیا جاتا ہو جسے کہ یہ طریقہ مؤثر بالذات ہیں اور اپنی تاثیرات کے خود ہی خالق ہیں۔ ورنہ شریعت اسلام میں علاج کا کوئی بھی طریقہ بغرض نہیں ہے جس طریقہ سے انسان کو شفا نصیب ہوئے گا اس کا ہوا اس طریقے کو برائے علاج اختیار کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ یونانی علاج ہو یا ایلوپیتھک یا ہومیوپیتھک یا سب سے سبب یا جڑیں یا سبب جو علاج جو شرف و اعزاز کے ذریعہ کیے جاتے ہوں۔ وہ بھی سب کے سب جائز ہیں اور ان پر بھی شریعت کی بھی طرح کی کوئی قدر نہیں لگائی۔ البتہ شریعت اس بات کی مستحاضی

ہر جگہ نظر آتی ہے کہ ہر بندہ ہر طرح کے علاج و معالجے سے فائدہ اٹھاتے وقت اس پیشین کو پامال نہ ہونے دے کہ بیماری کے بعد شفا اور صحت عطا کر نیوالی اصل ذات خالق کائنات کی ہے اور آخرتوں کے بعد راضی اور طوفانوں کے بعد سکون عطا کرنے والی ذات بھی خالقین کائنات ہی کی ہے۔ یہ ذات گرامی اگر کسی کو زندگی دینے کا فیصلہ کر چکی ہو تو نہ ہر بلا مل بھی اس کو نقصان نہیں پہنچا سکتا اور نہ ذات گرامی کسی کو موت دینے کا ارادہ کر بھی ہو تو تریاق بھی اسے زندگی عطا نہیں کر سکتا۔ یہ یقین کر کرنے اور عطا کر نیوالی ذات الشری اور صرف الشری ہے۔ اگر دل کی گہرائی میں جاگزین ہو تو پھر علاج دوا سے ہو، جڑی بوٹی سے ہو یا حروف اور اعداد سے ہو، عقل سے ہو یا مشینوں سے ہو، انسان کے عقیدے کو مجروح نہیں کرتا۔ اور اسے گنہگار نہیں بناتا۔

اس رنگ و رنگ دنیا میں جہاں بیشمار ادرار و اعتدال و حقائق پیدا کیے ہیں۔ وہاں محرم کی ایک حقیقت پیدا کی گئی ہے۔ لیکن بیشمار لوگ اس دنیا میں آج بھی ایسے ہیں جو جادو کی حقیقت کو تسلیم نہیں کرتے۔ جو لوگ تہذیب زدہ ہیں ان کا ذکر تو چھوڑیے لیکن افسوس ناک بات تو یہ ہے کہ وہ لوگ جو خود کو صاحب عقیدہ سمجھتے ہیں وہ بھی جادو کی حقیقت کو جھٹلاتے ہیں۔ جب کہ جادو کا تذکرہ الشری آخری کتاب قرآن میں جگہ جگہ آیا ہے۔ اگر جادو سے حقیقت ہوتا تو قرآن پاک میں اس کا تذکرہ کرنے کے بعد اس کو بے حقیقت بتایا جاتا۔ لیکن قرآن نے کسی جگہ جادو کو بے اثر اور بے حقیقت قرار نہیں دیا ہے۔ بلکہ مختلف انداز سے اس کی حقیقت کو تسلیم کیا ہے۔ جس طرح بندوں کی گولی اور تلوار کی دھارا اپنے اندر ایک اثر رکھتی ہے اور یہ اثر الشری کا پیدا کردہ اثر ہے۔ اسی طرح جادو ٹونا بھی اپنے اندر تاثیر رکھتا ہے۔ لیکن لاریب یہ تاثیر از خود خداوندی کی بالکل اسی طرح محتاج ہے جس طرح دنیا کی ہر اثر انگیز چیز اپنا اثر دکھانے میں اذن خداوندی کی محتاج ہے۔ سحر اور جادو کے سلسلے میں ہر سہارے تک علماء اور عقلا کے درمیان بحث ہوتی رہی ہے کوئی اس کی حقیقت کو ماننا یا نہ ماننا۔ کوئی منکر رہا۔ لیکن اکثر علماء حق کی رائے یہ ہے کہ سحر ایک حقیقت ہے اور یہ سحر حضرت رساں بھی ہوتا ہے۔ حق تعالیٰ نے اپنی حکمت اور مصلحت کا طے کے پیش نظر اس میں اسی طرح کے مضمرات پیدا کر دیے ہیں جس طرح دوسری اشیاء میں موجود ہیں۔ مثلاً زہر انسان کی زندگی کو نقصان پہنچاتا ہے اور تریاق انسان کو حیات نو بخشتا ہے۔ لیکن یہ سب کچھ حکم خداوندی ہی سے ہوتا ہے۔ اگر اللہ کا حکم اور استیذان نہ ہو تو نہ کسی کو مارا نہیں سکتا اور تریاق کسی کو چلا نہیں سکتا۔ اگر بلاشبہ جلالت کی صلاحیت رکھتی ہے۔ لیکن یہی آگ کسی کیلئے پتھر کی طرح جامد بھی بن جاتا ہے۔ وہ دریا یا توتھا جس میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے لئے بارہ راستے بن گئے تھے اور وہ بھی دریا ہی تھا جس نے فرعون اور اس کے لشکر کو غرق کر دیا تھا اور موسیٰ اور ان کے اصحاب اس پر سے گزر گئے تھے۔ کیوں کہ حکم خداوندی یہی تھا کہ فرعون اور اس کے لاؤ لشکر کو ڈوبو اور موسیٰ علیہ السلام اور ان کے ساتھیوں کو پار کر دو۔ جیسا خدا کا حکم ہوتا ہے۔ ویسا ہی اس کائنات کی ہر چیز پر اپنا اثر دکھاتی ہے۔

جو لوگ جادو کو مخر باالذات سمجھتے ہیں وہ کافر ہیں۔ لیکن جادو میں حکم خداوندی سے ایک اثر نہیں ہے اور اس حقیقت کو تمام علماء اہل سنت و اجماع نے تسلیم کیا ہے۔ البتہ جادو کی تعلیم حاصل کرنا یا کسی کو جادو کی تعلیم دینا دونوں ہی باتیں منکر و کفر ہیں۔ اور شریعت نے جادو کو شرک قرار دیا ہے۔ البتہ ایسے فنون سیکھنا جن سے جادو جیسے مضمرات پر قابو پایا جاسکے ضروری ہے۔ جادو کی اپنی ایک تاریخ ہے۔ اور کچھ حد بندیوں کے ساتھ اس کی تعلیم زمانہ قدیم کے مسلمانوں نے بھی حاصل کی ہے پھر رفتہ رفتہ جب اسے برگ و بار پر کفر و شرک کے پھل پھول آنے لگے تو اسلامی شریعت نے ان چیزوں سے کنارہ کش ہونے کی تاکید کی۔ اور پھر بشپ علی المرتضیٰ سلم کے بعد جادو کا فن رفتہ رفتہ قریب الختم ہو گیا کیوں کہ مسلمانوں نے خود اس کی سچائی کی تردید کی۔

حضرت مولانا حفص الرحمن صاحب اپنی تصنیف ”روزِ مقطعات“ میں تحریر فرماتے ہیں کہ:

”زمانہ قدیم میں علم نجوم اور علمِ حُرکی طرف لوگوں کا عام رجحان رہا ہے۔ وہ ان علوم کو دوسرے علوم پر فوقیت دیتے تھے۔ کھدائیوں اور شریانیوں اور قبیلوں کو ان علوم میں نسبتاً زیادہ کمال حاصل تھا۔ دراصل ان ہی قوموں نے یہ علوم و فنون یونانیوں اور پارسیوں وغیرہ نے حاصل کیے تھے۔ قرآن حکیم میں بھی کچھ ایسے واقعات پر روشنی موجود ہے جس سے پتہ چلتا ہے کہ پہلے زمانہ میں سحر کا کافی عروج پر تھا۔ بڑے بڑے ساحر جگہ جگہ موجود تھے جو اپنی فنکارانہ اور علمی صلاحیتوں کا مظاہرہ کر کے لوگوں کو مہبت کر ڈالتے تھے۔ بعض ممالک میں تو لوگ ان کی ہولناک حرکتوں سے اس قدر عاجز آ گئے تھے کہ ان کیلئے سلاسی کے ساتھ زندہ رہنا مشکل ہو گیا تھا۔ تنگ آمد بہ جنگ آمد۔ پھر یہ ہوا کہ پریشان حال لوگوں نے منصوبہ بند طریقہ پر ساحر کو قتل کرنا شروع کر دیا۔ یہی نہیں بلکہ حکومتی سطح پر بھی ان کو سزائے موت دی گئی اور ان کے علمی ذخیرے کو ڈرہ کر دیا گیا یا تاہم کچھ نہ کچھ علم باقی رہ گیا۔ سب کا سب ضائع نہ ہو سکا۔ عظیم مؤرخ ابن خلدون لکھتے ہیں۔

”مسلمانوں کو فتوحات کے نتیجے میں مختلف ممالک کے املاک و امارات کے علاوہ فلسفہ و حکمت، ریاضی اور سحری علوم کا ذوق پیدا ہوا۔ مگر چونکہ شریعت اسلامی نے خاص طور پر علمِ سحر کو حرام قرار دے دیا تھا اور ساحر کو قتل کیلئے سخت ترین عذاب کی بات کہی تھی۔ اس لئے مسلمانوں نے اس کی طرف کوئی توجہ نہیں کی۔ بلکہ اس کو شدید نفرت و حقارت کی نگاہوں سے دیکھا اور یونانی علوم کے تزام کرتے وقت بالخصوص اس علم کو نظر انداز کر دیا گیا۔ اسی لئے وہ ذخیرہ بھی جو غیر مرتب صورت میں حاصل ہوا تھا۔ رفتہ رفتہ ضائع ہو گیا۔ یا ضائع کر دیا گیا۔ صرف مسلمانوں نے ہی نہیں دوسرے لوگوں نے بھی سحری علوم کو ختم کر ڈالنے کی کوششیں کی۔ لیکن اس کے باوجود یہ علم کسی نہ کسی درجے میں پھرتی رہ گیا۔ اور آج تک سینہ بہ سینہ چلا آ رہا ہے۔“

بہر حال جادو کی حقیقت کو تمام علمائے قدیم نے تسلیم کیا ہے اور یہ بات بھی تسلیم کی ہے کہ ذخیرہ سحر بڑی حد تک تلف ہو جائے۔ کے باوجود سلسلہ علم سحر سینہ بہ سینہ کسی نہ کسی درجے میں باقی رہا۔ اور آج تک باقی ہے۔

بعض حضرات یہ سمجھتے ہیں کہ جادو صرف سمندرے باری اور نظر بندی کو کہتے ہیں۔ اس سے زیادہ جادو کی کوئی حقیقت نہیں۔ جب کہ جادو ایک ایسی حقیقت کا نام ہے کہ جس کا سہارا لیکر خالق کو منہ پر کرنا جاتا ہے۔ اور اس کے ذریعہ جنس بھی بدل دی جاتی ہے۔ علاوہ ان کے بھی بہت سے فتنے اس کے ذریعہ ظہور میں آ جاتے ہیں۔ جو مخلوق خدا کے لئے ضرر رساں بنتے ہیں۔ اسی لئے جادو کو شرعاً حرام قرار دیا گیا ہے۔ ایک روایت میں حضرت کتب سے مروی ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ یہودی میرے ایمان لانے سے بہت چراغ پا ہوئے۔ اور اگر میں انکی عزت کو اپنے درد میں نہ رکھتا تو وہ مجھے جادو کے زور سے گدھا بنا دیتے لیکن میں عزت کا درد کرنے کی وجہ سے ان کی سازش سے محفوظ رہا۔ اس روایت سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ جادو کے زور سے انسان کو گدھا بھی بنایا جاسکتا ہے۔

بے شمار واقعات اور شواہد سے یہ بات واضح طور پر ثابت ہو جاتی ہے کہ ذریعہ جادو میاں بیوی کے تعلقات میں کشیدگی پیدا کر دیتی ہے۔ اور بسا اوقات طلاق تک بھی ذمہ پہنچ جاتی ہے۔ بعض گھر میں یہ دیکھا گیا ہے کہ میاں بیوی ایک دوسرے پر جہان چڑھ گئے ہیں اور پھر رات تک یہ ہوتا ہے کہ ایک دوسرے کی صورتوں سے ہیزاں بولتے ہیں۔ یہ دراصل کسی کثرت کی بنا پر ہوتا ہے۔ جادو کے ذریعہ لڑکیوں کے رشتوں کی بندش کر دی جاتی ہے۔ اسکے بعد قابل قبول لڑکیوں کے بھی بنیانات آنے بند ہو جاتے ہیں بلکہ

لگے لگائے رشتے بھی ٹوٹ جاتے ہیں۔ اور رشتے داروں میں دراڑ پڑ جاتی ہے۔ جادو جادوؤں پر بھی کیا جاتا ہے۔ اور جادو سے متاثر ہو کر بدگائے، بھینس، بکریاں جو دودھ دینے میں بے مثال ہوتی ہیں۔ اپنا گ دودھ سے بھاگ جاتی ہیں اور ان کے تھنوں میں دودھ کوکھ جاتا ہے۔ فاسٹ ونا جرنل گسن پتوں پر بھی ختم کر دیتے ہیں۔ اس طرح سچے محرک لپیٹ میں آکر کوکھ کمر جاتے ہیں۔ جادو کے ذریعہ عورتوں کی کوکھ ہندی کر دی جاتی ہے۔ کوکھ بندھ جائیکے بعد حمل قرار نہیں پاتا۔ جادو کے ذریعہ عقد فرج "کر دی جاتی ہے۔ اور اسکے بعد مرد عورت کے قابل نہیں رہتا۔ اسکی تجلیت اور مردانگی تقریباً ختم ہو جاتی ہے۔ جادو کے ذریعہ روزگار کی بندش کر دی جاتی ہے انسان جہاں بھی جاتا ہے اُسے ناکامی ہوتی ہے۔ اور اگر روزگار لگ جائے تو اس میں خیر و برکت نہیں ہوتی۔ جادو کے ذریعہ خاندان کے خزانہ تباہ و برباد کر دیئے جاتے ہیں۔ گھر میں کاسکون ختم ہو جاتا ہے۔ باہمی تعلقات نفرت اور عداوت میں بدل جاتے ہیں۔ زندگیاں ناسو بنکر رہ جاتی ہیں۔ ہر وقت طمانی اور کٹ گشتی کا ماحول بنا رہتا ہے۔

جادو کے ذریعہ چہرے بھی بگڑا دیئے جاتے ہیں۔ اور قدرتی محسن کو پامال کر دیا جاتا ہے۔ اور بہت نقصانات، جادو کے ذریعہ اثر کے بندوں کو پہنچائے جاتے ہیں۔ اور ان کی زندگیوں میں زہر گھول دیا جاتا ہے۔ اور یہ ظلم و ستم کسی ایک علاقے کی کہانی نہیں ہے بلکہ کسی جگہ بھی چلے جائیں آپ کو سفلی عمل اور جادو ڈونے اور چوکیاں اور ہانڈیاں چھوڑنے کے واقعات سننے کو مل جائیں گے۔ جادو کے ذریعہ کو قتل کرنا کسی کے کاروبار کو تباہ و برباد کرنا کسی کی ترقی میں ترقی کا ڈٹ ڈالنا کسی کو اسکے جائز مقام سے محروم کرنا یا کسی کو بیماری میں مبتلا کر دینا وغیرہ جیسے تمام کام کیرو گناہ میں شامل ہیں۔ بلکہ ان کا تعلق کسی نہ کسی مروجے میں کفر و شرک سے جڑا ہوا ہے۔ جادو کرنا یا کرنا نفاق و حرام ہیں۔ اور ایسے لوگ آخرت میں اللہ کی باز پرس سے نہیں بچ سکتے۔ زہر چوری، ڈونکی، شراب نوشی، ہونو خودی، ماں باپ کی نافرمانی کرنا جیسے قبیح کاموں سے بھی بدتر ہے کسی پر جادو کرنا یا کرنا جبکہ خوف خداوندی اور فکرِ حساب آخرت کا جو ہر سزا دہنیں عقاب ہوا ہے۔ تب کے ایسی نازیبا حرکتیں اور اس طرح کے کالے کقوت دل کھلو کر ہونے لگے ہیں۔ اور اس طرح ظلم و ستم کا سلسلہ پورے معاشرے میں آئندہ اوڑھنا کی طرح پھیل گیا ہے۔ جادو کی ستم نازیوں اور سفلی عمل کی چوروں سے منسلک کیلئے اور جادو ڈونے کے اثرات کو دفع کرنے کیلئے بہتے باب و دھرم قائم کر کے تنوایہ طریقے منتخب کر کے اپنے ناظرین کیلئے نقل کئے ہیں کہ جن کو "منہم خانہ" غلیات کا خاص اخص سرمایہ کہا جاسکتا ہے۔ ان روحانی فارمولوں میں بعض فارمولے تو ایسے ہیں جو آپ کی نظروں سے پہلے بھی گزرے ہونگے بعض فارمولے ایسے ہیں جنہیں آپ پہلی بار سیکھیں گے اور بعض فارمولے ایسے بھی ہیں جنہیں کوئی مامل الاکھوں روپے دیکر بھی دھماکے کیلئے تیار نہ ہوتا لیکن ہم نے خدمتِ خلق کے ادارے اور مصروف رضا و خداوندی کی نیت سے یہ ناظرین کو دے دیے ہیں۔ درخواست یہ ہے کہ بڑھنے والے ان گرانقدر روحانی فارمولوں سے فائدہ اٹھاتے وقت رات کو اپنے مخصوص دعاؤں میں یاد رکھیں گے اور اللہ کے بندوں کو جادو ڈونے کی اذیت ناک آفتوں و نجات کی مومنانہ جدوجہد کریں گے۔ انہیں اکثر فارمولے تودہ ہیں جو ان عاملین کیلئے پیش کئے گئے ہیں جو روحانی غلیات کے ذریعہ خلق کی خدمت میں مصروف ہیں اور انہیں بعض فارمولے ایسے بھی ہیں کہ جن کے ذریعہ ہر بڑھنے والا اپنا اور اپنے گھروالوں کا علاج کر سکتا ہے یا کہ جس کا اجازت کسی باضابطہ عامل سے اس وقت یعنی ضروری ہے جب یہ کام بحیثیت عامل دوسروں کیلئے انسان کرنے کا ارادہ کرے اگر صرف اپنی ذات یا اپنے گھر کی دلیز کے اندر رہنے والے افراد کیلئے کسی عمل کو کرنے کی ضرورت پڑے تو اجازت یعنی ضروری نہیں ہے۔ پھر بھی احتیاط اس میں ہے کہ جن غلیات کی اجازت عام نہ ہو۔ انہیں کرنے سے پہلے آپ کسی روحانی رہنما سے رجوع کر لیں اور اپنی جان و خلق میں نہ رڈالیں۔ کیونکہ آپ ان طریقوں پر نظر ڈالیں جو آپ کیلئے سوئے چاندی کی دولت سے کہیں زیادہ قیمتی ہیں۔

طریقہ ۱

اگر کسی پر جادو کر دیا جائے تو اس کو دفع کرنے کیلئے مقررہ روزانہ سورہ فلق اور سورہ بقرہ روزانہ سورہ ناس پڑھے۔
 لگاتار چالیس دن تک یہ دونوں سورتیں قرآن حکیم کی آخری سورتیں ہیں اور یہ اس وقت نازل ہوئی تھیں جب ایک یہودی نے فخر و عالم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر جادو کر دیا تھا اور آپ اس جادو کے اثر سے متاثر ہو کر بیمار ہو گئے تھے۔ اس وقت فرشتوں نے اگر صحیح رہنمائی کی اور باذن اللہ اس جادو کا توڑ بتایا اور بتایا کہ اس جادو کی چیزیں کس کنوئیں میں ڈالی گئی ہیں اگر روز پڑھنا مکمل ہو تو پھر ان دونوں سورتوں کو تین سو تین سو مرتبہ پڑھ کر ایک بوتل پانی پر دم کر کے رکھ لیا جائے اور چالیس دن تک یہ پانی صبح و شام جادو زدہ کو پلایا جائے۔ ان سورتوں کے نقش اکابرین سے دونوں طرح منقول ہوتے چلے آ رہے ہیں۔ لفظی بھی اور عددی بھی۔
 لفظی نقش یہ ہے۔ اس نقش کو لکھتے وقت زیر زبر لگانے کی ضرورت نہیں۔

نقش سورہ ناس

نقش سورہ فلق

۷۸۶

قل اٰھود بربنا	ملك الناس	الہ الناس	من شرا لوسوس
ملك الناس	الہ الناس	الہ الناس	من شرا لوسوس
الہ الناس	من شرا لوسوس	الذی یوسوس	فی صدور الناس
من شرا لوسوس	الذی یوسوس	فی صدور الناس	الذی یوسوس

۷۸۶

قل اٰھود	برب الطلق	من شرا لخلق	ومن شر
غاسق	اذا	وقب	ومن
شر	النفس	فی العقد	ومن
شر	حاسد	اذا	حسد

عددی نقش یہ ہیں۔

۷۸۶

۱۳۱۶	۱۳۳۰	۱۳۲۷	۱۳۲۳
۲۲۸	۱۳۲۲	۱۳۱۷	۱۳۲۹
۱۳۲۱	۱۳۲۵	۱۳۲۲	۱۳۱۸
۱۳۳۱	۱۳۱۹	۱۳۲۰	۱۳۲۶

۷۸۶

۲۱۶۱	۲۱۷۵	۲۱۷۲	۲۱۶۹
۲۱۷۳	۲۱۶۸	۲۱۶۲	۲۱۷۹
۲۱۶۷	۲۱۷۰	۲۱۷۷	۲۱۶۳
۲۱۷۶	۲۱۶۳	۲۱۶۶	۲۱۷۱

جادو زدہ انسان کیلئے ان میں سے کوئی بھی لفظی یا عددی نقش بنا کر دائیں یا بائیں بازو پر باندھیں اور ان دونوں نقش کا بھی
 نقش بنا کر پیٹ کے گلے میں ڈال دیں۔ اور یہ تینوں نقش ہر روز صبح کے بعد کالے کپڑے میں بیک کریں۔ اور ڈور ابھی کالہ ہی استعمال
 کریں۔ انشاء اللہ چالیس دن کے اندر جادو کے اثرات سے نجات ملے گی۔

دونوں کا عددی نقش یہ ہے۔

۳۳۸۵	۳۳۹۹	۳۳۹۶	۳۳۹۳
۳۳۹۷	۳۳۹۲	۳۳۸۶	۳۳۹۸
۳۳۹۱	۳۳۹۴	۳۵۰۱	۳۳۸۷
۳۵۰۰	۳۳۸۸	۳۳۹۰	۳۳۹۵

طریقہ ۲

قرآن حکیم کی آخری دونوں سورتیں گیارہ گیارہ مرتبہ پڑھ کر سورتوں کے تیل پر دم کر کے جاؤ روزہ انسان کی آنکھوں، کانوں، ناک اور میٹھوں ناخنوں پر لگائیں۔ انشاء اللہ اسی دن میں جاو کے اثرات کے نجات مل جائے گی۔
توں کی نزولۃ ادا کر دی جائے تو اثر انگیزی میں زبردست اضافہ ہو جاتا ہے۔

طریقہ تزکۃ یہ ہے کہ دہائی سورتوں کو چالیس مرتبہ روزانہ ۳۱ دن تک پڑھیں۔ پہلے دن اور آٹھالیسویں دن روزہ رکھیں اور ۳۱ ویں دن ۳ غریب کو کھانا اپنے ساتھ انظار کے وقت کھلائیں۔ ان تینوں غریبوں سے اپنا غریبی رشتہ نہیں ہونا چاہیے۔ انشاء اللہ شریکۃ ہوگا اور ہم حسب ضرورت یہ سورتیں برائے سحر پڑھی جائیں گی تو فوراً ان کا اثر سامنے آئے گا۔

طريقة ٣

طریقہ ۳ جادو آمار نے کایہ طریقہ شیخ الاسلام حضرت مولانا حسین احمد مدنی سے منقول ہے۔ اور بے حد موثر اور تیر بہتر ہے۔ ایک کورے گھر سے میں سات کنوؤں کا تازہ پانی بھر کر اس پر قرآن حکیم کی یہ آیت گیارہ مرتبہ پڑھ کر دم کے مریض کو اس سے گیارہ دن تک غسل کرائیں۔ انشاء اللہ سحر کا اثر زائل ہو جائے گا۔ بے حد مجرب ہے۔ اگر سات کنوؤں کا پانی دستیاب نہ ہو مشکل ہو تو سات سجدوں کا پانی یا بشرطیکہ مسجدیں حوض والی ہوں یا سرے والی ہوں لے لیں۔ یہ بھی مشکل ہو تو چھ سجدوں کا پانی لیکر اس میں ایک کنوؤں کا پانی بھی شامل کر لیں تب بھی انشاء اللہ مفید رہے گا۔

آيات قرآنی ہیں۔ فلما انفا قال مؤمنی ما جئت عربہ الیہم لانیطلبرات اللہ لا یتقبلہ علی المفسدین وادعوت
 الی الحق من ربہم وکلمہ الجویف۔ (سورہ یس آیت ۲۸-۳۰) ہمارے لئے ذوق الحق وحق من اللہ انہو یعتقون یؤمنوا ہا نک وفاقا
 ضمیرہ ما انفی السعیر التجدید ما قاتلنا العرب الغلیل وابت مؤمنی وھا ذلک سورہ اعرف آیت ۱۰۰-۱۰۱-۱۰۲-۱۰۳ ہمارے
 ذلک سعیر کید ما جرت الیہم الشاخصت انی۔ (سورہ طہ آیت ۷۶-۷۷) ہمارے

مربی کو غسل کراتے وقت اس بات کا خیال کریں کہ پانی نالی میں دجائے بہتر ہے کچی زمین میں گڑھا کھود کر اس میں غسل دیں دوسرے ریت چھڑا کر اس پر غسل دیں اور پھر اس ریت کو سکھا کر کسی نالاب، نہر یا کنوئیں میں پھینک دیں، یا کہیں جنگل میں دبا دیں۔ (مضلائے کے معاملے میں ہمیشہ اصول یاد رکھیں کیوں کہ اس اصول کو ہم اس کتاب میں بار بار بیان نہیں کریں گے،

طریقہ

ان ہی آیات کے عمل کا ایک اور طریقہ اکابرین سے دوسرے انداز سے منقول ہے۔ وہ بھی اپنی جگہ بے حد خوش ثابت ہوئے۔ اس میں جملے کنوؤں کے پانی کے مندرجہ ذیل تفصیل ذہن میں رکھیں۔

ایک گھڑا بارش کا پانی ایسی جگہ سے لیں جہاں بارش ہوتے ہوئے کسی کی نظر نہ پڑی ہو۔

ایک گھڑ پانی ایسے نمونے کا جس کا پانی کوئی ڈول سے نہ نکالنا ہو۔

بہم کے دن ایسے، درختوں کے پتے توڑ کر ایسے جن پر کھانے والے پھل نہ آتے ہوں۔

دو دن پانی ایک جگہ کر کے ان میں یہ سب بچے ڈال دیں اور طریقہ مذکور میں بیان کردہ تینوں آیات قرآنی کو کسی کاغذ پر کالی خوشنویسی سے لکھ کر اس میں گھول دیں گھولنے وقت تین تین مرتبہ ان آیات کو پڑھیں۔ ضرورت سمجھیں تو پانی کو اگر کم کر لیں۔ درجہ ٹھنڈے ہی پانی غسے غسل دیں اور اس طریقے میں غسل کسی نالہ کے کنارے پر دیں غسل دیتے وقت ۲۰ درمیوں سے زیادہ مریض کے پاس نہ ہو غسل کے وقت مریض ہاتھ پاؤں اور بطن پر رکھیں۔ اور بقیہ کو دوران غسل کھڑے رکھیں۔ اس صورت میں صرف ۱۰ دن تک غسل دیں۔ انشاء اللہ محمد باطل ہو گا۔

ہیفکرۃ: فرآن حکیم کی اس آیت کوادرعربت کوگلاب زعفران سے چھنی کی پلٹ پر لکھ کر لگانا مرمت دل تک مریض کو بٹائیے۔

کرم کرے رحمان موجود اس کا کرم موجود بارگاہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا درکھلا رہے۔ چلو وہ نہ کرے جو جادو کرے سو مرے یہ عل
جی بے حد مجرب ہے۔

اگر کسی مکان پر بحر کا شبہ ہو۔ تو اس مکان میں یہ نقش لکھ کر کسی فریم میں لگا کر دیوار پر آویزاں کر دیں انشاء اللہ
گھر سے بحر کے اثرات ختم ہو جائیں گے۔

طریقہ ۹

۷۸۶

۸	۱۱	۱۳	۱
۱۳	۲	۴	۱۲
	۳	۵	۶
۳	۱۶	۷	۹
۱۰	۵	۲	۱۵

جادو غلوی ہو یا سفلی اس عزیمت کو لکھ کر مریض کے گلے میں ڈالیں اور کنوئیں کے پانی پر ۳۱ مرتبہ اسی عزیمت کو پڑھ کر
دم کر دیں پھر اس پانی کو ۲۱ روز تک مریض کو صبح و شام پلانے رہیں۔ اور اسی عزیمت کو ۳۱ مرتبہ سرسوں کے تیل پر دم
کے رات کو مریض کے پورے بدن کی مالش کرتے رہیں۔ انشاء اللہ مریض کو شفا ہوگی۔

عزیمت یہ ہے۔

موسیٰ وہ باردن کی لامٹی توڑ کا کرنے والے کی ٹوٹے پانی، ساحر
بڑے موت کی کھائی کعبہ کی نظریہ کا رہا جادو کا اثر بسم اللہ
الشا کبر لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

اس نقش کو لکھ کر اگر کسی جادو زدہ کے جسم پر مندرجہ ذیل نقش کو آگ میں جلا دیں اور لگاتار ۷ دن تک اسی طرح
سات نقش جلائیں تو انشاء اللہ مریض بحر کے اثرات سے نجات پائے گا۔

طریقہ ۱۱

نقش یہ ہے۔ اور یہ نقش

۷۸۶

۳۵	۳۹	۳۷
۳۶	۳۳	۳۱
۳۰	۳۸	۳۲

انشاء اللہ ہوگا۔

اگر کسی شخص پر کسی نے زبردست جادو کر دیا ہو۔ یا سفلی عمل کے ذریعہ سے بالکل مفلوج کر دیا ہو۔ یا ایسی گزرت
کر دی ہو کہ جس کی نشاندہی نہ ہو پارہی ہو اور اس وجہ سے وہ شخص اپنی زندگی سے مایوس ہو گیا ہو تو اس کے ایک
ایک بے حد مجرب عمل یہ ہے۔ انشاء اللہ اس عمل کے ذریعہ اس پر کئے ہوئے جادو گندے علم اور گزرت وغیرہ کی مکمل کاٹ ہو جائے گی۔
اور جا لیس دن میں مریض جادو کی لپیٹ سے انشاء اللہ بخوری طرح نجات پائے گا۔

طریقہ ۱۲

طریقہ ۱۳

سات نازیروں کے وضو کا پانی روجہ وقتہ نمازی ہوں ایک بوتل میں جمع کر لیں اور اس پر دوسو مرتبہ سورۃ یسین کی آیت سَلَامٌ عَلَیْكَ یَا یُسُفٰی سَلَامٌ عَلَیْكَ سَلَامٌ عَلَیْكَ پڑھ کر دم کر دیں۔ سات چھوڑے لیں اور ان میں سے ہر چھوڑے پر یہی آیت ۲۱ مرتبہ پڑھ کر دم کر دیں۔ بریض کو عصر اور مغرب کے درمیان ایک چھوڑا کھلا کر بوتل کا پانی پلائیں۔ صرف سات دن کا علاج ہے۔ سات دن پورے ہو جائے پھر اسی آیت کا نقش مثلث بریض کے گلے میں ڈالیں۔ انشاء اللہ جادو کے اثرات سے نجات ملے گی۔

نقش یہ ہے۔

۲۸۶	۲۸۹	۲۸۳
۲۸۱	۲۸۲	۲۸۵
۲۸۲	۲۸۴	۲۸۰

طریقہ ۱۴

سبز، بکیلے طریقہ علاج بھی کافی سودمند ثابت ہوا ہے۔ طریقہ علاج یہ ہے کہ ۲۱ دھتور کے پتے جو تعداد میں کل ۳۰۳ ہوں توڑ کر لائیں۔ اور ہر ایک پتے پر سات مرتبہ لا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیْمِ پڑھ کر دم کر دیں۔ پتوں کو پانی میں پکائیں اور سرزدہ کو اس پانی سے غسل کرائیں۔ لگاتار سات دن تک اس عمل کو دہرائیں۔ اور روزانہ پتے توڑ کر لائیں انشاء اللہ سات دن میں مکمل کاٹ ہو جائے گی۔ اور کتنا بھی سخت جادو ہوگا اُتر جائے گا۔ اس کے بعد ایک نقش لا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ کا بریض کے گلے میں ڈال دیں۔ اور ایک بوتل پانی پر ۲۱ مرتبہ لا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ پڑھ کر دم کر کے رکھ دیں۔ اور اس پانی کو ۲۱ روز تک صبح و شام پلائیں۔ اور سرسوں کے تیل پر بھی ۲۱ مرتبہ دم کر کے رکھ دیں۔ اور ۲۱ روز تک تیل کی مالش کرائیں۔ انشاء اللہ مکمل صحت نصیب ہوگی۔

نقش جو گلے میں ڈالے گا وہ یہ ہے۔

۳۰۱	۳۰۵	۳۰۲	۳۰۸
۳۰۳	۳۰۴	۳۰۲	۳۰۳
۳۰۶	۳۰۰	۳۰۴	۳۰۳
۳۰۶	۳۰۴	۳۰۵	۳۰۱

طریقہ ۱۵

اگر کسی انسان پر زبردست جادو ہو اور کسی بھی طرح جادو کے اثرات، سحر، جادو، دھتلی ہو تو "ہفت سلام" کے نقوش کے ذریعہ روحانی علاج کرنے سے جادو کے اثرات سے نجات مل جاتی ہے۔ اور انسان پوری طرح حکم الہی اور برکت حق پر مبنی ہو جاتا ہے۔ جمرات کے دن سے علاج شروع کرنا چاہیے۔ اور صبح و شام نقوش پلانے چاہئیں۔ ۲۸ دن کا علاج ہے۔

بریض چار مرتبہ پلانے ہے۔

وہ ساتوں نقوش جو پینے کے سات دنوں میں پلانے میں ہیں۔ وہ یہ ہیں۔

جمرات کے دن پینے والا نقش

۱۳۱	۱۱۰	۱۱۶	۳۲۲
۱۱۴	۳۲۱	۱۳۲	۱۰۹
۳۲۰	۱۱۴	۱۱۲	۱۳۲
۱۱۱	۱۳۲	۳۱۹	۱۱۵

جمہ کے دن پینے والا نقش۔

بغیر کے دن پینے والا نقش۔

سَلَامٌ عَلٰی اَبْنِ یَسٰیْنِ			
۱۳۱	۱۱۰	۳۱	۷۰
۲۲	۶۹	۱۳۲	۱۰۹
۶۸	۲۹	۱۱۲	۱۳۳
۱۱۱	۱۳۳	۶۷	۳۰

سَلَامٌ عَلٰی مُوسٰی وَ هٰارُونَ			
۱۳۱	۱۱۰	۱۱۶	۲۶۸
۱۱۷	۲۶۷	۱۳۲	۱۰۹
۲۶۶	۱۱۳	۱۱۲	۱۳۳
۱۱۱	۱۳۳	۲۶۵	۱۱۵

آوار کے دن پینے والا نقش۔

بیر کے دن پینے والا نقش۔

سَلَامٌ عَلٰی مَنْ التَّجُّعُ الْهَدٰی			
۱۳۱	۱۱۰	۵۶۳	۵۰
۵۶۳	۲۹	۱۳۲	۱۰۹
۲۸	۵۶۱	۱۱۲	۱۳۳
۱۱۱	۱۳۳	۳۷	۵۶۳

سَلَامٌ عَلٰی مَنْ رَزَّ الرَّحْمٰیْمُ			
۱۳۱	۱۳۷	۲۹۲	۲۸۹
۲۹۳	۲۸۸	۱۳۲	۱۳۶
۲۸۷	۲۹۰	۱۳۹	۱۳۳
۱۳۸	۱۳۳	۲۸۶	۲۹۱

سنگ کے دن پینے والا نقش۔

بدھ کے دن پینے والا نقش۔

سَلَامٌ عَلٰی حَسَنِ عَلٰی عَلٰی عَلٰی			
۱۳۱	۲۳۳	۱۳۹	۳۱۴
۱۵۰	۳۱۴	۱۳۲	۲۳۲
۳۱۲	۱۳۷	۲۳۵	۱۳۳
۲۳۳	۱۳۳	۳۱۱	۱۳۸

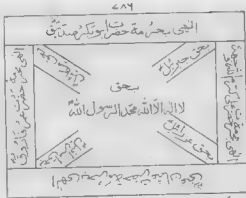
سَلَامٌ عَلٰی کُلِّ طَائِفَةٍ مِّنْ اَوْدَحُوْا حٰضِرًا			
۱۳۱	۱۷۰	۲۵۱	۱۳۲۲
۲۵۲	۱۳۲۱	۱۳۲	۱۶۹
۱۳۲۰	۲۲۹	۱۷۲	۱۳۳
۱۷۱	۱۳۳	۱۳۱۹	۲۵۰

”سَلَامٌ عَلٰی مَنْ نَّصَبَ الرَّحْمٰیْمُ“ والا نقش گلے میں ڈال دینا چاہیے۔ اشارہ کیسا بھی جاو ہو گا علوی یا سفلی پوری طرح اس نجات مل جائے گی۔ اور ۱۸ دن میں مریض محتیا بھجوائے گا قاعدہ یہ ہے کہ ہر نقش چار کی تعداد میں بنائے جائیں اور ارد پر دی ہوئی ہدایت کے مطابق انہیں استعمال کرنا چاہیے۔ پھر دیکھئے کہ ان ہفت سلام ”کا کرشمہ کیا ہے۔“

سبحا اگر معمولی ہو اور بالخصوص سید کے دوران عامل کو خدمت کا موقع مل جائے تو عامل کو چاہئے کہ وہ مندرجہ ذیل نقش ہر کالی روشنائی کے لئے کہ روزم جلے کے بعد اسکو کالے رنگ کے کپڑے اور کالے ہی رنگ کے ڈورے میں کسے مریض کے گلے میں ڈال دے۔ یہ نقش جمرات کے دن سورج نکلنے سے پہلے پہلے مریض کے گلے میں ڈالیں۔ تو انفسل ہے نہ رنج جب بھی موقع ہو ڈالیں۔ انشاء اللہ ہر اثرات سے چندہ دن کے اندر نجات مل جائے گی۔ اور مریض بفضل رب العالمین رو بہ صحت ہو گا۔

طریقہ ۱۶

نقش یہ ہے۔



طریقہ ۱۸ تخت سے تخت جادو کیلئے یہ طریقہ بھی مؤثر ثابت ہوا ہے۔ اکثر اکابرین جادو اُنار نے کیلئے اس طریقے کو استعمال کرتے تھے۔ طریقہ یہ ہے کہ ایک بوتل پانی سامنے رکھ کر گیارہ مرتبہ ورد شریف پڑھ کر سورہ یسین کی تلاوت کریں۔ پھر یسین ساتویں یسین پر تک کر سورہ یسین کی آیت "سُبْحَانَكَ قَوْلًا تَرْتَدِّتُ بِهِ السَّيِّئَاتِ" ۱۳ مرتبہ پڑھیں اور بوتل پر دم کر دیں۔ اس طرح وہ اکروں جادو پر پانی صبح و شام صبح کو ہمارے منہ اور شام کو منہ پر پہلے اور عصر کے بعد منہ پر پانی اور منہ پر ذیل نقش کا لے کر پڑے میں بیک کر کے بعض کے گلے میں ڈالوا دیں۔ انشاء اللہ حیرت و عجبت ملے گی۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۶۳۸	۶۵۱	۶۵۳	۶۳۰
۶۵۳	۶۳۱	۶۳۷	۶۵۲
۶۳۲	۶۵۶	۶۳۹	۶۳۶
۶۵۰	۶۳۵	۶۳۳	۶۵۵

طریقہ ۱۸ اگر کوئی شخص یہ چاہے کہ اس پر جو حرکت کیا گیا ہے وہ سحر کرانے والے کی طرف لوٹ جائے تو سورہ کوثر روزانہ ۱۰۰ مرتبہ جادو ورد شریف پڑھا کرے اور یہ نقش جو سورہ کوثر کا نقش ہے کالے کپڑے میں بیک کر کے اپنے گلے میں ڈال لے۔ انشاء اللہ ہم دن کے اندر اس پر چڑھا ہوا جادو کرانے والے کی طرف لوٹ جائے گا۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۹۱۹	۹۱۳	۹۲۱
۹۲۰	۹۱۸	۹۱۶
۹۱۵	۹۲۲	۹۱۷

طریقہ ۱۹ اگر کوئی شخص سفلی جادو کے اثرات میں مبتلا ہو اور اس کی وجہ سے جسم میں مختلف امراض پیدا ہو گئے ہوں اور کاروبار وغیرہ کی بندش ہو کر رہ گئی ہو تو سورہ فاتحہ کے اس نقش کے ذریعہ اس کا علاج کریں۔ اس نقش کو

طریقہ ۲۹

محرور دغ کرنے کیلئے سورہ ٹہین کی درج ذیل آیت روزانہ ۳۶۰ مرتبہ پڑھ کر ۷ روز تک دم کریں۔ انشاء اللہ سحر کے اثرات
رہن ہوں گے۔ آیت یہ ہے۔ اِنَّا جَعَلْنَا فِيْ اَعْيُنِهِمْ اَغْلًا لَاْ يَبْصُرُوْنَ اِلَّا بِالْاَذْقَانِ فَهُمْ مُّقْمَحُوْنَ ۝ وَجَعَلْنَا مِنْ
اٰیَاتِہِمْ سَمْعًا لَاْ يَسْمَعُوْنَ اِلَّا بِمَا شَاءُوْا ۝ وَجَعَلْنَا مِنْ اٰیَاتِہِمْ اَبْصَارًا لَاْ يَبْصُرُوْنَ اِلَّا بِمَا شَاءُوْا ۝ وَجَعَلْنَا مِنْ اٰیَاتِہِمْ
اَسْمَاعًا لَاْ يَسْمَعُوْنَ اِلَّا بِمَا شَاءُوْا ۝ وَجَعَلْنَا مِنْ اٰیَاتِہِمْ اَفْصَاٰرًا لَاْ يَفْهَمُوْنَ اِلَّا بِمَا شَاءُوْا ۝ وَجَعَلْنَا مِنْ اٰیَاتِہِمْ
اَفْصَاٰرًا لَاْ يَفْهَمُوْنَ اِلَّا بِمَا شَاءُوْا ۝ وَجَعَلْنَا مِنْ اٰیَاتِہِمْ اَفْصَاٰرًا لَاْ يَفْهَمُوْنَ اِلَّا بِمَا شَاءُوْا ۝ وَجَعَلْنَا مِنْ اٰیَاتِہِمْ اَفْصَاٰرًا لَاْ يَفْهَمُوْنَ اِلَّا بِمَا شَاءُوْا ۝

طریقہ ۳۰

سورہ طہ (سپارہ ۷۸) کی تلاوت بھی جادو کے دفعیہ کیلئے تیرہ ہفت ہے۔ روزانہ اس کی تلاوت مریض کے پاس بیٹھ کر
کی جائے اور تلاوت کے بعد مریض پر دم کریں۔ اور سورہ طہ کا نقش مریض کے گلے میں ڈالیں۔ تلاوت ۱۱ روز تک
لگاتا رہیں۔ نقش یہ ہے۔

۹۹۸۱۳	۹۹۸۲۷	۹۹۸۲۸	۹۹۸۲۹
۹۹۸۲۳	۹۹۸۱۳	۹۹۸۱۹	۹۹۸۲۳
۹۹۸۱۵	۹۹۸۲۹	۹۹۸۲۱	۹۹۸۱۸
۹۹۸۲۲	۹۹۸۱۷	۹۹۸۱۶	۹۹۸۲۸

طریقہ ۳۱

مندرجہ ذیل دونوں نقش چینی کی بڑی پلیٹ پر لکھ کر سحر کو پلائے جائیں۔ بلا نقش صبح کو پلا یا جائے بلا نقش شام کو
پلا یا جائے۔

۶۶۷۷	۶۶۸۷	۶۶۹۱	۶۶۷۷
۶۶۸۸	۶۶۷۷	۶۶۸۳	۶۶۸۸
۶۶۸۲	۶۶۹۳	۶۶۸۵	۶۶۸۲
۶۶۹۲	۶۶۸۱	۶۶۸۰	۶۶۹۲

نقش یہ ہے۔

۸۲۳۹	۸۲۵۰	۸۲۳۵	۸۲۳۰
۸۲۳۹	۸۲۳۶	۸۲۴۳	۸۲۴۶
۸۲۴۲	۸۲۴۷	۸۲۴۸	۸۲۴۷
۸۲۴۲	۸۲۴۱	۸۲۴۸	۸۲۵۱

نقش یہ ہے۔

طریقہ ۳۲: اگر کوئی شخص اس دما کو لکھ کر اپنے پاس رکھے گا اور ہر نماز کے بعد در در کے گا۔ اگر کسی شخص نے اس پر جادو کیا ہوگا

نقش یہ ہے۔

۲۵۷۴۱	۲۵۷۴۲	۲۵۷۴۷	۲۵۷۴۳
۲۵۷۴۶	۲۵۷۴۳	۲۵۷۴۰	۲۵۷۴۵
۲۵۷۴۵	۲۵۷۴۹	۲۵۷۴۲	۲۵۷۴۹
۲۵۷۴۲	۲۵۷۴۸	۲۵۷۴۶	۲۵۷۴۸

طریقہ ۲۱

اگر کسی شخص کی قوتِ مردانگی کو باندھ دیا گیا ہو تو اس کیلئے یہ عمل انشاء اللہ مفید ثابت ہو گا۔ یہ عمل قرآن حکیم کی ۳ آیات کا ہے۔ آیت ۱: مَا تَشْعُو لِمَا تَنْتَلُو السَّاطِنُ عَلَىٰ مَلِكٍ مُّسْلِمًا وَمَا كَفَرَ سُلَيْمَانُ وَلَكِنَّ السَّاطِنَ كَانَ كَفُورًا
يَعْلَمُونَ النَّاسَ السِّخْرَ وَمَا أُنْزِلَ عَلَى الْمَلَكَيْنِ بِبَابِلَ هَازِلَتِ قَوْمَانِ ذُو الْقُرُونِ (سورۃ بقرہ ص ۷۷)
اس آیت کو ۲۳ مرتبہ پانی پر دم کر کے ۱۱ دن تک بریض کو صبح و شام پلائیں۔

دوسری آیت ہے سورہ یسین کی۔ سَلَامٌ قَوْلًا قَدْ نُسِيتَ السَّحِيمَ۔ اس آیت کو دو سو مرتبہ ہر سون کے تیل پر پڑھ کر رکھ لیں اور روزانہ ۱۱ دن تک پورے جسم کی مالش کرائیں۔ بریض اگر بھوش و خواہش میں ہو تو وہ خود مالش کرے۔ مالش کے بعد پانی پر ۱۱ سو مرتبہ بِاسْمِ اللّٰہِ پڑھ کر دم کر کے بریض کو پہلا دیں۔

تیسری آیت سورہ اشراء کی ہے۔ وَقُلْ جَاءَ الْغَوْثُ فَزْنَقُ الْبَاطِلُ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوًّا۔ (آیت ۷) اس پارہ ۱۵ اس آیت کو لکھ کر بریض کے گلے میں ڈالوا دیں۔ انشاء اللہ گیارہ دن میں جادو سے نجات مل جائے گی۔

طریقہ ۲۲

جادو کو ریش کر کے نیلے مندرجہ ذیل نقش کو چھٹی کے بڑے پیالے میں لکھ کر ۲۴ گھنٹے تک رکھ کر پھر اس میں پانی ڈال دیں۔ پانی ڈالنے کے ایک گھنٹے کے بعد پیالے کو دھو کر بریض کو پلا دیں۔ انشاء اللہ ہر بار ایسا کرنے سے جادو کے اثرات سے نجات حاصل ہوگی۔

نقش یہ ہے۔

۷۹۶

یا اللہ	یا اللہ	یا اللہ	یا اللہ	یا اللہ	یا اللہ
یا رحمن	یا کریم	یا اللہ	یا عفی	یا رحمن	یا کمال
اھر	بلدہ	علی	علی	علی	علی
ع	ع	محمد	ح	ی	ی
لا الہ الا اللہ	محمد	ریسون	اللہ	اھر	اھر
علی	ولد	م	م	م	م

طریقہ ۲۳

یہ عمل شیخ الاسلام حضرت مولانا حسین احمد مدنیؒ سے منسوب ہے۔ عمل یہ ہے کہ سات کوڑوں کے پانی پر چھوڑا ایک ہی کتوئیں کے پانی پر چاروں قل ۲۱ مرتبہ پڑھ کر دم کر کے رکھ لیں اور لگانا ۱۱ دن تک صبح و شام سحر زدہ کو پلائیے۔ انشاء اللہ سحر کے اثرات سے نجات ملے گی۔

طریقہ ۲۴: یہ عمل مولانا احمد رضا خان صاحبؒ سے منسوب ہے۔ حروفِ مقطعات کو گیارہ سو مرتبہ پڑھ کر دریا کے پانی پر دم کر کے رکھ لیں۔

طریقہ ۲۷

جادوٹوں کو لوٹانے کیلئے سورہ بئیس اس پارہ ۱۳ کا نقش بھی بے حد مؤثر ثابت ہوتا ہے۔ اس نقش کو مریض کے گلے میں ڈالیں۔ اور ایک بوتل پانی پر سورہ بئیس ۱۳ مرتبہ پڑھ کر دم کر کے رکھ لیں اور صبح و شام مریض کو یہ پانی پلائیں۔ مغرب کے بعد مریض کو سورہ بئیس ۱۳ مرتبہ پڑھنے کی تاکید کریں۔ اگر وہ پڑھنے پر قادر نہ ہو تو تین مرتبہ پڑھ کر اس پر دم کریں انشاء اللہ گیارہ دن کے اندر اندر جادو کے اثرات کرنے اور کرنے والے کی طرف منتقل ہو جائیں گے۔
نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۲۸۲۸	۱۲۸۳۱	۱۲۸۳۳	۱۲۸۳۱
۱۲۸۳۲	۱۲۸۳۲	۱۲۸۳۴	۱۲۸۳۳
۱۲۸۳۳	۱۲۸۳۶	۱۲۸۳۹	۱۲۸۳۶
۱۲۸۳۰	۱۲۸۳۵	۱۲۸۳۳	۱۲۸۳۵

طریقہ ۲۸

جادو کے اثرات سے حفاظت کیلئے اس نقش کو فریم میں لگا کر گھر میں آویزاں کریں۔ انشاء اللہ ایسی ہی اثرات اور جادو کے اثرات سے پوری طرح حفاظت رہے گی۔
نقش یہ ہے۔ یہ نقش سورہ علی کا ہے۔

۷۸۶

۵۶۳۵	۵۶۳۸	۵۶۳۱	۵۶۳۷
۵۶۳۰	۵۶۳۸	۵۶۳۳	۵۶۳۹
۵۶۳۶	۵۶۳۳	۵۶۳۶	۵۶۳۲
۵۶۳۷	۵۶۳۲	۵۶۳۰	۵۶۳۲

طریقہ ۲۹

آیت الکرسی کا نقش آسیب دھوکے تیرہ ہدف ہے۔ اکثر اکابرین کے معمولات میں شامل رہا ہے۔ اگر اس نقش کو شرف مشتری میں چاند کی تختی پر کندہ کر کے گلے میں ڈالیں تو ہر آفت سے حفاظت رہتی ہے۔ سحر زدہ انسان کی ازبوش پنے کیلئے دیئے جائیں اور ایک گلے میں ڈال دیا جائے کیسا بھی سحر ہو گا۔ انشاء اللہ اس سے نجات مل جائے گی۔
نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۳۵۵۸	۳۵۵۳	۳۵۶۰
۳۵۵۹	۳۵۵۷	۳۵۵۵
۳۵۵۳	۳۵۶۱	۳۵۵۶

طریقہ ۳۰

قرآن حکیم کی آیت والذین آمنوا و اتقوا و اتقوا و اتقوا و اتقوا سورہ ابراہیم پارہ ۱۱ کا جادو کے اثر کو رائل کرنے میں تیرہ ہدف ہے۔ طریقہ علاج یہ ہے کہ اس آیت کا مربع نقش آتشی چال سے بنا کر مریض کے گلے میں ڈالیں۔ اور درد مثنت نقش آتشی چال سے مثنت بنا کر دائیں بازو پر باندھیں۔ تینوں نقش کا لے کر پڑے میں بیک کریں۔ اس کے علاوہ مثنت آتشی چال سے گیارہ نقش گلاب دروغ خان سے بنا کر روزانہ ایک نقش مریض کو پانی میں گھول کر پلایا جائے۔ انشاء اللہ گیارہ دن میں جادو کے اثرات

جاتے گی۔

نقش مرتب ہے۔

نقش مثلث ہے۔

۷۸۶

۳۷۳	۳۷۶	۳۷۹	۳۶۶
۳۷۸	۳۶۷	۳۷۲	۳۷۷
۳۶۸	۳۸۱	۳۷۳	۳۷۱
۳۷۵	۳۷۰	۳۶۹	۳۸۰

۷۸۶

۳۸۹	۳۸۳	۳۹۲
۳۹۱	۳۸۸	۳۸۶
۳۸۵	۳۹۳	۳۸۷

طریقہ ۵۱ قرآن حکیم کی آیت قَدْ جَاءَكُمْ مِنَ اللَّهِ نُورٌ وَكِتَابٌ مُبِينٌ (آیت ۱۷۱ سورہ مائدہ پارہ ۵) یہ آیت بھی جاد کے اثرات کو زائل کرنے میں تیرہ ہدف ہے۔ طریقہ بالکل طریقہ ۵۰ جیسا ہے۔

نقش مرتب ہے۔

نقش مثلث ہے۔

۷۸۶

۳۷۷	۳۸۰	۳۸۳	۳۷۰
۳۸۲	۳۷۱	۳۷۶	۳۸۱
۳۷۲	۳۸۵	۳۷۸	۳۷۵
۳۷۹	۳۷۳	۳۷۳	۳۸۲

۳۷۲	۳۶۶	۳۷۳
۳۷۳	۳۷۱	۳۶۸
۳۶۷	۳۷۵	۳۷۰

طریقہ ۵۲ قرآن حکیم کی آیت فَسَبِّحْ بِحَمْدِ اللَّهِ دُحًى وَنَهَارًا (آیت ۱۷۱ سورہ بقرہ پارہ ۲) یہ آیت بھی جاد کے اثرات کو زائل کرنے میں تیرہ ہدف ہے۔

نقش مثلث ہے۔

۷۸۶

۱۷۲	۱۷۵	۱۷۸	۱۶۵
۱۷۷	۱۶۶	۱۷۱	۱۷۶
۱۶۷	۱۸۰	۱۷۳	۱۷۱
۱۷۲	۱۶۹	۱۷۸	۱۷۳

۲۲۱	۲۲۶	۲۲۲
۲۲۲	۲۳۰	۲۲۸
۲۲۷	۲۳۲	۲۲۹

طریقہ ۵۳ قرآن حکیم کی آیت لَبِّحْ بِحَمْدِ اللَّهِ وَالنَّوْطِ رَأْسًا (آیت ۱۷۱ سورہ بقرہ پارہ ۲) یہ آیت بھی جاد کے اثرات کو زائل کرنے میں تیرہ ہدف ہے۔ طریقہ علاج پچھری طریقہ کے مطابق ہے۔

نقش مثلث ہے۔

۷۸۶

۶۷۰	۶۷۳	۶۷۶	۶۶۳
۶۷۵	۶۶۲	۶۶۹	۶۷۲
۶۶۵	۶۷۸	۶۷۱	۶۶۹
۶۷۲	۶۶۷	۶۶۶	۶۷۷

۸۹۶	۸۹۱	۸۹۸
۸۹۷	۸۹۵	۸۹۳
۸۹۲	۸۹۹	۸۹۳

طریقہ ۵۴

قرآن حکیم کی آیت وَنُقِطِرُكَ اللَّهُ نُقْطَةً عَظِيمَةً۔ آیت ۵۳ سورہ فتح پارہ ۲۷، یہ آیت بھی راقم الحروف کے تجربے میں محرکے اثرات کو زائل کرنے میں آئی ہے اور تیرہ ہدف ثابت ہوئی ہے۔ طریقہ علاج وہی ہے جو اوپر بیان کیا گیا

۷۸۶

۲۱۹	۲۲۲	۲۲۵	۲۱۲
۲۲۲	۲۱۳	۲۱۸	۲۲۲
۲۱۳	۲۲۷	۲۲۰	۲۱۷
۲۲۱	۲۱۶	۲۱۵	۲۲۶

۷۸۶

۲۹۳	۲۸۸	۲۹۶
۲۹۵	۲۹۳	۲۹۰
۲۸۹	۲۹۷	۲۹۲

طریقہ ۵۵

قرآن حکیم کی آیت فَاَقْوِصْ اَمْرِي اِنِّي اَدْعُوكَ اِلَى الْعِبَادَةِ۔ آیت ۵۴ سورہ مومن پارہ ۲۷، اس کے ذریعہ بھی محرزہ کا علاج راقم الحروف کے تجربے میں آیا ہے اور ہمیشہ اسے مؤثر پایا ہے۔ طریقہ علاج پہلے ہی طریقہ ۵۴

نقش مرتبہ ۵۵

۷۸۶

۳۸۹	۳۹۲	۳۹۶	۳۸۲
۳۹۵	۳۸۳	۳۸۸	۳۹۳
۳۸۲	۳۹۸	۳۹۰	۳۸۷
۳۹۱	۳۸۶	۳۸۵	۳۹۷

۷۸۶

۵۱۱	۵۰۵	۵۱۳
۵۱۲	۵۱۰	۵۰۷
۵۰۶	۵۱۴	۵۰۹

نقش مثلث ۵۵

طریقہ ۵۶

سات ہفتوں پر مندرجہ ذیل عزیمت سات سات مرتبہ پڑھ کر دم کر کے رکھ لیں اور روزانہ ایک بتا شدہ عمر اور مغرب کے درمیان مریض کو کھلائیں۔ انشاء اللہ ۷ روز میں مریض کو آرام ملے گا۔ اور محسوس نجات ملے گی۔

عزیمت یہ ہے۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ اَجْبَا اَشْرَ اِهْتِمَا جَعَلَ يَا بَا يَسْطَوْ عَقْلٌ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ وَحَقٌّ قُلْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْفَقْرِ وَحَقٌّ قُلْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ النَّاسِ وَحَقٌّ يَّا مُعَلِّمُوْنِیْ۔ اگر اس عزیمت کو سو مرتبہ چالیس روز تک پڑھ لیا جائے برنیت زکوٰۃ تو اس کی زکوٰۃ ادا ہو جاتی ہے۔

طریقہ ۵۷

ایک مینی کی پلیٹ پر مندرجہ ذیل آیت کلاب دے زعفران سے لکھ کر سات روز تک ریض کو پلائیں۔ روزانہ نئی پلیٹ پر لکھیں اور ایک ساتھ سات پلیٹوں پر لکھوا کر رکھ لیں۔ صبح کو جبے پلیٹ دھو کر پلائیں۔ اور کلاب کے سات پھولوں پر اس آیت کو

ایک پھول پر سات مرتبہ پڑھ کر دم کر کے اس پھول کو مریض کے دوسے بدن پر ملیں۔ اور مندرجہ ذیل نقش محرزہ کے گلے میں ڈال دیں۔ انشاء اللہ سات ہی روز میں محسوس نجات مل جائے گی۔ آیت یہ ہے۔ فَاَتَقُوْا اِمَّا تَشْتَاوُا الشَّيْطٰنُ عَلٰی مَلٰٓئِكَةِ سُلٰیْمٰتٍ وَمَا اَكْفَرُ سُلٰیْمٰتٍ وَلٰكِنِ الشَّيْطٰنُ يَكْفُرُ فَاَتَعٰوْزُونَ النَّاسَ بِالْبَحْسِ۔ آیت ۵۷ سورہ بقرہ پارہ ۷۱

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۳۶۱	۳۵۵	۳۶۳
۳۶۲	۳۶۰	۳۵۷
۳۵۶	۳۶۴	۳۵۹

۷۸۷

۵۹۳	۵۹۶	۵۹۹	۵۸۵
۵۹۸	۵۸۶	۵۹۲	۵۹۷
۵۸۷	۶۰۱	۵۹۳	۵۹۱
۵۹۵	۵۹۰	۵۸۸	۶۰۰

۷۸۶

۷۹۲	۷۸۷	۷۹۳
۷۹۳	۷۹۱	۷۸۹
۷۸۸	۷۹۵	۷۹۰

طریقہ ۶۲

آسیب اور محدودوں کیلئے ایک نادر عمل نقل کیا جاتا ہے۔ یہ عمل اَللّٰہُ یُکَافِی عِبْدَہُ ہے۔ یہ آیت ۲۴ سے پارے کے پہلے ہی رکوع کی ہے۔ ایک بوتل یا نصف بوتل پانی پر اس کو گیارہ سو مرتبہ پڑھ کر دم کر کے رکھ لیں۔ اس کے بعد ایک سفید مرغ میں یہ مرغ اذان دینے والا ہونا چاہیے۔ لیکن اگر آسیب زدہ یا سحر زدہ عورت ہو تو پھر سفید مرغی لینی چاہئے۔ اور مرغی ایسی ہونی چاہیے جس نے کم سے کم ایک مرتبہ اُٹھا دیا ہو۔ اس مرغی یا مرغی کو ذبح کر لیں۔ اور اس کی دائیں ٹانگ کو جُدا کر دیں۔ اور بائیں بازو کو بھی الگ کر لیں۔ اور پھر اس کو پکالیں۔ اس کو پکانے وقت ان چیزوں کو استعمال کریں۔

کشنیز، سیاہ برج، ہرٹ کے انڈے کی زردی، سوکھ، روغن زیتون۔ در نہ گائے کے اصلی گھی میں پکائیں۔ اُن کے علاوہ ذائقہ پیدا کرنے کیلئے حسب خواہش کچھ اور بھی ڈال سکتے ہیں۔ لیکن یہ چیزیں ضروری ہیں۔ اور ان کی مقدار حسب خواہش رکھنی چاہئے۔ نمبر ایک ایسا شخص جس کی ماں بے باپ نہ ہو، نمبر دو ایسا شخص جس کا باپ ہو ماں نہ ہو، نمبر تین ایسا شخص جس کے ماں باپ دونوں نہ ہوں، نمبر چار ایسا شخص جس کے ماں باپ دونوں موجود ہوں۔ کھانا کھلانے کے بعد ان چاروں حضرات کے ہاتھ اسی بالٹی میں دھوائیں جس بالٹی میں مریض کے ہاتھ دھلوائے تھے۔ اس کے بعد ایک تین کی پلیٹ پر سورہ کافرون کا نقش کلاب و زعفران سے لکھیں اور دوسری پلیٹ پر سورہ قمریش کا نقش لکھیں۔ پھر ان دونوں پلیٹوں کو دھو کر آدھا پانی مریض کو بلا دیں۔ اور آدھا پانی اُس بالٹی میں ڈال دیں جس میں مریض کے اور چاروں حضرات نے ہاتھ دھلوائے گئے تھے۔ اس کے بعد اس پانی کو نیم گرم کر کے اگر سردی ہو تو تیز گرم کر کے مریض کو نہلا دیں۔ اور اس کے بعد مریض کے گلے میں اَللّٰہُ یُکَافِی عِبْدَہُ کا نقش لکھ کر ڈال دیں۔

نقل یہ ہے۔

۷۸۶

۸۸	۹۱	۹۵	۸۱
۵۴	۸۲	۸۷	۹۳
۸۳	۹۷	۸۹	۸۶
۹۰	۸۵	۸۳	۹۶

سورہ کافرون کا نقش جو تین کی پلیٹ پر لکھنا ہے وہ یہ ہے۔

۷۸۷

۹۳۵	۹۳۰	۹۳۷
۹۳۶	۹۳۳	۹۳۲
۹۳۱	۹۳۸	۹۳۳

یا صمدًا یا احدًا یا فہدًا بوجہ مختلف یا اجمع النہا جہتیں روز بروز برنگنے کی ضرورت نہیں ہے، انشا اللہ اس طریقہ علاج سے کتنا بھی خطرناک جادو یا جن کا اثر ہوگا۔ سات دن میں زائل ہو جائے گا۔ احتیاطاً ۲۱ روز تک مزید دوسرا پانی جس کی وضاحت کر دی گئی ہے۔ سوتے وقت مریض کو پلاتے رہیں۔

طریقہ ۴۲ محروا سیدب حفاظت کیلئے اور اگر ان میں سے کسی بھی آفت کا شکار ہو جائے تو اس کو رفع کرنے کیلئے آیت الکرسی کا نقش ہے۔ حدیث اور مفید ثابت ہوتا ہے۔ اگر اس نقش کو اپنے گلے میں ڈال لیا جائے یا دائیں بازو پر باندھ لیا جائے تو محروا سیدب حفاظت ملتی ہے۔ اگر اس نقش کو فریم کر اگر گھر میں آویزاں کریں یا شویدی شکل میں گھر میں لٹکائیں تو دہائی امراض اور آفات ارضی و سماوی سے حفاظت ہوتی ہے اور جس گھر میں آیت الکرسی کا نقش ہو وہ محروا سیدب کی بنیادوں سے بھی پاک ہو جاتا ہے۔
نقش ہے۔

۷۸۶

۳۵۵۸	۳۵۵۳	۳۵۶۰
۳۵۵۹	۳۵۵۷	۳۵۵۵
۳۵۵۴	۳۵۶۱	۳۵۵۶

طریقہ ۴۵ آج کے پرفتن دور میں جب کہ سدا درملن عام اور جادو ٹونا عام درعام ہو کر رہ گیا ہے اور کسی بھی شخص کی جان و مال اور عزت و آبرو محفوظ نہیں ہے۔ ضروری ہے کہ ہر شخص پہلے ہی اپنی حفاظت کی فکر کرے۔ نماز کی پابندی رکھے اور ہر نماز کے بعد قرآن حکیم کی آخری دونوں سورتیں پڑھنے کا معمول بنائے۔ رات کو سوئے سے پہلے تین مرتبہ آیت الکرسی پڑھ کر اپنے آیت الکرسی پڑھ کر اپنے اذہم کر کے سوئے۔ اور اپنے گھر میں حروف مقطعات کے اس نقش کو فریم کر اگر آویزاں کر لے۔ انشا اللہ پورے جادو ٹونے سے محفوظ رہے گا۔
نقش ہے۔

۷۸۶

۷	۱۱۱۹	۱۱۲۶	۱۱۲۲	۱
۱۱۲۷	۱۱۲۸	۲	۸	۱۱۲۰
۳	۹	۱۱۲۱	۱۱۲۳	۱۱۲۹
۱۱۱۷	۱۱۲۴	۱۱۳۰	۳	۱۰
۱۱۳۱	۵	۶	۱۱۲۸	۱۱۲۵

طریقہ ۴۶ حروف نورانی کا نقش بھی محروا رفع کرنے میں مفید ثابت ہوتا ہے۔ اس نقش کو لکھ کر گلے میں ڈالنے سے سحر کے اثرات رفع ہو جاتے ہیں۔
نقش ہے۔

۷۸۶

۲۲۲	۲۲۷	۲۲۳
۲۲۳	۲۲۱	۲۲۹
۲۲۸	۲۲۵	۲۳۰

طریقہ ۶۷

سفل اور کالے جادو کی کاٹ بعض اکابر اسے زعمہ انوالے تقیہ کے ذریعہ بھی کیا کرتے تھے طریقہ یہ ہے کہ اس کو ہزار مرتبہ پڑھ کر ایک گلاس پانی پر دم کر کے جادو زدہ کو پلائیں اور اس پر دم بھی کریں۔ اگر کوئی شخص خود ہی حرکت لپیٹ میں ہو تو پانی خود پڑھ کر پی لے اور خود ہی اپنے اوپر دم کر لے۔ اس عمل کو سات روز تک جاری رکھئے اگر عورت کے شروع کرے تو افضل ہے۔ انشاء اللہ سات روز ہی میں جادو سے نجات ملے گی۔ اور صحت عطا ہوگی۔ عمل کے شروع اور اخیر میں گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف ضرور پڑھیں۔ اگر جادو زدہ کے گلے میں مذکورہ عمل کے ساتھ ساتھ یہ نقش بھی ڈالیں تو تاثیر عمل اور بھی بڑھ جائے گی اور فائدے کے امکانات اور زیادہ ہو جائیں گے۔ نقش یہ ہے۔

۱۲۲	۱۲۵	۱۲۸	۱۱۵
۱۲۷	۱۱۶	۱۲۱	۱۲۶
۱۲۰	۱۳۰	۱۳۳	۱۲۰
۱۲۳	۱۱۹	۱۱۸	۱۲۹

طریقہ ۶۸

اسم "ایقتدار" کا ورد بھی جادو کے اثرات کو زائل کرنے میں بے حد موثر ثابت ہوتا ہے طریقہ یہ ہے کہ گیارہ مرتبہ اللہ کی پڑھیں اس کے بعد ۸۳۶ مرتبہ "ایقتدار" پڑھیں۔ آخر میں گیارہ مرتبہ قرآن حکیم کی آخری دونوں سورتیں پڑھیں اور پانی پر دم کر کے مریض کو پلا دیں۔ اس عمل کو بعد کے دن شروع کر کے گیارہ دن تک لگا کر جاری رکھیں۔ انشاء اللہ کبھی بھی سخت سخت اور دھڑے سے مضر جادو ہو گا۔ رفع ہو جائے گا۔ اور مریض کو انشاء اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے صحت حاصل ہوگی۔

طریقہ ۶۹

آج کل یہ خیانت نام ہو گئی ہے کہ فتنہ پرور اور عاصد قسم کے لوگ چلتے چلتے کاروبار کو مفصلی عمل کے ذریعہ ہاتھ سے لگتا ہے۔ گھر میں شامی تنگی شروع ہو جاتی ہے اور انسان کی عزت داؤد پر لگ جاتی ہے جو شخص یہ محسوس کرے کہ اس کی اور اس کے کاروبار کی بندش کر دی گئی ہے۔ وہ روزانہ عشاء کی نماز کے بعد "یا مفتاح" ۶۴ مرتبہ پڑھے گا۔ آگے چھپے درود شریف سات سات مرتبہ پڑھے اور اس شخص کو لکھ کر اپنے دائیں بازو پر باندھ لے۔ اور ایک نقش دکان میں لٹا کرے۔ انشاء اللہ ۲ دن کے اندر بندش کھل جائے گی اور برے اثرات سے نجات ملے گی۔

نقش یہ ہے۔

۱۴۲	۱۴۵	۱۴۸	۱۶۵
۱۴۷	۱۶۶	۱۴۱	۱۴۶
۱۶۷	۱۸۰	۱۴۳	۱۶۰
۱۴۳	۱۶۹	۱۶۸	۱۶۹

طریقہ ۷۰

اسم ذات کے ذریعہ بھی اکابرین محرزہ لوگوں کا علاج کیا ہے۔ طریقہ یہ ہے کہ مندرجہ ذیل نقش ۲۱ عدد لکھ کر محرزہ کو چپنے کیلئے دیئے جائیں اور عصر و صبح کے درمیان روزانہ ایک نقش مریض کو پلایا جائے اور ایک نقش سر پہ مریض کے گلے میں ڈالا جائے۔

اور پھر کیلئے مثلث کے نقش بنا کر روزانہ ایک نقش عصر اور مغرب کے
درمیان میں کو پلائیں۔ انشاء اللہ وہ دن میں سحر سے نجات ملے گی۔
نقش مثلث یہ ہے۔ اس کو گلاب و زعفران سے لکھیں۔

۷۸۶

۳۳۳	۲۲۷	۳۳۳
۳۳۳	۲۳۱	۳۳۳
۲۲۸	۲۳۵	۲۳۰

سات تپے موتی میں ہر ایک موتی پر سات مرتبہ سورہ فاتحہ پڑھ کر دم کر کے ایک بوتل میں ڈال دیں اور اس میں پانی
بھر دیں۔ یہ پانی مریض کو صبح و شام سات دن تک پلائیں۔ آٹھویں دن موتیوں میں سے ایک موتی کی انگوٹھی بوا کر
لوہا میں اور پھر موتی و انگ انگ کنوڑوں میں ڈال دیں۔ کنواں مسجد کا ہو تو بہتر ہے۔ انشاء اللہ جادو کے اثرات ناکمل ہو جائیں گے۔
اور آئندہ مہینک یا انگوٹھی انگلی میں رہے گی۔ جادو نہیں ہو سکے گا۔

جست کے ٹکڑے میں حروف قطعات کندہ کر کے کسی جگہ میں ڈال دیں۔ اور پانی بھر لیں پھر یہ پانی صبح و شام
سحر زدہ کو پلائیں۔ انشاء اللہ ۲۹ دن میں سحر سے نجات مل جائے گی۔

ایک نیلے رنگ کی بوتل لیں۔ اس میں پانی بھر دیں۔ پھر اس پر کسی بھی دن نماز فجر کے بعد سورہ زحٰن پڑھ کر دم کریں۔
آگے پیچھے گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں۔ پھر یہ بوتل دھوپ میں رکھ دیں۔ صبح مہینے سے شام بجے چھپنے
تک اس دھوپ میں رکھیں۔ یہ پانی سحر جادو ڈٹنے اور پاگل پن کو رفع کرنے میں انشاء اللہ مفید اور موثر ثابت ہو گا۔ یہ پانی دن میں
تین تین بار پلائیں۔ صبح کو نہار منہ روک کو سونے سے پہلے اور دوپہر کو کھانا کھانے کے بعد انشاء اللہ ایک ماہ میں پوری طرح سحر کے
اثرات و اثرات کیفیت سے نجات مل جائے گی۔

ایم محمد علی انشری علیہ وسلم سے بھی جادو زدہ کا علاج کیا جاتا ہے۔ طریقہ یہ کہ ایم مبارک کا سر پر نقش گئے ہیں ان میں
اور مثلث نقش و دن تک لگانا بعد نماز فجر پلائیں۔ انشاء اللہ جادو سے نجات عطا ہوگی۔
نقش مثلث یہ ہے۔

۷۸۶

۳۲	۲۶	۳۳
۳۳	۳۱	۲۸
۲۷	۳۵	۳۰

۷۸۶

۲۲	۲۶	۲۹	۱۵
۲۸	۱۶	۲۱	۲۷
۱۷	۳۱	۲۳	۲۰
۲۵	۱۹	۱۸	۳۰

سورہ النین کی آیت جسے سورہ النین کا دل قرار دیا گیا ہے۔ اس کے ذریعہ بھی جادو کا علاج کیا جاتا ہے۔
رازم احمدی کا تیس سالہ تجربہ یہ بتاتا ہے کہ جادو خواہ کیسا بھی ہو۔ سفلی ہو یا میلا اس آیت پاک کے ذریعہ اس پر
ذرا پایا جاتا ہے۔ بہت ہی مختصر انداز سے اس کے ساتھ میں عرض کرتا ہوں کہ اس آیت کریمہ کے نقش کے ذریعہ میں نے ایک لاکھ ہزار
سے زیادہ جادو زدہ لوگوں کا علاج کیا ہے۔ اور اللہ کے فضل و کرم سے اکثر لوگوں کو جادو کے اثرات سے نجات مل گئی ہے۔ اس
آیت کریمہ کی تاثیر سے پوری طرح مستفیض ہونے کیلئے ضروری ہے کہ اس آیت کی زکوٰۃ ادا کی جائے۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ عروج ماہ

ان ہی اسرار مبارکہ کے مشترک نقش مثلث ۳۴ عدد تیار کیے جائیں اور مریض کو سات دن تک صبح و شام دو نقش روزانہ دودھ میں گھونک کر پلائیں۔
مشترک نقش مثلث یہ ہے۔

۵۳	۴۸	۵۶
۵۵	۵۳	۵۰
۳۹	۵۷	۵۲

علاج شروع کرنے سے پہلے یہ کریں کہ ایک پاؤنڈ ایک چٹانک نیا لوہا، ایک ٹونڈیل چار کھیتوں میں سے ایک ہی طرح کے اناج و گندم جو چنا، باجرہ وغیرہ میں سے، ایک ایک شاخ توڑ لیں۔ پھر ان سب چیزوں کو آدھے میٹر کالے کپڑے میں بٹولی بنا کر مریض کے سر سے پر کی طرف متحرک اُتار کر جنگل میں دبا دیں۔ اس کے بعد مذکورہ علاج کریں۔ انشاء اللہ شہادہ کے برے اثرات سے نجات ملے گی۔

مریض سے ۳ کوری ہانڈی ڈھکن سمیت سنگائیں اور تین پاؤنڈ نہایت سنگائیں۔ الگ الگ تھیلی میں ہر ایک پاؤنڈ **طریقہ ۹۲** پر سات مرتبہ یہ آیت اس انداز سے پڑھ کر دم کریں۔ فَلَمَّا الْقَوْأَ قَالَ مُوسَىٰ مَا جِئْتُ بِهَا إِلَّا لِيُصَلِّتَ إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ۔ بطل الحسم باذن اللہ، بطل الحسم باذن اللہ، بطل الحسم باذن اللہ اور ہر تھیلی میں یہ نقش بھی لکھ کر ڈال دیں۔

نقش یہ ہے۔

۱۱۷۶	۱۱۷۹	۱۱۷۶	۱۱۷۳
۱۱۷۷	۱۱۷۴	۱۱۷۸	۱۱۷۵
۱۱۷۸	۱۱۷۵	۱۱۷۶	۱۱۷۳
۱۱۷۹	۱۱۷۶	۱۱۷۷	۱۱۷۴

اس کے بعد اس ہانڈی کو مریض کے اوپر سے ۳ مرتبہ اُتاریں۔ یا مریض کے ہاتھوں سے اُڑا دو تو نیک ہانڈی میں ڈالوائیں۔ ایک دن میں ایک ہانڈی درمیان آٹھ پر پکائیں۔ ڈھکن ہانڈی کے اوپر رکھ کر اس کے چاروں طرف گندھا ہوا آٹا لگا دیں۔ ہانڈی میں اُڑا دو تو نیک کے علاوہ کوئی چیز نہ ڈالیں۔ ۴۵ منٹ پکانے کے بعد ہانڈی چوبیسے سے اُتار دیں۔ اور جب یہ ٹھنڈی ہو جائے اس کو لیجا کر جنگل میں دفن کریں۔ لگا تار ۳ دن تک یہ عمل کریں۔ پھر سے دن ہانڈی کے دفن ہونے کے بعد بعد مریض کو غسل دیں۔ اور یہ تو نیک اس کے گلے میں ڈالیں۔ انشاء اللہ شہادہ دو ٹوٹ جائے گا۔ اور رفتہ رفتہ مریض صحت مند ہو جائے گا۔

نقش یہ ہے۔

۶۸۱	۶۸۴	۶۸۸	۶۷۳
۶۸۷	۶۷۵	۶۸۰	۶۸۵
۶۷۶	۶۹۰	۶۸۲	۶۷۹
۶۸۳	۶۷۸	۶۷۷	۶۸۹

طریقہ ۹۵: ایک بوتل پانی پر سات مرتبہ سورۃ فاتحہ سات سات مرتبہ چاروں قبل پڑھ کر دم کر کے رکھ لیں اور مریض کو صبح و شام

پانی سات دن تک پائیں۔ درہ فاتحہ کے چار چالوں سے چار نقش تیار کر کے رکھ لیں۔ سب سے پہلے نقش مریض کے گلے میں ڈالیں۔ ۲ گھنٹے کے بعد اس کو انا کر آئے۔ گولہ بنا کر ڈور سے سمیت پانی میں پھینک دیں۔ پھر نہرہ نقش مریض کے گلے میں ڈالیں۔ چوبیس گھنٹے کے بعد اس کو انا کر کریں۔ جنگل سے بار بار دیں۔ اور تیسرا نقش مریض کے گلے میں ڈال دیں۔ چوبیس گھنٹے کے بعد اس کو انا کر کسی بھری کے درخت پر باندھ دیں۔ اور چوتھا نقش گلے میں ڈال دیں۔ اس نقش کو چالیس دن تک کم سے کم باندھ رکھیں۔ انشاء اللہ شہر ہوگا۔ تمام غصوں کا لے رنگ کے کپڑے میں بیک کرائیں۔

طریقہ ۹۶

ہفت سلام کے ذریعہ بھی مادہ کا علاج کیا جاتا ہے۔ یہ سات دن کا علاج ہوتا ہے۔
 پہلے دن سلام قرآن میں رَبِّ الْعَالَمِينَ کا نقش پانی میں گھول کر پلائیں۔ عصر اور مغرب کے درمیان۔
 دوسرے دن سلام عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ کا نقش پانی میں گھول کر پلائیں۔ عصر اور مغرب کے درمیان۔
 تیسرے دن سلام عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَآلِ إِبْرَاهِيمَ کا نقش پانی میں گھول کر پلائیں۔ عصر اور مغرب کے درمیان۔
 چوتھے دن سلام عَلَى مُوسَى وَآلِ مُوسَى کا نقش پانی میں گھول کر پلائیں۔ عصر اور مغرب کے درمیان۔
 پانچویں دن سلام عَلَى إِيْسَى وَآلِ إِيْسَى کا نقش پانی میں گھول کر پلائیں۔ عصر اور مغرب کے درمیان۔
 چھٹے دن سلام عَلَى الشَّرِيفِينَ کا نقش پانی میں گھول کر پلائیں۔ عصر اور مغرب کے درمیان۔
 ساتویں دن سلام عَلَى عِبَادِ اللَّهِ مِنْ أَصْلَافِ کا نقش پانی میں گھول کر پلائیں۔ عصر اور مغرب کے درمیان۔
 ان تین دن کے نقش یہ ہیں۔ ہفت سلام کا دوسرا طریقہ پہلے بیان ہو چکا ہے۔

(۲)

(۱)

۷۸۶

۲۰۷	۲۰۲	۲۰۹
۲۰۸	۲۰۶	۲۰۳
۲۰۳	۲۱۰	۲۰۵

۷۸۶

۲۸۳	۲۷۹	۲۸۶
۲۸۵	۲۸۳	۲۸۱
۲۸۰	۲۸۷	۲۸۲

(۳)

(۲)

۷۸۶

۲۲۷	۲۲۲	۲۲۹
۲۲۸	۲۲۶	۲۲۳
۲۲۳	۲۳۰	۲۲۵

۷۸۶

۱۶۵	۱۶۰	۱۶۷
۱۶۶	۱۶۳	۱۶۱
۱۶۱	۱۶۸	۱۶۲

(۶)

(۵)

۷۸۶

۲۲۱	۲۱۶	۲۲۳
۲۲۲	۲۲۰	۲۱۸
۲۱۷	۲۲۴	۲۱۹

۷۸۶

۱۲۳	۱۲۷	۱۲۶
۱۲۴	۱۲۲	۱۲۱
۱۲۸	۱۲۶	۱۲۵

۷۸۶

۱۹۹	۱۹۴	۲۰۱
۲۰۰	۱۹۸	۱۹۶
۱۹۵	۲۰۲	۱۹۷

اس کے بعد ان ساتوں سلام کا مجموعی مرتبہ نقشِ حرزہ کے گلے میں ڈال دیں۔ انشاء اللہ سحر کے اثرات سے نجات ملے گی۔
پلانے والے نقشِ گلاب و زعفران سے لکھے جائیں۔

مجموعی مرتبہ نقش یہ ہے۔

۷۸۷

۱۰۵۶	۱۰۶۰	۱۰۶۳	۱۰۴۹
۱۰۶۲	۱۰۵۰	۱۰۵۵	۱۰۶۱
۱۰۵۱	۱۰۶۵	۱۰۵۸	۱۰۵۴
۱۰۵۹	۱۰۵۳	۱۰۵۲	۱۰۶۴

طریقہ ۹۷ سورہ جن کے نقش کے ذریعہ بھی جادو کا علاج کیا جاتا ہے۔ ۱۱ نقش پلٹ کر لکھ کر پلٹ کو دھو کر مریمین کوٹن اور دس بچے کے درمیان بانٹیں اور ایک نقش مریمین کے گلے میں ڈال دیں۔ انشاء اللہ سحر سے نجات مل جائے گی۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۸

۲۰۲۱۲	۲۰۲۰۷	۲۰۲۱۴
۲۰۲۱۳	۲۰۲۱۱	۲۰۲۰۹
۲۰۲۰۸	۲۰۲۱۵	۲۰۲۱۰

طریقہ ۹۸ آیت "حر" کے ذریعہ علاج کا ایک اور طریقہ بزرگوں سے منقول ہے۔ سب سے پہلے بارش کا پانی ایسی جگہ سے لیں جہاں بارش کا پانی جمع ہوتے وقت کسی کی نظر نہ پڑی ہو۔

طریقہ جمع کرنے کا یہ ہے کہ جب بارش ہو تو مریمین ایسے مقام پر رکھ دیں کہ وہاں کسی کی نظر نہ پڑے۔ کسی ایسے کوئٹے سے پانی نکالیں کہ جو کھانا مٹل ہو۔ یا عام طور پر استعمال میں نہ آتا ہو۔ ایسا کھانا نہ ہو تو بھر اس تالاب کا پانی بھجورالے لیں جس میں سحر کپڑے نہ دھوئے ہوں۔ ان دو ذی پانیوں کو ایک جگہ کر لیں۔ اور اس میں مندرجہ ذیل نقش جو دراصل آیت "حر" کا نقش ہے کالی روشنائی سے لکھ کر ڈال دیں۔ اور اس میں ۱۴ پتے کسی ایسے درخت سے ڈال دیں جس کے پھل کھانے میں نہ آتے ہوں۔ اس کے بعد اس پانی کو چھپے پر رکھ دیں۔ جب اس میں کھتے پڑ جائیں تو پانی کو چھپے پر سے اتار لیں۔ اور ٹھنڈا کر لیں۔ اس کے بعد حرزہ انسان کو دھنگ لٹ جائیں۔ اور کسی تالاب کے کنارے میں لے جائیں۔ اور اس کو پانی میں کھڑا کر دیں۔ پانی اس کے گھٹنوں تک آجانا چاہیے۔ اس کے سر پر پانی ڈالیں۔ غسل کے بعد گھبرا کر اس کے گلے میں یہی نقش کالی روشنائی سے لکھ کر ڈال دیں۔ اور ایک بوتل پانی پر آیت "حر" کو تیرہ بار پڑھ کر دم کر کے رکھ لیں۔ اور سات دن تک صبح و شام یہ پانی مریمین کو پلائیں۔ انشاء اللہ سرات دن میں مکمل آرام مل جائے گا۔ اور جادو کے اثرات سے پوری طرح نجات مل جائے گی۔

9<4	9<9	9^1	949
9^1	9<.	9<0	9^.
9<1	9^0	9<<	9<^
9<^	9<^	9<^	9^1

رَبِّهِمْ. فَلَمَّا جَاءَ السَّحَابُ رَأَوْا بِهِ مُوسَى مُقِيمًا فِي الْمَوَاقِفِ غَايِبًا عَنِ الْوَقْفِ. فَظَنُّوا أَنَّهُ مَحْمُودٌ

إِنَّ

2

۹۹۔ اکابرین سے ایسا طریقہ محرکوں کو مارنے کا مقول ہے کہ اگر بتی لیں۔ ہر ایک اگر بتی پرقاذا انقضتہ یقضتہ جتاہن، گیارہ گارہ مرتبہ پڑھ کر دم کر دیں۔ اور اس آیت کا نقش بنا کر مریض کے غلط میں ڈال دیں۔ صبح اگر بتی مریض کے سر پر ڈالیں۔ اور ایک بوتل پانی پر مذکورہ آیت ختم مرتبہ پڑھ کر دم کر کے رکھ لیں ہیں۔ جس وقت اگر بتی بجائے اس وقت پانی ایک دو گھنٹہ مریض کو پلا دیں۔ اگر بتی کے نیچے کوئی نئی جا برتن رکھیں۔ تاکہ رائے محفوظ کی جاسکے۔ ۲۰ دن میں ختم ہو۔ نہیں گی۔ ان سب کی راہ جمع کر کے رکھ لیں۔ اور ۲۱ دے دن مریض غسل غانہ میں جا کر اس راہ کا اپنے من پر لے لیں۔ یہ مقامات چھوڑ دے۔ راہ زیادہ سے زیادہ سینے اور دل پر لگائے۔ چند منط کے بعد غسل کر کے انشاء اللہ غرات سے ہر طرح نجات مل جائے گی۔

...کریو غش ہے۔

୮୪୩	୮୪୪	୮୪୫	୮୪୬
୮୪୭	୮୪୮	୮୪୯	୮୫୦
୮୫୧	୮୫୨	୮୫୩	୮୫୪
୮୫୫	୮୫୬	୮୫୭	୮୫୮
୮୫୯	୮୬୦	୮୬୧	୮୬୨

فیہ غنا آیت کریمہ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنَّا كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ کا نقش ہر شکل ہر سواری اور ہر طرح کے محرک و دفع کرنے کیلئے اکسیر ثابت ہوتا ہے۔ ایک نقش غلاب در عقراں سے لکھ کر بوتل میں ڈال دیں اور پانی بھر لیں یہ صبح و شام پانی پی لیں۔ ایک نقش کانے پر لٹے میں کر کے مریض کے تھکے میں ڈال دیں۔ اشما شر بہت جلد محرکے اثرات بخات ملگئی۔

092	094	093	084
091	082	092	096
088	401	092	091
090	090	083	400

سحر و جادو کے اثرات کی حقیقت

سید فیض احمد صاحب نقوی

یہ کچھ لکھنا چاہئے کہ جادو کا موضوع بہت نقصان پہنچانے والی ہے، نقصان کا ازالہ کرنا بھی ہے۔ چوبی، دیر ہونی کا پیرا کرنا نہیں، ہنسی اور بامعاہل من پیش کرنا ہے۔

فصل اول میں ہم اس سلسلہ کے چند ایک احوال کو درج کر رہے ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ حقیقت واضح ہو جاتی ہے کہ خدائی احوال کے ساتھ قیصری پہلو کو بھی خیر انداز نہیں کر سکتے۔ بلکہ دونوں صورتیں ایک ساتھ موجود نظر آتی ہیں۔ اس مختصر ہی تفصیل کے بعد ہم یہ بتانا چاہتے ہیں کہ جو جادو اپنے اثرات سے اعتبار سے کسی طرح اثر انداز ہوتا ہے۔ کیا عرصہ جادو کے کلمات و حروف کے تابع مملکتوں اور اس سلسلہ کی دوسری عقلی قوتوں حامل سے حکم کے تابع ہو کر غلط نقصان اور خیر و شر کے حالات پیدا کرتی ہیں۔ اس سلسلہ میں یہ بحث زمانہ قدیم سے آج تک جاری ہے اور اس فن کے

ماہرین اس سلسلہ میں کوئی کلمات و حروف کے زیر اثر مملکتوں و روحانیات کی قوتوں سے کسی عمل کا سرانجام دے لیتا ہے حقیقت تو سمجھ میں آتی ہے لیکن محض علم کے استعمال و حروف کی عبارت کا کسی عمل کے لئے مؤثر ہو، وجہ و قسم کی حقیقت ہے جس کا سمجھنا ہم لوگوں کی بجائے خواص تک محدود ہے۔

قاضی برہان الدین برہنہ شاکر والیہر میں رقم طراز ہے کہ جس طرح کسی مقلد کا اس کی دلکش آواز میں گانا گانوں میں اس معمولی دہات اور کسی تلخ اور بھدی آواز کے مالک شخص کی آواز سے بیٹنی واضعاً لب پیدا کرتی ہے۔ جیسے قرآن حکیم کی آیات مقدسہ کی تلاوت تلوں و ازہان میں سکون و راحت پیدا کرتی ہے۔ کیا ان آیات میں کوئی ایسی عقلی قوتیں موجود ہوتی ہیں جو فرحت و الساطع پیدا کر کے کاسب بنی ہیں یا حروف و کلمات کی قوتیں ہی مؤثر

عوام و خواص کے اذهان میں جادو سحر ایک خوفناک اور پریشان حقیقت کے طور پر موجود ہے۔ مدت سے اس فن متین کے حقائق سے باواقف لوگوں کے ہاں جادو اور سحر کے متعلق جو رائے مشہور ہیں ان سے مطابق یہ سمجھا جاتا ہے کہ جادو اپنے اثرات کے اعتبار سے چوبی و دیر ہونی کے سوا کوئی دوسرا قاعدہ و نرہرگز نہیں پہنچاتا یہ فکر یہ جواب ایک اصولی شکل کی صورت میں تسلیم کر لیا گیا ہے۔ عقلی طور پر غلط ہے جادو کا موضوع اس حقیقت پر دلالت نہیں کرتا کہ یہ محض اور محض خطرناک اور پریشان کن بنیادوں پر استوار علم ہے۔ یہ قواسم فن کی ایک جگہ سے باوقت لیکن خود کو اس فن کے عظیم ماہر و عالم سمجھنے والے ہم نواز مابین دکاشین کا خود ساختہ فکر یہ ہے۔ جو کسی صورت میں اس فن کے اثرات کے سلسلہ کی تحقیق کرتے وقت کوئی بھی محقق تسلیم نہیں کرتا۔

اس کا سبب یہ ہے کہ اس قلعہ انعام فکر یہ گولڈمین و متاخرین نے تصور دیا ہے اور خود جادو کے اثرات کے باب میں اس سلسلہ کی وضاحت کرتے ہوئے واضح طور پر اس کی تردید کی ہے۔ سر توفیق جاناوہ بین امام ہر اس اپنی مشہور زمانہ تعلیمات طمسات برہنہ میں اور اشار فرماتے ہیں کہ جادو سحر واقعی طور پر دو صورتوں میں اثر انداز ہوتا ہے۔ پہلی صورت چوبی و دیر ہونی اور نقصان کے حقائق پر مشتمل ہے۔ جبکہ دوسری صورت چوبی و دیر ہونی اور قسم کے نقصان کے ازالہ اور دفعہ کے لئے مخصوص ہوتی ہے۔ امام ہر اس کا یہ نظر یہ سحر و جادو کے سلسلہ میں اس کے موضوع کی بنیاد کے طور پر مانا گیا ہے اور باقی علماء کلمات طمسات نے اپنی اپنی کتب مستترہ میں اس فکر یہ کو اپنے موضوعات کی بنیاد پر اس کی تفصیل میں بہت کچھ لکھا ہے۔ واضح طور پر

ہوتی ہیں۔ اس سلسلہ میں جو بھی کوئی فیصلہ کرے کر سکتا ہے۔ لیکن فری اور تفریق میں فرقی واضح ہے۔ گو کہ اور داغ کی آواز میں فرق کو دور نہیں کیا جاسکتا۔ جس طرح یہ تفریق اسانی طبیعت پر خوشگوار اور خوشگوار اثر رکھتی

یہاں اسی طرح تفریق پر مہارت کے الفاظ و حروف کا اثر حلیم کیا گیا ہے۔ لوگوں کے جم غفیر میں اپنا کہ یہ اعلان کر دینا کہ سانپ آگیا ہے مجمع کی بات کو اور پریشانی کا سبب بنتا ہے۔ یہ شخص کے ذہن میں سانپ کے انداز ہونے کا تصور اسے اپنی جان بچانے کی تدابیر کے لئے پریشانی کا پیدا ہو جاتا ہے اور اسے یہ ایسے ہی جاندار اور سحر کا شک بھی پریشانی اور خوف کو پیدا کرتا ہے۔ چونکہ یہ خود بھی خطرناک اور پریشان کن حقیقت کا دورہ اس میں ہے اس لئے اس کا تصور جس پریشانی کن ہوتا ہے اور اس بات کو بخلا یا نہیں جاسکتا۔ نفع نقصان اور خیر و شر کے ہر قسم کے عملیات کے لئے جو دار و سحر فائدہ کو جانداروں اور قوت میں اثر انداز ہوتا ہے، ضروری معلوم ہوتا ہے کہ اس سلسلہ کی نہایت کے لئے ایک عمل بطور نمونہ تحریر کر دیا جائے۔

دشمن کو بیمار کر دینے کے لئے

شمال یا جنوبی دشمن کو بیمار کرنے کے عجیب و غریب تہذیب کا نام ہے۔ یہ عمل اس میں ہے۔

کے لئے چاروں طرف سے دشمن کو بیمار کرنے کے لئے چاروں طرف سے تہذیب کا نام ہے۔ یہ عمل اس میں ہے۔

تہذیب کا نام ہے۔ یہ عمل اس میں ہے۔

تہذیب کا نام ہے۔ یہ عمل اس میں ہے۔

تہذیب کا نام ہے۔ یہ عمل اس میں ہے۔

عمل کی تفصیل

تہذیب کا نام ہے۔ یہ عمل اس میں ہے۔

زبان بندی کر دینا جیسے کسی شریذ غیبت عورت و مرد کا قریبی اسباب کے گھروں میں خوف و ہراس پیدا کر کے اپنی امانتیں کرنا یا پھر جیسے ازواج و عورتیں و محبت کی طالب کا اپنے مطلوب کی خواب بندی کر دینا ہے اور اس جیسے تمام تر تعلیمات جنہیں غیر استقلالی تعلیمات کے نام سے بھی پکارا جاتا ہے۔ چونکہ یہ تعلیمات اور او اپنے اثرات کے اعتبار سے بہت زیادہ تباہ کن نہیں ہوتے، نہ ہی ان کا اثر مستقل اور حقیقی ہوتا ہے اس لئے یہ غیر مستقل اثرات پر مشتمل تعلیمات محروم و جادو کی عمومی حقیقت پر دلالت کرتے ہیں اور اپنے استقلالی اثرات کے اعتبار سے عمومی تعلیمات کے نام سے پکارے جاتے ہیں۔

یاد رہے کہ عمومی قسم کے تعلیمات بھی چونکہ اپنے اثرات کے اعتبار سے ایک مدت کے بعد پھل کر نقصان دہ پریشان کن اور تباہی و بربادی پیدا کرنے کا سبب بن سکتے ہیں اس لئے عمومی قسم کے تعلیمات کے اثرات کا مکمل علاج کرنا بھی اکثر حالات میں انتہائی نقصان دہ ثابت ہوتا ہے۔

محروم و جادو کی خصوصی قسم کی تعریف

صاحب مجمع الامالی تحریر کرتا ہے کہ قصائد اناہلو سس میں مذکور و مشہور ہے کہ محروم و جادو کی خصوصی قسم سے مراد محروم و جادو کا اپنے عمل اور قوتی تر اثرات کے اعتبار سے اثر انداز ہونا ہے۔ محروم و جادو کی یہ قسم مستقل اور ازواج اثرات پر مشتمل ہوتی ہے اس لئے اس کے اثرات بھی خطرناک، گمراہ کن، لازیت، ناک اور منف دہر بادیوں ہوتے ہیں۔ محروم و جادو کی اس خصوصی قسم کا عامل اپنے عمل کے زیر اثر جن قسم کی جنتی و شیطانی قوتوں کو اپنے ظاہری کام کی سرانجام دہی کے لیے مقرر کرتا ہے جس کے نتیجہ میں عامل کے قلم و ستم کا ثناء بننے والا شخص جسمانی و روحانی اور مالی و معاشی ہر اعتبار سے تباہی و بربادی کے تحت اثر جاتا ہے۔

محروم و جادو کی خصوصی قسم کے تعلیمات کے زیر اثر مسرور افراد و سست شخصیات ہوتے ہیں۔ سبب ایسے حالات و مشکلات میں مجاہد ہو جاتے ہیں جن سے چھکا و حاصل کرنے کی کوئی صورت نظر نہیں آتی اور مرض ہو جاتا یا جوں جوں دوا کی۔ کے ممد اور ایسے لوگوں کی مشکلات و رہنمائیوں و بددین بڑھتی چلی جاتی ہیں۔ صاحب مجمع الامالی اور سس بنی کے قصائد اناہلو سس سے محروم و جادو کے خصوصی تعلیمات کے باب میں جن مثالی تعلیمات کو نقل کیا ہے ان میں سے ایک عمل بطور مثال ذیل میں بیان کیا جاتا ہے۔

اور سس بنی لکھتا ہے کہ محروم و جادو کی خصوصی قسم کا ایک عمل جس میں دشمن کے کار و بار اور مال و متاع کو ختم کر دینا مطلوب ہوتا ہے وہ کچھ اس طرح ہے کہ ایک ساحر کے پاس سائل آکر اپنا یہ مقصود بیان کرتا ہے کہ اسے

جن تعلیمات پر مشتمل ہے اس میں محروم و جادو کو اس کے عنوان کے اعتبار سے تفصیل کر کے اس کے اعتبار سے عمومی تعلیمات اور جادو کو بیان کیا گیا ہے۔ اس باب میں اگرچہ اس موضوع کے سلسلہ کے تمام تر تعلیمات، اعمال کا منہ و تحریر میں لاہ مشعلی نہیں، لیکن انہر آتا ہے۔ تاہم ہر اپنی کوشش کے مطابق محروم و جادو کے مختلف قسم کے لئے ملے اثرات کو رد کرنے کے سلسلہ کے کوئی پیمانہ ایک سے قریب تعلیمات کو صاحب عام و فنی کے لئے منہ و تحریر میں رہے ہیں۔

محروم و جادو کے اثرات کی مختلف اقسام کا بیان

تکیم اناہلو سس اپنے قصائد میں رقمطراز ہے کہ ایک ماہر و حاذق روحانی طبیب کی ذمہ داری ہے کہ وہ ملاقات سے قبل اپنے علاج مر لیض کے مرض کی سب سے پہلے پتہ پور و فہم اور کامل احتیاط کے ساتھ تشخیص کرے کہ سبب تشخیص کر رہے ہیں کہ جان کی طرف متوجہ ہو۔ تکیم فرماتے ہیں کہ اگر کوئی جان اس مرد فنی کے خیر کر، و اصول و قواعد کا پورا نہیں کرتا اور جان میں بہت دقت خود کو اصول و قواعد تعلیمات کا پورا نہیں سمجھتا تو وہ بھی بھی نہیں دینی اور دینیاتی خاص نہیں کر سکتے کہ ایسا شخص خود بھی مختلف مصلحتی و فانی و دہر بادیوں سے متاثر ہو رہا ہے سبب و فنی کی بددینی اور جان کا بھی موجب ختم ہوتا ہے۔

تکیم نے اور ایک معاشی و معاشی اور حقیقت روحانی و نورانی اثرات کا بخوبی بیان جن سے متوف کو سمجھنے کے لئے ایک سیم و کہیم و دین کی ضرورت ہے اور ان حقائق سے اعتقاد کے لئے بھی مبارک و شاکر، مستقل مزاج اور اصول ہونے کی شرط ہے۔ تکیم کی تحقیقات کے مطابق محروم و جادو کے اثرات کی موضوعات کے اعتبار سے مختلف قسمیں ہیں جن میں سے در اقسام جن کو عمومی و خصوصی قسم کا نام دیا جاتا ہے، زیادہ تر مشہور مقبول ہیں۔

محروم و جادو کی عمومی قسم کی تعریف

صاحب مجمع الامالی کے مطابق تکیم اناہلو سس کی تحقیقات سے جو نتیجہ لکھا ہے اس کے مطابق محروم و جادو کی عمومی قسم سے مراد محروم و جادو کے اپنے اثرات کے عامل اور دار و خانک ہیں جن کا اثر قوتی، عارضی اور عمومی قسم کا ہوتا ہے۔ جیسے در و در ستنوں، میاں و بیوی اور لولا و والدین کے درمیان نفرت و عداوت کا پیدا کر دینا یا جیسے دشمن کو نقصان پہنچانے کے لئے اس کی روٹی و بندی کر دینا یا کسی کرد و رواں ختم کرنا یا اپنے مقابلہ ظالم و جابر و دشمن کے شر و فسادات بچنے کے لئے کسی ساحر و عامل کی مدد سے مطلوبہ شخص کی

کے ساتھ سورج کی ٹیکہ کی طرف دیکھا رہے گا۔ عبارت مصل ملاحظہ ہو۔

عَزَمْتُ عَلَيْكُمْ مِلًّا نَكَّةَ الْجَنِّ وَالْإِنْسَانِ أَخْضَرُونِي
هَذِهِ السَّاعَةُ عَلَى هَذَا الْأَمْرِ إِنْ كُنْتُمْ بِأَسْأَلِ الْأَخْوَالِ
بِأَلْبَابِ الْغَابِرُونَ بِحَقِّ عُلُوشٍ دُمُوشٍ هَذَا ظَلُوشٍ عَزَمْتُ
عَلَيْكُمْ بِأَلْبَابِ الْغَابِرُونَ الَّذِينَ سَلَطْتُ عَلَى الْعَنْدِ وَأَذِقُوا عَنْهُ
فِي هَذِهِ السَّاعَةِ بِحَقِّ مَا هَلَفْتُ لَكُمْ مِنْ أَسْأَلِ الْكَبِيَّةِ وَبِحَقِّ
صَنَاجِبِ السَّبْعِ وَالْأَمْزِ وَلَيْلَانِ وَقِيلَ لَكُمْ حَضَرْتُ مَخْعَدَ الْمَهْدِي
عَلَيْهِ السَّلَامُ بِأَجْمَعِ الْجَنَاتِ وَالْمَشْرُوقِ بِحَقِّ مَا جَلَبَ طُوقًا
قَلْبُ بُوَهْلٍ حَادٍ بِالذَّنُوبِ بِأَلْبَابِ الْمُذْنُوبِينَ أَنْتُمْ وَخَوَافِكُمْ الْوَحَا
الْعَنْدِ السَّاعَةِ.

یاد رہے کہ اس عمل کو اگر آلودگی کے اوقات میں بجالانے کی
ممانعت ہے۔ چونکہ اس عمل میں مریض کو سورج کی ٹیکہ کی طرف دیکھنا
ضروری قرار دیا گیا ہے اس لئے اس عمل کا بہترین وقت چاشت کا وقت ہے
عمل کے لئے حامل اور مریض دونوں کے لئے ضروری قرار دیا گیا ہے کہ عمل
بجالانے سے قبل غسل کر کے پاکیزہ لباس پہنا جائے اور عمل کو کسی کھلی اور
کشادہ پر سکون جگہ پر بجالایا جائے۔ شرکاء عمل کے مطابق شخص کے اس
عمل کی مدد سے یہ جان لینے کے بعد کہ مریض کے مرض کا سبب غیر قدرتی
یعنی آسمانی وجہتی ہے۔ جب مریض عمل کے زیر اثر سورج کی طرف دیکھتے
ہوئے گرد پڑے تو حامل زمین پر پہلے سے بچھائے ہوئے فرش پر دو زانو ہو کر
تشدد کی حالت میں بیٹھے اور اسانے عمل کو باقی تین تہوں تک تداویلات کرتا رہے اور
مریض کچھ ہی دیر کے بعد خود بخود پر سکون ہو کر بوش میں آجائے گا۔ حامل
اس عمل کو عمل کی حقیقت کے مشاہدہ کے لئے ایک ہی نشست میں چشتی
مرتبہ چاہیے بجالا سکتا ہے۔

سوز و آرق ارباب علم و فن کی خدمت میں عرض کرنا چاہتا ہے کہ
تخصیص کا یہ عمل درحقیقت جتنی دوا سبب مریض کے لئے حاضرانی عمل کے
طور پر کام میں لایا جاتا ہے۔ اس عمل میں جو کسی مریض سورج کی ٹیکہ کی
طرف بغیر صفائی کی گئے ہوئے دیکھتا ہے تو اسے سورج کے ہالے کے آئینہ میں
اپنے جسم پر باطنی حیثیت سے مسئلہ ہونے والے آسیب وجن کی شکل
و صورت دکھائی دیتی ہے۔ مریض مسلسل اس عجیب و غریب مشاہدہ کا نظارہ
کرنا رہتا ہے اور حامل عمل کی تلاوت کرتا رہتا ہے جس کے نتیجہ میں کچھ ہی
دیر بعد مریض کو ایسا محسوس ہوتا ہے کہ جیسے سورج کے ہالے میں نظر آنے
والی اشکال و بہات عجیب اس کے دائرہ سے نکل کر بڑی تیزی کے ساتھ اس پر
حمل آور ہونے کے لئے اس پر بھٹ پڑنے کو تیار ہیں جس پر وہ خود بخود ہو کر

اور اس بجلی گتہ ہے کہ مذکورہ بالا سحری اثرات سے عمل ختم نہ
ہو گیا ہے بچے کا وہاں رکنا نہایت ضروری ہے۔ اور اس بجلی کا خیال ہے کہ
اگرچہ شہر کا اعداد سحری اثرات سے تیار ہو رہا ہو مگر وہاں پر بچہ کے
بچے کا کام لاسا تک رکھنا ضروری ہو جاتا ہے تاکہ بچے سے کئے ہوئے اثرات
اگلی دور ہو سکیں اور آئندہ کے لئے بھی کوئی اثر و غیرت نہ ہو سکے۔ عمل کی
عبارت مندرجہ ذیل ہے۔

أَنَا يَا غَزَا غِبِلْ غِبَا أَمَا غَزْ غَزْ غَرَابِلْ سَوَاها أَسْوَا
غَبِرْ غَزَا غِبِلْ غِبَاها أَمَا غِبَا غَبِرْ غَزَا غِبِلْ هَسَا يَا غَزَا غِبِلْ
غَزَا غِبِلْ سَوَاها أَلَا غَزَا يَا غَزَا غَزَا غِبِلْ هَسَا يَا غَزَا غَزَا غِبِلْ
فَسَا.

گول بالا کار و باری تاجی و باری کے اثرات کا حامل عمل اور اس جیسے
دوسرے عمل و عہد و باری خصوصی قسم کے عملیات کا مضمون ہیں۔

سحری آسیب کی تشخیص کے عجیب و غریب طلسماتی عملیات

طلسمات کے باب میں آسیب و جنت اور عہد و باری تشخیص کے
طریقے کے جو خفیہ زمانہ قدیم سے آج تک استعمال میں لائے جا رہے ہیں اور
اسے حفاظت کے اعتبار سے کامیاب رہے بغیر جتنے آگے ہیں ان میں سے
تخصیص کے چند ایک صدوی طریقے جو میرٹ پاس صدیوں سے میرٹ
خانہ کے اکابر بزرگوں کے موردی عصیات کے طور پر موجود و محفوظ ہیں
اور جو میرٹ و زمانہ کے معمولات و عہد و باری کے طور پر کام میں لائے جا رہے
ہیں، قارئین فیوض طلسمات کے لئے مفید تحریریں لائے جا رہے ہیں۔ امید
کی جاتی ہے کہ شائقین حضرات ان اعمال کے حامل بن کر اپنی پسند کے
عملیات میں کامیاب ہو سکتے ہیں۔

عمل نمبر ۱۔ تشخیص آسیب وجن کا معجزاتی عمل

یہ جاننے کے لئے کہ حامل کے زیر اثر جن مریض آسمانی وجہتی اثرات
کے زیر اثر ہے یا قدرتی وجہتی طور پر متاثر ہے۔ مریض کو حامل بیٹھے سر اور
پاؤں سورج کی طرف منہ کر کے بیٹھے ہوئے سورج کے ہالے میں دیکھنے کا حکم
دے اور خود اس کے پس پشت کھڑے ہو کر ذیل کے کلمات و حمد و
پڑھے۔ مریض آسمانی وجہتی غفل کے زیر اثر ہو گا تو اسی لمحہ ہی چہرہ کار مت کے
لیڈ میں ہرگز نہ پکاساں طرماں پر کہ اسے اپنی اور اپنے ماحول کی پندار خیر تک نہ
رہے گی۔ اور وہ عمل طور پر بے مددہ ہو جائے گا اور اگر اس کے مرض کا سبب
قدرتی وجہتی یا غفل و غبی ہوگا۔ تو اس صورت میں وہ بالکل سکون و سکوت

ہوئے الیافوتی تحریر کرتے ہیں کہ عمل کے کلمات جو محروم آسیب کی مشرکہ تھیں گے لئے مؤثر و مجرب تسلیم کئے جاتے ہیں درحقیقت قوم جنات کے تین عظیم المرتبت فرمانرواؤں کے نام ہیں۔ جب کہ اس کے علاوہ تینوں نام ملائکہ رحمت کے اسمائے کریمہ اور شریف ہیں۔ صہنا صنا ملک ابرہہ کا نام ہے، عربی لکھ ہے۔ عربی میں اس کے لئے اطمیل آتا ہے۔ فہنا صنا دریاؤں و سمندروں پر مقرر ملک مقرب کا نام ہے، عربی زبان میں اس کا ترجمہ کیا جائے تو صنفائیل آتا ہے تیسرا نام فہنا صنا ہے۔ عربی کے اس لکھ کے مطابق عربی میں صنفائیل آتا ہے تیسرا نام فہنا صنا ہے۔ یہ ملک مقرب کیست و کلیان اور ریاض و گلستان پر مقرر ہے۔ چونکہ قوم جنات کے سرداروں کے اسماء مذکورہ بالا نام لکھ کے اسماء موسوم ہیں۔ شاید اسی اعتبار سے جنات کے ان سرداروں کو ابرہہ و ہانی اور اہانت و غیرہ کے مقامات و اوقات کے سلسلہ کے جنات کا سربراہ مقرر کیا گیا ہے۔

الیافوتی فرماتے ہیں کہ تھیں گے اس عمل سے کام لیتا ہو تو اس سلسلہ کی تحریک کروا سائے ملائکہ و جنات کی عمارت یوں بنتی ہے۔

اَوْصِنَا صَائِلٌ وَاسْمِعْ بِنَادِیْ اِیَا فَنَّا صَائِلٌ
وَانصُرْ لِرَحَالِیْ نَا فَنَّا صَائِلٌ وَاسْمِعْ لِنَادِیْ وَعَلَنْکُمْ نَصْنَعُ
وَسَلَامٌ بَارِکَ اللّٰہِ فَبِکُمْ وَعَلَنْکُمْ نَا فَنَّا لَنَکَ الْعَفْرُوْنَ بِنَصْنَعُ اللّٰہِ
الْعَزِیْزِ الْحَمِیْدِ اِیَا اِیَا فَنَّا فَنَّا۔

جہاں تک اس عمل کی تحریک کا تعلق ہے بھیہا لاسر میں مذکور ہے کہ یہ عمل اپنی اثر و نفرتی کے سبب بغیر کسی چلہ و دھندہ کے ہی مؤثر ثابت ہوتا ہے میرے نزدیک یہ بات کسی عمل کی واقعی و کراماتی حیثیت کو تو واضح کرتی ہے لیکن میں اپنے طور پر سمجھتا ہوں کہ بودہ عمل جو آوازے زکوٰۃ کے بغیر ہی پر اثر تسلیم کیا جاتا ہے اس کے لئے بھی کچھ پابندیوں سے حال موجود ہیں۔ چنانچہ عامل کے لئے ضروری ہے کہ وہ پاک باطن ہو۔ شریعت مقدسہ و مطہرہ کا مان ہو۔ تقویٰ و طہارت کا پابند ہو اور عملیاتی شرائط سے کم از کم ترک حیوانات کا خیال رکھتے ہو۔ مذکورہ خصوصیات کا حامل عامل ہی اس قسم کے عملیات سے استفادہ کر سکتا ہے۔ بہر حال کس دنا کسی کے لئے ان عملیات سے مستفید ہونا ممکنات میں سے نہیں ہے۔

میرے سحرز قارئین کرام میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ عملیات خواہ چلہ کسی پر مشتمل ہوں یا چلہ کسی کی شرائط بغیر ہوں عامل کے لئے بہر حال عملیاتی اوصاف کا مالک ہونا ضروری ہوتا ہے۔ چنانچہ جب تک کوئی عامل خواہ چلہ ذات میں عمل درکار کے اعتبار سے مثالی نہ بن سکے گا کسی بھی عمل سے کما حقہ استفادہ نہیں کر سکے گا۔ جس طرح کچھ عملیاتی اصول و قواعد ہیں بلکہ اسی طرح

سکون بیچارے اور ظاہر ہو جائے کہ اس پر کسی قسم کا کوئی محروم و محروم نہیں ہے تو اس کے لئے کہ کیا اس پر آپسی اثر ہے تو عامل کلمات عمل کو کسی سطح کا قدر پر تحریر کرے اور تحویلی صورت میں پلٹ کر سر میں لے کر دے کہ وہ اس تحویلی اثر کو اپنی دازحوں کے پیچھے رکھ کر دے۔ جو میں میں لیا کرے گا تو اس پر آسیب و جتنی غفلت ہوئے کی صورت میں اس کا اپنے اور بندہ جسم آسیب و جن میں سے جو بھی ہو گا فوری طور پر اس پر آماضر ہو گا۔

یاد رہے محروم آسیب کی تھیں گے عمل محروم وادی کی تھیں اور محروم وادی کے ذریعے سلسلہ کردہ آسیب و جن کی تھیں گے لئے ہی ہے۔ قدرتی و عادیاتی طور پر سلسلہ آسیب و جن کی تھیں گے لئے ہی عمل کا اہد نہیں ہے۔ اگر قدرتی و عادیاتی آسیب و جن کی تھیں گے ہو تو اس کے لئے ہم پچھلے اوراق میں اصل تھیں تحریر کر چکے ہیں جس سے استفادہ کیا جاسکتا ہے۔ کلمات عمل کو سطح تحریر میں لانے سے پہلے ضروری خیال کیا جاتا ہے کہ قدرتی کرامات کی عملیات میں اضافہ کے لئے ہی عرض کر دیا جائے کہ آسیب و جن کے کسی شخص پر سلسلہ ہو جانے کی جو وجوہات بیان کی گئی ہیں ان میں سے دو ایک غیر الودنی وجوہات ہیں۔ جن میں سے پہلی وجہ کسی پر آسیب و جن کا قدرتی و عادیاتی طور پر سلسلہ ہونا ہے۔ اس کی تفصیل یوں ہے کہ کوئی شخص کسی سے کسی وجوہات و حل میں گرفتار ہو جائے۔ دوسری صورت ان میں سے کہ دشمن کے محروم وادی کے کلمات کے متعلقہ منکرات و جنات کسی پر سلسلہ ہو جائیں۔ چونکہ دونوں صورتوں میں ایک واضح فرق موجود ہے۔ اس لئے تھیں گے وقت بھی ذمیت کے اعتبار سے ایک دوسرے سے مختلف طریقہ جات و بودہ عمل ایلا جاتا ہے۔

ظہر میں اس سلسلہ کا ایک منہم ذخیرہ ہے۔ چنانچہ اگر تھیں گے پر عمل عملیات و اوراد کو ہی کیا کر دیا جائے تو اس کے لئے بھی ایک دفعہ کی ضرورت ہے۔ تھیں گے سلسلے کے متذکرہ واعدہ عملیات کو درنہ کرنے کے بعد ہر قسم کی تھیں گے تھیں گے امور کے لئے اس قدر منہمات ہی کافی ہیں۔ مذکورہ بالا عمل کے کلمات درج ذیل ہیں۔

صہنا صنا فہنا صنا صنا

یہ عمل بھی میرا آزمودہ مجرب و محبوب ہے۔ میرے عملیاتی ذخیرہ میں تھیں گے لئے اس سے زیادہ کوئی دوسرا عمل الحصول عمل موجود نہیں ہے۔

عمل کی تفصیل

بھیہا لاسر میں مندرجہ مذکورہ بالا عمل کی تفصیل بیان کرتے

بدھستی ہے کہ عقلی علوم و فنون کو علمائے علم و فن نے ضابطہ تحریر میں لائے ہوئے صرف رجز و کادی کی زبان میں لکھا۔ جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ قرن اول کے علماء کی سرسود و چٹائی ہمارے پر مشتمل عملیاتی ذخیرہ سے ان کے بعد آنے والی مشینوں، دلیپس، دیکھے والے حضرات اور ادیب علم و فن پائل ہلد رہے۔ جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ قرن ثانی کے علمائے علم و فن نے اپنے طور پر عقلی علوم و فنون کی ترتیب و تدوین کرتے ہوئے غیر دشر کے عملیات میں کوئی ترتیب نہ رکھی بلکہ رطب و یابس کا ایک ذخیرہ جمع کر دیا۔

چنانچہ قرن ثانی کے عہد کے علمی و فنی ذخیرہ جات و مخطوطات کا مجموعہ کیا جائے تو پتہ چلتا ہے کہ اس دور میں جو عمری و عقلی علوم و فنون پر مشتمل عملیات و ادارہ ترتیب دینے والے جو ماہرین فن تھے ان میں سے زیادہ تر کا تعلق یسود و چٹوڑ سے رہا ہے۔ ان ماہرین حضرات نے اس علم و فن کو بطور غیر اچھائی کے نہیں شروعداد کے طور پر تعاد و متعارف کرایا ہے۔ حالانکہ حقیقت اس کے بالکل برعکس تھی۔ لیکن گردش روزگار کئے کہ استدراوند کے ساتھ ساتھ علم و فن کی شکست محض جانی و بادی اور شروعداد کے طور پر ہی ہونے لگی اور کتاب اس کا اثر آج تک باقی ہے کہ ہر شخص عمر و طلسمات کا مہم بن کر اپنے ذہن میں جو پہلا تصور قائم کر لیتا ہے وہ صرف اور صرف یہی ہوتا ہے کہ یہ سب کچھ تحریری صورت ہے جس سے بچنے اور محفوظ رہنے کی ضرورت ہے۔

تاکیر ہم اس سلسلہ کی ہم زیادہ تفصیل نہیں بیان کرنا چاہتے بلکہ صرف یہ واضح کرنا چاہتے ہیں کہ کسی طور پر بھی کسی غیر مجرم شخص کو کسی تر کی کوئی لذت پہنچا جیسے بیمار کو دینا یا معاشی طور پر تاجا حال کرنا مستحسن نہیں ہے۔ کیونکہ کسی بھی علم و فن کا موضوع ظلم و اقصا نہیں ہے۔ نہ غرض یہ کہ وہ ہے جس کے بحر و جادو کے باب میں کسی شخص کے مال و معاش کو چھوڑنا کر کے معاشی وسائل کو ختم کرنے اور اسے اقتصادی طور پر تاجا مال کر کے بھوک و افلاس کے اقتداء مستندوں میں گرا دینے والے شخص اور ان کی عملیات و وظائف کا ایک بہت بڑا مجموعہ آج بھی موجود ہے۔ اس مجموعہ کے وارث و امین وہ ظالم و غارت خانہ ہیں لوگ نہ بیٹھے ہیں جنہیں صرف بزدلی جادو و جھٹ سے غرض ہے۔ آخرت ان کے نزدیک کوئی حقیقت نہیں رہی۔ یہی لوگ معاشی کی تہہ عالی اور پریشانوں کے زیادہ تر دام ہیں۔

ادیب علم و فن کی خدمت میں یہ واضح کرنا چاہتا ہوں کہ ایسے عملیات جن کا موضوع محض تاجی و نقصان ہی ہے ایک غیر تعداوش ہونے کے ساتھ ساتھ سہل الحصول اور کثیر الاثر بھی ہیں۔ چنانچہ انبیا کی دلیپس اور ان کی علمی و فنی معلومات میں اضافہ کے لئے ایک عمل کو بطور مثال ذیل میں درج کیا جا رہا ہے۔ یہ عمل واسطی ابن عطاء بغدادی کے مصنف سے نقل

عالم بننے کے لئے بھی اوصاف و کمالات کا ایک باب تجویز کیا گیا ہے۔ جب تک عالم اپنے میں دو اوصاف و کمالات پیدا نہیں کر لیتا تو وہ عالم بن سکتا ہے اور نہ ہی اسے عالم کہلائے گا کوئی حق پہنچتا ہے۔ تحقیق کے مذکورہ بالا عمل کو تحریر کرنے کے بعد اب ہم توحش طلسمات کے دوسرے باب کی طرف رجوع کر رہے ہیں۔ خدا نے تعالیٰ کے فضل و کرم سے یہ باب بھی عملیاتی حقائق کا ایک غامض مارتا ہوا سمندر نظر آئے گا جس کو ہم نے کوزہ کی حدود کے اندر محدود رکھنے کا اہتمام کر دیا ہے۔

عمل نمبر ۴۔

حکمر جادو کے ذریعے کا روپار کو باغداد دینے کا عمل معلیٰ اور عمری عالمین کے ممال عام اور خصوصاً عمل کے طور پر مشہور و معروف ہے۔ اس عمل میں مالی اور معاشی پریشانیوں پیدا کر کے جس شخص کو حکمر جادو کا نشانہ بنایا جاتا ہے اسے جادو پر باد کر کے وکیل اور سوار کر کے معاشی طور پر اس حد تک مجبور کر دیا جاتا ہے کہ وہ بھیک مانگنے پر اتر آتا ہے۔ رزق کے سارے دروازے اس پر بند کر دئے جاتے ہیں کہ کیسے تہ بھی اس کو سارا نہیں مل سکتا اور اس طرح وہ شخص مالی پریشانیوں کے ساتھ ساتھ ذہنی طور پر بھی مفلوج و بکاہود بن جاتا ہے۔ ایسے ہی اثرات کے حامل عملیات و ادارہ حکمر جادو کا موضوع ہیں۔ چونکہ اس قسم کے عملیات کثیر الاثر ہیں جو حسد و بغض کی بنیاد پر عمل میں لائے جاتے ہیں۔ ایسے عملیات کے عواقب و نتائج پر ایک سرسری نظر ڈال جائے تو یہ دیکھ کر انسانی تہذیب اطمینان ہے کہ محض چھوٹی چھوٹی دشمنیوں کے نتیجہ میں ایک انسان اپنے ہی ایک دوسرے بھائی بند کو کس قدر ذلیل و رسوا کرنے پر اترتا ہے اور اس کے ساتھ عداوت عالم سفاک قسم کے عالمین و ماہرین حضرات بھی قابل خدمت ہیں۔ انسانیت کے مجرم ہیں جو محض مصلحتی ہی اجرت کے لالچ میں کسی ایک کے کہنے پر دوسرے شخص کا مالی و معاشی طور پر تیز و غرق کر دینے کے لئے اپنے برے عملیات بجالانے کے لئے ہمہ مستعد اور تیار رہتے ہیں۔

ہم پورے یقین اور وثوق کے ساتھ کہنا چاہتے ہیں کہ عقلی علوم و فنون میں سے کسی بھی علم و فن کا موضوع کسی بھی شخص کو جواز طور پر تک کرنا اور نقصان پہنچانا نہیں ہے۔ یہاں تک کہ حکمر جادو جو ہمہ علم و فن کا موضوع بھی محض حسد و انتقام کی بنیاد پر کسی کو نقصان پہنچانے نہیں ہے۔ بلکہ یہ علم و فن بھی ایسے موضوعات سے بحث کرتا ہے جس میں صرف دشمن کو جراتی طور پر اس کے قلم و دھج کے مقابلہ اور بدلہ میں نقصان پہنچانا ہوتا ہے۔ تاہم یہ ایک تاریخی حقیقت ہے۔ لیکن اس کے ساتھ ہی ایک بہت بڑی

جیسا کہ تحریر کیا جا چکا ہے کہ مالی ومعاشی طور پر چال و برداری پھیلانے والے عملیات کا ایک سمت بڑا ذخیرہ آج بھی موجود و محفوظ ہے اور اس سے بڑی کثرت کے ساتھ چالی و برداری پھیل رہی ہے۔ لیکن اس سے یہ نتیجہ اخذ کر لینا بھی کسی طور پر صحیح و درست نہیں ہے کہ تحریری اعمال کے مقابلہ میں تعمیری اعمال کا ذخیرہ ہونے کے برابر ہے۔ ایسا ہرگز نہیں ہے۔ تحریری اعمال کے مقابلہ میں تعمیری اعمال کا ذخیرہ اگرچہ کم ہی ہے۔ لیکن مختصر ہونے کے باوجود تعمیری عملیات کے ذخیرہ میں ایسے مفید و مؤثر اور لا جواب و باکمال نسخہ جات موجود ہیں کہ جن میں سے ہر ایک نسخہ اپنے فوائد و نتائج کے اعتبار سے سینکڑوں قسم کے تحریری عملیات کا اپنے طور پر ہی مؤثر جواب اور مکمل حل ہے۔

متذکرۃ الصدور عمل جسے ہم ایک نمونہ کے عمل کے طور پر تحریر کر چکے ہیں اور اس عمل سے جس قدر چالی و برداری عمل میں آتی ہے اس کی تفصیل بھی بیان کر چکے ہیں۔ اس تحریری عمل کی تباہ کن غوثوں سے بچنے اور محفوظ رہنے کے لئے اگرچہ اس کے مقابلہ کا کوئی آسان ترین عمل تعمیری قسم کے عملیات کے باب میں موجود نہیں ہے۔ لیکن اس سے یہ مراد نہیں ہے کہ اس عمل کی غوثیتوں سے محفوظ نہیں رہا جاسکتا اور یہ کہ اس کے دہندگان کے متعلق ہر شخص کوئی تعمیری عمل موجود نہیں ہے۔ اس اور اس جیسے سینکڑوں تذکرہ میں عملیات و ادارہ کے مقابلہ میں اور ان سے محفوظ رہا ہونے کے لئے مناسب فہم سے جو عملیات ترتیب دیتے ہیں وہ اپنے اثرات کے ساتھ اس قدر ماحر ہیں کہ ان کے سامنے اس جیسے اعمال کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔

ان اعمال کو جیالا، غوثیتوں اور پریشانیوں کو دور کر کے تحریری شرح وضع کر دیتا ہے اور جلد سے جلد ترشیطنی پنچ میں جکڑے ہوئے مظلوم و مجبور فہنس کو غوثیتوں کے قتل سے آزاد کر کے رکھ دیتا ہے۔ یہاں تک کہ دونوں میں ہی اس کی مالی ومعاشی مصوہتیں ختم ہو جاتی ہیں۔ اور بھوک و افلاس کا مارا ہوا شخص دوبارہ خوشحال زندگی کا راز پا لیتا ہے، اس کی سلب شدہ عقل و خرد واپس آ جاتی ہے، دشمن دوست بننے جتے ہیں، اپنے اور بیگانے، مہمان بن جاتے ہیں اور اس طرح معاشی تشدد حق کا دور ختم ہو کر مل و مہال کی سکوت اور رزق میں خیر و برکت پیدا ہو جاتی ہے۔ اس سلسلے کے تعمیری عملیات کو منسلک تحریر میں لانے سے پہلے ہم یہ ضروری خیال کرتے ہیں کہ مذکورہ بالا عمل جسے منکوس کر کے تخریب کی بجائے تعمیر کے ایک مؤثر عمل کے طور پر بھی ترتیب دیا گیا ہے اسے سب سے پہلے جان کیا جائے تاکہ عملیاتی حقائق کا یہ مغزانی پہلو بھی سامنے آجائے کہ کیسے اور کس طرح ایک ہی عمل تخریب و نحوست کا مخزن ہے اور وہی عمل منکوس ہو کر تعمیر و بہتری کا جامع بن جاتا

کیا جا رہا ہے۔ عمل کا موضوع ہے دشمن کو مالی ومعاشی طور پر تباہ کر دینا۔ ترکیب عمل کے سلسلے میں تحریر کیا گیا ہے کہ قربان قص النور کے ایام میں عربیہ اصل کی کسی شخص سماعت کے وقت اگر ذیل کے کلمات کو سیر کی جانی پر تحریر کر کے اس کے پیچے مطلوبہ شخص کا اور اس کی مال کا نام لکھا جائے۔ پھر اس جتنی گویا رنگ کے کچے سوت کے دعا سے گے پیٹ دیا جائے اور پھر جب کبھی موقع ملے اس کو اس شخص کے مکان، رہائش کی کسی جگہ یا ہر وہابی دوکان میں دیا جائے۔ اس کے نتیجہ میں ایک چلہ کے اندر اندر ہی اس شخص کا کاروبار چارو و بار بار ہو کر رہ جائے گا۔ مالی ومعاشی پریشانیوں اس پر غالب آجائیں گی۔ حصول رزق کے تمام راستے اس کے بند ہو جائیں گے اور اس کے ساتھ ہی اس کی عقل و خرد و جاتی رہے گی۔ وہ ہزاروں کوششیں کرے گا۔ مٹے، آگن اور پر قسم، ساکن سے ہتھیل کے بیچوں اس کے ہاتھ کچھ بھی نہ آئے گا۔ یہاں تک کہ اسے کوئی شخص بھیک دینے پر بھی مجبور ہوگا۔ معاشی طور پر بلاغت کے کلمات اتر جائے گا۔ اس کے اپنے پیگنے بن جائیں گے شامسا جتنی ہو جائیں گے۔ دست و دگر دشمن بنے لگیں گے۔ یہاں تک کہ اس کی کوئی اچھی کھی ہوئی بات بھی دوسروں کو اچھی نہیں لگے گی۔ ہر شخص اس سے ہمدردی سے کی دشمنی رکھنے لگے گا۔ نتیجہ کے طور وہاں ومعاشی طور پر یہ اعمال فہنس دوسروں کی نظر میں ذلیل اور ماتحت بن کر رہ جائے گا۔ عمل کے کلمات ملاحظہ فرمائیں۔

اَجَاؤْ سَمَّ مَہَاؤْ رِقَاؤْ دَاؤْ لَمَّ مَرَفَہْ نَظَمَ صَوَافَا ہَذِہْ نَظَا
لَا مَہَاؤْ طَاؤْ حَوَ طَافَا عَاؤْ جَ فَوَؤْ جَ طَوَا مَوَا رَطَا کَہْ نَا
فَہَاؤْ خَاؤْ مَطَوَا شَوَا مَلَا مَلَامَ مَلَامَ شَوَا

قارئین کرام! آپ نے ملاحظہ فرمایا ہو گا کہ کسی کو مالی ومعاشی طور پر تباہ و بار کر دینے کے سلسلے کا یہ عمل کسی قدر آسان، مختصر اور نتائج کے اعتبار سے کس قدر ہولناک عمل ہے۔ اس کے ساتھ یہ حقیقت بھی آپ کے سامنے پیش ہوتی ہو گی کہ اس عمل کے لئے جلائی و جمالی قسم کی شرائط و غیرہ کی کوئی پابندی نہیں ہے۔ اس سے یہ واضح ہو جاتا ہے کہ محرر و جاد کے تحریری اعمال نہایت ہی آسان ترین مگر منکث اثرات کے حامل ہوتے ہیں۔ اس کے برعکس تعمیری قسم کے عملیات، اعمال جلائی و جمالی شرائط کی پابندیوں کے ساتھ پابند کر کے تحریر کئے گئے ہیں۔ ایسے عملیات مؤثر ضرور ہیں مگر ان کے پالانے کے لئے حامل کو مختلف شرائط کا پابند بننا پڑتا ہے۔ تقویٰ و طہارت اختیار کرنا اس کے لئے لازم و ملزوم قرار دیا جاتا ہے اور اس طرح کے سمت سے دوسرے اصول و قواعد اور بھی نظر آتے ہیں جن کا پابند بننے کے بعد ہی تعمیری قسم کے عملیات کے پالانے کی اجازت ہوتی ہے۔

سوئے کے کسی برتن میں ڈال کر اس برتن کو سرخ رنگ کے پانی سے باہر
بھرے اور روزانہ سورج نکلنے کے بعد شمس کی ساعت میں اس برتن کو سورج
کی کرنوں کے سامنے رکھے خود دو ڈانوں کو کرپائے کے سامنے بیٹھے اور غلظت
و خضوع قلب کے ساتھ اس عمل کے کلمات کو تین سو تیرہ (۳۱۴) مرتبہ
تھینے تعداد کے مطابق پڑھے۔

عمل پڑھنے کے بعد لوح کو چالہ میں سے نکال کر پڑتے میں پھینک
کسی محفوظ جگہ سنبھال کر رکھ دیا کرے۔ عمل کے تیسروں پڑے ہوئے
کے بعد عامل لوح کو چند سرخ کے بخور کے ساتھ دھوپ دے اور کچھ
سٹرے کاغذ میں لپیٹ کر جس بھی مالی و معاشی طور پر محروم و جاوید کے
ہوئے شخص کو دیکھ تو خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے اس پر موجود مادیاتی امان
کا کلیق قی ہو جائے گا۔ خوشیوں کے بادل پھٹ جائیں گے۔ اور وہی حزن
سے پہلی حالت کی طرف پلٹ آئے گا۔ اس کی پریشانیوں سے دل آگے
ہو جائیں گے اور اس کے اندر آنے والے دن اسے سکون و تسکین ملے گی
دروغ کی کثرت کی توبہ سنائیں گا۔

ارباب دلم و غم دنیا تک میری ذاتی رائے کا تعلق ہے۔ اس کتاب
میں کوئی شے نہیں کہ انسان گردش ایام کا فکری بھی ہو جاتا ہے جس سے
آسائش و آرام سے نکل کر غربت و افلاس کی جھوٹی زبان کا سینہ میں دھرتے
گردش ایام اپنی جگہ پر پہنچن میں ہی کہتا چلتا ہوں کہ غربت و افلاس
دور دور ہو۔ مالی و معاشی پریشانیوں مسئلہ آجکل ہوں، تھک رہے ہیں۔
دے ہوں تو اس کو محض فکلیاتی و قدرتی گردش کا ہم دے کر خاموش رہ کر
برضا ہو جاؤ میرے نزدیک کوئی احسن نہیں ہے۔ کیونکہ ہو سکتے ہیں
آپ قدرتی گردش سمجھ رہے ہوں وہ قدرتی گردش نہ ہو۔ حری و چاندنی
ہو تو ایسی عمل میں حری اثرات کے حملہ کی گھر نہ کر دوہر حقیقت اپنے
کو گردش کا چکر قرار دے کر پریشانی کی مدت کو لمبا کرے اور اس قدر
مدت کے بعد عمل کر جب حسی دینی کا زمانہ آجائے تو پھر اس طرف متوجہ
کہ یہ شاید محروم و جاوید کا اثر ہے، اپنے آپ کو فریب، بیاد و مشکلات کو دور
کرنے کے مترادف ہے۔ عقلمندی اسی کا ہم ہے کہ جس پریشانی کا زمانہ
سالہا سال بعد چل کر کہے اسے ابتداء میں ہی سمجھ لیا جائے اور اس پر
کر کے جلد سے جلد ترک ہو خلاصی کرائی جائے۔

جہاں تک حد کر کے الصدر عمل کا تعلق ہے اس صحت و وسعت
و اصل ابن عطاء بغدادی جیسے مجتہد عالم و عالم طلسمات کا ہم ہی کہتا ہے
مصنف بغدادی کے علاوہ حد کر کے الصدر عمل کا ذکر فکلیاتی فلسفے کی معجز
کتابوں میں کثرت کے ساتھ ملتا ہے۔ چنانچہ رسائل ہدایہ میں تو اس عمل

ہے۔ چنانچہ مصنف بغدادی کے مصنف کی تحقیقات کے مطابق اکابر علمائے
فہم نے تخریب کے مذکورہ بالا عمل کو منکات کے اہلہ کے اضافہ کے ساتھ
تیسری عمل کے طور پر جس طرح ترتیب دیا ہے اس کی مندرجہ صورت
حسب ذیل ہے۔

ایا اجاؤ سنا قبل ایا دعاؤ رذیل ایا دعاؤ ذائقہ قبل ایا
ہر قد خطم قبل ایا سنو رات قبل ایا ہذا قبل ایا ہذا قبل ایا ہذا
ایا دعاؤ قبل ایا دعاؤ قبل ایا دعاؤ قبل ایا دعاؤ قبل ایا دعاؤ
ایا دعاؤ قبل ایا دعاؤ قبل ایا دعاؤ قبل ایا دعاؤ قبل ایا دعاؤ
ایا دعاؤ قبل ایا دعاؤ قبل ایا دعاؤ قبل ایا دعاؤ قبل ایا دعاؤ

مصنف بغدادی کے مطابق اس عمل سے کام لینے کا طریقہ یہ ہے کہ
عامل عروج ماہ کے کسی نوپندے دن سوئے یا سرخ تانبے کی ایک اس قدر لوح
تیار کرے کہ جس پر عمل کی معکوس عبارت کے کلمات و حروف آسانی کے
ساتھ لکھے جائیں۔ یاد رہے کہ لوح کو شمس کی ساعت میں ہی تیار کیا جائے اور
اسے سوینے سے صاف کر کے اس مذکورہ ساعت کے دوران ہی عمل نہ کرے
بالا کو لادنی قلم کے ساتھ تحریر کر لیا جائے۔ اس عمل کو بجالاتے وقت عامل
کے لئے ضروری قرار دیا گیا ہے کہ وہ اس عمل کو طہارت ظاہری و باطنی کی
پابندی کے ساتھ بجالاتے۔ عمل بجالاتے وقت عمل کے مکان میں
خوشبویات و بخورات کا سوا کچھ بھی ضروری قرار دیا گیا ہے۔

بغدادی کہتے ہیں کہ اس عمل کے عامل کے لئے یہ بھی ضروری
قرار دیا گیا ہے کہ وہ اس عمل کو تیار کرتے وقت سب سے پہلے غسل کرے
پاک و پاکیزہ لباس پہنے، جسم و لباس کو خوشبویات سے معطر کرے۔ اس کے
بعد عمل کی تیاری کی طرف متوجہ ہونے سے قبل اپنا حصار باندھے تاکہ ہر
قسم کی بلاؤں سے اس میں رہے۔ حصار کے اختیار کرنے کی شرط کے ضمن
میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ چونکہ یہ عمل معکوس ایک زبردست قسم کے تخریبی
عمل کا تیسری جواب ہے جس کی بنیاد پر یہ ممکن خیال کیا گیا ہے کہ کہیں کسی کو
تانی کی آج سے اس کا مال کسی رجعت کا فکار نہ ہو جائے۔ حصار کا اختیار کرنا
ضروری قرار دیا گیا ہے تاکہ بیش آمدہ مشکلات و حوادث سے محفوظ رہا
جاسکے۔

مصنف بغدادی میں مندرجہ تفصیلی کی ترتیب کے مطابق مذکورہ
شرائط کی پابندی کے ساتھ عمل کی لوح کو تیار کر کے عامل جس قدر اس کی
استقامت میں ہو صدق و خیرات کرے۔ خوشیوں سے محفوظ رہنے کے لئے
بارگاہ رب العزت میں دعا گو ہو۔ اس عمل کے بعد اس لوح پر تیرہ (۱۳) ایوم
تک محنتی درود کرے۔ جس کا طریقہ یہ ہے کہ عامل اس لوح کو تانبے یا

بکمال، یونان، مصر

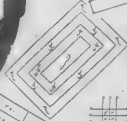
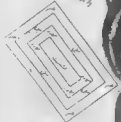
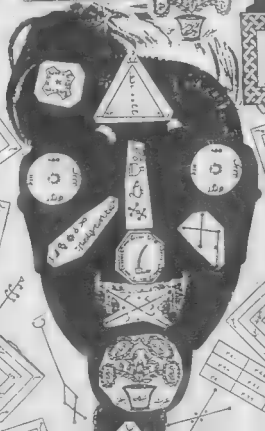
برازیل

کالاحبادو

نوع: جید حسن الباشی (انڈیا)

محمد عبدالرشید قاسمی

بابا کرد سحر



۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰
۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰
۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰
۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰

۵۴۵۵۵۵۵۵

۱۰۰ ۱۰۰ ۱۰۰ ۱۰۰

۱۰۰ ۱۰۰ ۱۰۰ ۱۰۰

نو ۳۔ ایسے عالمین حضرات جو اصول و قواعد کی پابندیوں سے بے نیاز ہو کر عملیات سے بہتر نتائج کی توقع رکھتے ہیں وہ ہمیشہ ناکام و نامراد رہتے ہیں اور انہیں کچھ بھی حاصل نہیں ہوتا۔ ایسے لوگ جہاں گوہر مقصود کے حصول میں ناکام رہتے ہیں وہاں روحانی و فلکیاتی علوم کی بدنامی و رسوائی کا سبب بھی بنتے رہتے ہیں۔

قارئین کرام! آپ باشرائط عمل کو بجالائیں گے تو یقینی طور پر اس کے فوائد سے مستفیج ہو سکیں گے۔ اگر اس عمل کا بجالانا آپ کے لئے مشکل امر ہو تو اس کے لئے یہ احقر اس عمل کا عامل ہونے کے اعتبار سے آپ کی خدمت کے لئے حاضر ہے۔

اصلی کیمیا گری

ظہیر الکیمیا

ایک نہایت قدیم و نایاب کتاب کا فوٹو سٹیٹ مجلہ عمل و تجربہ کی ایک تفصیلی کتاب، احوال قدرت زہری علم کیمیا کا تاریخی حال، اصطلاحات کیمیا اور جہتوں کا بیان، دوازدہ صناعات کیمیا، تقطیر، تصویل، تعلیم، تسویر، تصدیق، استنزاع، تصدیق، تثبیت، تکلیس، تجلیل، تعقید، تشیع کا اظہار، فلزات سبع کی تفصیل کے علاوہ پارہ کے اعمال اکسیری، قیام تکلیس وغیرہ، اکسیر اعظم، بزرگوں جو گیوں، نباتات کے مجرب اعمال و تجربات، سینکڑوں قدیم کتابوں کا پتھر، ہزاروں تجربات، دھاتوں اور جواہرات کے کرشمے، الوپ، انجن، طلسمات اور نظروں سے غائب ہونے کا ایک قدیم طلسم، خزان ارض، مشاہدہ غیوب اسرار، دیدار عالم غیب، پریاں، علم اکسیر و طوبی و دعوت و اعمال کیمیا و عمل ملاقات حضرت خواجہ نصر علیہ السلام وغیرہ۔

محل لوح پر کندہ کر کے ہی بڑی تعریف کے ساتھ پراثر عمل کے طور پر تحریر کیا گیا ہے۔ رسائل ہلایہ کے مطابق اس عمل کے لئے عمل تجسیم کوئی ضروری عمل نہیں ہے۔ اس کے علاوہ دوسری شرائط کو بھی شرائط ضروریہ کے طور پر تحریر نہیں کیا گیا ہے بلکہ صرف اس قدر لکھا گیا ہے کہ مذکورہ عمل کی معکوس عبارت کو شمس کی ساعت میں لوح مستی پر نقش کر کے اپنے پاس رکھ لیں تو ہر اعتبار سے اثر آفریں ثابت ہو گا۔

قارئین کرام! رسائل ہلایہ میں مندرجہ ترکیب پر ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے بلاشبہ یہ ترکیب بھی اپنے طور پر مؤثر ہی ہوگی کہ جسے رسائل ہلایہ بھی عظیم کتاب میں تحریر کیا گیا ہے۔ تاہم مجھے اس سلسلے میں اس ترکیب کو کام میں لانے کا کوئی موقع نہیں ملا ہے اس لئے میں کوئی حتمی رائے نہیں دے سکتا۔ البتہ اس عمل معکوس کی پہلی ترکیب کے مطابق جو باشرائط بیان کی گئی ہے میں اب تک بیسیوں بار اس عمل کو آزما چکا ہوں۔ چنانچہ میرے اخذ کردہ نتائج کے اعتبار سے یہ عمل سحری و جادوئی اثرات کے سبب پیدا ہونے والی پریشانی کو بھی دور کر دینے کے لئے ایک مفید ترین روحانی و طلسماتی عمل ہے وہاں قدرتی و فلکیاتی طور پر بھی پیدا ہو جانے والی معاشی پریشانیوں کے تدارک کے لئے یہ عمل اپنی مثال آپ ہوا ہے۔

اس عمل کی ایک دوسری ترکیب جسے صاحب رسائل سر مکتوم و عالمین نے بڑی تعریف کے ساتھ بیان کیا ہے وہ اس طرح ہے کہ معکوس عمل کی عبارت کو طوع و غریب آفتاب کے اوقات میں آب باراں یا آب جہاں پر پڑھ کر سحری طور پر متاثرہ شخص صبح و شام پیتا رہے اور اپنی رہائش گاہ و دوکان میں چمڑکتار سے تو سحر و جادو کا اثر زائل ہو جائے گا۔ راقم السطور عرض کرنا چاہتا ہے کہ اس عمل سے کام لینے کی مختلف قسم کی جن ترکیب کا ذکر ملتا ہے وہ اپنے طور پر سب مؤثر اور مفید ہیں۔ اس لئے ایک عامل دما ہر اپنے طور پر جس بات کی اجازت رکھتا ہے کہ وہ اپنی موادید کے مطابق جس ترکیب کو اپنے لئے آسان سمجھتا ہو اسے عمل میں لاسکتا ہے۔

یقین کامل ہے کہ عالمین حضرات اپنی ذوق طبع کے مطابق جو بھی طریقہ پسند کر کے اس پر عمل پیرا ہوں گے اس سے ہی مستفید و مستفیض ہو سکیں گے۔ خود مجھے ذاتی طور پر بھی اس عمل کی مختلف ترکیب کو مختلف مواقع پر آزمانے کا موقع ملا ہے۔ خدائے تعالیٰ کے فضل و کرم سے مجھے کامیابی ملی ہے اس کی بڑی وجہ یہ ہے کہ میں نے ہر ترکیب کو آزمانے ہوئے شرائط سے بھی پہلو چھی نہیں کی ہے اور یہی بات میں آپ کے لئے بھی تجویز کرتا ہوں کہ آپ جس بھی عمل کو آزمانا چاہیں اسے اس کی متعلقہ شرائط کی پابندیوں کے ساتھ بجالائیں۔ یاد رکھیں کہ کوئی عمل بھی بلا شرائط مؤثر نہیں

علم سحر اور علم نجوم وغیرہ کی قدیم تاریخ پر ایک نظر

از مولانا حفظ الرحمن صدیقی قادیان

ہوتا ہے کہ یہ جہات اور جادو گروں کی محض کمائیاں نہیں ہیں بلکہ تاریخی دور سے پہلے لوگوں کے علمی و عملی اور صنعتی ارتقاء کی یادگار باتیں ہیں جو امتداد زندگی کے ساتھ ساتھ کمائیاں بن کر رہ گئی ہیں۔

ہر کمال راز احوال

واقعہ یہ ہے کہ انسانوں نے اپنی فطری صلاحیتوں کی بدولت ہر دور میں ترقی کی ہے۔ اس کو چھٹایا نہیں جاسکتا۔ لیکن جب ارتقاء کی آخری منزلوں پر پہنچے اور انھوں نے انسانی حدوں کو پار کرنا چاہا، تو کھلا کر خود کو بن بیٹھے۔ ان کی سرکشی اور تمرد حد سے زیادہ بڑھ گیا تو قدرت نے انھیں ہلاک کر ڈالا۔ کہیں شدید آندہ جیوں کے ذریعہ تیس ڈھرائیاں تھیں۔ ذریعہ ذریعہ اور تیس سمندروں کی مغطرب لہروں کے ذریعہ۔ وہ قومیں اپنی سلسلہ سرکشوں کے نتیجہ میں غوٹاں ہوتیں۔ ان کی تشدید فنا ہو گئی۔ اور ان سے تمام ترقیاتی عوامل و مظاہر سمندر کھا گیا یا زمین ہل گئی۔ اور ان کے کچے افعال کمالات اور علوم و فنون صرف کمائیوں کی شکل میں باقی رہ گئے۔ قرآن مجید نے ایسی قوموں کی تباہیوں کی طرف قلم سبب و لافسی الارض منظر و آفاق کھینچ کر ان عاقبتی الفکرتوں، ہمیشہ آخرت میں اشارات کئے ہیں۔ ان تمام دور کا انسان بھی ترقی کی انتہائی بلند چوٹی کو چھو رہا ہے۔ اس لئے اسے پورے خدا کے مقام کو نہ چھوٹا دھار اس کے مطابق زندگی بسر، تبدیلیاں نہ پیدا کریں یہ بھی اپنی تمام تر ترقیات کے ساتھ فنا کے گھاٹ اتار دیا جائے گا۔ اور آئندہ آئے والی سلسلے موجودہ ترقیاتی مظاہر کو اپنے بزرگوں سے سن کر کامیاب بنائیں اور جو دے سکیں گی۔

قدیم زمانہ میں، دروی، پارسی، اور یونانی اقوام، تسلط و فلسفہ اور ایسا اور طب وغیرہ علوم میں بہت آگے بڑھ گئی تھیں۔ انھوں نے مہدات کے سلسلے میں جو نظریات قائم کئے اور جو اصول مرتب کئے ان میں بہت سے نئے

قوتوں کے عروج و زوال اور ان کے علوم و فنون کے حلقہ تاریخی مکمل طور پر تاریخی و ہنرمائی نہیں کرتی۔ جن ادوار کی رہنمائی کرتی ہے ان کی مدت زیادہ سے زیادہ پانچ ہزار سال ہے اس سے پہلے روئے زمین پر آباد لوگ کیا کرتے رہے۔ ان کے فکری و عملی، تمدنی و اخلاقی اور سماجی حالات کیا تھے۔ اور انھوں نے ارتقاء کی کتنی منزلیں طے کر لی تھیں، اس کے بارے میں کچھ نہیں کہا جاسکتا، تاریخ خاموش ہے۔ نہ یہی کتابوں میں بھی کہیں نہیں صرف اشارات ملتے ہیں۔ اس سے زیادہ نہیں۔ اب اگر ہم باقی تاریخ کے حالات معلوم کرنا چاہیں تو ہمارے پاس اس کا کوئی حتمی ذریعہ نہیں ہے۔ سائنسی کمپیوٹ کے نتیجہ میں جو چیزیں سامنے آ رہی ہیں مثلاً ہڈیاں، مومین جو زرد و بیضہ، چٹائی وغیرہ۔ یہ قدیم شہریں جو کئی کے دوروں میں رہے ہوئے تھے اور جنھیں کھود کر نکالا گیا ہے۔ لیکن ان چارہاں شہروں سے جو دستاویزات تختیاں اور پتھروں پر کتبوں کی شکل میں دستیاب ہوئی ہیں۔ ان سے بھی ناقص تاریخ کے حالات و واقعات کی طرف نشانہ دہی نہیں ہوتی ان کا زمانہ بھی تین چار ہزار سال سے زیادہ کا نہیں ہے۔ اسی طرح بعض پتھروں کی کھودوں سے یا ان کی چوٹیوں پر سے جو عجیب و غریب مردہ جانور یا ان کے ڈھانچے ملے ہیں۔ ان کے بارے میں یہ کہنا تو درست ہو سکتا ہے کہ جب ان کی نسل کا کوئی جانور زمین پر موجود نہیں۔ مگر یہ کہنا کہ یہ جانور آج کے انسان یا ہندو بزرگوار سال پہلے کے ہیں۔ قیاس آرائی سے زیادہ درست نہیں رہتا۔

اب ہمارے پاس باقی تاریخ کے سلسلے میں تصویری بہت معلومات حاصل کرنے کا صرف ایک ہی ذریعہ ہے اور وہ بھی کمزور سا اور یہ ذریعہ دو روایات ہیں تو کائنات کی صورت میں یکساں طور پر ساری دنیا میں مشہور ہیں اور متواتر ہیں۔ یہ سید چلی آ رہی ہیں۔ مثال کے طور پر دیووں کے قلعے، جہات کے بولنگ کھلے اور جادو گروں کی حرمت ٹاک، محرکاریوں کی عجیب عجیب باتیں۔ موجودہ دور کی بہت سی عجیب و غریب صنعتی ترقیات کو دیکھتے ہوئے اندازہ

سے کئے گئے ہیں۔

مسلمانوں نے صرف کتابوں کے تراجم پر ہی اکتفا نہیں کیا بلکہ ان پر قیود فکر بھی کیا ہے اور جدوجہاز کی پوری رعایت سے ساتھ مستقل کتابیں بھی تصنیف کی ہیں۔ جابر امین حیان نے حروف واعداد پر کئی کتابیں لکھی ہیں۔ مسئلہ ابن احمد الخلیل نے جو اپنے دور میں علم ریاضی کا ماہر تھا۔ ریاضی سے متعلق اہم مسائل کا خلاصہ کیا اور غایت اعلیٰ کتاب لکھی۔ جس کی افادیت کو ہر دور میں محسوس کیا گیا ہے۔ فخر الدین رازی کی اس سلسلے میں ”سر مکتوم“ نامی کتاب موجود ہے۔ فلاح البلیہ۔ یہ علم نباتات کی ایک ضخیم اور اہم کتاب تھی۔ اس میں جہاں نباتات کی روئیدگی، نشوونما کی بیماریوں کے علاج اور بیجوں کے سلسلے میں مفید ترین بحثیں تھیں۔ وہیں محرم سے متعلق چند ابواب بھی تھے۔ کتبیہ کہ ان ابواب میں محرک کے بے طریقیہ اور فاقات کو اس کو زیادہ سے زیادہ زود اثر کرنے کی ترکیب درج تھیں۔ مسلم علماء نے ان ابواب کا ترجمہ نہیں کیا بلکہ پھونزید۔

خرق عادت قوتیں اور حضرات صوفیاء

حضرات صوفیاء کا دور شروع ہوا تو انھوں نے حصول معرفت اور خرق عادت قوتیں حاصل کرنے کی کوششیں کیں۔ اس مقصد کے لئے سخت ترین ریاضتیں کیں۔ نفسانی خواہشات کو ترک کر کے روحانی کمالات حاصل کئے۔ اور شعور و حواس کے قیادت سے ہاروا۔ جو کہ عجیب و غریب اور سرخ الاطلاقیات حاصل کیں۔ اور اس کے نتیجہ میں وہ حضرات حروف واعداد کے اسرار اور موزنات آگاہ ہونے میں کامیاب ہو گئے۔

حضرت شیخ ابوالعباس احمد بن علی بوٹی (وفات ۱۲۲ھ) کی اس فن میں تقریباً پچاس کتابیں ہیں۔ جس العارف اور لطائف الاشارات وغیرہ ہر کیف حروف کے اسرار اور موزن دریافت کرنے کی جو کوششیں کی گئی ہیں۔ ان کا حاصل یہ ہے کہ ادواج ٹھکی اور طبائع کو کئی مظاہر قدرت ہیں۔ جن کے پیچھے خداوند قدوس کی عظیم نعمتیں کا فرمایا ہیں۔ اسرار حروف تمام اسماء الہی اور کلمات الہیہ کے ذریعہ جن میں ہر اسرار حروف مطلقاً بھی شامل ہیں۔ عالم طبیعت میں تصرف کرنے میں کمال حاصل کیا۔ اور اپنی روحانی قوتوں سے کام لے کر حروف کی ان پوشیدہ طاقتوں کا سراغ نکالا جو دراصل حروف کے باہمی استخراج، عناصر اور اثرات ٹھکی سے مل کر عالم ارضی میں اتھالی اور انصافی تصرف پیدا کرتی ہیں۔

اب رہا یہ سوال کہ یہ تصرف کھس حروف کی طبائع کے مریون منت ہے یا اس کا سبب کچھ اور ہے؟ اس سلسلہ میں ایک قول تو یہ ہے کہ حروف اپنی

ہمکنی اپنے دائروں میں معیار قرار دے جاتے ہیں۔ زمین اور چاند کا قطر، ان کا باہمی فاصلہ، ستاروں کی گردش اور ان کا آپس تعلق درپہ کے بارے میں ان لوگوں نے جو معلومات فراہم کی تھیں اور جن نتائج پر وہ پہنچے تھے، آج بھی انھیں تسلیم کیا جاتا ہے۔

زمانہ قدیم میں علم نجوم وغیرہ

زمانہ قدیم میں علم نجوم اور علم حرمی طرف لوگوں کا عام عقائد رہا ہے وہ ان علوم کو دوسرے علوم پر ہمیشہ فوقیت دیتے تھے، ترجیحی نگاہ سے دیکھتے تھے۔ کھدائف، سریانیوں اور قبطیوں کو ان علوم میں نسبت زیادہ کمال حاصل تھا۔ دراصل ریاضی قوسوں سے یہ علوم و فنون بنائے اور پارسیوں وغیرہ نے حاصل کئے تھے۔ قرآن کریم میں بھی کچھ ایسے واقعات پر روشنی موجود ہے جس سے پتہ چلتا ہے کہ پہلے زمانہ میں علم حرمی کا کوئی عروج پر تھا۔ ہرے بڑے ساحر جگہ جگہ سحر دے جاتے جہاں دیکھنا کہ انہی معانی میں کما مظارہ کر کے لوگوں کو بہت ترلائے تھے۔ بعض ممالک میں تو اب ان کی ہونا تک حرکتوں سے ان قدر باز رہتے تھے کہ ان کے لئے سڑتی کے ساتھ زخموں پر ہنا مشکل ہو گیا تھا۔ آج تک آئندہ، پھر یہ ہوا کہ پریشان حال لوگوں نے منصوبہ بند حرقیوں سے ساحروں کو قتل کرنا شروع کر دیا۔ یہی نہیں بلکہ خود بھی سحر پر بھی ان کو سزا سے موت دی گئی اور ان کے بھی ذخیروں کو دیر بار دہر دیا گیا۔ تاہم کچھ نہ بچوا۔ دیکھا، سب کا سب ضائع نہیں کیا جاتا، عظیم مؤرخ ابن خلدون لکھتے ہیں کہ

مسلمانوں کو فتوحات کے نتیجہ میں مختلف ممالک سے اہم نوادرات کے علاوہ فلسفہ و حکمت، ریاضی اور حرمی علوم کا ذخیرہ ملا ہے۔ مگر چونکہ تربیت اسلامی نے خاص طور پر علم حرمی کو حرام قرار دیا تھا اور ساحروں کے لئے سخت ترین عذاب کی بات کی تھی۔ اس لئے مسلمانوں نے اس کی طرف کوئی توجہ نہیں کی بلکہ اس کو شدید نفرت و ہتھارت کی نگاہ سے دیکھا۔ اور یہ وہی علم کے تراجم کرتے وقت بالقدح اس علم کو نظر انداز کر دیا۔ اسی لئے وہ ذخیرہ بھی جو بغیر سب صورت میں حاصل ہوا تھا۔ رفتہ رفتہ ضائع ہو گیا یا ضائع کر دیا گیا۔ حروف مسلمانوں ہی نے نہیں، دوسرے لوگوں نے بھی حرمی علوم و اہم کرانے کی کوششیں کی۔ لیکن اس کے باوجود یہ علم کتنا کسی درجہ میں بڑھ رہی بات دیکھا۔ اور آج تک سینہ بہ سینہ چلا آ رہا ہے۔

مسلمانوں نے سحر کو چھوڑ کر باقی بہت سے علوم و فنون پر لکھی گئی باتوں کے تراجم کئے ہیں۔ جیسے مصاحف و کتاب سحر اور علم ہندی وغیرہ۔ مگر نجوم علم ریاضی اور حروف واعداد پر مشتمل کتابوں کے تراجم کو کافی اہتمام

مصری طبائع کے ذریعہ بنی کام کرتے ہیں۔ دوسرا قول یہ ہے کہ حروف جو بنائے
کرتے ہیں۔ وہ نسبت عددی کی وجہ سے کرتے ہیں۔ اس قول کے مطابق
نسبت عددی مائث و منصرف ہے۔

حقیقت بال جو بھی ہو، ہر حال حروف واعداد کا باہمی ایک زبردست
تعلق ہے۔ بالکل ایسا ہی تعلق جیسا جسم وروح میں پایا جاتا ہے۔

اسی لئے حروف کی قوتیں اور ان کے اثرات معلوم کرنے کی
کوششیں کی گئی اور پھر ان کو زیادہ سرلیج بنانے کے لئے اعداد کی طرف توجہ
مبذول کی گئی۔ چنانچہ ابجد کے اصول کو سامنے رکھ کر حیرت انگیز طور پر کام
لئے گئے۔ اور اعداد کی مناسبت سے ان کی باہمی نسبت و تالیف کا پتہ لگایا گیا۔
یہ بنیادیں ہیں جن پر علم جفر اور تعویذات کا سلسلہ قائم ہے۔

حقیقت سحر اور اس کے اقسام

حکیم محمد رفیع صاحب

سحر بعض صورتوں میں کفر ہے اور بعض صورتوں میں حرام اور بعض صورتوں میں کناہ کبیرہ ہے۔ ہر حال سحر کا سیکنا سکھانا کفر و حرام ہے اللہ ہم حقیقتاً بہت سے جلاہ سحر کو ماند مجرہ سمجھتے ہیں مگر علماء و صوفیائے کرام و بزرگان دین نے اس خیالِ باطل کو رد کیا اور سحر اور مجرہ کے فرق کو صاف صاف بیان کیا ہے فقہائے ائمہ بھی تصریح کی ہے کہ مجرہ براہ راست خداوند تعالیٰ کا فعل ہے جو بغیر اسباب کے ایک صادق نبی کی صداقت کے لئے عالم وجود میں آتا ہے اور اس کا کوئی اصول اور قاعدہ قانون نہیں ہوتا بلکہ جب خدا چاہتا ہے یا اس کا نبی ہدایہ خدا میں رجوع کرتا ہے تب مجرہ کا تصور ہوتا ہے۔ سحر اور جادو ایک فن ہے جس کو اس کے مقررہ اصول اور قوانین کی پابندی کے ساتھ استاد فن سحر اپنے فن کا بروقت مظاہر کر سکتا ہے گو کہ اس کے اسباب و تفلکوں سے پوشیدہ ہوتے ہیں لیکن اس فن کے واقف کار اس سے واقف ہوتے ہیں۔

اور حقیقت تحریر ہے کہ اللہ تعالیٰ کے توسل کو چھوڑ کر خفیہ اسباب و عمل کے ذریعہ خلاف عادت افعال عجیبہ پر قدرت کا کام کرے۔ دنیا میں مختلف الانوع والقسام کے مروجہ لائحد اور طریقہ ہیں "خفیہ اسباب" کہ جن کے ذریعہ امور خرق عادت تصور میں آتے ہیں۔ "کجہ" روحانیات سے متعلق ہیں۔ جیسے روحانیات کو اکاب، افلاک اور عناصر کی روحانیات جزئیہ ہیں۔ مثال کے طور پر روحانیات اسرار، اجناس و شیاطین، یاد و ادراک جو جسم سے الگ ہو چکی ہیں اور ان کو مسخر و تسخیر کر کے ان کو مختلف کاموں میں استعمال کیا جاتا ہے۔ یا، تاثیرات جسمانیہ ہیں جو اپنی خصوصیات پر ایک یا مختلف کبویات کے اجتماع یا صورت و نوع کے خواص کی بناء پر عمل میں آتی ہیں۔

روحانیت سے مناسبت یا تعلق پیدا کرنے کے مختلف طریقے ہیں۔ کبھی ان کا نام لیکر مقررہ طریقے سے انجاء افراد کی جاتی ہے یا م خصوص صورتیں ترتیب دیکر خصوص کام پڑھا جاتا ہے۔ دوسرے طریقے پر سحر پڑھا جاتا ہے اول طریقہ کھدائیوں کا ہے دوسرے طریقہ اہل باطل کا ہے۔ دوسرے طریقہ

سحر کے معنی لغت میں امر غنی و پوشیدہ چیز کے ہیں اور علمی اصطلاح میں ایسے عجیب و غریب امور کا نام ہے جن کے وجود میں آنے کے اسباب اعلیٰ نظر سے پوشیدہ ہوں۔

امام رازی صاحب کے بقول لفظ سحر اصطلاح شریعت میں ایسے امر کے لئے مخصوص ہے جس کا سبب غنی ہو اور واصل حقیقت کے خلاف کفر و خیال میں آتے ہیں۔ علماء اہل سنت کی رائے میں سحر واقعی حقیقت ہے اور معجزات رسال بھی ہے۔ حق تعالیٰ نے حکمت اور مصلحت کاملہ کے پیش نظر اس میں اس طرح معجزات پیدا کر دیئے ہیں جیسے دوسری چیزیں مثلاً زہر اور نقصان و مارد و ایات میں موجود ہیں۔

یہ بات نہیں کہ سحر جادو بذات خود قدرت الہی سے بے نیاز ہو کر خود جادو ہے۔ سحر کو مثر بذات سمجھنا کفر خالص کفر ہے۔

علامہ محمد الدین ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ فقہائے اسلام نے سحر کے متعلق تصریح کی ہے کہ جن اعمال میں شیاطین اور ارواح فیس اور غیر اللہ سے استعانت طلب کی جائے اور انکو حاجت و راد کر دیکر محضوں کے ذریعہ ان کی تسخیر کی جائے اور ان سے کام لیا جائے تو شرک کے مطرواف ہے اور اس کا عامل کافر ہے اور جب اعمال میں ان کے علاوہ دوسرے طریقے استعمال کریں اور ان سے حقوق خدا کو نقصان نہ پہنچایا جائے اور ہر طرح کی معیشتوں میں ڈالا جائے اس قسم کے امور کا سحر کبر حرام اور گناہ کبیرہ و کفر تکبیر ہے۔

اور جناب آقا نے ہدایہ سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اٹھا فرمایا ہے کہ "اجتنبوا الملو بقات الشیروک باللہ و المتصح" (مخلوقین فریب از جبرہ مسلک باتوں سے بچو یعنی شرک اور جادو سے۔

نامہ ابن جریر مستطانی لکھتے ہیں کہ علامہ نووی نے فرمایا کہ عمل سحر حرام ہے اور اہل تہذیب گناہ کبیرہ ہے۔ آقا نے ہدایہ سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سحر کو سات مسلک چیزوں میں شمار کیا ہے۔

ذرا بھی بد عقیدہ کی پیدا ہو گئی تو سارا کام مٹا دیا جائے گا۔

کاغذ ہاروت و ماروت سے ہوا ہے۔

معتبر تاریخوں کے مطابق سید پتہ چلے کہ کھدائی، حجر کے بڑے ماہر ہوتے تھے اور نمرود کے زمانہ میں علمائے ہنر نے چھ طقس ایسے تیار کئے تھے جو کہ عقل و فہم سے بے ہر تھے۔

۱۔ کھدائیوں نے تانبے کی "ہڈ" بنائی تھی اس کی خصوصیت یہ تھی کہ جب کوئی چور یا جاسوس شہر کی دیواروں میں داخل ہوتا تھا تو یہ ہڈ خود بولنے لگتی تھی تو لوگ سمجھ جاتے تھے کہ شہر میں کوئی جاسوس یا چور داخل ہوا ہے اور لوگ اس کی تلاش میں لگ جاتے تھے اور اس کو گرفتار کر لیا جاتا تھا۔

۲۔ ایک عجیب و غریب تیار کیا تھا اس کی خصوصیت یہ تھی کہ اگر کسی شخص کا مال در قریب اور کوئی شے ہم ہو جاتی تھی تو وہ شخص غدار بھانپتا تھا تو اس سے آواز آتی تھی کہ تمہاری آگندہ ہوشے فلاں جگہ پھانسا کے پاس ہے۔

۳۔ ایک ایسا وحش تیار کیا تھا کہ کسی شخص کے سوتھ پر لوگ اس کے کنارے جمع ہو جاتے تھے اور مختلف قسم کے شربت اس میں ڈال دیتے تھے اور جس وقت ان کو ضرورت ہوتی وہی ان کا مطلوبہ شربت اس شخص کو مل جاتا تھا۔

۴۔ ایک ایسا آئینہ تیار کیا تھا جو غائب کا حال بتاتا تھا کہ فلاں شخص کہاں ہے اور کس حال میں ہے۔

۵۔ ایک ایسا تالاب بنایا تھا کہ جس سے مختلف قسم کے سسکیں مل سکتے جاتے تھے مثلاً کسی ایک چیز کے دو شخص دعویدار ہیں کہ میری ہے دوسرا کہتا ہے میری ہے تو ان دونوں کو تالاب میں اتار دیا جاتا تھا۔ جو حق ہو تا تھا تو تالاب کا پانی ناف تک آتا تھا اور جو غلط ہو تا تھا تو وہ شخص اس تالاب میں غرق ہو جاتا تھا۔

۶۔ ایک ایسا درخت نمرود کے محل کے دروازہ کے سامنے لگایا تھا جس کا سایہ آدمیوں کی تعداد کے مطابق نکلتا اور بڑھتا تھا یہ سب طقس نمرود کے دار السلطنت شہر بابل میں موجود تھے۔

فنِ حیر کے ماہرین کا کہنا ہے کہ یہ حیر کھدائی بہت ہی مشکل ہے اس کے حاسن کرنے میں سخت سے سخت محنت و مشقت کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اتنا ضرور ہے کہ اس علم کا عامل اپنے علمی کمالات سے دودھ کمالات اور امور خوارق و عادات لوگوں کو دکھاتا ہے جن کو عقل و فہم بھی سمجھنے سے قاصر ہیں اس جادو میں تمام ارواح کی تسخیر ہوتی ہے۔ جس مرئیوں کو طیب میمنوں کے ملازم سے صحت یاب نہیں کر پاتا اس جادو کا جاننے والا لوگوں میں تندرست کر سکتا ہے اس قسم کا حیر بلاشبہ کفر ہے۔

اس حیر کی چند وشرطیں ہیں جن میں چند شرطیں یہ ہیں۔
ارواح کو دلوں کے حالات پر مطلع ہونے کا یقین۔ ارواح کے خلاف

روحانیات کو ایک کی تسخیر میں سب سے پہلا طریقہ۔ عقل تسخیر کر کا ہے اور تسخیر قہری و دعوت میں جو کام پڑھا جاتا ہے وہ کفر ہے۔ اس کا تحریر کرنا بھی مناسب نہیں ہے۔ کیونکہ اصول اسلام کے خلاف اور فہم کے متضاد ہے۔

اہل بابل ہاروت و ماروت کی تعلیم کے مطابق تسخیر روحانیات طویل صلیب کا جسمانیہ وغیرہ کرتے تھے اور اہل یونان تسخیر روحانیات طویل پر مشتمل کرتے تھے ان کا خیال تھا کہ روحانیات طویل کی تسخیر کے بعد روحانیات صلیب کی تسخیر کی ضرورت نہیں ہے۔ زمانہ قدیم میں ہندوستان میں بھی کمرال باطن کا دروازہ حاشیہ بین ہندوستانی روحانیات پر زور دیا کرتے تھے۔

حیر کی دوسری قسم جن و شیاطین کو تسخیر کرنے کی ہے یہ عملی طور سے سب اور آسان ہے۔ ہندوستان میں حیر کی یہ دوسری قسم بکثرت دیکھی جاتی ہے اس دوسری قسم کے حیر میں ہونانی، ہونان، کالی، بھیرا، لولا، بھڑا، مختلف دیوی، دیوتاؤں کی، بایاں دیکھ کر ان کے جانے کو تو یہ خوشی ہو کر دھون دیکر، بیسٹ چڑھا کر کام لگایا جاتا ہے اور لیا جاتا ہے یہ دوسری قسم حیر کی قسم دیگر ہے۔

تیسری قسم حیر کی تسخیر ارواح خبیثہ ہے اس میں کسی کوئی بطل تو ایسا شخص کی روح کو کام میں لینا پڑتا ہے کہ تسخیر کرتے ہیں اور اپنے بطل کہتے ہیں ارواح سے مثل تو کر کے کہہ دیتے ہیں اس قسم کے حیر میں آتما، ہوم، ست ارواح خبیثہ سے ہی کام لیا جاتا ہے اس لئے شرعیہ بھی منع کرتا ہے۔ چوتھی قسم حیر کی ہے کہ اس قسم میں معمول کی قوت و اثر کا عمل ارواح خبیثہ یا جانت کے ذریعہ خراب کر دی جاتی ہے یعنی معمول کو سبیل چھین کر نہیں آتی اگر نکل جاتی ہے تو وہ ناک صورت میں دکھائی دیتی ہے۔ فرعون کے جادوگروں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے مقابلہ میں انہر کے حیر سے ہاتھ دھوئے ان کو سب چھوڑے تھے اسی قسم کے جادوگر ہیں جادو بھی کہا جاتا ہے جو فرعون کو سب سے بڑا جادوگر تھا۔ اس قسم ارواح خبیثہ سے مل جاتی ہے اور شیطان کے ہاتھوں کی دہائی بجائی جاتی ہے۔

پانچویں قسم حیر کی ہے کہ اس میں عجیب و غریب غدار، دھوکا دھاتے جاتے ہیں۔

یوں تو اگر حیر کی قسموں کو بیان کیا جائے تو ایک ضخیم کتاب بن جائے۔ بس اتنے پر ہی اکتفا کرتا ہوں شائقینِ علمین کی معلومات میں لانا کیلئے اتنی کافی ہے۔ اب آگے وہ مضامین بیان کرتا ہوں جو حیر کے خلاف

تے ہیں۔ ان معضرات کو پڑھئے۔

معضرات سحر

معضرات سحر و علامات سحر کی پہچان کے قواعد و طرائق پہلا حصہ۔
آفتاب علمیات "بطریق ایجاد اعدادی میں بیان ہو چکا ہے۔ حصہ اول دیکھیں۔
دوسرے شناخت سرینے کے بیان میں حصہ دوم آفتاب علمیات "میں منسلک
ذکر گذر چکا ہے۔ حصہ دوم دیکھیں پھر بھی مختصر پہچان سحر کی بیان کرتا ہوں تا
کہ شائقین علمیات کو بجائے دشواری کے آسانی ہونے۔

اول علامت سحر یہ ہے کہ دو میاں بیوی آپس میں محبت و الفت سے زندگی
گذر رہے ہیں۔ یکایک مرد و عورت میں خافہ کی شکل کھڑی ہو جائے اور
ایک دوسرے کی شکل سے بھی بیزار ہو جائے۔

دوسری علامت یہ ہے کہ عورت اپنے شوہر کی محبت میں فریفت ہو اور سحر کے
اس کو برگشتہ کر دیا جاتا ہے۔ اور وہ شوہر کی شکل دیکھ کر آٹ بکول ہو جاتی ہے۔
تیسری علامت یہ ہے کہ عورت اپنے شوہر کے اوصاف بیان کرتے کرتے
نہیں سمجھتی بلکہ رات دن شوہر کی محبت کا دم بھرتی ہے مگر سق سحر کے ذریعہ
اس کو بد ظن، جھگڑا کر دیا جاتا ہے اور اس کو شوہر کی شکل سے اور خیر کے
نظم آنے لگتی ہے۔

چوتھی علامت یہ ہے کہ کسی بھی نوجوان حسین خوبصورت لڑکی ہونے کے باوجود
روز و شب والے لڑکی والے دلچہ کر اچاٹ ہو جاتے ہیں اور شب سے انکار کر
دیتے ہیں۔ اس طرح عرصہ دراز گذر جاتا ہے۔

پانچویں علامت یہ ہے کہ لڑکیوں کے رشتہ آئے بند ہو جاتے ہیں یعنی بغیر
دیکھے ہی لوگ بد ظن ہو جاتے ہیں اس کے ذکر سے نفرت اور اچاٹ پنداروں
میں آئے ہوئے لگتا ہے۔

چھٹی علامت یہ ہے کہ مرد اپنی بیوی بچوں پر محبت میں جان دیتا ہے مگر
عرزہ اوئے کے بعد نفرت و بغض کرنے لگتا ہے اور سمجھنا والا شی و دشمن
لگتا ہے۔

ساتھویں علامت یہ ہے۔ یہ بھیڑ، بکریوں، کالوں، اور بھینسوں پر یعنی درودھ
رہنے والے جانوروں پر کیا جاتا ہے۔ اس کے راستہ میں ڈال دیتے ہیں ان
جانوروں کا درودھ سوکھ جاتا ہے پھر مر جاتا ہے درودھ پئے والے بیمار ہو جاتے

ہیں۔
آٹھویں قسم سحر کی یہ ہے جو کہ چوپایوں کیلئے مخصوص ہے اس سحر کے
کرنے سے جانوروں کے جوڑوں میں درد ہو جاتا ہے اور وہ جانور گھاس کھا
بھجڑا دیتے ہیں اگر بروقت علاج نہ ہو تو مر جاتے ہیں۔

نویں قسم سحر کی یہ ہے کہ درودھ رہنے والے جانوروں اور بچے جننے والی ماؤں
پر کیا جاتا ہے، خواہ جانوروں یا عورتیں، اس کے کرنے کے بعد بچہ ہیٹ سے
بے وقت ضائع ہو جاتا ہے۔

دسویں قسم سحر کی یہ ہے سحر کے ذریعہ غاس کر لاد کو نشانہ بنایا جاتا ہے یعنی
لو مولود اور شیر خواہ بچوں پر یہ سحر کیا جاتا ہے اور بچے سوکھ کر مر جاتے ہیں۔
گیارہویں قسم سحر کی یہ ہے طالع سنبلہ میں بروز منگل یا جمعہ کو ایک ہٹل
عطارد کا بنا کر راستے میں ڈال دیتے ہیں وہ پتلا جس عورت کے بچوں میں
آجایا، اس عورت کے یہاں لڑکیاں پیدا ہوں گی، لڑکانہ ہوگا۔

بارہویں قسم سحر کی یہ ہے کہ مرد کو بے کردیا جاتا ہے یعنی وہ مرد بھستری
کے قائل نہیں رہتا۔

تیرہویں قسم سحر کی یہ ہے کہ لہسن کو اپنے شوہر سے یا جس سے بہت کیا ہے
اس کے ساتھ بھستری سے نفرت ہو جاتی ہے۔

چودھویں قسم سحر کی یہ ہے کہ مرد کے مفاسل (جوڑوں) میں درد پیدا کر دیا
جاتا ہے۔ اور مرد بیکار ہو جاتا ہے۔

چندرہویں قسم سحر کی یہ ہے کہ عورت کے پیٹ میں اور سر میں پانی پیدا ہو جاتا
ہے۔

سولہویں قسم سحر کی یہ ہے کہ سحر زدہ ہونے کے بعد عورت رنگ بدلنے لگتی
ہے اور تھوڑی دیر کے بعد تہلیل رونما ہوتی ہے اور شکل و صورت بے میلک ہو
جاتی ہے۔

سترہویں قسم سحر کی یہ ہے کہ عورت کو باندھ دیا جاتا ہے اور عورت عقیدہ
(بانجھ) ہو جاتی ہے یا باری بھی ہوتی رہتی ہے مگر استقر ارجل نہیں ہوتا ہے۔

اٹھارہویں قسم سحر کی یہ ہے کہ اس سحر کے ذریعہ کسی بھی شخص کا روزگار
باندھ دیا جاتا ہے۔ اور سحر زدہ کمال و اسباب تکف ہو جاتا ہے سوئش مر جاتے

ہیں آئے دن نقصان کا سامنا رہتا ہے۔
انیسویں قسم سحر کی یہ ہے کہ اس قسم کے ذریعہ رشتہ ازدواجی منقطع کر دیا
جاتا ہے اور مرد و عورت جدا جدا ہو جاتے ہیں۔

بیسویں قسم سحر کی یہ ہے کہ اس قسم کے ذریعہ کسی گھر کو دیوان و ہیرا
کر دیا جاتا ہے اس گھر کی خبر و برکت اڑ جاتی ہے۔ محبت و الفت جاتی رہتی ہے

ایک دوسرے کو دشمن سمجھتا ہے رات دن جھگڑا ہوتا ہے۔
ایکسویں قسم سحر کی یہ ہے کہ اس سحر کے ذریعہ اپنے مطلوبہ شخص کو خواہ مرد
ہو یا عورت شدید بیماری میں مبتلا کر دیا جاتا ہے اور کسی صورت تھکاپ نہیں ہو

پاتے۔
پایسویں قسم سحر کی یہ ہے کہ اس سحر کے ذریعہ کسی بھی شخص کو مرد یا

عورت کو ذلیل کر دیا جاتا ہے ہر کوئی ان سے بلا وجہ نفرت کرتے لگتا ہے۔ کوئی اعتبار نہیں کرتا ہے۔

تیسویں قسم سحر کی یہ ہے کہ اس سحر کے ذریعہ کسی افسر یا حاکم یا ملازم کو نوکری سے یا افسر کو عہدہ سے ہٹا دیا جاتا ہے۔ سحر زدہ ہونے پر نوکری و عہدہ سے معطل ہو جاتا ہے۔

چوبیسویں قسم سحر کی یہ ہے کہ امیر کو، رئیس کو، قہار کو، وزیر کو عہدہ سے کر دیا جاتا ہے نور نقیر و کنگال بنا دیا جاتا ہے

پچیسویں قسم سحر کی یہ ہے کہ اس سحر سے عورتوں کو اجازت کر دیا جاتا ہے یعنی طلاق دلا دی جاتی ہے جب تک اس سحر کا فیصلہ ہو گا تو کتنے ہی نکاح کر لئے جائیں سب منقطع ہوتے رہتے ہیں۔

چھبیسویں قسم سحر کی یہ ہے کہ اس سحر کے ذریعہ حاکم کو قتالہ پر پہنچا دیا جاتا ہے اور شر سے دور کر دیا جاتا ہے۔

ستائیسویں قسم سحر کی یہ ہے کہ اس کے ذریعہ خوبصورت حسین عورت کے حسن و جمال کو خراب کر دیا جاتا ہے جس کی وجہ سے وہ اپنے پرایوں کی نظر میں ذلیل و خوار ہو جاتی ہے۔

اٹھائیسویں قسم سحر کی یہ ہے کہ اس کے ذریعہ سے ہر ترقی کو مسدود کر دیا جاتا ہے یہاں تک کہ تعمیر شدہ مکان کو اجاڑ دیا جاتا ہے اس گھر میں کوئی آباد نہیں ہو پاتا ہے بلکہ ویران رہتا ہے جو بھی مکان میں آتا ہے جلد ہی چھوڑ کر بھاگ جاتا ہے۔

سحر کی اور بھی بہت سی قسمیں ہیں بس اتنی ہی علامتوں پر انکشاف کرتا ہوں تاکہ مضمون طویل نہ ہو جائے۔

اور قسم راز کو پر دور ازمیں اس لئے رکھا ہے تاکہ عوام ایمان اور خاص کر شاہین عالمین کے سامنے آنے کی بھی روز کسی طریقہ قسم سحر کے اخذ کر کے کوئی عمل کر لیا تو ایمان کا بنیاد ہے اس لئے ان سخی سحر کو تحریر نہیں کیا کہ عالمین معصرت رسالت سے، کمزوری ایمانی سے محفوظ رہیں اور گناہ کبیرہ کے مرتکب نہ ہونے پائیں۔

عالمین جہان مخلوق کی حفاظت اور بہتری و فلاح و بہبود کیلئے کو مشق کرتا ہے اقول اپنی حفاظت کرنا بھی ضروری ہے یعنی اکل حلال، صدق مقال اور پابندی شریعت و پابندی مومن و صلوة کا اہتمام رکھنا اور حد ضروری ہے جسکی مخلوق خدا کی بیخ میں خدمت انجام دے سکتا ہے اور ثواب دارین حاصل کر سکتا ہے وہاں سے اور لغویات سے، کذب و دروغ گوئی سے اور خرافات و اشیات سے دور رہنا چاہئے۔ اسرار کا علاج اور عقائد کی اصلاح کرنی چاہئے تاکہ اپنا بھی اور دوسروں کا بھی ایمان محفوظ و سلامت رہے۔

تشریحاتِ سورۃ ناس

مولانا محمد طاہر قاسمی

برادرِ محکم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحب

جاتا ہے۔ اسی لئے عالمِ اجسام میں جب شیطان انسان کے مقابلہ میں حیوانوں اور انسانوں کا ہمیں بھر کر آیا تو اس کے پھرانے کے لئے انسان کے پرورش کرنے والے خدا نے صرف رب الفتن کا نورانی پیلوں مرمت فرمایا یعنی شیطان کو انسان سے اس کا اپنی شہم دیدہ پاکہ اگر تو نے اس کے بعد اپنے شرور و مکار سے مجھ پر حملہ کیا تو یاد رکھ میرا خدا وہ ہے جو رات کی تاریکیوں سے صبح کا نورِ ظاہر کرنے والا اور شرور کا نکات کی اندھیروں میں سے حق و رسالت کا آفتاب و ستاب چمکے والا ہے اور شیعت کے راستوں کو سدور فرما کر انقلابِ باہیت کر دینے والا ہے

عالمِ ارواح میں شیطان کا حملہ اور اس کا تدارک

اور جب شیطان عالمِ ارواح میں برادرِ امت انسان کے جوہرِ ملکیت و انسانیت کو محدود کرنے کے لئے اس پر حملہ آور ہوا اور پلجائے حدیث ان الشیطان یجری من الانسان مجری الدم۔ جب کہ وہ جسمِ انسانی میں داخل ہو کر اس کے رگ و پے میں خون کی طرح دوڑنے لگا تو اس پر دردِ گامِ عالم سے جس نے انسان کو کرامت عقل کا تاج پہنا کر اور خواصہ کا نکات بنا کر حلیفہٴ الارض بنا دیا اپنی ربوبیت و ملکیت والویت کی تجلیات شہ کا کبھی غروب نہ ہونے والا آفتاب و ستاب، ارواحِ انسانی پر طلوع فرمایا اور اپنی صفاتِ نورانیہ میں سے انسان کو ایسے حق و نور مرمت فرمائے جن کے توسل اور توسط کے بعد شیعت کا یہ عقلی اور کارکنی حملہ انسان کے لئے صغرت و رسالت نہ ہو۔

آفتابِ عالمِ اجسام و آفتابِ عالمِ ارواح

کا نکاتِ عالم کو منور کرنے والے آفتاب کی شہاءِ پاشی تو اس طرح پر ہے کہ وہ طلوع ہو کر یزدست اور نصف النہار پر آکر زوال پھر بھی ہو جاتا ہے اور

فَلْيَاخُذْ بَعِزِّ النَّاسِ ۝ مَلِكِ النَّاسِ ۝ إِلَهِ النَّاسِ ۝ مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَفِيِّ ۝ الَّذِي يُوَسْوِسُ فِي صُدُورِ النَّاسِ ۝ مِنَ الْغَيْثِ وَالنَّاسِ ۝

ترجمہ تو کہ پناہ میں آیا لوگوں کے رب کی لوگوں کے بادشاہ کی لوگوں کے "موسوسہ" آدمی سے اُس کی جو پھسلاوے اور چھپ چاؤے وہ جو خیال و فتنہ ہے لوگوں کے دل میں جنوں میں اور یہ آدمیوں میں۔

سورہ قلح میں انسان کو ان چار آفتوں اور شیطانی مغزوں سے پناہ رب میں لیا گیا تھا جو عالمِ اجسام میں انسان کے لئے ضرر و رساں تھیں اور جو غفلت و شیعت انسان کو عالمِ اجسام میں مطمئن نہ رہنے کو حق تھی۔ چنانچہ "غریب کریم" پناہ دیتے ہیں کہ غفلت و شر کا ظہور عالمِ اجسام میں کبھی "مخلق" کی صورت میں ہوا ہے اور کبھی "حاضِرِ آفتاب" کی حیثیت میں کبھی شرِ شیطان "تختِ فی ارض" کی شکل میں اثر انداز ہوتا ہے اور کبھی "حاضِرِ ازاہد" کے لباس میں۔ انہی عالمِ اجسام میں شیطان کی ایذا رسائی اصولاً انہی چار شکلوں سے ہوتی ہے۔ اب سورہ ناس میں پروردگارِ عالم نے شیطان کے اس شر و شہید اور شرِ خفیم سے انسان کو خبردار کر کے اپنی پناہ میں نہایت جود عالمِ ارواح میں برادرِ امت اُس کے جوہرِ انسانیت پر شیطان کی طرف سے اثر انداز ہوتا تھا اور اس کی ملکیت کو چھوڑنا ان کے سنی کہ آفتاب اور ظاہر جسم میں فسادِ زلزلہ کی شہین پروردگاروں میں روحِ انسانی کے لئے خسروانہ ناکامی کے اسباب مہیا کر دیتا تھا۔

ہر دشمن کے موافق اس کا مقابلہ کیا جاتا ہے

یہ ایک اجتماعِ غلرت ہے کہ جس قدر بڑا دشمن ہوتا ہے اسی قدر اس کے مقابلہ میں تیاری کی جاتی ہے۔ سامن اور چھو انسان کے دشمن ہیں تو ان کے مارنے کے لئے لا محض اور جو کافی ہوتا ہے لیکن اگر کوئی دشمن خود غفلت سے مقابلہ میں آئے تو اس کا مقابلہ توپ اور ہوائی جہاز سے کیا

اپنے آئینہ قلب کو فدائی طرف کر کے گا اور اپنی روحانیت کو حکوتی رخ کرے گا
انہی کی طرف کر کے جنت عیدیت کو معبود حقیقی کے ساتھ سمجھ کرے گا
مکمل ہے کہ اس کے آئینہ میں شیطنت کی تاریکی دھل جائے اور قاضی حقیقی
کے قالب میں رفلعت و کرامت کا آفتاب جلوہ گر نہ ہو حکما قال الرسول
عليه السلام من تواضع لله رفعه الله (انحدیث) اسی معنی میں
طرف قرآن عزیز میں یوں اشارہ فرمایا گیا ہے انہی وجہیت وجہی للار
فطر السموات والارض حقیقاً وما انا من المشوکیں
میں نے متوجہ کر لیا اپنے چہرہ کو اسی کی طرف جیسے بنائے گئے ہیں
زمین سب سے نیس ہو کر اور میں کس ہوں شرک کرنے والا۔

دوسری جگہ ارشاد ہے فاقم وجہک للدين حقیقاً فطرة الله لل
فطر الناس علیہا لا تبدیل لخلق الله ذلك الدين القیم
توسید عارف کو اپنا مت دین پر ایک طرف کا ہو کر دینی قرائن و اشارات
پر قرائن و اشارات کو بدلتا نہیں اللہ کے بنائے ہوئے کو

سعی شیطان

شیطان کی سعی ہمیشہ یہ ہوتی ہے کہ انسان کے اس حکوتی جہت کو
خداوند عالم نے اپنی صفات عباد کی طرف رجوع کرنا سکھایا ہے ان آیات میں
کے انوار سے متعجب نہ ہونے دے کہ انسان کے علم و ارادہ و اعمال انسانی
رخ صیب حقیقی سے بنا کر عالم اسباب کی طرف دھل کر دے تاکہ کبریا
غلبہ ہو کر ملکیت فنا ہو جائے اور ان اسباب کے چکر والوں میں محسوس
سے انسان غافل ہو جائے جس طرح وہ کا شکار اور کسان جو گناہ کی طرف
سیکڑوں میل کے فاصلہ پر رہنے کے باوجود اپنی کھیتی باڑی کو سرسبز و شاداب
رہنے کی آرزو رکھتا ہے تو اس کے لئے یہی صورت ہے کہ وہ اپنی سعی کے نتیجہ
گناہ کی شاخ سے ایک چھوٹی سی ہی کٹ کر اپنے کھیت میں لگائے تو وہ چھوڑ
میل کی بھر مسافت و آسباب فیض و برکت آب کے لئے پر توڑ پھاڑ نہیں
سکتی۔ اور اس کے حامد و دشمن، چاہے سختی ہی سختی اس کی ہوں نہ کریں
کسان کے کھیت میں خشکی سے دیہاتی قوتیے ٹھہر نہیں سکتی۔ اسی طرح
محسوس، چشمہ ہائے علوم نبوت والوحیہ، اسے اپنے چشتان قلبی میں
و آسباب کی ہلایں کات کر لے ہیں اور جنہوں نے اپنے دلوں کی کھیتی
مقدس حوض کوثر سے تنہا لیا ہے ان کے قلوب میں بھی شیطنت کی تاریکی
جہالت و غفلت کی خشکی پر گزند دھل نہیں پا سکتی البتہ بندہ کا کام یہ ضرورت
عمل صالح و کسب محمود کو اچھ سے نہ چھوڑے اور جو انسان اپنے قلوب میں
و بیہوشی سے کام لے لے انکی مثال اور حالت تو عین اس کا شکار کی ہے کہ

مغرب کے وقت تک ہماری ٹھہروں سے غائب ہو کر چرواہی نورانیت لاتا ہے
و دہانے ہی ساتھ لے جاتا ہے لیکن عالم ارواح میں ان تجلیات عباد کا آفتاب نیام
پاش اور اس کے انوار و برکات تو کسی وقت اور کسی آن بھی غروب نہیں
ہوتے۔ بلکہ ہر آن فی شان اور فی وجہ سے انسان کی تربیت و حفاظت و بہار
اور نفاذ میں سرگرم عمل رہتے ہیں اور شیطنت کی تاریکیوں سے انسان کو ہٹا کر
صراط نور پر چلانے کے لئے ہر دم مستعد ہیں اور قلب انسانی میں ان تجلیات
عباد کی جلوہ بازی جنت و مکان سے منقطع ہونے کے باوجود ہمیشہ وہی شکل رکھتی
ہے جیسے آفتاب کا نور تمام عالم کو محیط ہونے کے باوجود جو آئینہ میں آجائے
جیسے آفتاب غالب اپنی جگہ سے حرکت نہیں کرتا مگر آئینہ میں جلوہ افروز ہو
جاتا ہے اور یوں کہہ سکتے ہیں کہ آفتاب آئینہ میں نہ سانسکتے کے باوجود آئینہ میں
ہے ایسے ہی ان صفات عباد کی جلوہ افروزی باوجود جنت و مکان سے منقطع ہونے
کے آفتاب انسانی میں قرار پکڑ لیتی ہے عینیں سے خداوند عالم کا شرک، سے بھی
زیادہ ہم سے قریب ہوتا بھی یا ہمدرد ہوا رہن ہو گیا کیوں کہ جس طرح انسان
مطلق ہر انسان متعین میں پایا جاتا ہے عین حال موجود اصل کا موجودات عالم کے
ساتھ ہے لیکن اس قربت و جلوہ افروزی کے ساتھ بھی اگر کوئی اندہی روح
اپنے ارادہ و اختیار سے ان تجلیات عباد کے فیوض و برکات سے مستفید نہ ہوتا
چاہے اور شیطنت کے جال سے نکلنے کی آرزو ہی نہ کرے بلکہ اس کے دام توڑنے
میں پھنس جائے ہی کو اپنی کامیابی اور ترقی سمجھے تو اس میں ان تجلیات ربانیہ کا
کیا تصور ہو سکتا ہے۔ جیسے آفتاب غالب، اس عالم میں روزانہ تجلی روز ہوتا ہے
اور آسباب فیض کے لئے ہر ایک کو ملائے عام دیتا ہے مگر اس پر بھی جو اس
کے انوار و تجلیات سے مستفیض نہ ہوں اور تاریکی ہی میں رہنا پسند کرے تو
آفتاب کا اس میں کچھ تصور نہیں بلکہ اسی کو تار و فکر کا تصور ہے اسی طرح جو
کو تار و عقل و رویت، ملکیت و اولویت کے انوار و تجلیات سے آسپاں نورانی نہ
کرے تو اس میں ان کو کوئی تصور نہ ہو گا بلکہ عقاب انسان کے منکر و کجائے ہونے کی
وجہ سے سر اس تصور ای کا سمجھا جائے گا اور یہی انوار و تجلیات و صفات ربانی ہر دم
اسباب میں اس پر جنت کر دی جاوے گی۔

گر نہ چند بروز پرہ چشم چشمہ آفتاب را چہ کرد

آئینہ قلب میں جلوہ خداوندی کب ضیاء ریز ہو تے

جس طرح آئینہ کا رخ جب آفتاب غالب کے ٹھیک مقابلہ پر آجاتا
ہے تو آئینہ میں پورا عکس آفتاب مندرج ہو جاتا ہے اور چاہے انسان سختی ہی
اس کی کوشش کیوں نہ کرے کہ عکس آفتاب آئینہ میں نہ آئے یا قوی بہت
تاریکی کو آئینہ قبول کر لے مگر کامیاب نہیں ہو سکتا۔ اسی طرح انسان جب

کے گھر میں غلہ بونیکا سامان بھی رکھا ہوا ہے اور قدرت کی فیاضیوں سے پانی اور زمین بھی اس کے پاس موجود ہے مگر نہ وہ زمین کو حق چاہے نہ اسے پانی دیتا ہے نہ دانہ زمین میں ڈالتا ہے ہاں مگر قدرت سے امیدوار اسی کا ہے کہ میرا دامن مراد بھی انہیں کا شکاروں کی طرح بھر جائے جنہوں نے سخت سے سخت لوہ کے اندر جوتی ہوئی زمینوں میں قدرت کی فیاضیوں پر اعتماد کرتے ہوئے دانہ کو ہر خاک کیا تھا اور ہر قسم کے تعب و مشقت سے جان نہ چرائی تھی تو یہ اعتماد اس کسان کے لئے موجب نقصان ہے اور سر اسے نادانی ہے اور وہ ممکن ہے کہ قدرت کی فیاضی اس کے گھر میں غلہ کا ذخیرہ رکھے اسی طرح جو انسان اپنی قوت مسلحہ کو انور ترقی پر مہم چاکر کمال انسانیت حاصل کر چاہتا ہے وہ ان کے لئے ضرورت ہے کہ تعلیمات ربانی و دنیاویات آسمانی کے مطابق اوزار اپنے دل کی زمین میں کھنڈے طبع کا کھم سعید و فائس اور پھر زندگی کی اس کھنڈ کو توجیہ و رسالت کی انصاف سے آلاء کائنات شیطانی سے پاک و صاف بنائیں اور جو روزہ و اعمال حسنة کی مشقت اور صوابیت و دعا و است سے شجر ایمان کو بڑھائیں اور پھیلانیں اور دل کی زمین کی پیداوار کو رحمت حق کی بارش سے لگائیں اور پکائیں

قد افلق المعوضون الذین هم فی صلفوتہم خاشعون والذین هم عن اللغو معرضون والذین هم للزکوۃ فاعلون والذین هم لغویہم حافظون۔

کام نکال لیا ایمان والوں نے جو اپنی نماز میں جھٹکے والے ہیں اور جو حقی بات سے اعراض کرنے والے ہیں اور جو زکوۃ دینے والے ہیں اور جو اپنی شہوت کی جگہ کو تمنا سے والے ہیں

الفرض اس کی ضرورت تھی کہ جس طرح عالم اجسام میں شیطان کے راستے مسدود کئے گئے تھے اسی طرح جب وہ بخاری دم میں گھسے اور عالم ارواح میں قلب انسانی پر اس کا گزرو تو اس کے لئے بھی حق تعالیٰ کی طرف کوئی بندش بخلائی جاوے۔

شیطان و ملک کا گزرو قلب انسانی پر اور اس کا اثبات عقلی

بظاہر حدیث ان الشیطان یجری من الانسان مجری الدم کا یہ معنوں کہ "شیطان انسان کے جسم میں خون کی طرح دوڑتا ہے" خلاف فہم سے معلوم ہوتا ہے لیکن عقل سلیم اس پر شاہد ہے کہ روح انسانی کا مادی لباس جس طرح کثیف اور دھنسی ہے اسی طرح شیطان و ملک کا مادہ خلقی لطیف اور سرخ و سفید بھی ہے اور وہ ہر شکل و صورت کے قبول کرنے کی اہلیت و صلاحیت رکھتے ہیں کون نہیں جانتا کہ دو در دو دونوں مادے جسمانی شکل و صورت سے بے نیاز ہیں توہ آفتاب کو نور آفتاب تو ہم کہتے ہیں لیکن نہیں جانتا

شیطان کا وجود اور اس کا اثبات عقلی

جیسے دریا میں حرکت خود بخود پیدا نہیں ہو سکتی جب تک کہ کوئی محرک اس میں تھوٹ نہ پیدا کرے اور دریا کی سطح پر لہریں اس وقت تک نمودار نہیں ہو سکتیں جب تک دریا کی سطح میں کوئی غوطہ نہ لگے اسی لئے سوتی بھی باہر جب ہی آتا ہے جب کہ مایان و مادی دنیا میں دریا میں اجمال پیدا کرتی ہیں اور پھر

نہیں رہ سکتی۔ غرض یہ ہے کہ خواہی خواہی، بھروادات کا تھما اور اک نہیں کر سکتے جب بھی اور اک کر سکتے ہیں تو مرکب وجودی کا اور اک کر سکتے ہیں لیکن جیسے ہر مرکب اپنے وجود سے مفرد کا یہ دیتا ہے اور ہر مجموعہ اپنے وجود سے اپنے اجزاء پر شاہد ہے اور شہابی آدم میں دو سے تیسرے کی پیدائش ہوتی رہی ہے کہ یہ تیسرا جب ہی معرض وجود میں آیا جب کہ ایک مخلوق کی پشت میں رہا اور ایک کے جبین میں۔ اسی طرح خیر و شر کا یہ مجموعہ اور خیر و شر کی یہ نوع مرکب بھی بتلا رہی ہے کہ انسان کی نوع اگر فرشتوں کی مخلوق سے لگی ہے تو اسے شیطان و جن کی جنمیں میں بھی جنم لیا ہے اور دونوں ملکی و انکی مخلوقات کا جدا جدا وجود بھی اور ضروری ہے جس طرح ایک تخت اپنے مجموعہ سے اس پر شاہد ہے کہ اس میں کلوئی بھی ہے اور لوہا بھی اور ان کے جدا جدا ذخیرے اور کائناتیں عالم میں بائقین موجود ہیں یہ ممکن ہے کہ تخت بدن کلوئی اور لوہے کے ذخیرے کے معرض وجود میں آجائے۔ اسی طرح خیر و شر مرکب یہ انسانی مخلوق بتلا رہی ہے کہ جدا جدا دو قسم کی باری و نوری مخلوق بھی عالم میں پائی جاتی ہیں۔ اگرچہ وہ ہم کو شل خدا اور عالم کے دکھائی نہ دیں یا یہی برہمن کا پورا اسکی مل جمانے کے بعد لوگوں کو نظر نہ آئیں۔

ارواح اجل یافتہ بھی انسان کے

خیر و شر میں مہم و معاون ہوتی ہیں

علاوہ انہیں جو ارواح جن وانس اجل مقرر ہو رہے ہیں جو موت کا لائق کچھ چکی ہیں اور اپنا لباس فحقی عفا کنندہ اسل کو داپس دے چکی ہیں اور اجل خیر و شر کا رنگ ان پر اسکی ہی طرح چھ چکا ہے۔ جیسے ایک کپڑے کو ایک رنگ پختہ طور پر دے دیا جائے تو بھی حق تعالیٰ اسکی ارواح معیدہ و خیریت کو عالمی تدبیر کے لئے انکو عالم سفل میں محبوس و مضرب فرمانے کے لئے عالم سفل میں رکھتے ہیں جو اپنے اثرات باری و نوری سے انسان پر مسئلہ ہو کر انکی ہی طرح انسان کے قوائے سلیجہ و دہیجہ میں عالم، قنوں پیدا کر دیتی ہیں جیسے قدرتی بجلی مصنوعی بجلی پر کر اس میں ایک غیر مصنوعی تیز رفتور توت اور چمک پیدا کر دیتی ہے۔ ہر حال یہ امر حقیقہ و متفق ہو چکا ہے کہ شیطان دھمک کا چوڑا ہے اور وہ جسم انسانی میں داخل ہو کر روں پر اپنے اثرات اسکی ہی طرح طاری کر دیتے ہیں جیسے ایک مقرر اپنے کام کے اثرات سے قلب انسانی کو متاثر کرے۔ رہتا ہے اور شیطان انسان کے علم و ارادہ و افعال و اعمال کا عالم کا لاہوت سے عالم ہوسوت کی طرف تھیرا رہتا ہے اور اکتسابی تجلیات جیسے خداوندی کی نعمات ابدی سے انسان کو محروم کر دیتا ہے اور انسان از خود ان کے رکھنے کی

بھی قادر رہے۔ جب ہی باہر آتا ہے جب اس کے پیدا کرنے والے کی طرف سے اس کے لئے حکم اخراج صادر ہو جاتا ہے۔ غرض ہر مخلوق وجود جب ہی مرئی ہو سکتا ہے جب کہ حضرت ظاہر جل مجدہ کا حکم ظہور اس سے متصل ہو جائے اسی طرح انسان کے قوائے سلیجہ و دہیجہ میں بھی ظلم و قنوں اسی وقت تسلیم کیا جاسکتا ہے جب کہ ایک ایسی مخلوق کا وجود ملتا جائے جو غیر مرئی و غیر محسوس ہو اور قلب انسانی اسکی تائید و تحریک کی اہلیت رکھتا ہو چنانچہ ایسے ہی غیر مرئی و غیر محسوس باری مخلوق کو شریعت اسلامی جن و شیطان کہتی ہے اور نوری مخلوق کو ملک سے تعبیر فرماتی ہے۔ جس طرح کارخانہ وجود کا موجود ہو جانا بدن اسکی قادر مطلق کے تسلیم کے ممکن نہیں اور عناصر اور بدی کی قوتوں کا خور و خور ہر شکل و صورت کو قبول کر لینا اور اسکو تسلیم کر لینا صرف انھی کا کام ہے جنکی عقلیں مستح ہو چکی ہیں۔ اسی طرح شیطان اور ملائکہ کے وجود سے بھی انھار کہ اور صرف نفسانی قوت کو شیطان سے تعبیر کر دینا انھی کو تانہ نکر اور نچریت کی پیاری میں گرفتار ہونے والوں کا کام ہو سکتا ہے جسکی نظر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کلام بلاغت نظام یک نہیں پہونچی اور خبر صادق کے شاہدات غیب کا جنہیں اقرار نہیں ہے

منکرین وجود شیطانی اور ان کی غلط فہمی

گو جناب سرسہ اور ان کے ہم نوا باوجود ہر این ستادیہ دلائل واضحہ کے پھر بھی اس کے قائل ہیں کہ شیطان دھمک کا وجود مستحق شکل و صورت میں نہیں بلکہ صرف نفس کی قوت کا نام شیطان ہے اور ان کے دلائل کا حاصل یہ ہے کہ جو چیز آنکھ سے دکھائی نہ دے اور کان سے سنائی نہ دے اور زبان سے نہ سمجھی نہ جانے تاک سے سمجھی نہ جائے یا بقول سے چھوٹی نہ جائے اس کا وجود ہو ہی نہیں سکتا لیکن کوئی انادہ پرستی میں ہر شاہد ہونے والوں سے پوچھے کہ آخر قرآن مجید اپنی روح سے کس طرح قائل ہو چاہئے کہ اپنے وجود اور اپنی روح سے بھی انکار کر دے کیوں کہ آج تک خواص خسے ظاہری نے کسی انسان کی روح کو بھی نہیں دیکھا اور نہ دیکھنے کے باوجود کسی نے انکار کیا۔ حقیقت یہ ہے کہ خواص خسے ظاہری صرف انھی اشیاء کو محسوس وادراک کر سکتے ہیں جو جزی جسم اول اور مادہ و روح دونوں سے مرکب ہوں تھما روح کو یہ خواص خسے ظاہری ہر مگر وادراک نہیں کر سکتے وجہ اسکی یہ ہے کہ یہ خواص ظاہری فی الحقیقت دیکھنے والے اور سننے والے، چمکنے والے اور سوجھنے والے نہیں بلکہ وہ قلب مدورک ہے جو ان خواص خسے سے سب عالمی اشیاء کو دیکھتا اور سنتا ہے اگر اس کی حس جاتی رہے یا انسان کا دل مر جائے تو پھر یہ خواص خسے کوئی فعل بھی صحیح طور پر نہ سمجھیں لا سکتے اور روح بھی بدن خواص خسے کے اس عالم میں

اور عالم اجسام سے عالم ارواح میں اور عالم ارواح سے عالم اجسام میں حسب چاہیے جس قالب اور جس صورت سے چاہے انسان کو گھیر کر اپنی ذات سے ملکیت انسانی کو تہود و تہک اور عیب و عار دلاتا ہے۔ لوح مخلوق عرش و کرسی اور طین سے جو تعلقات ارواح انسانی کے قائم و وابستہ ہیں شیطان کے درمیان میں حائل ہو جانے سے وہ تعلق مجید ایسی ہی طرح منقطع ہو جاتا ہے جیسے آفتاب و مہتاب پر ابر آجائے بس ایسی تعلقات کے قطع کا ہم حالات و کمزاری سے اور بندہ اور خدا کے درمیان شیطان کے حائل ہو جانے یا کسی شرک سے کیوں کہ جب شیطان انسانیت پر چھا جاتی ہے تو اسکی قیامت و قہر عالم اجسام ہی میں معروف ہو جاتی ہے

شیطان کی دھوکہ دہی کی ایک مثال

جس طرح وہ انجن جو کلکتہ کی طرف اپنی میوں گاڑیوں کے مسافروں کو فرمائے بھرتا ہوا ہے چار یا تین ایک معمولی سے گاڑی دے دے تو کسی کی شراکت سے انجن کی لائن کا رخ بدل گیا اور بجائے کلکتہ یونین کے وہ انجن مسافروں کو لیکر لاہور پہنچ گیا تو جو کچھ شراکت و غفلت ہادی کی جانے کی دوڑا اور لوہ کاٹنے والے ہی کی جگہ کھتی ہے لائن کا کچھ قصور نہ ہوا اسی طرح شیطان انسان کی عمر عزیز کی جملہ ترقیات کی لائن کا رخ عالمِ عالمِ اہل بیت پھیر کر عالم فانی کی طرف گردیتا ہے اور اسی طرح اسکو فانی کر دیتا ہے جس کی روح کی موت کھاتی ہے۔ کیوں کہ جب اس کا تعلق اسکے اصل مرکز سے منقطع ہو جائے تو ممکن ہے کہ اسکی حیات باقی رہے جیسے وہ درخت جس کی جڑ پر لکڑا اٹھایا جائے اور اس کا تعلق زمین سے منقطع کر دیا جائے تو درخت کے حق میں یہ موت ہے اور زمین کی جملہ قوتیں باوجود اس درخت کے حاصل ہونے کے محض اس قطارِ درخت کی وجہ سے کوئی لکڑا اسکو نہیں یونچا سکتا اور اس لکڑا اپنے کے تھوڑی دیر بعد یہ نخر آنے لگتا ہے کہ درخت کی دوسرے سبز شاخوں اب الیاں جو ابھی اٹھی ہوئے جموں میں جموں جموں کو نظر آ رہا کو اپنی طرف جھکائے دے رہی تھیں اور وہ آفتاب کی نورانی شعلیں جو اس کی جڑا پہنچتے سے بیشتر اس پر لگی رہیں تھیں اس قطارِ درخت کے بعد درخت کے جملہ برگ و بار کھلا جاتے ہیں اور وہ درخت جو سیکڑوں آدمیوں کو ابھی اپنے سایہ میں سلائے ہوئے تھا یکایک سوکھ کر زمین پر گر پڑا ہے اسی طرح وہ انسان جنکی اور اوج سعید و تہذیب جس میں معروف تھیں اور فیضانِ حیات کی ربانی سے فرحان و شادمان ترقی ملکیت میں مصروف تھیں کہ یکایک شیطان کی تاریکیوں نے چاروں طرف سے آں گھیرا اور ان کے تعلقات خدا و رسول میں رخنہ ڈال کر یہ تعلقات ان کے حق میں باعثِ پشیمانی و گمراہی ہو گئے اور اگر وہ انسانی ہے خالق و مولیٰ

محدود شوقوں میں مستغرق ہو جاتے ہیں اور جب چاہتے ہیں طاع اعلیٰ کی سر کر لیتے ہیں جب بعض اشیاء و ادویات کے باہم مل جائے کا یہ اثر ہے کہ ان سے صیبت سے صیبت آواز میں پیدا ہو جائیں۔ ہم کہے گئے ہزاروں جاہیں تک کر دیں تا جبے پر کسی اور کمر کی وصایت پر تیساریں دو تیسریں استعمال کر دیں جائیں تو تاہم خالص سوا ہونے اور کار خاں عالم میں اس کی قدر و قیمت بڑھ جائے۔ اور کوئی شخص یہ قیصر نہ کر سکے کہ خالص اور قدرتی سونے میں اور اس مصنوعی میں کیا فرق ہے اور کہا جاسکتا ہے کہ جن اجزاء کو ملا کر قدرت نے سونا بنایا تھا انسان نے بھی خدا تعالیٰ کی بتائی ہوئی انسانی ترکیب کے موافق و میثاقی سونا بنالیا ہے۔ اسی طرح انبیاءِ عظیم اسلام نے بھی مدبرِ الامار کی بتائی ہوئی ترکیب کے موافق نفسانی قوت پر ملکیت کو غالب و غامدی کر کے کچھ اس طرح اس سے کام لیا ہے کہ وہ نفسانیت و کمیت و قدری بلکہ مثل تا نہ کے ملکیت ہی ضم ہو کر اس کی غائب قوت کا سبب بن گئی کی وجہ سے کہ انبیاءِ عظیم اسلام میں جو غیر ذور سے وہ ملائکہ کے غیر ذور سے کہیں بڑھ کر ہے کیوں کہ ملائکہ کے غیر میں ترقی و اضافہ کی کوئی شکل نہیں دہکتے پیمانہ پر ہے جس استے ہی پیمانہ پر ہے گی۔ لا یحسون اللہ ما عروہم ویفعلون ما یفعلون اور انبیاءِ عظیم اسلام کی ملکیت و خیر و میں اضافہ و ارتقاء ہے کیوں کہ جس طرح انجن میں ایک پانی کو ٹھکانا لایم پیڈ کرتی ہے اور یہ ایک نہ صرف انجن کے حق میں رحمت ہے بلکہ تمام مسافروں کے حق میں یعنی باعثِ برکت ہے اور چونکہ اس آگ اور قدرتی نہیں ہوتی بس اور ایک خاص صورت میں چلتی رہتی ہے اسی طرح انبیاءِ عظیم اسلام کے لئے باذن اللہ کہ ہر مرض سے کرہ ہلائی پر جاہ اور دہاں قیام کر دیا یا ہی اصل ہو گیا جیسا کہ برقی طاقت پر تھوڑا سا قابو حاصل ہو جانے سے ہمیں اور جیسے ہوائی جہاز کے ذریعہ سے ہوا میں اڑنا اور خیریت آسان ہو گیا ہے۔ علاوہ ازیں کہ غذائے جسمانی کی طاقت سے ہمیں اور ہمیں نیند پر چڑھ جانا آسان ہے اور قوتِ بھیمہ نے بآسانی ہمیں بڑے سے بڑے ویدہ ارتزیت پر سٹے جا کر سطحِ زمین و کھلا دی ہے یہ طاقت نہ ہو تو ایک سیزم پر ہی تمام تہہ کھانے لیتے ہیں انبیاءِ عظیم اسلام کی قوتِ معنویہ کو کام و دامن خداوندی کی روحانی طاقت و تقویٰ ہے اس وجہ پر یہ یونچا ہوا تھا کہ وہ باذن اللہ کرہ ہلائی پر چڑھ جائیں اور انکی قوتِ بشریہ بالغ و نفعی انہماک نہ ہو۔

اس اشارہ سے گمان غالب یہ ہے کہ ہر ظہرین کرام کو مسئلہ رتبہ صحیح مجید غرضی اور مصراع نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں انشاء اللہ تردد و تھک جگہ باقی نہ رہے گا۔

شیطان کا متخلل جسمانی و روحانی

والغرض شیطان ہر شکل و صورت سے بدن انسانی میں داخل ہوتا ہے

جھٹ سے حملہ کر دیتا ہے لیکن جب دیکھتا ہے کہ انہی راہی سرکار کی فوج اور حفاظتی دستے مدد کو آچکے ہیں اور انسان نے سرکار اعدیت میں ہاتھ جوڑ کر اقرار کر لیا ہے کہ حملہ دقت جس قدر بھی ہے وہ صرف اللہ ہی کے لئے ہے اور وہی سب کا پادشاہ ہے تو یہ روحانی نصیر ہے یہ دیکھ کر کہ رب انسان کی محبت کے پیادے آئی ہوئے۔ ملک الناس کے نورانی لشکر اور ان کے پرے آموچرو ہوئے آگہ الناس کے رسولی کریم اور روح الامین نمودار ہو گئے تو یہ شیطانی اثرات پر اگندہ و منتشر ہوا منتشر رہا جاتے ہیں اور دل کی زمین خدا کی لشکر کے لئے خالی رہ جاتی ہے۔

شیطان کے داخلہ قلب کے تین دروازے

الفرض قلب انسان میں شیطان کے داخلہ کی تین ہی صورتیں ہوتی ہیں۔ (۱) کبھی وہ شہوت کی راہ سے داخل پایا ہے (۲) اور کبھی قہر و غضب کی راہ سے۔ (۳) کبھی شرک و ہوا و حرص و طمع کی راہ سے انسان کے قلب کو مسخر کر تا ہے۔ خدا ہر عالم نے ان تینوں راستوں کو شیطان پر بند کر کے انسان کو راہ مستقیم دکھائی۔

رَبِّ النَّاسِ

اور رب الناس سے اشارہ فرمایا کہ شیطان جب شہوت کی راہ سے قلب میں داخل پائے تو انسان اس کی پناہ لے جو تمام انسانوں کی قوتوں کی گھمائی و حفاظت کرنے والا اور سب کا پالنے والا اور اس کی قوت ہمیشہ کو چاہا اعتدال پر لگائے والا ہے یوں تو خدا ہر عالم تمام مخلوقات کی پالنے والا ہے اور اس کی پرورش تمام عالمین کو محیط ہے لیکن جو تربیت کاملہ انسان پر لازم ہے وہ کسی دوسری مخلوق پر نہیں ہے دجرا کی یہ ہے کہ اس حقیقت جامعہ سے بڑھ کر کوئی حقیقت بھی نہیں ہے۔ دیکھئے لفظ انسانی بقا پر ایک ہی شے ہے مگر خالق کائنات نے عقل، ذہانت، ولایت و شرافت، کے لئے کیسے نعل و جواہر اس میں لگائے اور مرد و عورت کے جوڑے بنا کر کس طرف تک کی دوسرے کے لئے کار آمد بنایا اور تولد و تاسل کے بادلوں سے بارش رحم میں کس طرح انسانیت کے موتی برسا دیے اور کیسی لطیف و ممکن تدبیر سے انکی سلوں کو پھیلایا اور بڑھلا اور ایک دوسرے کے دل میں ایک دوسرے کی محبت و خواہش پیدا کر دی اور ایک ایک ایسا مادہ پیدا فرمایا جو عمر کے وسط میں جوش کھاکر اپنے امانتے جنس کے برعکاس کی آواز دے رہا ہے۔

نظم توالد و تاسل کی پر امن راہ اور شیطان کی دردنازی

سو جوانی کے اس راہ شہوت کے خدا استمال سے شیطان کا مقصد یہ

کی طرف انا بیت و تفریح نہ اختیار کر گئی تو عقل کی موت اس پر آجائے گی۔ خدا ہر عالم نے انسان کے لئے توبہ و استغفار اس لئے رکھا ہے کہ جب اس کا رشتہ اپنے مالک و مولیٰ سے کمزور پڑنے لگے اور شیطان کے غلبہ و تسلط سے انسان کی حیثیت اپنی خطرہ میں آجائے تو بندہ اپنی نفسانی شرارتوں پر دل سے دوسرے ہو کر اپنا خلل و دقت درست کر لے۔

مسلم عاصی اور کافر و مشرک کے معاصی کا فرق

یہی فرق مسلم عاصی اور کافر و مشرک کے مکاروں میں ہے کہ شیطان تو ہر ایک کے خلع دل کو کھولتا ہے و سادس و خطرات سے ہر ایک کے قلب کو سیارہ کرتا ہے مگر جنگی روح عالم اقسام کی آلائشوں سے بالکلے طوط نہیں ہوتی اور توحید و رسالت کا کوئی نقطہ نورانی بھی ان میں موجود ہے مگر ادوات کی حرارت اور مہارشت سے جن کے دل پرورے سیاہ نہیں ہو چکے ہیں جب بھی رست حق کی بارش کو کوئی چھینا ان پر پڑ جاتا ہے اور جب بھی کسی صحید روح کا گد ران کے قلب پر ہو جاتا ہے تو وہ پکارا مٹے ہیں کہ اسے نصیحت و دعا دشمن پروردگار یہ حیرانہ شر کو بیکار ہونے آگے دبان، قوت و شوکت کے ساتھ ہے اور تیرے یہ باطلان اتمہاتہ گویا بے استقامت کر کے آئے ہیں مگر یاد رکھ کہ حق، قوت جو چو کہ بھی ہے وہ اللہ جل شانہ و عزت مہادی کے لئے ہے اور باگ و دوز صرف اسی کے ہاتھ میں ہے جسے ہدایات و سعادت کی منادی عالم میں گرائی ہے اور باطل کو حق سے مغلوب ہونے ہی کے لئے پیدا فرمایا ہے۔ اما الزبد فیهذب جفاء او اما ما یمنع الناس فیمکث فی الارض، جاء الحق و زعموا الباطل ان الباطل کان زھوقا۔ لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔ پس اتاکتے ہی انسان پر سے تمام جہیم کیوں کے باطل چھٹ جاتے ہیں اور شیفت کے تمام منصوبے بکھر جاتے ہیں۔

انسان اگر اس مفید لہجہ عالم کے مکانہ دوسرے سے بچنا چاہتا ہے اور اس دشمن انسانیت کے داخلہ کو عالم اوارح میں بند کرنا چاہتا ہے تو اس کی صورت صرف یہی ہے کہ وہ کار ساز عالم کی پناہ لے اور انکی تجوہ صفات ربیت و سکیت و الوہیت کی پناہ لیکر شیطان کو مقصورہ و مغلوب کرے۔

شیطان کس حالت میں انسان پر حملہ کرتا ہے

یہ تادمہ ہے کہ چور اور ڈاکو ہمیشہ اس حالت میں نقب لگاتے ہیں کہ جب انسان غافل ہوتا ہے یا اندھیری بڑھاتی ہے یہی وجہ ہے کہ دن میں چور یاں کم ہوتی ہیں اسی طرح شیطان بھی جب یہ دیکھتا ہے کہ انسان کی بہمت کی راہیں کھلی گئی ہیں اور اس کا تعلق اپنے مالک حقیقی سے کمزور ہو گیا ہے تو

فرماتے ہوئے نہ تو بالکل ہی اس مادہ کو محسوس فرمایا اور نہ نفسانی لذتوں میں شہتہک جو جانے کی ہی انسان کو اجازت دی کیونکہ اگر بہار شباب کو بالکل ہی محسوس رکھا جاتا ہے تو جب بھی انسان، انسان رہتا نہ وہ اپنی نسل اور اپنے قائم مقام سطح زمین پر لا سکتا اور اگر ہر جگہ اور ہر حالت میں اجازت، یہی جاتی تو انسان بہانہ کی طرح پر ہو جاتا۔ ہر حال جو اس بہار کو انسان پر لاتا ہے اسی کو یہ حق حاصل ہے۔

نکاح و زنا کا باہمی فرق

کہ جن حالات و دھلات میں اس مادہ سے انسان کی بہتری اور بھلائی ہو وہ بھی اس کی طرف سے بنادے جائیں اور جن حالات و دھلات میں اس مادہ کا صرف انسانیت کو بڑھانے والا، اور وہ بھی اس کی طرف سے واضح کر دیئے جائیں تاکہ اس کی قدرت کاملہ سے نہ انسان بہانہ کی طرح پر ہو اور نہ انسانیت کا دائرہ اس پر تنگ ہو اس لئے قرآن حکیم میں جن حالات و دھلات میں اس مادہ کے صرف کی اجازت دی گئی ہے اسکو شریعت اسلامی کی اصطلاح میں نکاح کہتے ہیں اور جن حالات و دھلات میں بندہ از خود بلا اجازت خداوند کی اس بہار انسانیت کو صرف کر ڈالے اسکو زنا کہتے ہیں۔

مادہ شہوانی کا پیدا کرنے والا ہی

اسکے آمد و صرف کا نگران ہو سکتا ہے

جیسے ایک جسم یا ذرہ اگر دونوں اور تھوڑے سے کوئی مادہ انسان میں پیدا کرتے ہیں یا مٹی و دیگر کسی مادہ کو اکھاڑتے ہیں تو ہر شخص جانتا ہے کہ ان کے طبع میں کسی واقف شخص کو نہ دخل دینے کا حق حاصل ہے نہ مریش کو خلاف ورزی کر کے ہر چیز توڑنے کا اختیار ہے اور اگر ایسا ہو تو مریش کی حالت مجبوز جاتی ہے اور انجام کار اس عالم سے کوچ کر جاتا ہے۔ اسی طرح بدن انسانی میں ملکیت و سمجھت و بصیرت کے باہمی استخراج سے خدا ہی عالم نے جو یہ خواہش پیدا کی ہے اور جو اس مادہ شباب اور بہار انسانیت کو جسم پر نمودار فرمائے والا ہے وہی اس کے آمد و صرف کا اندازہ اپنے یہاں رکھتا ہے اور وہی اس کی بہار شباب کا مجاز و نثار بھی ہے جیسے کسی کلون کی جان غیر اللہ کے نام پر لی جائے اور انسانوں پر اس کا کوشش اس لئے حرام ہے کہ جان اسی کو لینے کا حق ہے جو جان ڈالنے والا ہے دوسروں کو ہرگز اس حق نہیں۔ اسی طرح ہر روزگار عالم مادہ شباب اور بصیرت انسانی کے کمالات کی جو بہار انسان پر لایا ہے وہی اس کا بھی مالک ہو گا اور بلا اجازت خداوندی ایسے مواقع میں صرف کا بندہ کو ہرگز حق حاصل

ہو تا ہے کہ انسان کے نعم تو اللہ و حاصل کو برابر کر دیا جائے اور جو پر امن راہ تو اللہ و حاصل کی حق تھائی نے مرد و عورت کے درمیان بذریعہ رسول و انبیاء قائم فرمائی ہے یہ بات نہ رہے اور توبہ بھی کے صرف کرنے میں انسان مطلق العنان ہو جائے لیکن خدا ہی عالم ہی ہے کہ اس بہار شباب کا لٹاے والا ہے اور وہی لطیف تقدیریں بخش کر اس مادہ کا پیدا کرنے والا ہے اور بندہ اس کے آمد و صرف میں خدا کے تئیں جواہد ہے اس لئے عقلاً یہ کسی طرح بھی مناسب نہیں تھا اور علم ربوبیت پر روزگار کے سراسر خلاف تھا کہ بندہ اس جوانی کی بہار کو (جسے قدرت نے ماں باپ کے دل میں جو شجاعت ڈال کر پرورش کرایا ہے اور اپنی سالہا سال کی محنت و اشتاد اور نیرنگیوں سے انسان پر جو بہار شباب قدرت لائی ہے) جسکے ہاتھ چاہے فروخت کر دے اور مالک کو یا اس کے پیچھے سب روں کو خبر بھی نہ کرے ظاہر ہے کہ وہ غلام کسی طرح بھی لامتناہی کھلائے کا مستحق نہیں جو مالک کے بدوان اجازت و اذن کے اس کے ہاں و دولت و عزت و آمد و کو چھل چاہے صرف کر ڈالے بلا شبہ بندہ کی عقل پر چڑک

شیطان کا کارباج مل جاتا ہے اور دو دن رات انسان کو برے سے برا مشورہ اور کوئی سے کوئی حیلان و چتار ہوتا ہے اس لئے قوی اندیشہ تھا کہ جب انسان کے رشتہ خدا سے گزرد پڑ جائے تو شیطان قوت بھیہ کا قلعہ استعمال کر دے اور انسان کو چاندروں کی مشابہ کر دے اس لئے شفت و ربوبیت کا اقتضاء ہے کہ ایسی حالت میں جبکہ انسان جوانی کے ہاتھوں لاچار ہے اور لڑکھن کی شرارتوں سے دل اس کا چل گیا ہے اور انسان اپنے ظاہری و باطنی نعم میں فساد ڈالنے پر حیا ہوا ہے اور بہانہ کی مشابہت اختیار کر لینے پر شیطان نے اسے ہکا بھکا کر راضی کر لیا ہے بندہ اپنی قوت بھیہ کو محفوظ رکھنے کے لئے رب الناس کی پناہ و حمایت سے اور اس کی طرف رجوع کرے جس نے برسوں تک اس کی حفاظت کر کر یہ مرتبہ شباب اسکو مرحمت فرمایا ہے اور کچھ ربوبیت سے تعویذ کرے انسان اپنے لباس تقویٰ پر شیطنت کے داغ نہ لگائے اور روک کر رو چمک کر بہانہ سے ممتاز ہو جائے اور سوچے کہ ایک وقت خزاں کا مجھ پر ایسا بھی آنے والا ہے جسے میں کمند و سخت کی طرح سوچ کر زمین پر جا کر لوں گا اور لوگ مجھے اٹھا کر پھر خاک کر دیں گے اور میرے جسم کے ریزے زمین پر اویس لڑکھے۔ اسی خواہش و میلان میں انسان کو مطلق العنان نہ بننے کے لئے ارشاد ہوا واللہ یبرئ ان ینوب علیکم ویرید اللہ ینبعون الشہوات ان تمیلوا میلہا عظیمہا یرید اللہ ان یخلف عنکم وخلق الانسان ضعیفا۔

قوت بھیہ کا استعمال معتدل

آیت ہذا میں حق تھائی نے انسان کے اس اقتضاء طبعی کی رعایت

انسانیت و شریعت غیر سے ہر سو جو رہے، کل مخلوق پر، قائم و مستقیم ہے۔

بادشاہان دنیا اور ملک الناس کی حکومت کا فرق

بجز بادشاہان دنیا کی حکومت تو صرف اعضاء و جوارح ہی پر ہے اور وہ بھی بدلتی بدلتی رہتی رہتی ہے۔ آج کوئی برسرِ اقتدار ہے تو کل دوسرا برسرِ اقتدار ہے اور پھر تمام روئے زمین اور دنیا کے کل تختوں پر تو آج تک نہیں مانگیا کہ کسی ایک انسان کی حکومت قائم رہی ہو بلکہ مثل ہی ہے کہ زمین کے تختوں پر مختلف سلطنتیں قائم ہیں جو آئے دن ایک دوسرے سے برسرِ پیکار رہتی ہیں۔ حکمِ ملک الناس کی حکومت نہ صرف اعضاء و جوارح انسانی ہی پر ہے بلکہ حواسِ خمسہ، عقل و دانش، دل و دماغ، مال و کائنات کے ذوق و ذوق ہے سب اسی کے زیرِ اقتدار و تابع فرمان ہیں۔

استبداد کے ساتھ رضائے قلب کہاں جمع ہوتی ہے

پھر حکومتِ انسانی میں تو ذوق و تہجد و تہجد و تہجد اور عقل ہو تا ہے سب سے دلوں کی رضا حاصل کر لینا اور تمام دلوں کو سوا لینا یا جو دیا ہے ہر قسم کے ساز و سامان موجود ہونے کے انسان کے بس سے ہے۔ بڑے لیکن خداوندِ عالم کی حکومتِ الہی، محبتِ کاملہ کے ساتھ ہے اور ہر قلب میں فطری طور پر اس کے دیر اور کاظمِ شوق کھرا ہوا ہے۔

بادشاہان دنیا اپنے نظم میں دوسروں کے محتاج ہیں

جادو ازید بادشاہان دنیا تو اپنے قلمرو میں خود ہر جگہ برادری موجود نہیں رہ سکتے اسی لئے وہ جو بھی انتظام قائم کرتے ہیں دوسروں کی مدد سے کرتے ہیں اور مشا ورا و احوال اور پیچیدہ اہمیات کو تھاپائی تو بہ کر لیتے ہیں سر نہیں کر سکتے اسی لئے علماء، مشورہ کے لئے وزراء کی جڑ نہیں جانتے ہیں کہ اقتدار مشاہرت و دیگر دن رات ان کے بازو خیر سے بہتے ہیں اگر وہ کسی کی ستارش کرتے ہیں تو بادشاہ اسکو رو نہیں کرتے کہ مبادا وہی کتنی پیش آجائے اور نظمِ سلطنت میں تفرقہ پڑ جائے۔ پھر ذمہ دارانِ حکومت سے تو دماغ سوزی و دیدہ ریزی کے باوجود بسا اوقات بہت سی سلطنت میں غشی باقی ہو جاتی ہے اسی لئے جو بھی مہتمم چڑھے مقرب ہوتے ہیں وہ بھی معیوب اور راندہ کار کا، جو جانتے ہیں غرض بادشاہان دنیا باوجود عدمِ انصاف کے مالک ہونے کے عمل اور عقل دونوں میں عاجز ہوتے ہیں لیکن ملک الناس کی حکومت ہر آن پر مشال ہے نہ وہاں مصلحت کی ضرورت ہے نہ مشورہ کی حاجت نہ وہاں تجویز کا گدڑ ہے نہ نقصان کا دل جو چاہتا ہے سو کرتا ہے ہر جگہ حاضر، غریب ہر ایک کے دل کے غشی بھیدوں پر مطلع ہے غرض اپنے ملک کے انتظام میں نہ وہ کسی کا پابند

نہ ہوگا جہاں انہی حکماں حکمِ الہم کی حمایت پوری نہ ہوتی ہو غرض ہر کس و تاس کے ساتھ ہندو کو بہار انسانیت کی فرد و تنگی کا حق حاصل نہ ہوگا اور نہ ہندو خاں اور فرمان کو لگا لگا اسی خواہش پر کیا سو قوف ہے لکھا اور چتا و لکھا چٹنا اور چتا اور پھنا، غرض جو کچھ بھی ضروریات انسانی ہیں اس میں سب میں انسان خدا کی تعلیم و رہنمائی کا پابند ہے جس سے وہ انکس انسانیت قائم رہے اور ان سب کا لب لباب یہی ہے کہ شیطان انسان کو آدمیت سے خارج نہ کر سکے۔

ملک الناس

اور جب شیطان غضب اور قہر کی راہ سے قلب میں داخل ہو تو روح انسانی ملک الناس کی بنیاد کے کیونکہ روح انسانی جسم میں مگر جب ایک عکس کی حیثیت رکھتی ہے مگر ظاہر ہے کہ یہ عکس انسانی کے کل پرستے پر ہے اور یہ قوتِ غیرِ دماغی کہ یہ اگر وہ قوتی پر ہے جس نے انسان میں ذور اور محمض کی طاقت رکھی ہے چنانچہ ملک الناس سے اشارہ یہ ہے کہ اسے روح شمشاد و مطلق نام نہانیہ قوتی بنائے ہی دے دے ہوتے ہیں ہم جب چاہیں اپنی وی ہوتی تو قوت کو اپنی ساری اور ضعیف و کمزور انسانوں سے بلا سے بیک مبادوں کے زور و قوت کو اپنا کر دیں۔ لیکن انسانوں کو اس کے پروردگار نے جہاں اپنے عقل و فہم سے معلوم کرنے کا حکم نہایت فرمایا ہے وہیں عقہ و مت و دہافت سے اسے اور زمین پر قبضہ اور سمجھ حاصل کرنے کیلئے قوتِ شہادہ اور طاقتِ مفہم بھی بخشی ہے جسکی وجہ سے وہ اپنے تئیں سے تفرقہ نہ کرے، ہوتا ہے اور خدا کی زمین کو خون سے نشین بنا دیتا ہے۔

قوتِ سبعیہ کا غلط استعمال

لیکن قہر و غضب خسار و ہمارا وقت کی حالت میں چونکہ شیطان اس قوتِ سبکی و قہر کی کارش اور قوتِ سبعیہ کی جہت اعداء اللہ سے پھیر کر اپنے عالیٰ ہندوں کی طرف کر دیتا ہے اور عقل کی مغفولیت کی وجہ سے انسان دوسرے سے ذور اور محمض پر دوسرے کے شیطان کے برکات سے انسان و لا غیری کا نظم بند کر کے مطلق انصاف کو چاہتا ہے اس لئے ملک الناس سے اشارہ یہ ہے کہ روح اگر ملک انجم ہے تو اس کا تربیت کرنے والا اور اسکی جملہ قوتوں و کھولنا پر ہے۔ چنانچہ والا ملک الناس ہے جس کے قہر و سیاست، قوت و شوکت کی کوئی باب نہیں لاسکتا۔ اسی کے ہاتھ میں انسان کے دل کی کلیں ہیں دوسرے طرف کو چاہے دم کے ہم میں پلٹ کر رکھ دے چاہے تو انسان کی جملہ قوتوں کو اس کے حق میں مفید بنائے اور چاہے قوا کی کا زور اور محمض اسی کے حق میں مفید بنائے پھر اس کی شوکت و جلال کا یہ عالم ہے کہ ہر آن اور ہر ساعت ہر ایک ملک اپنی اپنی ضرورت و شانوں کے ساتھ موجود ہے اور اسکی شمشادیت بنا

ہے نہ محتاج ہے۔

خدا کی ہر جگہ حاضر و ناظر ہونے کی تمثیل

جب اسکی مخلوقات میں سے بعض ملوث مخلوق میں پناہ سورج کو اک و سیدات کا یہ حال ہے کہ ہزاروں لاکھوں میل سے دور اپنی روشنی اس یکسانی کے ساتھ چمکتے ہیں کہ ایک ایک سوٹ کا فرق و تفاوت میں ہو سکا ہے اور ہر جگہ یہی معلوم ہوتا ہے کہ اپنی تمام آب و تاب کیساتھ یہ اسی مقام کے لئے طلوع کئے گئے ہیں تو خداوند عالم کے ہر جگہ اور ہر جہت پر حاضر و ناظر ہونے میں کیا کسی بھگدار کو انکار کی گنجائش ہو سکتی ہے۔ بلکہ یہ جماعت سہ اور یہ نظام و جودات خود اسے حاضر و ناظر ہونے پر شہد عدل ہیں اول سے اسکی حکومت کامل قائم ہے اسے نظم کی اتاری و بر قرائی کا یہ حال ہے کہ کبھی کسی نے نہ سنا نہ دیکھا کہ اسکی کسی چیز میں ایک منٹ یا ایک بل کا فرق بھی آیا ہے۔ چاند ہے کہ پہلی بار سے ہوتے ہوئے چھ دو یوں شب تک کال ہوتا ہے اور پھر گھٹ گھٹ کر آخر ماہ تک غائب ہو جاتا ہے۔ سورج ہے کہ اپنی خورائیت سے اس عالم کو ایک کو وقت مقررہ پر اکروشن کر دیتا ہے مگر کبھی ایسا نہ ہو کہ ایک منٹ بھی دیر سے آیا ہے غرض یہ ہے کہ اسکی حکومت مطلق جامع و محیط حکومت ہے، جو جہت کامل اور اعلیٰ صحت مطلقہ و دونوں پر مشتمل ہے اور بندہ کی حکومت نافیہ میں یہ دونوں چیزیں ممکن نہیں پائی جاتیں۔ بادشاہ عمل اور مقنن دونوں میں خدا کے محتاج ہوتے ہیں مگر خدا کی حکومت ہر دو اعتبار سے عمل ہے۔

انبیاء علیہم السلام منصب نبوت سے محروم نہیں ہو سکتی

اسی لئے جو اسکے مقرب و پیغامبر ہوتے ہیں وہ کبھی مستحب نہیں ہوتے اور خاصان خدا خدا سے جدا نہیں ہوتے کیونکہ ان کو دنیا کی چپیہ و رشتہ دار اسباب کی تنہوں میں ایک ایسا نور خدا کی طرف سے مظاہر دیا جاتا ہے جسکے بعد وہ جملہ پوشیدہ حقائق کی اصل پر مطلق ہو جاتے ہیں اور انکی اپنی وادی حکومت کا نقشہ سمجھ کر پھر شیطان کے دھوکہ و گریب میں نہیں آتے۔ انقواء فراسة المؤمن فانہ ينظروا بنور اللہ کی وجہ سے کہ بدو نور قرامت کے انسان العیہ ایک دنیا کی طرح حقائق و اشیاء عالم کی کن میں سر مارا رہتا ہے اور کچھ بھی اسے حقیقت کا سراغ نہیں ملتا۔

استبداد ہندوہ کے لئے شایاں نہیں

ہر حال بادشاہ چونکہ علم و عقل و مشورہ میں اپنے ہم جنسوں

کا محتاج ہے اسلئے شیطان، قوت ملیحہ پر قوت قریہ کو غالب کر کے اس میں اہمیت پیدا کر دیتا ہے جسکی وجہ سے وہ اپنی ناقص رائے کی گودا کار کھینچے لگتا ہے اور اپنی عقل کے سوا کسی پر بھروسہ نہیں کرتا ہے اور مستبد ہو کر غلامانہ انداز کی سبکی کرتے لگتا ہے مگر وجہ ہے کہ مخلوق ایسے شخص کی جان کی دشمن ہو جاتی ہے۔ کیونکہ ایک شخص کتنا ہی مدد و نذر کہ کیوں نہ ہو لیکن جب انسان اپنے اہل خانہ سے بے نیاز ہونے لگتا ہے اور مستبد ہو کر اہمیت سے جرحا جاتا ہے سو کر تا ہے تو مخلوق میں اس اہمیت سے عام نفرت پھیل جاتی ہے۔ غلہ انسان سے اشارہ یہ ہے کہ روح انسانی پر جب کہ اصلی نگران خداوند عالم ہے اور اسکی سیاست و بادشاہی تمام عالم پر مستحکم ہے تو پھر ملک انسان کے باہر جلال و جبروت انسان کا دعوایہ انا و لاعلیٰ ہو گیا؟ اور انسان کا جماعت بادشاہی یا جس مجرور تصور مطلق انسان اور مستبد ہو جانے کے کیا معنی؟

قوت سبعیہ کا مصرف اصلی

خلاصہ یہ ہے کہ اگر قوت قریہ سبعیہ کا استعمال حق تعالیٰ کے اشارے ہوئے مصرف میں کیا جائے گا تو یہ بین طاعت ہو گا اور اگر شیطان کے برکانے پر انسان اس قوت کا استعمال کرے گا تو یہ نافرمان ہو گا کما اشارہ ہے حق تعالیٰ نے رسول اللہ والذین معہ اشداء علی الکفار رحماء بینہم الانبیاء کی قوت غضبیہ کے متعلق دوسری آیت میں اسی طرح ارشاد ہے والذین یحبسون کلمات الانتم والفرحاش واذا مضی غصوبہم یعفون۔ قوت غضبیہ کا مصرف اصلی آیت سابقہ سے معلوم ہو گیا کہ کفار ہیں اور ہم شفقت کا مصرف اصلی مسلمان ہیں۔ حدیث شریف میں وارد ہے کہ محبت بھی اندھی کے لئے ہوئی چاہیے اور عداوت بھی اندھی کے لئے ہوئی چاہیے تاکہ محبت و عداوت دونوں میں دوام رہتا آئے اور اگر یہ دونوں کیفیتیں اللہ کے لئے نہ ہو گئی بلکہ شیطان کے برکانے سے کی جائیں گی تو وہ امت کو کا کساد قافل لعانی الاحیاء ہو موند بعض عدو الایمانتین۔ صحابہ کرام نے اس قوت سبعیہ کو دنیا کی عقلی اس کے لئے استعمال فرما کر جو جہاننی غلام و تابع تھا اس کا ایک ادنیٰ اثر نہ رہا تھا غلام کو اس کے ظلم سے روکا جاتا تھا اور مظہر میں مدد کی جاتی تھی اب بھی اگر مسلمان اپنی اس قوت کی تربیت و جماعت نہ لائیں گے تھانے ہوئے اصول پر کر لیں اور جو جگہ اجداد وہ انہیں میں کوئی راہی ہیں اگر وہ اس کا صحیح مصرف کفار کو سمجھ کر اپنی ماضی قوت پر مکرر اعلان اللہ کو بتائیں اسکا استعمال بجائے اپنے بھائی بندوں پر کرنے کے انہیں پر کر دیں آج وہ دنیا پر بھاری بین جاتیں۔ صحابہ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہی توکل تھا کہ جس کی وجہ سے ایک قلیل جماعت تمام دنیا پر بھاری ہو گئی تھی۔ اور

ہماری بہت سی اسلی سبب بھی تو یہی ہے کہ ہماری جملہ قوتیں غلط طور پر صرف اوتی ہیں۔

الہ الناس

اور جب شیطان مقابلہ و خیالات کا سد اور حصہ ہو کر رہا ہے تو قلب انسانی میں دخل پائے حسن دولت کے راست سے دل پر قبضہ جمائے اور اسکی قوت ملکیہ پر قوت بھیجے غالب اگر انسان کو خدا کی چوکھٹ پر سر مجبور ہونے کے بجائے مخلوق کے آگے سر مغل کر دے۔ تو غلبہ عالم اور مجبور و سبکدوش انسان نے غالب انسان کی بجلی سے انسان پر واضح کیا۔

آومیوں کا معبود آدمی نہیں ہو سکتا

کہ آدمیوں کے معبود آدمی نہیں ہو سکتے بلکہ لوگوں کا معبود وہی ہو سکتا ہے جہاں جلال و جمال اور جلال کلمات و خوبیاں ذاتی ہوں گی کی دوی ہوئی نہ ہوں اور مخلوق کے ہر قسم کے نفع و ضرر کی باگ ڈور جسکے ہاتھ ہو اور تمام خوبیاں اور تجلیاں اس سے ایسی ہی طرح وابستہ ہوں جیسے آفتاب کی نورانی شعاعیں انکسار کے لئے لازم و ملزوم ہوتی ہیں جبکہ ہر قسم کی ظاہری و باطنی تربیت کا آخری سر اسکی ذات وحدہ لا شریک پر جا کر ختم ہوتا ہے اور ہر قسم کی شان و شوکت و قوت و سلطنت اسی کا فیض و عطا ہیں اور قلب انسانی میں اسکی یاد کا فہمی جذبہ اور حقیقی تڑپ موجود ہے اور جبکہ سلسلہ تعلیم اسباب میں غریب و غریبوں کے محتاج ہیں تو امیر بادشاہوں کے پابند اور بادشاہ اپنے تصور عقل اور تصور ظلم و مصلحت کی وجہ سے خدا کے محتاج ہیں تو پھر مالک نفع و ضرر بندہ کو سمجھ جانا اور حرص و ہوا کے چار میں پھنس جانا اور دنیا کے چند روزہ قوت و شوکت پر اگر غصہ اور درجہ فحشیت اور حماقت نہیں تو اور کیا ہے خدا کی کبریائی و برتری میں عیب و اداوں کو شریک ذات و صفات دینا یا اپنی بزرگی و شانداروں کو غیر اللہ کے آگے بھجوں کر دینا اپنی ملکی طاقت پر بھینکی تاریکی کو عادی کر دینا جہالت نہیں تو اور کیا ہے بقل حضرت جد امجد صلی اللہ علیہ وسلم: "اے آدمی! تم صاحب انسان اگر کسی کے آگے جھکتا ہے یا اسکی اطاعت کرتا ہے تو تمہیں ہی چیزوں کی وجہ سے کرتا ہے۔"

مالک نفع و ضرر خدا وید عالم ہی ہے بندہ نہیں

یا نفع و راحت کی توقع اور امید پر مبنی جھکا ہے یا اندیشہ حضرت و نقصان پر اس اطاعت ثم کرتا ہے یا غلبہ محبت میں دیوتا و معاشق بیکر اپنے محبوب کے اشاروں پر چلتا ہے اور اسکی مرضی کے موافق کام کرتا ہے اس کے دوستوں پر جان و مال فدا کرتا ہے تو ایسے دشمنوں کی پامالی و تحقیر میں معروض

رہتا ہے۔ لیکن بندہ کے نفع و ضرر و سالی کا تو یہ عالم ہے کہ ایک وقت میں اگر کوئی کسی کو نفع و ضرر پہنچانے کے قابل ہے تو دوسرے وقت میں وہی بے دست و پا نظر آتا ہے ایک وقت میں اگر کوئی کسی کے قدموں میں سر دے ہوئے اونچے اندازیت و محبت کا اظہار کرتا ہے اور اس کے لئے جان و مال سب کچھ نثار کر دیتا ہے تو دوسرے وقت میں وہی اسی انداز میں نظر آتا ہے ایک وقت میں اگر کوئی خوبصورتی و رعنائی کی میں دیکھی جاتی ہے تو دوسرے وقت میں اس کے ہمار حسن پر خوار سلسلہ نظر آتی ہے۔ لیکن مالک الناس کے تینوں کمالات اذلی وابدی اور عقلی و ذاتی ہیں اس لئے مستحق عبادت اور ہر قسم کی اطاعت کے لایق وہی ذات جامع الکملات ہو سکتی ہے جسکے حق میں یہ تینوں خوبیاں واقعی اور ذاتی ہوں اس لئے رب الناس ملک الناس مالک الناس سے اشارہ یہ ہے کہ بندہ کی محبت کا محمود کرنا اگر کوئی ذات ہے تو وہ جب کا پرورش کرنا لایق ہے اور جس سے لوگ اپنے کسی کسی کا کوئی شک نہیں اور جس کا کوئی رقیب نہیں اور اطاعت و خوف کے لائق اگر کوئی ذات ہے تو وہ جسکے ہاتھ میں تمام عالم کے نفع و ضرر کی باگ ہے چاہے قوم کے دم میں سارے نظام عالم کو دہلا کر دے اور عبادت کے لائق ہے تو وہ ذات ہے جہاں جلال و کمال اذلی و ابدی ہے۔ اور عالم میں جہاں کسی بھی کوئی خوبی یا بھلائی پائی جاتی ہے تو اسی کا نکل اور اسی کا فیض ہے اور عالم کے نفع و ضرر و بھلائی برائی و کھرے اور کھوٹے میں فرق کرنے کے لئے جو کہ عقل و محسوس میں رحمت فرمایا گیا ہے۔

نور عقل خدا کی وحدانیت اور کائنات کے راز

سمجھنے کے لئے دیا گیا ہے

اس کا اگر کوئی اسلی کام ہے تو یہ ہے کہ کن چیزوں میں ذات مقدس جامع الکملات کی رضا حاصل ہوتی ہے اور کن امور سے اندیشہ و غم و سعادہ ہے۔ جس طرح ایک کھار کو چاہے دشمن کے گلے پر چڑایا جائے چاہے دوست کی گردن پر اس کا کام ہر صورت میں کاٹ کر رکھ دینا ہے اسی طرح انسان کے گلے عقل کا کام بھی یہی ہے کہ جس سلسلہ میں بھی انسان اس کو معروف کر دیتا ہے وہی سلسلہ کی تمام چیزوں کو انسان کے سامنے لا کر حاضر کر دیتا ہے شیطان انسان کے اسی آلہ عقل کو بجائے تیز حق و باطل میں صرف کرنے کے اور خدا کی خوشنودی اور بارش کی اسباب دریافت کرنے میں مشغول کرنے کے دنیا کے ہمارے قصوں میں معروف کر دیتا ہے۔

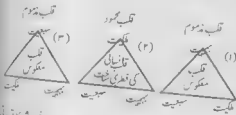
عقل کو غلط مصرف میں صرف کرنے والے ظالم ہیں

اس لئے آسمانوں میں فرشتوں کی زبان پر اس قوت ملکیہ اور نور عقل

تجلیاتِ ثلاثہ کی تربیت قوائے ثلاثہ کے لئے

نتیجہ تقریر ہائے صفاتِ ثلاثہ کا یہ ہے کہ قلب انسانی چونکہ اپنے اندر تین زاویے رکھتا ہے اور اسکی شکل مثلث و مخروطی ہے اسلئے شیطان کے داخلہ قلب کی بھی تین ہی صورتیں ہیں یعنی دو شریعت کی راہ سے داخل ہوتا ہے اور بھی قہر و غضب کی راہ سے اور بھی شرک و ہوا، حرص و ملہ کی راہ سے اور شیطان ان شر و کائنات کو انہی تین سمتوں سے قلب انسانی میں مکتھا ہے اس لئے حق سبحانہ تعالیٰ نے اپنی صفاتِ ثلاثہ یعنی رب الناس، ملک الناس، رائے الناس کی انوار ربوبیت و ملکیت و الوہیت سے ہر سر قوائے ثلاثہ ملکیت و سببیت و ملکیت کی تربیت فرماتے ہوئے شفیقت کے تئیں راستے انسان کو بند کرنا سکھلائے اور تین قسم کے نور قلب نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ تین سمتوں میں ایسے ہی مقبوضہ آفتاب دیوار کی طرح بپا کر دے چھپے ہم اور آپ اپنے مکانات میں چور اور تیروں کی بندش کے لئے ہر دروازہ پر سختی مقرر کر دیتے ہیں اور انسان کو آگاہ فرمادیا کہ جب کسی راست سے بھی شیطان دولت ایمان پر حملہ آور ہو فوراً ان تین انوار سے تھوڑا سا تھکاؤ کر کے اس کے داخلہ قلب کو روک دیا جائے۔

ہدایت و ضلالت کی اشکالِ ثلاثہ اور قلب انسانی کی تین حالتیں



چونکہ قلب انسانی کی فطری ساخت اور نقطہ ہائے نیرو و حر کا قدرتی اعتدال و توازن تو اسی کو مقصود ہے کہ انسان کی ملکیت و روحانیت و ملکیت و سببیت پر غلبہ رہے اور قوتِ معنی کے زیرِ فرمانی سببیت و ملکیت تربیت پائیں اور یہ دونوں قوتیں زاویہ توحید کی پرستہ جاننے پائیں بلکہ قوتِ معنی ان دونوں قوتوں پر ایسی ہی طرح غلبہ و حاوی رہے جیسا کہ ایک باپ اپنے دونوں بیٹوں پر غلبہ رکھتا ہے کہ وہ بڑا اسکے اشارہ سے کوئی کام نہیں کرے اور اگر باہم دونوں لڑکوں میں لڑائی ہو جائے تو باپ ہی فیصلہ کر دیتا ہے۔ نیز شیطان کو چونکہ اسکا علم ہے کہ حق تعالیٰ نے انسان کو اور اور قدر و معیار رکھا

کے نقطہ استقامت کرنے والے کا نام بھائے مؤمن کا نہ، قلل اللہ دین، سلم حقیقہ کے عالم بنایا جائے گا ہے۔ اور قلوب انسانی میں اسکی طرف سے کچھ ڈال دی جاتی ہے۔ وہ وہ بعض الظالم علی یدہ۔ انفرض عبادت کے لائق اگر کوئی ذات ہے تو وہ ہے جسکے حکم کے آگے سب کی گردنیں پست ہیں اور جسکی حکومت مطلقہ، محبت کاملہ و پرکھا ہے اور بلاشبہ خداوند، سر و مکر موجودات، کلماتے کا سر اور اور بھی ہے جسکی حکومت سے بڑھ کر کسی کی حکومت نہیں۔ اور جس سے اوپر کوئی ہوا نہیں۔ اور فی الحقیقت انفر و کبرائی بھی اسی کو پہنچتی ہے جس کے جمال و کمال سے کوئی متماثل نہیں اور جس کے کسی فعل پر کوئی اعتراض نہیں۔

عبادتِ خداوندی کی تشریح

غلام یہ ہے کہ انسان کے محتاج و پابند ہونے کی وجہ سے اس کے لئے لازم ہے کہ وہ اپنی حق کو سب سے پہلے قائم رکھنے کے لئے اپنی قوتِ معنی کو خدا کی طرف لگائے اور نورِ عقل کی مدد سے اسی کی کبریائی کا اعتراف و اقرار زندگی بھر کرے جو اس کا رزاق بھی ہے اور پادشاہ بھی۔ معبود بھی ہے اور معبود بھی۔ اور اپنے ہم جنسوں کے ساتھ بھی اس طرح پیش آئے جس سے دوسروں کو تکلیف و ایذا نہ پہنچے کیونکہ جس طرح خالق کے ساتھ کی ایک نفس یہ ہے کہ کھائے تو اسکا اور گائے دوسرے کا۔ اسی طرح اسکی بار خدائی یہ بھی شکل ہے کہ اسکی ذہن حفاظت مخلوق کو بڑی نگاہ سے دیکھے اور دلوں کو آزار دے۔ اور مرد و آزادی اور خدا کی بار خدائی یہ سب امور اسی وقت ہوتے ہیں جبکہ انسان اپنی قوتِ معنی سے کام لینا چھوڑ دے۔ یعنی انسانوں سے محبت و شفقت کرے اور نہ خدا کی تعظیم و بندگی بھالائے بلکہ دن رات ہود و لب عزت و شہرت و حرص و ہوا حسن و دولت و ثروت کے چرخوں میں پھنس کر اپنے اس طبیعتِ جوہر کو کھوپٹے۔ اور سببیت کی سیاحت سے اپنے دل کی زمین کو راندا کرے اور اپنے دل و زبان اور تمام اعضاء کو شیطان کی حکومت کے تابع بنائے۔ غرض قوتِ معنی کا مصرف اصلی عبادت و تقویٰ ہے اسکی جتنا انہماک ہو گا اسی قدر بارگاہِ ربوبیت سے نزدیک ہو تا جائیگا۔ اور جتنا باندہ ہو گا اسی قدر شیطان کے قریب ہو پختا چلا جائے گا۔

نتیجہ تقریر ہائے صفاتِ ثلاثہ

بشکلِ مثلث

جلی رائے الناس

شرک و ہوا

جلی

جلی

رب الناس



غضب

میں اس کے لئے پہلی اور بری راہیں گولہ دی ہیں اور غم سعادت و شجاعت زمین قلب میں پیوست فکر اگر اہمال خیر و شر سے اسکی خاطر خیر و برائی کا امتحان لینا چاہیے

زاویہ توحیدی پر ہمیشہ ملکیت ہی رہنی چاہئے

اس لئے رہنا ہے جہت اصلیہ شیطان دل میں بری باتوں کا گفتار کے اسکی سعی کیا کرتا ہے کہ اولاً تو آدم زاویہ توحیدی پر اپنی ملکیت کو پائی نہ رکھ سکے بلکہ یا تو ملکیت کو نبھیت کے تحت میں بچائے اور یا سبیت کے بچے کر دے ظاہر ہے کہ جب انسان اپنی ملکیت کو نبھیت و سبیت کے ماتحت کر لیا اور اثرات شیطنت اسپر مسلط اور حاوی ہو جائیے تو ملکیت کے نشوونما کی بھر کوئی صورت نہ رہے گی بلکہ رفتہ رفتہ وہ اسی طرح ختم ہو جائیگی جیسے ایک چراغ اور دیاتیل کے ختم ہو جانے پر فضا پر گل ہو جاتا ہے یا ایک خوشبودار درخت پانی نہ لے کر صورت میں لکھا کرنا ہو جاتا ہے اور اسکی جگہ پھراڑ خورد خار اور درخت پیدا ہو جاتے ہیں یا خورد و ستاب ابر کے حاکم ہو جاتے سے چھپ چلا کرتے ہیں۔ ہر حال جبکہ نبھیت زاویہ توحیدی پر آجاتی ہے تو انسان جہوں کو پانچنے لگتا ہے اور ہر نام کی طرح ہر وقت کھانے پینے میں شہمک اور لذت و شہوت میں گھر جاتا ہے اور اسکی مقاصد و نسب العین کی رعایت صرف فنا ہو جاتے والی احمق اور لذت میں مہم جاتی ہیں اور حسب سببیت زاویہ توحیدی پر غریب شیطانی کی وجہ سے آجاتی ہے تو انسان میں رونہ کی دیر بریت نمودار ہو جاتی ہے جس کا آخری نتیجہ دونوں کیفیتوں میں یہی ہوتا ہے کہ انسان نفع نامہ اس کے لئے نفع آجمل کو ترک کر دیتا ہے۔

قوائے شلاش کی کیفیت شلاش

الغرض اننا ہر مستند قراء کے غلبہ و مغلوبیت کے اعتبار سے قلبی انسانی کی تین ہی کیفیتیں ہو سکتی۔

(۱) کیفیت اول کیا انسان کی نبھیت، ملکیت، و سببیت، پر غالب ہوگی اور جملہ افعال و اعمال میں نبھیت ہی کا رنگ غالب ہوگا یعنی انشاؤں کی اولوں و اطلوب و حسب و اشیاء و حصول اللہ سبب و افعالیہ اسکی زندگی سے واضح ہوتے۔

(۲) کیفیت دوم اسکی آئینہ افعال و اعمال میں رونہ کی و تندہ خوئی، کشت و خون، لودہ نامہ و قنات، نظر آئینی اور قوت سببیت بقدر قواہ پر غالب ہوگی۔

(۳) کیفیت سوم کیا انسان کی عملی زندگی میں خدا پرستی اور مخلوق تری کا غلبہ ہوگا۔

مقتصد تعلیم و تعوذ الہی

مقتصد الہی و تعوذ الہی کا مقصد یہ ہے کہ نبھیت بھی ہو تو نور نبھیت

کے ماتحت ہو اور سببیت بھی ہو تو نور ملکیت کے ساتھ ہو اور قوت سببیت بھی ہو تو نور الوہیت کے ساتھ ہو اور ان میں بھی قوت سببیت بقدر قواہ پر اسی طرح غالب و حاوی رہے جیسے قلب اپنے اعضا و جوارح پر غالب ہوا کرتا ہے کیوں کہ جب تک توسل و تعوذ الہی انسان کو حاصل نہ ہوگا اس وقت تک انسان حیات ابدی و نجات سرمدی حاصل نہیں کر سکتا ہے پس شکل و رنگ ہرگز انسان کو لونا کمال پر نہیں پہنچا سکتیں۔

مواہم جسمانی و روحانی

جس طرح عالم اجسام میں گرمی و برسات و چاند کے تین موسم ہوتے ہیں اور ہر ایک موسم علی العموم دوسرے موسم کے آنے کا باعث ہے مثلاً موسم برسات کے آنے کا نتیجہ یہ ہے کہ چاند کا موسم آنے اور چاند کا موسم گرمی کا موسم لانا ہے اور یہی چکر ہے جس میں زمانہ و زمانات متبدل نظر آتے ہیں اسی طرح عالم ارواح میں بھی بقدر خیر و شر کے تین ہی موسم ہیں یہی نبھیت کا غلبہ، کلوبہ انسانی پر ہوتا ہے تو یہی نبھیت و سببیت کا چاند جب بر بریت، حکم و احکام حد سے ہو جاتا ہے تو پھر رحمت الہی جوش میں آکر اور ملکیت لاتی ہے اور ارواح و ارواح کا نزول و اجدال ہوتا ہے جس طرح ہر موسم جسمانی میں فصل زستان پر سکون کمالات ہے اور دیگر موسموں اس سے کمتر شاد ہوتے ہیں اسی طرح موسم روحانی میں بھی ہدایت و ملکیت کا دور بہترین دور دکھاتا ہے اور نبھیت و سببیت کے ادوار مظاہر ہندہ و شمار کے جاتے ہیں یہی وجہ ہے کہ دور ملکیت میں تو دوسرا عمل خیر بھی جلد ہی بار آور ہو جاتا ہے اور دور نبھیت و سببیت میں جب ہی غم سعادت بار آور ہوتا ہے جبکہ مدت پوری تو ہے اسکی پرورش کا خیال کیا جائے اور ہر قسم کی آفتوں اور معنوں سے اسکو محفوظ رکھا جائے۔

مرکز احساسات کی تربیت صفات ثلاثہ سے

پھر اگر بالظہر بعض حکماء دور حاضر کی تحقیقات کے مطابق قلب انسانی اور بادشاہ جسم بھی نہ مانا جائے بلکہ دماغ ہی کو تمام احساسات و ادراکات کا منبع و مرکز اور تمام قوتوں کا سرچشمہ مان لیا جائے جو کہ ہمارے نزدیک تو مسلم نہیں تو جب ہماری یہ تقریر چلا ہو سکتی ہے اسلئے کہ قلب کی طرح دماغ کے بھی تین ہی حصے قدرت نے فرمائے ہیں پہلا حصہ پیشانی کا ہے جس میں کاسب نقد برے اس کی قسمت کا فیصلہ لکھ دیا ہے تو دوسرا حصہ وسطانی ہے جو کل اعصاب کا منبع و مرکز ہے۔ اور جس میں بول و شایع انانیت کے خمار اور کبر و نفوذ کے سوسے پیدا ہوتے رہتے ہیں تیسرا حصہ وہ ہے جو پشت کی جانب سے ملا ہوا ہے اور ریڑھ کی ہڈی کو اپنے اندر لٹکائے ہوئے ہے جو سبب سبب

انسان کو یہ یاد کرادیا کہ وہ دین میں غفلت کر رہا ہے وہ گناہ و خطائے اربعہ سے
اگر شیعوں میں متاثر رہے گا ذوق و فضاں اسکا ہے تو بد راجہ کوئی دینی کلام رب
الاعلیٰ کا ذوق بھی اٹھانے کی اہلیت رکھتا ہے۔

یک بنی و دو گوش اور مسئلہ توحید

اور جب آپ کتاب بشریت اور بشر کا انسانی کے ان دونوں سفالت
کے مطالعہ سے فارغ ہو کر اس امر سے ہونے درمیانی حصہ پر ایک نیا دور
کوش نظر ڈالیں گے جو ان دونوں کی یکساں پر واحد و شاد ہے اور جس کو مشورہ
مکرم کے آگے ہی کر کے لے لے پید کیا گیا ہے تو آپ کو اس کتاب بشریت
کے مرتب کرنے والے کا مکمل ستانی نظر آویگا اور نور توحید بالکل محسوس
ممتاز ہو کر دکھائی دیگا۔ جو ہر آن خدا کی خدا کی یکساں و کبریا کی ہر ایک
مکرمات اقرار توحید لے رہا ہے اور اگر انسان کی وحدانیت پر ایک زبردست توحید
کاغذ ہے جو حکمران توحید و شریکین ذات و صفات سے بڑبان حال کر رہی
ہے کہ جس طرح چرخہ کی زیب و زینت یک بنی و دو گوش پر بنی ہے وہی زیب
کوش پر نہیں ہے۔ اسی طرح عالم کی زیب و زینت بھی توحید سے ہی ہے
مثبت ہے نہیں ہے۔

لمس و تقبیل کی حدود و قیود اور انکی حکمت

اسی لئے اس کتاب بشریت کو چھونا یا بوسہ دینا یا اس کا قہار دیکھنا
میں ذات و صفات اور ثبوت و رسالات کے دلائل و شواہد و اشارات موجود ہیں
جب ہی درست ہو گا جبکہ شیطان کا دخل اور اس کا واسطہ درمیان میں نہ ہو کیوں
کہ شیطان ہرگز اس کا اہل نہیں کہ وہ معتبہ سرکار احدیت ہو کر ان مظاہر
قدرت کا قہار دیکھے یا انسان کی محبت کے پس پر وہاں ہر ایک کا تھ بھی لگائے
یہ کہ جب کہ جب خلاف حکم ہانزل اللہ شیطان کے بکائے سے اور غیبت
کے نکات انسان ان مظاہر قدرت و کتاب بشریت کو ہر ایک لگاؤ سے دیکھنا
بعضے کے لئے تو انوار آلیہ کا لفظان و پر توہ بندہ جو جاتا ہے اور قہار قہار
توحید و یقین چھوڑ دیتی ہیں۔ اور بندہ کے اور خدا کے درمیان میں شیطان کے
حاکم ہو جانے سے روح و جسم کے درمیان فساد شروع ہو جاتا ہے اور اس کا
کاروبار میں سے مدد خداوندی ہی طرح نکل جاتی ہے۔ جیسے کسی بھول
درخت سے پھول توڑ لے کر اسکی خوشبودار مہک جاتی رہتی ہے۔

بلا و ضوعے باطنی کتاب بشریت کا چھوٹا جائزہ نہیں

جیسے بلا و ضوعے کتاب کتاب اللہ کا چھوٹا اور اس کو ہاتھ لگانا جائز نہیں ہے

کی تربیت کے لئے رب الناس کو مرحمت فرمائی اور رب انور نے اسکی
مکملداشت کی تو باوجود کئے درمیانی حصہ کے لئے ملک الناس کی کجی شادمانہ نے
اپنا پر توہ ڈالا اور پیشانی کے حصہ کی حفاظت کے لئے وہ غیر اللہ کے آئے نہ
جیسے انسان کو اگر اللہ الناس کا نور بخشا گیا اور ان انور خلاصہ سے مرکز اور افکات
واحساسات کو گھر کر ان جیوں حصوں میں توحید باری کا عقلی ثابت کیا گیا۔

نور توحید کتاب بشریت سے بھی ہویدا ہے

یہی نور توحید انسان کے چہرہ اور اس کے بدن کی کتاب بشریت
کے ہر جہز بندہ سے بھی ہویدا ہے۔ چنانچہ دیکھئے ایک آنکھ سے اگر روایت
پر دو درویش آفتاب نمایاں ہیں جیسے آفتاب کا فرسے گھر بھی جاتا ہے اور
مسلمان کے گھر بھی اسی طرح یہ آنکھ سے بھی دیکھتی ہے اور برے کو بھی تو
دوسری آنکھ ملک الناس کی نورانیت کے لئے مش مشابہ عدل ہے اور ان
دونوں آنکھوں کے درمیان میں ایک تیسرا نور معنوی نور توحید ہے جو پیشانی
کے حصہ میں چمک رہا ہے اور اسی ہی طرح درویش و تباہی ہے جیسے خداوند
عالم کا نور ہر چیز میں ظاہر ہونے کے باوجود ان آنکھوں میں نہیں ہوتا اور
دیکھنے کے باوجود دیکھا نہیں جاسکتا۔

اور اوراق کتاب بشریت اور کرشمہ ہائے خداوندی

پیشانی سے نیچے آنے پر سر اور اس کتاب بشریت کے اوراق پر
نظر ڈالنے تو یہاں بھی ان انوار عظامہ نور توحید کا وہی قہار نظر آتا ہے چنانچہ
کتاب بشریت اور بشر کا انسانی کی ذاتی جانب کا ایک سیلہ وسیلہ سرخ و زرد
اگر رب الناس کی اس تربیت کا پتہ و نشان دے رہا ہے جو بدن انسانی کے مشیخ
یعنی (چکر) میں کار فرما ہے اور تمام اعضاء کے لئے قوت لا محوت تیار کرنے
میں مشغول اور سامی ہے تو چرخہ کی بائیں جانب کتاب بشریت کا دوسرا وسیلہ
رہا ہے کہ رب الناس کی وہ تربیت جس نے ہجر میں خدا کو خون نہ کر لیا نہ
اسل کی طرف پھینک دیا ہے اور خون کو قلب کی طرف روانہ کر دیا ہے۔ جب
یہ تربیت و تربیت خون کو قلب انسانی میں پہنچی تو اس نے قوت و قدرت
عکسائی کا روچہ پالیا اور قلب میں ایسا پار آگیا کہ وہ اپنے مددگار و خدامہ اور بندہ
سے اگر بیرون کو منزل مقصود پر پہنچنے کے لئے اشارہ کرے تو بیوں و دواں
ہو جائیں اور اگر انھوں کو کسی ذوقی سے ذوقی چیز کے اٹھانے کا حکم کرے تو وہ
اپنی قوت قہارہ و باطی سے آنا آنا اس کو اٹھا کر پھینکیں غرض اس نور و تربیت
نے قلب میں یہ چکر لگایا ہی طرح نور ملکیت کی شکل اختیار کر لی جیسے خدا
نے ہجر میں یہ چکر خون کا رنگ اختیار کر لیا تھا اور قلب کی اس قوت شامی نے

کلام یہ ہے کہ حق تعالیٰ شانہ نے چونکہ اپنے انوارِ حماد کا منظر دنیا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بظاہر اور آپ ہی کا نور سب سے پہلے حق تعالیٰ نے پیدا فرمایا جیسا کہ حدیث کلیل ماخلق اللہ نفوس سے واضح ہے اور نور خداوندی کے ساتھ آپ کے نور کی مشابہت عینہ الکی ہی ہے جیسے نور آفتاب اور نور آئینہ اور آپ کا نور انسانیات اور نور عقل تمام انوارِ خلق میں اعلیٰ درجے ہے اور آپ کے باوجود جس قدر بھی نورِ مصدر نور سے مخلوق مشتق ہوئے وہ سب بعد کی ہیں اس بنا پر رب الناس ملک الناس، آلہ الناس میں اس سے انسانیات کا وہی فرد کمال سراویا جاسکتا ہے جس کے ذریعہ سے نور خداوندی منظر ربوبیت و ملکیت والہیت عالم میں منجی ریز ہوتا ہے اور رب الناس، ملک الناس، آلہ الناس، میں اس کی طرف جو نسبت الھی فرمائی گئی ہے اس سے اشارہ یہ ہے کہ نور خداوندی جب بھی عالم میں منجی ریز ہوتا ہے حضور ہی کے واسطے سے ہوتا ہے۔ کما قال تعالیٰ والیٰ سلسلک الا وحمة للعالمین۔

امامت سید المرسلین کا اثبات عقلی و نقلی

یہی وجہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اولین و آخرین اور جملہ انبیاء علیہم السلام کے سرور اور امام ہیں۔ اور جیسے بدن کی باجی انگلیوں میں وسط کی انگلی امام ہوتی ہے اسی طرح حضور کی ذات منبع البرکات بھی تمام انبیاء علیہم السلام اور تمام اسم سابقہ میں امام کی حیثیت رکھتی ہے اس لئے انکو یونین علم عطا فرمایا گیا ہے میں پانچویں کنج تجویز فرماتے ہیں کہ حضور کو چار خصوصیات صاحب ایمان باللہ و جس صاحب دو خاص یا تین یا چار خاص یا پھر کے معطر حضرت باری تعالیٰ نے اپنے چار مقررین جبرئیل، میکائیل، اسرافیل، و عزرائیل کی طرح عطا فرما کر جنتین سے دیا ہے۔ واضح فرمایا کہ جس طرح دنیا کی ضرورتوں کو پورا کرنے کے لئے ایک ہاتھ اور اس کی پانچ انگلیاں کافی تھیں وہیں بلکہ دوسرا ہاتھ اور اس کی پانچ انگلیاں اسکی مدد کے واسطے درکار ہوتی ہیں اسی طرح ان پنجوں ہی سے پانچ درکارانِ اسلامی کا مکمل نظام دینا میں فرود پانچ اور جیسے انبیاء مرسلین میں حضرت نوح و ابراہیم و موسیٰ و عیسیٰ و حضرت خاتم النبیین علیہم الصلوٰۃ والسلام آجانبِ نبوت کے پانچ درخشان کوکب و دیارات ہیں اسی طرح یہ پنجوں بھی کیلیات و رسالت و نور نبوت محمدی میں وہی مثال اور شایستگی رکھتے ہیں۔ الغرض آپ ہی کے نور اور ارفع و اقدس سے تمام انبیاء علیہم السلام عالم اور ارض میں مستفید اور خرم و خوش ہیں اور ابراہیم سابقہ و لاحقہ کو جو بھی نور عقل و نور انسانیات ملان سب کا سر مدعا حضور ہی تھے اور اولین و آخرین کو واسطہ دینا واسطہ علم میں جس قدر بھی انوار الہی مید آفیاض سے تقسم ہوئے اس میں بھی واسطہ حضور ہی تھے اس لئے آپ کی نوع تمام انوار پر آپ کی امت تمام امتوں

مخرج بلا ضوعے نفس و بلا طہارت قلب و بلا اجازت باقران عالم فتح کتاب بشریت کا چھوڑا اور دیکھنا بھی روا نہیں اسی لئے فرمایا گیا قتل للمؤمنین بغضوا من ابصارہم العیاب لا یسمہ الا المصلیون کا مضمون بھی بخلافہ فرمایا تاہذا اجماع قوم آیت کے لحاظ سے یہاں چپاں ہو جاتا ہے۔

قوتِ ملکیہ اور قوتِ بہیمیہ کی

ترتیب کیلئے چار چار کتابیں

شاید یہی وجہ ہے کہ قوتِ ملکیہ کی ترتیب کے لئے چار کتابیں عرش سے آئیں تو بحیثیت کی ترتیب کے لئے بھی چار ہی بشریت کی کتابیں (چروہ) براہِ رسول بصورتِ کتاب جائز کی گئیں۔ اور کیا جب ہے کہ جس طرح تحریف و تفسیر کی وجہ سے ہر چار کتبِ ہادیہ کی تسلیم کی اب یعنی اور واحد بصورتِ یہی ہے کہ کتبِ ہادیہ و صحیفِ انبیاء کے مجموعہ و شخص قرآن حکیم پر ایمان لایا جائے۔ اسی طرح بخوفِ عدم حمل و اندیشہ ظلم چار کتاب کے بجائے ایک کتاب ہی بحرِ وادی قرار دیا گیا ہو۔

قوتِ یقین اور قوتِ تمجیلہ دونوں کیلئے چار چار ائمہ

اور جبکہ قوتِ یقین کی ترتیب کے لئے چار کتابیں عرش سے آئیں تو قوتِ تمجیلہ و قوتِ اجتہادی کے لئے بھی عقلاً چار ہی سرخیل و امرا رب برحق ہونے چاہئیں اور چار ہی مسلک (حیثیت و شاعیت، طہیبت و بصیبت) اندناد عقلاً صاحب ہونے چاہئیں۔ چنانچہ تعدد حق کے اسی لئے اہل سنت کا کل ہیں لیکن اولیٰ و بصر یہی ہے کہ ائمہ اربعہ میں سے جو ایک مسلک کسی کو پسند ہو اس کو اختیار کر لے تاکہ قوتِ یقین کی راہ مستقیم اور اعتدالی و وحدت کو انسان امور اجتہادی و دنیا کی میں بھی نہ چھوڑنے پائے اور جب کہ شریعت حق و قوتِ تمجیلہ کی جسمانی کے لئے بھی حق تعالیٰ کی طرف سے امت محمدیہ میں چار ہی خلیفہ راشد اور چار ہی اصابت رائے کے مظاہر ائمہ اربعہ پیدا کئے گئے تو عقل سلیم اس نقل صحیح کی بھی تعمید کرتی ہے۔

کارخانہ یقین و ایمان کے حاملان بھی چار فرشتے ہیں

کہ اس کارخانہ ایمان و یقین کو مضبوط و استوار رکھنے کے لئے چار ہی فرشتے جبرئیل، میکائیل، عزرائیل و اسرافیل علیہم السلام بھی پارکاد و صورت سے مقرر ہونے چاہئیں تھے اور عناصر اور اہل و اخلاط اربعہ کے انتظام الہی کے ساتھ میں ہونے چاہئیں تھے۔ غرض یہ چار کا عدد یہاں پر پر لطف اسرار تکلف کرتا چلا آ رہا ہے جن سب کے بیان کا یہ موقع نہیں۔ بہر حال ربط

نیسب کرنے کے لئے جس کتاب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم واسطہ تلقین ہوئے

معجزہ شق القمر کا تعلق حرم نبوت سے

قائم بنی سبب ہے کہ بلا واسطہ اور عالم ارواح کے اس کتاب رسالت نے جب عالم شادت کے کتاب سے آنکھ ملائی تو وہ کتاب تبارہ نور لگا اور نور محمدی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کتاب کی کھڑکے کے دو کھڑکے کر دئے اور کیا عجب ہے کہ حضرت کتاب رسالت نے چاند کے دو کھڑکے فرمائے وقت جمال مشرکین عرب کو اقلہ نبوت دکھایا دین اس الشقاق قرعے مشرکین نبوت کے لئے اس دائمی ایجاز کی طرف بھی اشارہ غیب فرمانا مقصود ہو کہ جس طرح چاند جسے حکیم الشان کر کے نور کی دو کھڑکے ہوئے ہیں میرے وصال الی اللہ کے بعد میرے نور کے بھی دو حصے ہوں گے۔ ایک کتاب اللہ دوسری عزت اور جس طرح چاند کا نور تاقیام تیاست دنیا میں پکھڑی گئی اس طرح کتاب اللہ کے اور انوار تقلید بھی تاقیام دنیا میں باقی رہیں گے اور انکے حاملان یا عظامی ہمیشہ ۱۱ یضومہ من خالفہم کی بشارت کے موافق دنیا میں نبوت بہ نوبت پیدا ہو کر اس نور محمدی کا اعادہ اور تکمیل و توحیح فرمائے رہیں گے اور نور محمدی برابر ان کے زید ضیاء ریزہ رہے گا۔ اللہ ان کی نجات کی ضرورت پاتی ہے کہ ان کو کئی کئی آنی آنی تک میرا وجود اور قیامت کا جو رابعا ہی قریب قریب ہوگا جیسا کہ وہ ابھی حال ہی میں وجود الگ الگ ہونے کے ایک دوسرے سے جڑی رہتی ہیں یا مثلاً چاند کے جیسے دو کھڑکے ایک ہی کر کے وہ جسے ہوتے ہیں اب حدیث بعثت انوار الساعة کیا کہیں ان کتابت بھی بحمدلہ خوب ہی چسپاں ہو گیا

خاتم نبوت سے خاتم شیطنیت کا رابطہ

اور ختم نبوت پر بھی کافی اشارہ ہو گیا۔ البتہ حضرت خاتم النبیین کے دور نبوت میں عمل اور قیامت بیک اسکی ضرورت مکمل سلیم محمدیہ کرتی ہے کہ خاتم شیطنیت کا ظہور بھی عالم اجسام میں ہونا چاہئے اور یہ خاتم شیطنیت دنیا کو بھی نبوت کا حرح و دیکر راقی سے پھیرے اور کسی عہد تعمیر کائنات کے حرب سے دجال اکبر کی صورت میں نمودار ہو غرض جس طرح نور نبوت محمدی قدر بیکانفرد دور میں مکمل ہو لای طرح شیطنیت کی تکمیل بھی آپ ہی کے دور رسالت و نبوت میں ہو کر مغلوب ہوئی چاہئے اور خاتم الانبیاء میں عالم اجسام میں حضور ہی کے ذلک نبوت میں ظاہر ہونا چاہئے چرکہ ہم حد اقل میں دکھا چکے ہیں کہ عالم باطن میں شجر نبوت و شجر شیطنیت کا ختم مساوات

پر آپ کی قوم تمام اقوام پر آپ کا موطن تمام موطن پر افضل و اشرف ہے۔

انوار خداوندی کے ساتھ نور محمدی کا تعلق اور رابطہ

جس طرح شب کی تاریکیوں میں آفتاب غالب کا نور کتاب ہی میں سے ہو کر زمین پر پھیلتا ہے دوسری کوئی صورت شب میں نہیں آفتاب سے استفادہ کی نہیں ہوتی اسی طرح نور خداوندی بھی ہر دور ملامت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی کے ذریعہ سے تمام عالم پر محیط ہوا ہے اور اسی نور نبوت محمدی نے نور آفتاب و کتاب کی طرح تدریجی طور پر بڑھتے اور عالم کی استعداد کے موافق پھیلنے کے لئے حضرت آدم علیہم السلام کے کتاب میں بلا تولد و حاصل جنم لیا تھا آخر یہ نور نبوت محمدی حضرت نوح و ابراہیم و موسیٰ وغیرہم میں منتقل ہوتے ہوتے :-

آفتاب رسالت کا طلوع عالم اجسام میں

قاریان کی چوٹیوں پر سے بلا واسطہ آفتاب کی طرح ان رسالت سے طلوع ہو گیا اور پائیس برس میں یہ بدر کمال چھ دو ہویں رات کا چاند بکر آخر تمام رحمت لہا لہین کے درجہ پر پہنچا جس لیکن نور نبوت محمدی کا اس طرح منتقل ہونا سر اسر تقرب و نبوت پر دروگار کے موافق تھا۔ کیوں کہ جس طرح بادشاہان دنیا جو بادشاہ اور بوجہ اختیار بھی اپنے فکروں میں کسی کو رعایت کرتے ہیں جسکے بعد وہ تمام انسانوں پر سکرانی کرتا ہے تو ان کے اپنے وزراء و نائبین سلطنت سے اسے منواتے ہیں اور اس کے بعد فکروں میں درجہ بدرجہ سب اس کے اختیار کو تسلیم کر کے اطاعت و انقیاد سے اسکو حاکم و اختیار تسلیم کر لیتے ہیں اور اس کے حکم کو بادشاہ کا حکم مانتے ہیں۔

نور محمدی نے انوار خداوندی کا حامل مخلوق کو بنایا

اسی طرح حق تعالیٰ شادت نے بھی یہ نور نبوت محمدی کل انبیاء عظیم السلام کو انکے سر سے استفادہ کے موافق ملامت فرمایا اور تمام انبیاء نے عالم ارواح میں حضور کی نبوت کی تصدیق کی اور جب یہ نور محمدی مکمل و مختتم ہو کر دنیا میں پھیلا گیا تو حق تعالیٰ شانہ نے اپنی کل صفات علی القیوم و جلالیت ملامت کی جملہ غیر محدود غیر متناہی طاقتیں تمام اس نور محمدی کو تسامیت کے معبر اتم اور بکدر شرف کے نمونہ اعظم جناب احمد نبی محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ بخشیں اور عالم ارواح کے اس کتاب رسالت نے آفتاب جلال و کمال احدیت سے انسب نور فرمائے ہوئے تمام مخلوق کو انوار خداوندی کے حق کے قابل بنادیا اور آفتاب نور احدیت کے فیوض سے تمام مخلوق کو

اسی ذاتِ محمدیت سے راجع ہو گئے جو فی وجودِ آپ کے بعد انوار بھی دو حصوں میں منقسم ہو گئے۔ ایک کتاب اللہ اور دوسری حضرت جن میں ایک نورِ معنوی ہے جو برابر آفتاب کی طرح اپنے فیوض، عالم میں انوار سے گمراہوں کو راہِ حق دکھا رہا ہے اور دوسرا نورِ حضرت کا ہے جس میں خدوہی معنی طور پر جاری و ساری ہے اور اسکی صورت عینِ انسی ہے جیسے چاند ہر مہینہ آفتاب سے انساب نور کرتے ہوئے بلال سے بدر کمال نگر مد کمال پر پہنچتا ہے اور بحرِ زوال پذیر ہو جاتا ہے پھر نئے سرے سے طلوع ہوتا ہے اور اپنی نورانیت سے انسانوں کے غم پر اپنے کلوب کو کھٹا دیتا ہے مگر پھر گھٹ گھٹ کر آخر ایک دن نکل دلتا ہے اور جھل ہو جاتا ہے اسی طرح آسمانِ رسالت کے درخشش کو ایک یعنی عبادِ کھلمین و محمدین امتِ محمدیہ بھی ہر صدی کے دورِ ہدایت میں چاند کی طرح طلوع ہوتے ہیں اور آفتابِ نبوت کے غروب ہو جانے کے بعد مہتاب کی طرح جھلن لست محمدیہ کا طلوع و غروب ہوتا اور کمالِ نبوت کے بعد زوال دینا کے لئے قیامت کا اس کے ساتھ لازم و قوام ہونا بعینہ وہی مشابہت رکھتا ہے جسکی طرف حضور نے اپنی حدیث ”بعثت انا ولساعة کھاتین“ میں اشارہ فرمایا ہے۔

انوارِ مہتابِ جسمانی و مہتابِ روحانی کے دو درجے

اور چاند کے دو درجے فرما کر سزا جملہ بھی بتا دیا کہ جس طرح اس کرۂ نوری کے دو درجے اس بات پر گواہ ہیں کہ یہ دونوں ایک ہی کرۂ کسے جسے اسی طرح میرا وجود اور قیامت کا وجود بھی اسی کارِ مطلق کی نشانیوں کا ایک جزا ہوا سلسلہ ہے جو کنوینٹات میں یوں ظاہر ہوا ہر حال مضمون حدیث ”بعثت انا ولساعة کھاتین“ کے اشارہ کو عملی صورت میں یوں دکھلایا گیا۔ ”انقربت الساعة وانشق القمر“ یعنی قریب آنکی قیامت اور پھٹ گیا چاند۔

قریب قیامت اور انشقاقِ قمر

دوہ ظاہر قریب قیامت کو الشقاقِ قمر سے کوئی رابطہ نہیں ہے غرض جبکہ نظم کا ثبات میں بہت بڑا کردار چاند کا ہے جو کرۂ نوری سے بہت زیادہ باہر بقول حکماء حاضرہ جسم کر لیا جائے کہ اس عظیم الشان مخلوقِ آباد ہے اور حضور نے اس نوری مخلوق کو دو حصوں میں منقسم فرمادیا تو اسکا مطلب بلاغِ عزہ یہی ہو گا کہ طوایف میں قیامت کی ابتداء شروع ہو گئی ہے۔

علویات میں آغاز قیامت اور سفلیات کی متابعت

کیونکہ قیامت مطلقہ اسباب و نظم کے دو ہم برہم ہونے ہی کو کہتے

و شقوت طلاق بچھون دھکھون نے بودیا ہے اور عالمِ اجسام میں جس قدر بھی انسان پیدا ہوتے ہیں کوئی ان میں خیرِ شیطنت کا پھل ہوتا اور کوئی خیرِ نبوت کا شریں۔ اس لئے جبکہ خیرِ نبوت کی تکمیل ماموس اکبر اور حضرت خاتم الانبیاء سے ہو چکی ہے اور خیرِ نبوت مد کمال و مہتاب پر پہنچ گیا تو اسی قاعدہ کے موافق خیرِ شیطنت کا بھی اختتام اسی دورِ خاتم الانبیاء میں خاتمِ شیططن سے ہونا چاہیے چنانچہ احادیثِ محدثہ میں ہے کہ وہاں اکبر کا ظهور قیامت کے قریب ہو گا۔ اور وہ عروہِ خیر کا مہتاب کا غیر معمولی حربہ شیطنت فکرِ ظاہر ہو گا جسکی درجہ سے اکثروں کو ایمان میں نور آجائیگا اور وہاں اکبر کے شیعہ ہائے عر و شیطنت کے چال میں پھنس کر اپنا ایمان کھو بیٹھیں گے لیکن حضرت عیسیٰ علیہ السلام جو کھنچتہ خداوندی و معلومتِ محمدی عالمِ بالا میں فرشتوں کی طرح اپنی خدمتِ معینہ کو گذار رہے ہیں جب وہاں اکبر اپنی شیطنت کو مکمل کر لیا تو اسوقت ہر بل سر کر محمدی یعنی حضرت عیسیٰ در اللہ آسمان سے نازل ہو کر اس وچال نہیں کے لئے شایب کا قب بن کر اسکو قتل کرینگے اور ایک دفعہ پھر نورِ نبوت محمدی تمام عالم میں چھا جائیگا اور خدا کی بخت تمام کر دی جائیگی۔

درازِ عمرِ شیططان و حضرت مسیح کا راز

میں سے شیططن کی عمر کی طوالت کے راز پر بھی روشنی پڑ جاتی ہے کہ اسکو ابتداء، آخر خیش و آغاز نور محمدی سے مراد فرمانے کے باوجود اسکی دعا پر اختتامِ دورِ نبوت محمدی تک کسی لئے حیاتِ طویل دی گئی اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے مقابلہ شیططن کی درجہ سے انہیں بھی کیلئے حیاتِ طویل عطا فرمائی گئی۔ اور یہ بھی کہ استہجابِ دعا کے لئے مقبول من اللہ ہونے کی بھی شرط نہیں ہے بلکہ رخصتِ رابیت کا فردِ مشرک قاسق و قاجر سب ہی کے لئے عام ہے اور اس سے یہ بھی معلوم ہو گیا کہ حضور کی نبوت، خاتمہ کے بعد کو چالی اصفہر ذریعہ شیططن سے پیدا ہو کر آپکی نبوت کی خاتمیت کو قوت دے چاہے تو وہ حقیقت آپ کی عہم نبوت کو قوتہ کمیطر بھی نہیں تو درمکالبتہ شیطنت کا معتبر اور اسکا مائل ضرور بن سکتا ہے۔

مہتابِ عالمِ ارواح و مہتابِ عالمِ اجسام میں کون افضل ہے

ہر حال جبکہ مہتابِ جسمانی کے دو درجے حضرت مہتابِ عالمِ ارواح نے فرمادئے اور چاند جیسے عظیم الشان کرۂ نوری کا الشقاق و تغیر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی کے ذریعہ سے بطور خرق عادت و اعجازِ حق تعالیٰ سے کرادیا اور خود حضرت مراد عالمِ سلی اللہ علیہ وسلم کی محبتِ مبارک بھی عالمِ اجسام میں ایک وقت معینہ اور غرضِ مخصوص کے لئے حتی جب وہ غرض اکیلا وین و اتمامِ نور رسالت پوری ہو گئی تو آپ بھی راہی ملکِ بقاء ہو کر

ہیں وہ سب کتب باعترض ہیں۔

آفتاب جسمانی و آفتاب روحانی کا خط استوا

جیسے آفتاب غائب تدریجی طور پر بڑھتا ہے یہاں تک کہ خط استوا پر جب یہ پہنچتا ہے تو کمال نورانیت کے مرتبہ پر فائز ہو جاتا ہے اور کوئی نظر بحر کر بھی نہیں دیکھ سکتا مگر یہ سراج منیر قدرت کی نورانیت سے شرمناک نورانی جھلکے اور ڈھٹے لگتا ہے اسی طرح نور نبوت محمدی حضرت آدمؑ بڑھتے جاتے ہیں جب حضرت عیسیٰؑ پر پہنچ گیا جن کو حضرت آدمؑ سے تو اللہ تعالیٰ میں اسی قسم کی نسبت ہے جو حضرت جوا آدمؑ سے رکھتی ہیں تو آخر آفتاب رسالت آسمان نبوت سے طلوع ہو کر خط استواء پر پہنچ گیا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ پورے اہل عالم میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا اعلان فرمایا اللہ اعلمت لکم دینکم و اتعنت علیکم نعمتی اللہ اور اسی کے بموجب عرصہ بعد یہ حکم پہنچا کہ آج نصر اللہ و الفتح الیہ۔

تکمیل نبوت کے بعد نبی نہیں آسکتا

اور ظاہر بھی تو یہی ہے کہ تکمیل دین و تکمیل نور نبوت کے بعد کوئی نبی نہ آئے جیسا کہ آفتاب کے عروج نصف النہار کے بعد کسی دوسرے آفتاب کی روشنی کی عام وضاحت یہ بتی نہیں رہتی اور حضور کے بعد نبی کیسے آسکتا ہے جیسا صفات خداوندی میں جو سب سے اعلیٰ و ارفع صفات علامہ ربوبیت و ملکیت و الوہیت ہیں بحیثیت جمعی امت محمدیہ پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل سے عام ہو چکی ہیں اور قرآن کا نور دنیا میں شیطن سے بے پشت کے لئے محفوظ کر دیا گیا ہے۔ پس ختم نبوت کی مثال تم ایسی ہی سمجھ لو کہ۔

اثبات ختم نبوت پر ایک تمثیل

جس طرح مرد و عورت کے درمیان نکاح ہو جانے کے بعد ان کو نکاح کی کئی قسم ضرورت ہوتی نہیں رہتی اور دونوں کے رشتہ و استراحۃ الیٰہی کی وجہ سے ایک تیسرا غیر معقولہ وجود یا امر اللہ بطور پتہ پر ہو جاتا ہے جو درحقیقت مرد و عورت کے مٹنے کی اصلی غرض و غایت ہے اور آدم کی نسل پر اس مٹنے کو بھی بڑھاپا اور خزاں نہیں آئی کہ اگر آدم کے بیٹے پر بڑھاپے کی خزاں ملے وہ جاتی ہے تو اس کا پوتا جنم ہو جاتا ہے اور پوتے پر بڑھاپا آتا ہے تو اس کا پوتا جنم ہو جاتا ہے۔

قیامت جو انوں پر ہی آئے گی

فرض سلفا من خلف یوم حساب تک یہی صورت جاری ہے اور اس

ہیں جب علیات میں قیامت کی سلسلہ جہان شروع ہو گئی اور غیبات اپنے انقباض و انقباضات کی وجہ سے علیات کے تابع ہیں تو اسے یہی معنی ہوں گے کہ عالم شہادت میں بھی حضور کے سامنے قیامت کی ابتدا ہوگی۔

عالم جسمانی میں بڑھاپے کے آثار

ظاہر کیا وجہ ہے کہ اب حوادث عالم کی رفتار بے پناہ ہو گئی ہے اور اسی کی طرح ہر ہوتی جارہی ہے جسکی تمام کیفیات میں ایک قسم کی بے ترتیبی پیدا ہو جاتی ہے مثلاً کبھی پیاس کا غلبہ ہے تو اس قدر کہ پانی ہی پینے چلا جاتا ہے اور کبھی بھوک بند ہوتی ہے تو اس طرح کہ رست سے وقت صاف گزر جاتے ہیں۔ اسی طرح آسمان سے اکثر بارش برہتی ہے تو اس قدر کہ لوگ امانان الحفظ پکڑا بیٹھے ہیں اور بندش ہوتی ہے تو ایسی کہ لوگ انبیاء الغیبت چلانے لگتے ہیں غرض جہاں گرمی ہوتی جہاں سردی ہوتی ہے جہاں سردی ہوتی جہاں گرمی ہوتی ہے۔ لہذا جیسے یہ ممکن نہیں کہ بڑھاپے کے بعد پھر کسی پر جوانی آئے اور حد کمال پر پہنچ کر کوئی مخلوق زوال پذیر نہ ہو اسی طرح یہ سب ممکن ہے کہ علیات میں قیامت کی سلسلہ جہان کی بعد کوئی نہ آئے اور عالم کے بڑھاپے میں ہی آخر الزماں کے بعد کوئی نہ رہا کیا جائے اللہ اعلمت لکم دینکم و اتعنت علیکم نعمتی اللہ

حضرت عیسیٰ کے نزول کی حکمت

اسی لئے حضرت عیسیٰ روح اللہ و نبی اللہ کا نزول بھی قیامت کے قریب آسمان سے ہو گا تو وہ بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے بکری دنیا میں تشریف لادینگے جس طرح ایک سابق حاکم اپنے سابقہ دار و خاندانہ میں تدبیر ملک کے لئے آجاتا ہے تو وہ موجودہ حاکم کی کامیابی و تامل فرما کر ہوتا ہے خود اسے سلطنت میں شمول کا کوئی ادنیٰ اعتبار نہیں ہوتا یہی صورت زمانہ رسالت محمدی میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت مہدی معبود غیر ہم کی ہوگی لہذا نبی کا زب ہر نبوت کا دین کا دعویٰ نبوت تشریف اور عوام کو دھوکہ اور مغالطہ میں ڈالنے کے لئے دعویٰ مجددیت نبوت علیٰ دروہی درحقیقت نبوت مغربہ عمری کا انکار نہیں تو اور کیا ہے اور اکمال نبوت سے پیشتر قیامت کا حضور کے ساتھ توام جانا خلاف عقل و حکمت میں تو اور کیا ہے۔

صفات خداوندی کے مکتب بالذات آنحضرت ہی ہیں

حاصل یہ ہے کہ انسانیت کے فردا کس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم صفات علامہ ربوبیت و ملکیت و الوہیت کے اختصار و انحصار کی وجہ سے کتب بالذات ہیں اور جس قدر بھی عالم ارواح کے کوکب و سہار و انبیاء علیہم السلام

جلانہ کر کے تو میں تن تھا جہاد کرونگا اور ایک قسم کے نہ دینے پر بھی جہاد کرونگا۔ علی بذاتہ علیؑ فی الدین اور شدت علیؑ بختیار اور عملی کیفیت میں حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم سے جو قرب و مشابہت حضرت عمرؓ کو حاصل تھی اس میں ان کا کوئی سیم و شریک نہ تھا۔ اگر الا الذین آمنوا اور وحماہ بینہم کے منظر اول حضرت صدیق اکبرؓ تھے تو اشدہد علی الکفار اور عملوا الصالحات کے مصداق اول حضرت فاروق اعظمؓ تھے۔ چنانچہ آپ نے اپنی خدا داد فرماست ایمانی اور اپنی خدا داد قوت و شوکت و ہیبت سے جس قدر حلقہ اسلام کو وسیع فرمایا اس سے تاریخ کے اور باقی بحرے پرے ہیں۔ اور قریب بھی اہل کفر کے قلوب اس سے مرعوب نظر آتے ہیں۔ چنانچہ اہل کفر کا یہ ایک عام عقول ہے کہ اسلام میں ایک عمر اگر دور پیدا ہو جاتا تو پھر سوائے اسلام کے دنیا میں کوئی اور مذہب ہی باقی نہ رہتا علیؑ بذاتہ اسی اہل نور حیاء و عفت میں حضرت عثمانؓ کی النورین کو جو مرید کرامت اور حضور سے مشابہت حاصل ہوئی اس کا اندازہ خود حضور علیہ السلام کی اس حیاء سے ظاہر ہے کہ جو حضرت عثمانؓ کے ساتھ حضور کو تھی۔

اسی کیفیت نبوت (تواضع باطنی) کا نتیجہ تھا کہ آپ کے جمہو مبارک میں مسلمانوں کے دین کی اساس یعنی کلام پاک کی جمع و تریب کی خدمت غلیظہ پایہ تکمیل و تحفظ کو یونہی اور آپ انا نحن نزلنا الذکر وانا له لحافظون کی بشارت اور وعدہ کے مصداق ہو کر حافظوں میں داخل ہوئے گویا خداوندی کا جو وعدہ انسانوں سے کیا گیا تھا آپ اس کے منظر و مصداق بنے آپ نے ان افراد الہی کو جو عالم الفاظ و حروف میں ساء دنیا سے قلوب مؤمنین میں وارد و نازل ہوئے تھے سچ قرآن پر لا کر انہیں محفوظ کیا۔ تاکہ صحیفہ ساریہ و سب ساریہ میں جس طرح حریف و تغیر ہو اے قرآن کریم اس سے بیش کیلئے محفوظ ہو جائے اور بیشک ایسا کرنے سے ہی ساریہ سب ساریہ کے اوپر ایمان لانے کی صورت بنی رہی۔

علیؑ بذاتہ تواضع باطنی اور استقامت علی الحق و شہادت دینی میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کو جو قرب اور مشابہت حضور سے حاصل تھی اس میں انکا کوئی شریک و سیم نہ تھا نیز رسول خدا کے رسولی خاص ہونے کی جو حیثیت حضرت علیؑ کو حاصل ہوئی انہیں کو بھی انکا شریک و ہم پل نہ تھا چنانچہ سورہ براہت کا اعلان کرنے کے لئے آپ کا انتخاب ہمارے عہد کی دلیل ہے۔ آپ کی جو انفرادی اور شہادت کا اندازہ صرف اسی واقعہ سے ہو سکتا ہے کہ قلعہ قوس کا جب لشکر اسلام نے محاصرہ کیا تو وہ کسی طرح قلعہ نہ ہوتا تھا چنانچہ ایک روز حضرت صدیق اکبرؓ تشریف لے گئے اور بڑی کوشش کی مگر فتح نہ ہو۔

اس سے روز حضرت عمرؓ گئے اور بڑی کوشش کی مگر کامیابی نہ ہوئی۔ حضور

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کل ایسے شخص کو غم یاد دیا گیا ایسا شخص علم پر جو خدا اور رسول کو دوست رکھتا ہے اور خدا اور رسول اسکو دوست رکھتے ہیں اسی کے ہاتھ پر اللہ اس قلعہ کی فتح نصیب کرے سب صحابہ رات کے وقت میں آپس میں تذکرہ کرتے تھے کہ دیکھتے ہیں کہ کس کو علم نصیب ہوا ہے۔ چنانچہ جب صبح کیوقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں صحابہ حاضر ہوئے تو آپ نے پوچھا "علی کہاں ہیں" صحابہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ انکی آنکھوں میں درد ہے وہ آنے کے قابل نہیں ہیں آپ نے فرمایا کہ انکو بازار حسب ارشاد حضرت علیؑ تشریف لائے تو حضور علیہ السلام نے انکی آنکھوں میں لعاب و دمن ڈالا اور خدا سے دعاء کی تو انکی آنکھیں ایسی ہی طرح اچھی ہو گئیں جیسے کچھ تھالی نہیں پھر حضور نے فرمایا کہ چاہئے اسلام کی دعوت و دواور خدا کے حقوق سمجھاوے علیؑ اگر تمہارے ذریعہ سے ایک شخص کی بھی ہدایت ہو گئی تو یہ تمہارے لئے سب سے بڑی نعمت ہوگی۔ چنانچہ آپ قلعہ کے قریب تشریف لے گئے تو ایک یہودی نے قلعہ سے سر نہا کر پوچھا تم کون ہو۔ فرمایا کہ میں علی بن ابی طالب ہوں اس نے کہا قسم ہے تو رات کی تم ضرور طالب ہو گے۔ اس قلعہ پر تقریباً بیس روز محاصرہ رہا یہ سب سے زیادہ محکم قلعہ تھا اس لئے اسکی بعد فتح ہو سکا۔

ماریخ ہندو اور دھرتی الاحباب میں ہے کہ حضرت علیؑ کی ہر گھرگی اسکو بوندوں بھاگے تو حضرت علیؑ نے قلعہ کا دروازہ کھلا کر اسکو پرہانیا، جنگ کے بعد آپ نے اس دروازہ کو پیچھا دیا تو سات قوی ایسی اسکیلئے نہیں سکتے تھے۔ اور چالیس آدمیوں نے لکڑاٹھا چاہا لیکن نہ اٹھا سکے۔

معاذ سے نقل کیا گیا ہے کہ اسکا وزن آٹھ سو سن قلعہ موابہ لدینہ میں ہے کہ جس دروازہ کو حضرت علیؑ نے کھلا تھا کہ پیچھا تھا اسکو ستر آدمیوں نے لکڑاٹھا کہ کھلا کر اپنی جگہ پر رکھ دیں تو نہیں کر سکے۔ بہر حال ان روایات میں اگر کچھ مبالغہ بھی ہو تو اس سے انکار نہیں ہو سکا کہ حضور کی شخصیت شہادت کے آپ معظم تام اور مصداق اول تھے اور زادہ مطہر العلم والرحیم کے مجمع نمود تھے۔ آپ کی استقامت علی الحق کا موازنہ اندازہ صرف اسی سے ہو سکتا ہے کہ حضرت معاویہ کی فوجوں نے جب قرآن پاک کی نزول پر رکھ کر انان طلب کی اور مسلمانوں کو شکست اور دھوکہ دینے کے لئے ایمان پانی اور کھانا پاک سے باز رکھا اور فاسد ارادہ کیا اور آپ کی جماعت کے اکثر افراد ایمان دینے پر مصر ہو گئے اور اس دھوکے میں آئے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے لکھ کر فرمایا کہ اسے لوگو یہ قرآن صامت ہے اور میں قرآن باطنی ہوں تم میری طرف آؤ مگر ظاہر بیٹوں نے ایک نہ سنی اور حضرت کے حکم کو نہ مانا لیکن حضرت علیؑ آخر دم تک حق پر قائم مستحضر رہے۔

سے بدرجہا فائق ہے۔ وہ انکی بجز انکے کیا ہے کہ انکی قوت منجہ کو ز اور است
آفتاب رسالت و مسابہ نبوت سے برتر ہے کہ انہیں فیض کا موق فیض ہو ہے۔

قرآن محمدی کی افضلیت

اس لئے خیر القرون قرنی ثلث الذین یلونہم کی شہادت سے
جہاں صحابہ کی فضیلت نکلتی ہے وہیں اس سے یہ بھی مستخرج و مستنبط ہے کہ عالم
اجسام میں تصور نور محمدی سے نکل جو نبی بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
سے جھدر قریب ہوگا اسی قدر انبیاء علیہم السلام میں اسکا درجہ نبوت پر ہوا
ہوایگا۔ یہی سبب ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو تمام انبیاء میں ایک
کراستہ خصوصی حاصل ہے چنانچہ آیہ تلك الواسل فضلنا بعضهم
علی بعض میں تاکیدوں اللہ اس کا حضرت عیسیٰ کے ہم کے ساتھ ذکر کیا
جاءا کائنات نبوت ہے۔

تشریح مطالب و سواس الخناس

صفات محمدی کی تفصیل و تشریح سے فارغ ہونے کے بعد اب
”نحوہ الوسواس الخناس“ کی تشریح درجہائی ہے سوائے شخص بھی جو
کہ اپنے انکار کا علم نہ کرے اس سے پہلے وہ غش خدمت ہے۔

جناب من و سوسہ کا قائل ایمان کے ساتھ ایسا ہی ہے جیسے اسے کا
مقابلہ دن کے ساتھ ہوتا ہے یوں کہ ایمان اختیار و تسلیم کو کسے ہیں و انکی
خدا کو سوسہ کہا جاتا ہے۔ جس جس طرح وسوسا کا بداء شیطان ہی سے ہے ان
کیفیت کا جو بھی فروغ ہے وہ اپنے مبداء منشاء ہی سے ہے اس ضمن ایمان کا
مبداء منشاء بھی منشاء ہی یعنی ربوبیت و ملکیت والو بیت ہیں جن میں ایمان کا
نشور و استحکام اور وسوسا کا تلفیق و ابیت ہے اور جبکہ صورت حال یہ ہے کہ
وسوسہ کا قائل ایمان کے ساتھ ایسا ہے تو رفع وسوسا و شیطان کے لئے بھی
انہی منشاء ہی سے بہتر تیب تمکد و توفیق ضرورت ہوگی جو ایمان کے
لئے معمولہ مہادی سائنسی تھی ہوتی ہیں۔

عالم ارواح کے لیل و نہار

چنانچہ صفات محمدی آتیہ رب الناس ملک الناس الذین انور میں اور
صفات شیطانیہ الوسواس الخناس الذی یوسوس فی صدور
الناس میں ایضاً وہی نسبت ہے جو دن کو رات کے ساتھ جو باورانی
ہے۔ صفات شیطان انسان کے لئے معمول شیب و بکرو کے ہیں تو صفات
خداوندی معمول یوم منور کے ہیں۔ پھر عجیب مطابقت عالم اجسام و عالم ارواح

غرض حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی یہی وہ چار شاخیں ایمان باشد۔ عمل
صالح، توامی بالحق۔ و توامی بالصبر کی تھیں یکے بعد دیگرے خلقائے
راشدین تھے۔ پس حضرت علی رضی اللہ عنہ کو جو لوگ خلیفہ اول تسلیم کرانے
میں، ملوک کے شیخین پر خیر ارادت ہیں اور سب دشمن صحابہ سے اپنے ایمان کو
مندہ کرتے ہیں وہ دنیا اور آخرت کا ہی نقصان اپنے سر پر لیتے ہیں اسی لئے فرق
مراہب کی قوت حق تعالیٰ ان سے سلب کر کے انہیں زندقہ شہر فرماتے ہیں
کیونکہ وہ فطری راہنما اور قرآنی ترویج کے خلاف ہو جانے کا عہد دعویٰ کرتے
تھیں۔

یہ تو ہر چیز ہے کہ جماعت صحابہ میں سے حضور کی کوئی شان کسی میں
پرہی ہوئی تھی اور کوئی کسی میں لیکن ترتیب خلافت راشدہ کو قطعاً ہموار
حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو۔ سب پر فائق کر دینا یہ بیشک عقیدہ اہل سنت
والجماعت کے سراسر خلاف ہے کیوں کہ اگر ایک جڑ میں انکو دیگر اصحاب
راشدین پر فوقیت حاصل تھی تو اکثر امور میں دوسرے حضرات کو ان پر
کراستہ تھی اور ہم نے جو اشارہ ترتیب خلافت راشدہ میں کیا ہے اسکے بعد تو
اسکی ضرورت ہی نہیں رہتی کہ اس ولایت اور آخریت میں متزلزل کیا جادے
کیوں کہ ولایت و آخریت بیشک ایک درجہ میں سبب کراستہ ہے لیکن ترتیب
فضیلت ہمارے خیال میں سب کی جدا جدا ہے اور جو ترتیب واقع ہوئی وہ من
امر اللہ ہی تھی اور بیشک خلفاء اربعہ شہسائے شیخین رضی اللہ عنہما کو بقیہ پر مکی
کراستہ ولایت حاصل تھی۔ جس طرح ایمان و عمل میں ملوک فطری طور پر
توامی بالحق اور توامی بالصبر پر ولایت ہوا کرتی ہے۔

نور و متاب کی طرح کو اکب و سیارات کا نور نہیں

الغرض جس طرح آفتاب و متاب کا نور تمام ستاروں پر حاوی و جاسم
ہے تمام ستاروں کا نور دیباچہ میں ہے۔ اور جھدر بھی کو اکب ہیں و سب
آفتاب و متاب ہی کو نوشہ جبین ہیں۔ اسی طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
عالم ارواح کے متاب اور آسمان نبوت کے آفتاب ہیں اور اولیاء الرحمن عالم
ارواح اور آسمان نبوت کے ستارے ہیں۔ جس طرح کو اکب و سیارات کی تاثیر
جزی یوشب میں ہوتی ہے اسی طرح تمام اہل اللہ اپنی استعداد کے موافق
قلب انسانی کو منور کر کے جھلکاتے ہیں۔ پس جیسے آفتاب سے جھدر کوئی
قریب ہوتا ہے اسی قدر نور آفتاب اس سے متعل ہوتا ہے اور انہ نور میں اسی
قدر جودت آجاتی ہے۔ اسی طرح آفتاب نبوت سے جو جھٹکا کہیگا قریب ہے
اسی قدر اس کا مرتبہ بلند ہے۔ اسی لئے علماء اہل سنت کا یہ مسلک عقیدہ ہے کہ
ایک اور فی صحابی تمام اولیاء و اقطاب امت پر اپنی نسبت و غلبہ کی وجہ

کے ان ظاہری و معنوی شب و روز میں ہے کہ

عالم اجسام اور عالم ارواح کے کیل و نہاد میں مشابہت

جس طرح عالم اجسام کے شب و روز کے تین تین حصے قدرت نے فرمائے ہیں یعنی دن کا پہلا حصہ عروج آفتاب کا ہے جسکے دینا کے کاروبار شروع ہوتے ہیں اور دوسرا حصہ زوال آفتاب سے مصر تک کا ہے جسکے عالم کے جملہ کاروبار قرار پکڑتے ہیں اور تیسرا حصہ مصر سے مغرب تک کا ہے جس میں جملہ کیفیات تیار پاپے تکمیل کو پہنچتی ہیں۔ علیٰ ہذا عالم اجسام کی رات کے بھی تین ہی حصے قدرت نے فرمائے ہیں یعنی پہلا حصہ وہ ہے جسکے اندھیری شروع ہوتی ہے دوسرا حصہ وہ ہے جسکے اندھیری قرار پکڑتی ہے۔ تیسرا حصہ ٹھٹھال کیل کھاتا ہے جسکے غلٹ کی جملہ کیفیات صحت سے تیار پاپے تکمیل کو پہنچتی ہیں اور ختم ہوتا شروع ہو جاتیں ہیں اسی طرح انسان کی روح پر عالم ارواح میں بھی جب شب و سوسا اپنی غلٹات بعضہا فوق بعض لاتی ہے تو اسکے بھی تین حصے ہوتے ہیں۔ چنانچہ پہلا حصہ معنوی تاریکی اور شب و سوسا کا مرتبہ اور مضبوط سوسا ہے جسکے شیطان اس صفت سے متصف ہو کر قلب انسانی میں داخل ہوتا ہے گویا شیطان کا داخل انسان کے نظم ظاہری و باطنی میں فساد ڈالنے کا پیش خیر ہے۔ دوسرا مرتبہ مضبوطی کا ہے جس میں اس شخص نے چور کی طرح قلب انسانی میں گھس کر قلب ذی شریک ہے۔ تیسرا مرتبہ اس معنوی تاریکی کب علویت کا یوسوس فی صدور الناس ہے یعنی جس مرتبہ میں اسنے قلب انسانی کے پردہ بحیثیت کو مضبوط کر دے تو روح و جسم کے کاروبار میں خطرات و سوسا زائل ذال کر عقل اور فہم برپا کر دیا۔ علیٰ ہذا شب و سوسا کی ان تینوں معنوی دروہانی تاریکیوں سے بڑھ کر کجانات دلائے کے لئے ارواح انسانی پر صفت جملہ کا جو آفتاب طلوع ہوتا ہے تو اسکے انوار کے بھی تین ہی درجے اور مرتبے ہیں۔ چنانچہ پہلا درجہ نور رب الناس ہے جس نے یوسوس فی صدور الناس کی کیفیت منظر کو زائل اور ہلکا کر دیا دوسرا مرتبہ نور ملک الناس ہے جس نے اپنی قوت شائبہ و تہہ بر حاکمانہ سے شخص کو گرفتار کر کے انسان کو اس کے پیچھے سے جھڑپایا۔ تیسرا مرتبہ اللہ الناس ہے جسکے نور کوئی صفت نورانی نہیں اس نے قلب انسانی میں جلاء و بھصل کا کام کیا۔ یعنی سوسا کو انسان کے دل پر سے بالکل ہٹا دیا اور اب انوار غلٹ کے انوار غلٹ کی پیچ و دی صورت ہو گئی جو ایک رنگ اکوہ برتن کے صاف کرنے میں ہو کر رہتی ہے کہ پہلے برتن کو بھنی میں رکھ کر آگ میں تپاتے ہیں پھر بجھتے ہیں۔ تیسری بار بھصل اور کھنی سے برتن کو جلاء دیتے ہیں یہی وجہ ہے کہ رب الناس ملک الناس اللہ الناس من شر

الو سوسا الناس اللہ یوسوس فی صدور الناس کو بغیر ادا و حافظ کے ذکر کیا گیا۔ جس میں اشارہ ہے کہ جس طرح عالم شادیت میں اگر کوئی شخص بوقت شب یہ تمنا کرے کہ اسے کل عصر کا نورانی وقت دیکھنا نصیب ہو جائے تو اسکی خواہد صورت یہی ہوگی کہ حتمی کو منازل حجر و ظہر اور درمیانی ساعات کا طے کرنا ضروری ہو گا یہ ممکن نہیں کہ اندھیرے سے اجالے میں آتے ہی حتمی بدون لحاظ عروج و زوال کو طے کئے وقت عصر کو اپنے اسی طرح ہی بھی ممکن نہیں کہ عالم ارواح کی شب و سوسا سے جو شخص تجلیات غلٹ کی روشنی میں آتا چاہتا ہے وہ بدون ایمان کے مناسب غلط یعنی رب الناس ملک الناس اللہ الناس کے مراتب غلط طے کئے ہوئے تصور دوسرا دیکھ پائے جیسے دن اور رات کے تمام حصص باطل ہوتے ہیں اسی طرح ان انوارات غلط و ظلمات شیطانہ کے حصص بھی باطل ہوتے ہیں۔ چنانچہ وہ شخص جو رات کی تاریکیوں سے گھبرا کر روز کا کل کی نورانی کیفیت حاصل کرنا چاہتا ہے اسکے لئے اسکی لازماً ضرورت ہے کہ وہ شب کے ابتدائی و اختتامی مراحل طے کرے۔ ایسے ہی جو شب و سوسا کی تاریکیوں سے تنگ آکر نور ایمان کا جالا چاہتا ہے اسکے لئے بھی یہی صورت ہے کہ وہ اپنی ایمان کی مرتبی صفت غلط سے درجہ بدرجہ تمکد و تجاوز کر کے نور ایمان سے اپنی روح جوڑنا کرے۔

مراتب ایمان و یقین

کیوں کہ ایمان کا تصور لغت اس عالم میں ابتدا ہو کچھ بھی ہوتا ہے وہ رب الناس کی تربیت کاملہ و انعامات کاملہ کو دیکھ کر ہی ہوتا ہے اور اسی کے بعد انسان پر یہ واضح ہوتا ہے کہ جنگ جو پروردگار ہر قسم کی ضروریات زندگی مہیا فرمائے والا ہے وہی ہر قسم کے نقص و ضرر کا بھی مالک ہے اور اسی کے حکم کے آگے سب سر نیازم کئے سر بسجود ہیں۔ اور اسی کے بعد انسان پر یہ مرتبہ یقین و حق یقین واضح ہوتا ہے کہ جنگ جسکے آگے سب کی گردنیں پست ہیں اور نقص و ضرر کی باگ ڈور جسکے ماتحت ہے ایسی ہی ذات جامع الکملات معبود و معبود خلق کو سکتی ہے اور ہاں شدہ ایسی ہی ذات جامع الامداد صاف کی حکومت کاملہ محبت مطلقہ پر مبنی ہو سکتی ہے۔ اور ظاہر ہے کہ یہ نتیجہ یقین انسان کو جب ہی حاصل ہو جاوے اسے صفت غلط کے انوار و حقانیت کو سر کیا اگر صفت ربوبیت و ملکیت سے تمکد نہ کرے تو ہر گز الوہیت کو نہ پہچان سکتا۔ فرض جیسے اس عالم میں رات کے بعد دن آتا ہے اور دن کے بعد رات آتی ہے اور عیشہ اپنی ہی میں زندہ و زانیات پسندے رہتے ہیں یہی صورت عالم باطن کے کیل و نہاد کی بھی ہے یعنی کبھی انبساط نور سے دل پر روز معنوی طلوع ہوتا ہے تو کبھی عکس و غفلت، انقباض و قسوت کی کالی گھنائیں دل پر مسلط ہوتی ہیں۔ دہر بھی عشر ہوتا ہے

تو بھی یر۔ بھی تم آتے ہے تو بھی سرت کما قال تعالیٰ ان مع العسر یسرا۔

انبیاء علیہم السلام کی نورانیت پر شب و سواں نہیں آتی

ہاں مگر حضرات انبیاء علیہم السلام کی مثال بعد حصول نور نبوت اس بارہ میں ان ممالک کی سی ہے جن میں دن ہی دن رہتا ہے اور رات آتی ہی نہیں۔ یا آتی ہے تو اسے نام ہی آتی ہے اور اس بارہ میں ان کی اور ہماری حالت بعینہ ایسی ہی ہوتی ہے جیسے ہم اور آپ شب کے وقت اپنے مکانوں میں بجلی کے سو سو کنڈیل پاد کے قلعہ روشن کر کے رات کو دن بنالیا کرتے ہیں۔ بہر حال جبکہ عالم ارواح کے کیل و نہار کی بعینہ وہی صورت ہے جو عالم فانی کی کیل و نہار کی ہے فرق ہے تو یہ ہے کہ یہاں چھپن میں رات دن کا چکر پورا ہو جاتا ہے اور وہاں غر بھر میں۔

نماز اور اسکے اوقات اور ہر ایک کی حکمت

تو ہمیں سے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فریض نماز اور انکی حکمت پر غور فرمائیے۔ نیز ان کے رسی و جری ہونے کے ٹر پر بھی غور و تدبر کیجئے سوچوں ہی دیرانے فکر میں مستغرق ہو جئے تو واضح ہو جائے کہ رات اور دن کے چونکہ تین تین منے ہیں اور کل کھلائے کیل و نہار چھ حصوں پر مشتمل ہیں اور ہم یہ بھی بیان کر چکے ہیں کہ شب و سواں کو نور ایمان کے ساتھ دہی نسبت ہے جو رات کو دن کے ساتھ ہوا کرتی ہے۔ اسلئے دن اور رات کے ہر ایک حصہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر بوج حضور کے اکمل الحاق اور افضل البشر ہونے کے اور آپ کی امت پر بوج سیدہ الامم ہونے کے ایک ایک نماز فرض و واجب کی گئی یعنی تین نمازیں تو دن میں اس طور پر مقرر کی گئیں جو دنیا کے کاروبار میں انسان کو خدا سے الگ نہ ہونے دیں اور تین نمازیں شب کے ہر ایک حصہ میں ایسی مقرر فرمائی گئیں جو ازاد پر نور کا باعث ہوں اور واقع و مصاد شیطانیہ ہوں تاکہ شب کی کیفیات تنفر و دن میں کام آویں تو دن کی کیفیات انقباض شب کے لئے معین ہوں۔ اور اس طرح دن رات غر ایمان پر آجاری کی نور سے جلد ہی دنیا میں شربت ایمانیہ برآمد ہو جائیں۔

مغرب کی رکعات ثلاثہ اور انکار

چنانچہ شب کا پہلا حصہ مغرب کا وقت ہے جبکہ آفتاب غائب ہماری نظروں سے اوجھل ہو جائے تو اس حصہ میں مغرب کی نماز قائم کی گئی جو شب کی تمام نمازوں میں اول ہے اور انکی رکعات ثلاثہ کے نور نے ایسی ہی طرح

بندہ مؤمن کے قلب پر طلوع کیا ہے جیسے آسمان دنیا پر شب کو مثلث شکل کا ستارہ طلوع ہوتا ہے اور اسکو کچھ کر انکی حقوق، خدا کی حمد و ثناء کرتی ہے اور انکی رکعات ثلاثہ شب کے تینوں حصوں کو شیطان کی زد سے بچانے کے لئے ایسی ہی طرح احاطہ کر رہی ہیں جیسے قلب مؤمن کو تینوں سطحوں سے تجلیات صفات ثلاثہ نے گھیر لیا ہے یا اس مثلث ستارہ نے جیسے اپنی نورانیت اور ایک دوسرے کے جذب انقباض سے آسمان کا احاطہ کر رکھا ہے۔ مغرب کی نماز اگر ایک طرف شیطان کے مرجعہ لطیفیت پر سوسنی صدور الناس کے لئے دافع و مزیل ہے تو دہی رکعات ثلاثہ سے دوسری طرف رب الناس کے کمال ربوبیت اور ملک الناس کے کمال ملکیت اور آلہ الناس کے کمال الوہیت پر بھی درجہ بدرجہ شاہد ہے۔

نماز عشاء اور نماز تراویح رکعات سبعہ کی حکمت و مشابہت

مٹی بذا عشاء کی نماز اور انکی رکعات اربعہ شب کے دوسرے حصہ کے لئے بڑے اوقات شر و دہانہ ختام احسن و مگر قناری شیطان عدو یمن اور ہر تو دھست ملک الناس ہے۔

صلوۃ الوتر اور صلوۃ اللیل

تو صلوۃ الوتر عوام الناس سے لئے انکی سولت کی خاطر مثل اللیل کے حصہ میں قائم مقام ہے اور صلوۃ تہجد جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے آخر لیل میں فرض کی گئی تہد و صوا و قاطع مابین شیطان اور پر تو صلوۃ اللیل الناس ہے اور صلوۃ وتر اور صلوۃ مشاء کی رکعات سبعہ ایسی ہی خراج قلب انسانی کی اصلاح و تدبیر کرتی ہیں جیسا کہ سچے سیارات اپنے کور و سرگراں چکر لگا کر اور محوم کر اپنے خالق کے مقدر و نظام قدرت میں تاثیر کر کے اعلیٰ بصیرت کو اپنا فریضہ شیدا بناتے ہیں اور ان رکعات سبعہ کے یہ انوار سجدہ عید انسان ایک ہی رخسار اپنے قلب میں پیدا کر کے اپنی روح و جسم میں تہجد و تاثیر لطیف پیدا کرتے ہیں جیسے یہ حدیث سبعہ حسب تحقیق مرزا شایہ عالم میں تاثیرات بآذن اللہ پیدا کیا کرتے ہیں۔

فرض شب کی یہ تینوں نمازیں تو شب کے بحر قناعت تمام گزرنے اور بندہ کو اپنے رب سے فریب تر بنانے کے لئے تھیں چنانچہ ان اوقات سکون میں جو نمازیں بھی بندہ عاجز نہ آوے ان میں اس متا جات و بکار گاہ غالب قدا۔

فجر کی نماز وقت جمال میں

اب دن کے تینوں حصوں کی نمازوں کو لیجئے تو اس میں شب سے بھی

جس میں وہ بڑھتا ہے اور دوسرا وقت شباب کا ہے جس میں آفتاب غالب خط استواء پر بیٹھتا ہے اور عالم عالم جمیع اشیاء سے کئی کوئی روح نضر بحر کبھی اسے نہیں دیکھ سکتی۔ تیسرا وقت کمال ہے جس میں جملہ کیفیات نادر یا یہ تحلیل کو یوں مچتی ہیں جو سحر سے زوال تک کا وقت جلال رب الناس کی ترتیب ہائے بے پایاں کا سمجھنے اور ظہر کا وقت ملک الناس کے جلال کا وقت سمجھنے اور وقت عصر کمال ہے جو آدھ انسان کے لئے صرف ہو نیکاروں اور بے یمنی و جہ ہے کہ جب دن میں کمال و عروج بڑھتا ہے اسی کے بعد نماز میں ارکائی جاتی ہیں اس لئے فجر سے لیکر عصر تک دو مہینوں میں کوئی نماز نہیں۔ اور ظہر کے بعد تہ جو سلسلہ شروع ہوا تو آدھے ہی وقت میں اوسط تین نمازوں کا ہو جاتا ہے۔

ظہر کی نماز وقت جلال میں

بہر حال فجر کی نماز کے بعد سے دنیا کے کاروبار علیٰ العموم چونکہ شروع ہو جاتے ہیں جس میں کسی کو لطف ہو تا ہے اور کسی کو نقصان کسی پر کوئی ظلم کر تا ہے تو کوئی کسی کے ظلم کا فکرا ہوتا ہے اس لئے اذانِ عمر کی نماز تاخیر کی گئی۔ تاکہ ملک الناس کی عدالت جلال میں جسکا بیچنا ہے چاہے رائے کرے اور جس نے جسکا حق نصب کیا ہے یا جس نے کسی کو بلا وجہ ستایا ہے تو دیکھے پر خلاف ملک الناس کی عدالت میں دعویٰ دائر کرے اور ایک اونٹنی سے اونٹنی مسلمان کو اس کا حق ہے کہ کئی چاہے تو وہ بڑے سے بڑے بادشاہ کے مقابلہ میں خرافہ کر دے کیونکہ دربارِ خداوندی میں امیر و غریب بادشاہ و فقیر ایک ہی صف میں کھڑے نظر آتے ہیں ہاں محرم ہے وقت چونکہ جلالِ خداوندی کا وقت ہے اس لئے اس وقت جلال میں جو بھی عرض معروض ہو چکے ہیں وہ اور جو حمد و ثناء بھی کی جائے دلی زبان سے کی جائے نہ مقتدی ہی زور سے حمد و ثناء کرے نہ امام ہی بجز اسکی کبریاں و بڑائی کے اعتبار سے کوئی حرف زبان سے آواز بلند نہ کرے۔ بلکہ ہر شخص ملک الناس کی ہیبت و جلال کے آگے دم بخود نظر آئے اور ہر ایک کے پیش نظر ہر ایک رکعت میں ملائکہ اربابہ جبرئیل، وائیل، میکائیل، و عزرائیل کا ادب ہو کہ جلالِ خداوندی سے کس طرح یہ چاروں فرشتے فاش و متضرع ساکت و صامت ہیں اور بندہ و خلق کو تقربِ خداوندی حاصل کرنے کے لئے اسکی ضرورت ہے کہ ہر ایک رکعت میں اگلے نقش قدم پر چلے ہر ایک مقرب کے خشوع و خضوع کا رنگ پیدا کرے۔

عصر کی نماز کا وقت کمال

اب وقت عصر کو سمجھیں جس میں جملہ کیفیات نادر سے سٹ کر پائے تحلیل کو یوں مچتی ہیں اور محلاتِ نماز میں شخصیں و جامیعت پیدا ہو کر کمال حاصل ہونے لگتا ہے سو یہ وقت کمال و یک اسکو مقتضی ہے کہ انسان اسی ذات جامع

نماز فجر کی نماز ہے اور یہ گویا اس وقت اسفار و ظہر اور زمانہ خاص میں ہے جسکو تہ پورا دن کہہ سکتے ہیں اور نہ پوری رات کہہ سکتے ہیں۔ نہ اسکی چٹکتی ہوئی چاندنی چاند کی شرمندہ احسان ہے نہ اسکے نور میں نور آفتاب کی صورت ہو رہا ہے۔ بلکہ جنت کے لذات کی یہ ایک تمویذ کی جھلک ہے جس پر فطرتِ دل کی کلیاں کھل جاتی ہیں۔

غرض اس سمانے اور جنت کے مشابہ وقت میں سب سے پہلی نماز فجر کی نماز ہے جو سوتوں کو بیدار کر رہی ہے۔ اور اہل بصیرت کے لئے اپنے سمانے وقت سے بادشاہِ عالم امکان یعنی سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت کی قیامی و سمانے مبارک کا نقش قیام دینا ہی کے وقت سے برابر دنیا میں پیش کر رہی ہے اور یہ نماز اپنی دونوں رکعتوں سے رات دن کو ماننے کے لئے آفتاب و مہتاب کی طرح اس پر شاہد ہے کہ بندہ نے اعتقاد ضروریاتِ نادر و تفکرِ انوارِ شب میں دل بھر کرئی کھولی کہ جو بھی ملک رب الناس و رب المہجیل سے عرض معروض کرنا مستحسن ہے اسی وقت جلال میں اسے متفصل کہہ سن لیا ہے کیونکہ اس کے بعد اسے زوالِ آفتاب تک دنیا کی ہر قسم کی محنت و مشقت میں لگنا ہے اور جہلِ سحر و بہانہ باللیل بیکر شب کو بندگانِ خاص نے عالمِ ادراج میں اپنا نمایاں اثر قائم کیا ہے اسی طرح فرسان یا تبار بکر اب انیس عالمِ اجسام میں ہی فضلِ ربی تلاش کرے میں غنت و کاوش کرے اور عالمِ اجسام میں باغزت و دغیرت زندگی بسر کرنے کے لئے اپنے عزیزوں پر ٹھہرے ہو سکتی استعدادِ رب الناس کی مدد و رحمت سے پیدا کرئی چاہئے۔ اور اپنے غریب و معذور بھائیوں کے لئے ہر محنت و بڑا ہے اور جو کیفیت امانت و امانت، تقویٰ و طہارت کی قلب میں شب بھر پیدا کی تھی اب اس کے ظہور و آفاق کا وقت آیا ہے لہذا شیطان تو اس تک و دو میں ہے کہ جو رات بھر کا سرمایہ زور بندہ و خلق نے حاصل کیا ہے دنیا کے پکڑوں میں پھانس کر اسکو گوارا دیا جائے اور جو سب مہابت اور ریاضت کا سکی پیشانی پر پڑ گیا ہے معاملات کی دلی غریب و چہرہ کیوں اور دل آرائیوں میں لا کر اسے خدا سے غافل مانتے ہوئے اسے لکش بے معنی کر دیا جائے اور غیب و خلق کربت ہو کر دنیا کے جال سے مجمع و سالم نکلنے کے لئے چاہے رات بھر بندہ و خالق نے عقائد و افکار میں شیخان سے جنگ کی ہے تو اب دن میں دائرہ اعمال و معاملات سے صحیح و سالم نکلنے کے لئے بندہ و خلق کو ہر ساعت میں اس سے جدا کرنا ہے۔

غیب۔ جیسے انسان برحقین کا تئیں سمجھنا غنت فرمت آتی ہیں۔ ایک وقت عروج و ارتقاء کا آتا ہے جس میں وہ بڑھتا اور نشوونما حاصل کرتا ہے۔ دوسرا وقت شباب ہے جس میں اس پر ہمارا آتی ہے تیسرا وقت کمال ہے جبکہ اسکی عمر و فصل پائے تحلیل کو یوں مچتی ہے اسی طرح دن پر بھی ایک وقت عروج کا آتا ہے

کمال میں مستغرق رہے اور ایک حرف بھی زبان سے نہ نکالے۔ بلکہ اپنے کدورت کی کرشمہ سازوں کے لئے کو حیرت بخلائے۔

صلوۃ اللیل اور صلوۃ العصر میں باہمی مناسبت

قائماً یہی سبب ہے کہ جس طرح شب کی تمام نمازوں میں اعلیٰ و اشرف صلوۃ اللیل ہے اور جو مخصوص توحید کا رنگ لئے ہوئے ہے اسی طرح رات اور ان کی تمام نمازوں میں صلوۃ العصر اعلیٰ و افضل ہے اسی بنا پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز عصر کے متعلق فرمایا کہ جس شخص نے عصر کی نماز کو فراموش کر دی اور اس کی مثال ایسا ہے جیسے کسی کا گھر بار لٹ جائے اور دیالہ ہو جائے۔ کیونکہ وقت محدود و حقیقت تمام دن کا مغرب و غلام اور نچر ہے جیسے اہل وقت کمال میں بھی اپنی رات کو نوج کمال پر نہ پہنچا اور یہ وقت عزیز بھی، شیطان ہی کی نذر کر دیا تو اسے در حقیقت تمام دن کے اوقات کو گمراہ کر دے اور جو کچھ بھی کیا قاسب ہی ضائع کر دیا اسی لئے فرمایا گیا۔ حافظوا علی الصلوات والصلوة الوسطی۔ نماز وسطی کا تحفظ دن اور رات دونوں کی نمازوں سے حید ایسا ہی ہے جیسا کہ پانچ انگلیوں میں سے انکی انگلی تھمتانی دونوں طرف کی انگلیوں سے ہوتا ہے پس جس طرح انسان کی پانچ انگلیوں میں سے وسطی انگلی جب سی متوازن حالت میں ٹھیک وسط میں دیکھی جاسکتی ہے جبکہ اس کے دائیں اور بائیں چار انگلیاں اور اس سے بیکر و یکسو دیکھی جائیں اسی طرح نماز العصر کو بقیت چار نمازوں کے اوپر قیاس کیجئے اسی بنا پر اس نماز کا تحفظ دن کی ساتوں سے بھی ہوتا ہے اور شب کی ساتوں سے بھی اور اسی لئے اسلئے صلوۃ وسطی فرمایا گیا ہے۔

غلام یہ ہے کہ شب کے تین حصے تھے تین ہی نمازیں ایسی فرض و واجب قرار دی تھیں اور دن کے بھی تین حصے تھے تین ہی نمازیں ایسی نصب کی گئیں۔ پھر تین نمازیں تو باقار حزیل و واقع شیطنت ہیں اور تین نمازیں باقار نور ایمان کے بھانجے اور انوار کائنات کے بیہ کر نے میں حلق ہیں۔

جرعہ آب کوثر اور اس کا اثر متواتر

الغرض جبکہ چوبیس گھنٹہ میں اوسطاً ہر چار گھنٹہ میں عبادت مفروضہ سے دیا کے ہر قسم کے منکرات سے بچنے کے لئے اور ضائع مونی حاصل کرنے کے لئے جنت کا یہ جرعہ آب کوثر ہر روز بندہ کو اس کے مالک کی طرف سے پلایا جاتا جو جو ہوا ہے پھر سے پھر سے پلایا جاتا ہے صرف اس حکمہ میں اس سے نکلا کے پینے کی دیر ہے تو ہمیں انصاف سے بتاؤ کہ

ان کلمات اللہ اناس کے کلمات کا اعتراف کرے جسکی کرشمہ سازیاں اور بد قدرت کی نیرنگیاں انسان کو ہر روز یا سبقت دیتی رہتی ہیں اسی لئے اس وقت کمال میں عصر کی نماز فرض کی گئی جس میں انسان ہاتھ باندھ کر اللہ کے کلمات خداوندی کا اعتراف شروع کرتا ہے اور اپنے مجرک و غاصوشی سے ظاہر کرتا ہے۔ سو جو نبی بندہ معرفت کلمات خداوندی کا اعتراف شروع کرتا ہے تو اس پر دو حکومتیں خودی کا عالم جاری ہوتا ہے کہ اس وقت میں شیطانی دوسوں کا آنا تو کیا اور کتنا شہوتوں کا بندہ عاجز کر اپنی ہی خیر نہیں رہتی بلکہ اس کے پیش نظر یہ ہوتا ہے کہ اللہ اکبر دو آفتاب غالب جو صبح کو مشرق سے طلوع ہو کر اپنی پارک پارک اور نیلی نیلی کرکوں سے بڑھ بڑھ کر خلا ستواء پر پہنچا تھا اور معانی قدرت کے کمال نورانیت سے شرما کر دھنسا شروع ہو گیا تھا اور اس کے بعد اپنی تاثیرات کو مکمل کرنے کے لئے گھٹ گھٹ کر زوال پزیر ہوا شروع ہوا تھا اسے آج جس قدر بھی تاثیرات عالم میں باذن اللہ کر، جس قدر وہ اس نے مکمل کر دیں اب اس کے رخصت ہونے کا وقت قریب ہے دو چار گھنٹہ کا مہلت ہے دیکھئے کھلی اسکو دو بار اس کر ہمارے کوروش کرنے کا حکم بھی بارگاہ احدیت سے ملتا ہے کہ نہیں۔ اسی طرح مصلی عصر کے پیش نظر یہ بھی ہوتا ہے کہ وہ آفتاب نور محمدی جو حضرت آدم کی پیشانی سے تھقل ہوتا ہوا اپنے سر کو زاصلی پر آکر کابل ہوا تھا اور حضرت آدم علیہ السلام کی پیشانی میں آئے کے وقت اسے نور محمدی سجود کیا گیا ہوا تھا عالم اجسام میں گلی ریز ہونے کے وقت مبارک میں مقصود یا نہیں ملتا اور جسکی تکمیل بھی آفتاب ظاہری کے اسلوب پر ہوتی ہے۔ اس کا زمانہ کمال بھی اسی قدر ہے جیسے عصر سے مغرب تک کا وقت ہوتا ہے اور حضور کے خلفائے رابع بھی مکمل دین محمدی و اعلان چھالودار کے بعد سے اسی لشکر و انگیار تھے کہ دیکھئے اب آفتاب رسالت کب غروب ہوتا ہے اور قیامت کتنی سرعت سے عالم پر آتی ہے لہذا یہ وقت کمال جو آفتاب ظاہری و معنوی کے کمال و غروب پر شاہد ہے اور قیامت کا اعلان دلا ہے۔ اپنی کیفیت کلمات کے خاف سے دیکھئے اسکو تقاضی ہے کہ اس وقت کی عبادت اللہ اناس کے لئے ہوتی ہے جو اسی ایلیوت اول سے اب تک ایک مال پر قائم ہے نہ فلا کا اس میں دوش ہے نہ زوال کے گذر کی، ایسی کوئی صورت ہے جس میں اس وقت کمال میں جو امت کے لئے نماز رکھی گئی ہے وہ بھی اسکی تقاضی ہے کہ جس طرح حضرات خلفائے رابع آفتاب رسالت کے غروب ہونے کے قریب تھیں میں رسالت و مسامت فکر فردا میں مستغرق تھے اور جس طرح آفتاب ظاہری کے غروب ہونے پر اہل بصیرت متفکر ہوتے ہیں کہ دیکھئے کھلی پھر یہ نعمت ہمیں میسر بھی آئے گی کہ نہیں معترف کمال مصلی عصر خلفائے رابع کے نقش قدم رسالت و مسامت اللہ اناس کے اعتراف

روحانی ضرر متعدی ہوتے ہیں

لیکن اگر ایک شخص کی روحانی صحت بگڑ جائے اور اسکے اخلاق و ملکات باطنیہ پر شیطنت کا مرض لگ جائے تو یہ بیماری دلی بیماری کی طرح نہایت مزاحمتوں سے ہوتی ہے نہ اسکا علاج ہی ہر شخص جانتا ہے بلکہ جتنے لوگ بھی اسکی صحت میں ضرر نہ صرف اسی کو پہنچنے کا جو جتنا ہے بلکہ جتنے لوگ بھی اسکی صحت میں رہیں گے انکے اخلاق و ملکات بھی بگڑتے چلے جائیں گے اور اس طرح یہ شیطنت دہاء عام کی شکل اختیار کر لیتی ہے۔ چنانچہ افراد سے گذر کر اجتماعات میں اور رفتہ رفتہ قلوب میں رائج ہو کر نسلوں اور نسلوں تک میں سرایت کر جاتی ہے۔

قبل بعثت عرب میں شیطنت کا شیوع

اور یہی تو وہ شیطنت کہ نہ حق جو زمانہ جاہلیت عرب میں عرب پر انکی بد اعمالیوں اور برے عقیدوں کی وجہ سے مسلط کر دی گئی تھی چنانچہ اس ذات العزیز محرم النور کو ایمہ مال ہو چکا تھا کہ اگر ایک قبیلہ میں ازراہ خدا کسی کی کسی پر فیصلہ دے دیتی ثابت ہو جاتی ہے اور معمولی سی نوک جھونک ہو جاتی تو ایک گورور اٹھ اٹھ کھڑا ہونے کے لئے تلوار میدان سے نکال لیتا ہے اور کشت و خون کا مسلہ شروع ہو جاتا۔ پھر نہ صرف انکی وہ معمولی داد قبولی میں یہ جنگ محدود رہتی بلکہ ہر ایک قبیلہ کے حمایتی کفر سے ہو جاتے اور فتنہ بدعتی و پارٹی سازی کی لعنت سے یہ اوزار ایک قبیلہ سے دوسرے قبیلہ میں اور دوسرے سے تیسرے میں چاہیو پھٹا اور محرمہ کارزار گرم ہو جاتا اور یہ بغض و عداوت، قتل و غارت، کی کیفیات شیطنت، یہاں تک بڑھیں کہ ایک قبیلہ اپنے پس ماندوں کو وصیت کرتے مرنے والے کو کہتا کہ تارا را کہ ہمارے قبیلہ قتال کی لڑائی اور لڑائی سے بچتے رہنا اور جب وہ جوان ہوتے تو اپنے آپ بچا دینا کی انکی انسانیت سوز سزا شیطنت، مبتلا ہو گئی چاہتے پڑتے اور خدا کی زمین کو ناحق کے خون سے رنگین بنا دیتے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رحمۃ اللعالمین کیوں ہیں

اسی لعنت، شیطنت کہ نہ حضرت رحمۃ اللعالمین نے آکر مایا اور اپنی پر رحمت و شفقت نصبت، و تبلیغ، و دعوت الذاقر و تقصیر کی کیفیات اور انہی سے صدیوں کی اس بھڑکی ہوئی آگ کو بجھوا دیا۔ اور لاکھوں انسانوں کی جانیں بچا لیں۔ و ما لرسنک الارحمة للعالمین۔

انکے عمل کی بہت زور شور سے تعریف کرتا ہے کہ آپ ایسے ہیں اور آپ ویسے ہیں۔ اور آپ کا اپنے انسانے جنس پر اتنا بڑا احسان ہے کہ کوئی اس سے سرتابی کر ہی نہیں سکتا ایک غمازی کو کہتا ہے کہ تو خوب نماز پڑھ تاکہ لوگ تجھے بڑا پاک غمازی اور پرہیزگار کہیں اور تیرے ہاتھوں پر بیعت کر دیں اور دنیا میں تیری سر بلندی اور عینک نامی ہو اور تو صبر و اقتدار پر بیٹھنے اور خوب شہرت و عزت اپنے انسانے جنس میں ہو جس جہاں اسکی پہنچی چھڑی باتوں پر انسان نے کان لگایا اور دل میں ان خیالات کو جگہ کی اور غش بھولا تو ان سب اعمال حسد کی روح نکل جاتی ہے اور محض صورت ہی صورت رہ جاتی ہے۔

شیطان کی تجربہ کاری اور اسکا عالم شرم ہونا

چونکہ شیطان ہزاروں برسوں کا تجربہ کار بڑھا خرافت ہے اور تمام تر ہکانات کا باز۔ دست عالم ہے اسلئے کھٹ کھٹ صوفیوں کو صوفیوں کے رنگ میں اور مولویوں کو مولویوں کے رنگ میں اور جاہلوں کو انکے طرز میں ایسا چک۔ دیتا ہے کہ بڑا جو دیکھ ہر شخص یہ جانتا ہے کہ برسے عمل کا نتیجہ برا ہوتا ہے اور نیکے عمل کا نتیجہ بھلا ہوتا ہے اور شیطان بری باتوں کی طرف توجہ دیتا ہے مگر پھر اسکے بھلائے میں انسان آجاتا ہے بڑے بڑے عقلاء کو اپنے دام زدہ کر اور مکاری و فریب کے پھرس میں پھنس کر عقلاؤں کو گمراہ کر دیتا ہے اور نیکے برسے کی تیز کی قوت نہیں چھوڑتا چنانچہ ان شرارتی مسلمانوں میں پیدا ہیں کفر و شرک بدعت و دھوکے جو سارے جگہ جگہ قوی و مرکزی کارخانوں کی صورت میں عیسائیوں، گریوں، کادیانیوں، اور خود غرض خبیثہ مرکزی کی نفوس اسلامی نے قائم کر رکھے ہیں اور جو زہریلے اور مسموم اثرات ان سے عالم میں پھیل رہے ہیں یہ سب انھی حضرت شیطان کی فکار ستانیوں ہیں جنکی کو جنکی لے لے میں بچا کر بچتی رہتا ہے قحقی کو قحقی کے رنگ میں پھنک رہا ہے۔

روحانی ضرر جسمانی ضرر سے بہت بڑھ کر ہے

تحت مختصر یہ ہے کہ شیطان کا دینی و روحانی ضرر جسمانی و دنیوی مقدار سے کہیں بڑھ کر ہے۔ جسمانی محنت سے تو ایک ہی شخص کو نقصان پہنچتا ہے اور روحانی ضرر و دہری ہمارے کہ اس سے قوس کی قوس اور ملک کے ملک آباد ہو جاتا ہے جس طرح ظالموں جہاں خدا نخواست آجاتا ہے وہ گھر کے گھر صاف کر جاتا ہے اسی طرح جن انسانوں کی روئے پر شیطنت کا رنگ چڑھتا ہے تو اس سے بھی گھر کے گھر اور شہر کے شہر مڑا ہو جاتا ہے یہ ایک شخص کی جسمانی صحت بگڑ جائے تو اسکا ضرر دوسروں کے لئے اکثر متعدی نہیں ہوتا پھر مرض بھی ظاہر ہوتا ہے اور علاج بھی کچھ نہ کچھ انسان جانتے ہیں :-

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو عرب کی قوائے شلاش کا غلط استعمال تھا اسے دور کیا

جانب عربوں کی قوت چار خانہ و دو اعضاء اور قوت سجدہ و بیہوشی کا یکی تو وہ صدیوں سے غلط استعمال شیطان نے کرنا رکھا تھا جسکی بدولت انکی قوت ملتے تیرہ و تار یک اور فنا کے مرتبہ میں پہنچ چکی تھی اور اغراض و امور ابواب و اعقاب رائے نے انکے دلوں کو تنگ آلود بنایا تھا اور شرور شیطان جس قدر بھی ممکن تھے سب اس کے خاندہ دل میں موروٹی ہو چکے تھے آخر رحمت پاری سے مغرور کلوب انسانی معلم حجت ربانی، نفوس انسانی، نے جھوٹ ہو کر ان فریب خورہ جالوں کو خبردار فرمایا کہ اسے حکمت کے پار چارہ کر دینے والے انسانوں تمھاری یہ قوت سستی ہو چکی اور اسکا غلط استعمال تمھارے لئے ہی تہہ کن ہے اور جو فساد فی الارض سے خدا کی زمین کو تم نے پاک کر رکھا ہے یہ خود تمھارے لئے برپا دی ہے ایک دشمن مخفی ہے جسے تم کو اس حال پر پہنچا دیا ہے۔ اگر کہ میں تمھیں تمھاری قوتوں کا اصلی مصرف اور تمھارے مرض کا اصلی علاج بتاؤں اور اس آئے والے مذہب سے ذرا لڑی جو تمھاری اس بیجا جہالت و جرأت و مطلق انسانی سے تم پر آئے والا ہے اور وہ علاج ہے کہ اللہ فی جمل متین میں بزرگ قسم ایسا ہو کر اپنے دلوں کو خدا کے ذریعہ لڑی میں بزرگ آیت میں پھانسی چار کر دے اور خدا سے ذریعہ دلوں کی ایک فی برادری قائم کر دے و حق ان نعمتوں کو اس سے جو درود و برکت و افضا میں پروردگار کی طرف سے ان کے آباء و اجداد پر مل فرمایا تھیں تمھیں اور رحمت حق سے ان کے مردودوں کو زندہ کیا گیا تھا اور سوچو کہ وہ کونسا دشمن ہے جو تمھاری گھات میں لگا ہوا تمھاری جملہ طاقتوں کو منتشر کرتا ہے اور غلط راست پر لگا کر بتاتا ہے۔ واعتصموا بحبل اللہ جمیعاً ولا تفرقوا واذکروا نعمۃ اللہ علیکم انکمتم اعداء فالت بینکم و بین قلوبکم فاصبحتم بنعمتہ اخواناً۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قوائے شلاش کا رخ کیونکر پھیرا

چنانچہ جب حضرت معلم تحت کے اس بتلائے ہوئے ٹر کو اس وحشی قوم نے کھلے لیا اور اپنے دلوں کو رسول کے ارشادات کے لئے وقت کر دیا اپنی قوائے ملیحہ و بیکہ و سبیلہ کو سپرد خدا کر دیا۔ قوت قرہ کے کو اعداء اللہ و شائین الانس و الجن کے مقابلہ پر لاؤ اور اس بے دھڑک شیطنت کے مقابلہ پر آکر ڈٹ گئے تو دنیا نے دیکھ لیا کہ کم من فتنہ قلیلۃ غلبت فتنہ کثیرۃ

بإذن اللہ کا وہ کس طرح بلا کلفت سمجھا بتا دیا۔

فتح و ظفر کثرت و قلت پر موقوف نہیں

اور کس طرح دنیا کو یہ سستی حضرت حق نے سکھلایا کہ غلبہ و نصرت کثرت و قلت پر موقوف نہیں ہے بلکہ غالب اور مغلوب فرمانے والا صرف کار ساز عالم ہی ہے جو فتح و نصرت کی ہر کیفیت میں اپنی شان دکھاتا ہے یہی وجہ تھی کہ کبھی تو مسلمانوں کو باوجود انکی کثرت کے منہی بھر انسان سے جزیمت دلا دی گئی اور کبھی قلیل تعداد مسلمانوں سے کفار کے لشکر جبار کو زیر و زبر کر دیا گیا۔ چنانچہ غزوات اسلامی کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ کبھی تین ہزار مسلمانوں نے تین لاکھ کافروں کو گرجا مولیٰ کی طرح کٹ کر رکھ دیا اور کبھی تین ہزار نے پانچ لاکھ کے منہ جھیر دیئے۔ قوت سبیلہ کا یکی وہ محمود استعمال تھا جسکی وجہ سے مجاہدین اللہ کے انوار ملیحہ و برکات تللیہ میدان جہاد و معرکہ کارزار میں کچھ اس طرح درخشاں و تاباں ہوتے کہ کفار کی آنکھیں خورہ ہو جاتیں اور ان کے دلوں پر رعب اسلامی چھا جاتا اور فرشتوں کی اعانت فیہ انھم و اسے بنا دیتی اور مجاہدین کا جاننا پانی تلواروں کے سایہ میں و انھم فی ابدی راحۃ اور سرمدی ترس میں دیکھ کر بعد جوق و رغبت لقاء رب کی جگہ قرب میں بلا کسی جبر و اکراہ کے جام شادابی لینے اور ان مبارک اخلاق سے اپنی روح کو سرسبز و مزین کر کے راضی عالم آخرت ہوتے جسکی وجہ سے قربان و شہید خلیل الہی کا نظارہ سامنے آتا چاروا آئے والی تسلیں اسکے نام بزرگ سے عزت و برکت پائیں اور عالم باقی میں فرشتے انکے پیروں کے نیچے اپنی آنکھیں پھیلاتے اور بغیر حساب و بار دیکھ ٹوک مالک انس و جان کی آغوش نور میں جا سوتے۔

دلی کسی خوشی سے جان نہ تنگ داغ لے

لب پر تبسم اور نگہ یاری طرف

غرض بیان ہے تھا کہ شیطان کی اہل فریبان بسا اوقات صدیوں کے اسن و برکت کو ملیامت گردیتی ہیں اور معمولی سی بات کو بسا اوقات ہولناک بنا دیتی ہیں پھر غضب اور خشم ہے کہ یہ شیطنت کا رنگ بدھ خاتمہ حیات مستعار و جسم پائندہ را بھی نہیں اتار دیا یہ جری رنگ ایسا پختہ ہے کہ اگر اس وارنہل میں اس کے ازالہ کی موثر تدبیر بجلت ممکن نہ کی جائے تو کسی طرح بھی روئے سے یہ رنگ شیطانی منک نہیں ہوتا۔

مرکز خیر و شر یعنی جنت و دوزخ کی طرف کش

اسی لئے یوم حساب میں ہر ایک روح ہر ایک نفس اپنے اپنے کسب

قبول کر کے ایک ایسی کشش اپنے اندر پیدا کر لی ہے کہ ہزاروں لڑائیاں اسی کے لئے لڑی جاتی ہیں اور جب نفل کا خاتمہ ہوتا ہے تو یہی اکثر سودا چاندی ہی باہمی اتحاد کو دہاں لے آتے ہیں اور دشمنی دلوں پر سرگرم کام دیتے ہیں۔

مال و دولت کی محبت شرک خفی ہے

لیکن ہماری عقل کی بدولت اور شرک و ہوا کا یہ کبیرا شرمناک مرتبہ ہے کہ سونے اور چاندی کو تو ہم محض اس لئے عزیز رکھتے ہیں کہ انہوں نے نورانیت و آفتاب و مہتاب کو اپنے اندر جذب کر لیا ہے اور اس عالم کے جملہ کاروبار ان سے چلتے ہیں۔

معدنیات کی جذب نورانیت اور

آنحضرت صلعم کا اکتساب نورانیت

لیکن اس سے جانب نور محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں مانتے اور انکا عشق اپنے قلب میں پیدا نہیں کرتے جنہوں نے بلا توسط آدم و حوا کو سب نور فرمایا اور برادر راست اس مرکز نور احدیت سے فیض حاصل کیا جو خود آفتاب و مہتاب کو نور عطا کرنے والا ہے اور جن کے توسل اور واسطہ سے عالم آخرت کے جملہ کاروبار قائم ہیں اور جہاں اس مال کی کوئی بھی عزت و وقعت نہیں۔ کیونکہ جب ہر چیز میں نور ہی اصل ہے اور جسم و جسمانیات کا وہاں گذری نہیں تو پھر جیسے اس جسم کی وہاں کوئی پوچھ نہ ہوگی باوجودیکہ آئینہ عرصہ دراز تک روح کا یہ مسکن رہا ہے تو وہاں سونے اور چاندی کی کیا پوچھ ہوگی۔ اسی لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور جتنے بندگان ایک گذرے ہیں انہوں نے مال و دولت سے محبت نہ کی کیوں کہ انکے نزدیک اس سے انکار اور محبت ایسی ہی ہے جیسے ایک شجرہ حسانی کے موجود ہوتے ہوئے کسی شجرہ پشیمان سے اپنی چٹان کو بچا جائے ظاہر ہے کہ یہ غفلت و ناواقفیت کا مرتبہ تھا۔ عذرا مرتبہ ہے اسی مرتبہ مال و دولت پر کھٹ کر مہربان رات اس کی طلب میں نمودار یا چاندی اور سونے کے پیچھے ایمان و دین کی دولت سے قطع نظر کر لیا اور آئینہ پر من علی بنی کی لکڑی میں مستغرق رہنا بھی مدد و جہد شرک ہے اسی لئے جو لوگ اسکو جتنا زیادہ عزیز رکھتے ہیں تو یہ مال اور حج شدہ خزانہ اتنی خود انہیں ضرر پہنچاتا ہے اور انکی محبت سے جو شرک خفی پیدا ہو جاتا ہے اور صاحبان حاجت اسکو ہی پانچا کاغذی الحاحات تصور کر لیتے ہیں۔

حب مال سے اخلاق باطنی متعفن ہو جاتے ہیں

تو اس سے خود انکی باطنی اخلاق و احوال بگڑ جاتے ہیں اور انکی

و عمل کے مطابق جنت و دوزخ کے مراکز خیر و شر کی طرف کشش کر چکے۔ اور جتنے دلوں کے اندر رانی کے دانے کے برابر بھی نور ایمان ہو گا ابتداء اللہ بعد از مکاتبات عمل پھر جنت ہی کی طرف لوٹا دیے جلا چکے ہوں جن کے دلوں میں ایمان کا کوئی شے نہ ہو گا وہ سزا سنائے دی و عذاب دائمی میں گرفتار ہیں گے۔

وزن ایمان و وزن عناصر سے بڑھ کر ہے

کیوں کہ نور ایمان کو حق تعالیٰ نے اعمال میں ویسا ہی وزن عطا فرمایا ہے جیسے پتھروں کو زمین پر حق تعالیٰ نے فتن معاف فرمایا ہے جیسے یہاں پہاڑوں پر صحر کوئی وزنی چیز نہیں کہ جہاں انکو قدرت نے بنوایا ہے وہیں جیتے ہیں اپنی جگہ سے ہلنے تک نہیں اسی طرح اعمال صالحہ کے وزن کا حال بھی یہ ہے کہ صداقت و راستبازی اور دیگر اخلاقی حسن کا ثقل اور وزن جو اپنے اندر رکھتا ہے اسی کو دنیا کو وہ دھار کھاتی ہے اور وہ کسی کے ہلانے سے جتا نہیں اور زنا ایسے افراد کو ہمیشہ سونے اور چاندی میں گرفتار رہتا ہے غرض نور ایمان کو حق تعالیٰ نے ویسا ہی غلبہ اور وزن و قیمت عطا فرمائی ہے جیسے سونے اور چاندی کا وزن دیگر معدنیات پر قائم ہے اور انکی برتری تمام دھاتوں پر مسلم ہے مثلاً اگر ترازو میں ایک طرف ایلومینیم کی دھات کا ایک ٹکڑا رکھا جائے اور دوسری طرف سونے کی ایک سری رکھی جائے تو ظاہر ہے کہ وزنی جانب سونے ہی کی ہوگی ایسے ہی وزن ایمان کو سمجھنے و جہد ظاہر انکی یہ ہے کہ جو معدنی دے جس قدر نورانیت و آفتاب و مہتاب کو اکاب و سیارات کو جذب کرنے کی اہلیت رکھتے ہیں وہی اسی قدر ثقل و برتر شمر ہوتے ہیں۔

سونے اور چاندی پر روح کیوں عاشق ہے

چونکہ سونے کی دھات نے نور آفتاب کو قبول کر کے اپنے اندر جذب کر لیا ہے اسلئے یہ دونوں احاطہ نور و رحمت میں بڑی ہوئی ہیں یہی سبب سونے اور چاندی پر رون کے عاشق ہونے کا معلوم ہوتا ہے اور ہزاروں آدمی اس پر اپنی جانیں نثار کر رہے ہیں ورنہ ان پر رون کے اس بے طرح فریفتہ ہونے کی اور کوئی خاص وجہ سمجھ میں نہیں آتی۔

بجز رائج الوقت میں کو اب کاغذی سکہ بھی چل گیا ہے اور لوگ اسکی بھی اب حفاظت اسی طرح کرتے ہیں جیسا کہ سونے اور چاندی کی حفاظت کی جاتی ہے لیکن آج کل تمام سلطنتیں ان کاغذی سکوں کو بے اعتبار ٹھیرا دیں۔ اور بقیارہ میں میں ڈال کر چھوڑنے کے حوالے کر دیں۔ ہر حال جہاں تک ہمارے فکر کی رسائی ہے ہم تو یہی سمجھتے ہیں کہ سونے اور چاندی کو ہم محض اس لئے عزیز رکھتے ہیں اور اپنے گھر میں میں بچاتے ہیں کہ دراصل اس پر عاشق ہے اور عشق کی وجہ اسکی سوا کچھ نہیں کہ ان دونوں دھاتوں نے نورانیت آفتاب و مہتاب کو

حقن و شکر کی سے عام طور پر قلوب انسانی میں ایک قسم کی نفرت و حقارت پیدا ہو جاتی ہے کہ اشارہ تعالیٰ والذین یکنزون الذهب والفضة ولا یلقونہا فی سبیل اللہ فیشرہم بعذاب الیم۔ یوم یحییٰ علیہا فی نار جہنم لئلا یموتوا بہا جباہم وجنوبہم وظہورہم ہذا ما کنزتم لانفسکم فلقوا ما کنتم تکنزون۔

مال و دولت کی پائی اور اسلامی فریضہ زکوٰۃ کی حکمت

اسی لئے جمع شدہ مال زائد از ضرورت سونے اور چاندی پر خدا رب عالم نے زکوٰۃ مقرر فرمائی تاکہ یہ مال صاحب مال کو ضرر نہ پہنچائے اور اسکے دل کو ہلکا نہ ہونے دے۔ جذباتِ بخل و مصلحت، حرص ہوانہ پیدا ہوں اور جو نورانیت و آفتاب و منتاب سونے اور چاندی میں جذب ہوئی تھی جو حقیقت میں فیض خداوندی ہے اور جسکو اس بندہ اپنے لئے خاص کر کے بڑی بڑی آہنی تجویروں میں محصور کر دیا ہے۔ ارکا بڑا حصہ عام ہی رہے اور اپنے غریب انصافے بعض اسی پر تقسیم ہو اور معینہ و مفروضہ مقدار زکوٰۃ سے دولت کی تقسیم غلط نہ ہونے پائے۔

سود کی حرمت اور اسکی حکمت

اور جبکہ دولت کی تقسیم کی صحت و مقم پر عالم کے کاروبار کی صحت و مقم موقوف ہوئی تو اس سود کے متعلق بھی عقائد ثابت ہو گیا کہ وہ عالم سے کاروبار کے لئے بے سود ہی نہیں بلکہ سخت ضرر رساں بھی ہے اسلئے کہ اس عالم کے چھٹنے بھی کاروبار اور پختے بھی اسکے منافع ہیں سب کی اصل الاصل یہ ہے کہ لین دین میں مساوات ہو یعنی انصاف کا اقتضا ہے کہ اگر ایک انسان حق تعالیٰ کی پیدا کردہ کوئی چیز دوسرے انسان کو دے تو عرف و دستور کے موافق اسی قدر اسکا معاوضہ مشتری یا کاروبار سے لے کر۔ یہ تو حق تعالیٰ ہی کی شان ہے کہ وہ انسان کو ہر قسم کی نعمتیں عطا فرما کر کچھ نہیں لینا ہے اور اگر کسی وقت میں انکی جان و مال انکی سے فائدہ کے لئے بچ کر دے تو جو چیز لیتا ہے اسکو بزار کہنا ذمہ فرما کر اسکی نسل کو منافع ابدی عطا فرماتا ہے۔

دولت کی غلط تقسیم اور اسکے مفاسد

لیکن سود میں ہر ذمہ روپیہ سے روپیہ کیا جاتا ہے کوئی چیز اسکے بدل میں نہیں دی جاتی بلکہ جس چیز کے ذریعہ سے نفع دہما حق تعالیٰ کے بتایا تھا خود اسی کو انسان نے نفع نہایا اس لئے دولت کی تقسیم صحیح نہیں رہتی اور دلوں میں فساد شروع ہو جاتا ہے اسی لئے سرمایہ داری کا انجام آخر میں یہی ہوتا ہے کہ فریبوں کی جیب سے روپیہ نکال کر سرمایہ داروں کے گھر میں پھونک جائے اور

دنیا میں صرف وہ طبقہ رد جائیں ایک امراء کا دوسرا غریب کا اور ان میں باہم مستبدانہ تعلقات قائم ہو جائیں اور یہ بندہ کو سزاوار نہیں لہذا سود کسی طرح بھی باعث برکت نہیں بن سکتا۔ غرض یہ ہے کہ سود کے حلال ہونے کے بعد متوسط طبقہ کسی طرح بھی فروغ نہیں پاسکتا۔ لیکن سب جانتے ہیں کہ صرف الحالی دنیا میں جب ایسا پیدا ہوتی ہے جبکہ متوسط طبقہ موجود ہو اور تجارت و صنعت و حرفت سے لین دین کی کثرت ہو اور اسکا حامل وہی متوسط طبقہ ہوتا ہے جو راجی اور رعایا کے درمیان وسط کا درجہ رکھتا ہے یہی طبقہ ادنیٰ کو اعلیٰ سے اور اعلیٰ کو ادنیٰ سے ملاتا رہتا ہے بر خلاف زراعت اور سود و خوار طبقہ کے کہ وہ اعلیٰ طبقہ حاصل کر کے ادنیٰ طبقہ کو اپنا پابند بناتا ہے اور یہی اعلیٰ طبقہ اپنی حکومت کے تشہ میں ادنیٰ طبقہ کی ضروریات کی مطلقاً پرواہ نہیں کرتا۔ اور حصول زر کے لئے ہر قسم کے جوڑ ستم ظلم و استبداد پر اتر آتا ہے اور دولت کو عوام الناس سے ٹکا کر طبقہ امراء میں پروچھا رہتا ہے جسکا نتیجہ فساد فی الارض ہوتا ہے جیساکہ ہندوستان دیوبند میں آج کل حالت رہ رہا ہے۔

حکمت زکوٰۃ

الغرض حسب سود اور طبقہ زکوٰۃ کی حسب اصل یہ ہے کہ دولت کی تقسیم صحیح رہے یعنی امراء غریب سب کے حوائج پورے ہوتے رہیں اور مال و دولت کے اس فیض خداوندی سے حسب راجہ و استعداد سب ہی مستفیع ہوں۔

بخل کے نتائج اور اسکی مذمت

یہی معلوم ہوا کہ جو لوگ بلا وجہ مال کو روکتے ہیں وہ در حقیقت مقصد خداوندی کے پورے ہونے میں حائل ہوتے ہیں اور یہ ایسا ہی ہے جیسے کوئی شخص پلٹے ہوئے دریا کو بند کر دے۔ ظاہر ہے کہ جہاں پانی کو روکا جائے گا وہاں پانی میں حقن و دباؤ آجائے گا اسی طرح جو لوگ مال، دولت کو بلا فائدہ روکتے ہیں اور خدا کے ان خزانوں کو اپنی ملک سمجھتے ہیں اور بخل و انحراف ان سے یہ ہوتا ہے کہ لوگوں میں ہماری عزت و شہرت ہو وہ در حقیقت رفتار قدرت کے مقابل آتے ہیں جسکا نتیجہ یہی ہوتا ہے کہ انکا باطن سڑ جاتا ہے اور بخل و مصلحت کے گندے جذبات ان کے قلب میں پیدا ہو جاتے ہیں اور جنم کی آگ میں اسی وقت سے سائب اور کچھ اسکی دشمنی کے لئے پیدا ہونے لگتے ہیں۔

دنیوی و اخروی حرمت و وجاہت نور ایمان کیساتھ ہے

رسال سے یہ بھی معلوم ہو گیا کہ چاندی اور سونے کو منع کر کے انکی جمعیت سے عزت حاصل کرنا اور اپنے کو عزت و راجہ سمجھ لینا بھی عین حماقت

شیطن کی سزا کیوں ہے

جاننا یہی وجہ ہے کہ کافر چونکہ شیطن کے مرض میں ہمیشہ گرفتار رہتے ہیں اور مال و دولت کے جمع کرنے میں بھی ہر آن مستغرق رہتے ہیں اس لئے انکی سزا بھی ہر ہی تجویز کی تھی ہے۔ کیونکہ ہم اوپر بیان کر آئے ہیں کہ شیطن کا کام دھنسی کا ہے اس لئے بعد از حساب اعمال و درجہ کے کمزوروں میں گرفتار ہونا عیب الہی کی دہشت ہوئی آگ میں کافروں کو جہنم ضروری ہوگا کیونکہ نور توحید و رسالت کا کوئی ادنیٰ صاحب بھی ان میں نہ ہوگا۔

جس طرح وہ آگ ہمیشہ مشتعل اور سوزاں کھلاتی ہے جو ہر ارادہ سال ہے برابر آتش کدہ میں جل رہی ہو اور ایک منٹ کے لئے بھی خاموش نہ ہوئی ہو نہ اسپرانی کا کوئی چھینٹا پڑا ہو اور وہ آگ کم سوزاں کھلاتی ہے جس پر پانی بھی ڈالا جائے اور اسے ٹھنڈا بھی کیا جائے

مسلم عاصی اور کافر مشرک کی سزا کا باہمی فرق

اسی طرح مسلم عاصی اور کافر مشرک کی سزائیں بھی فرق ہوگا کیونکہ کوئی مسلم عاصی ایسا نہ ہوگا جسکے قلب میں کسی نہ کسی درجہ میں ایمان کا کوئی ذرہ اور شے نہیں اس لئے اس پر جہنم کی آگ اگر اثر بھی کرے گی تو اس کی ٹھنڈائی جائے گی اسکو ایسا دوا اشتعال میں نہ لائے گا اور کفار کے قلوب میں ہر کے ساتھ بھی نہ ہوگا۔ لہذا ہر ایک دوا سی لئے عذاب میں پڑے رہیگا۔

انجذاب نور میں انسان کی مشابہت معدنیات سے

چونکہ مسلمانوں کے دل میں نور توحید و رسالت کے جذبہ الہی صورت اختیار کر رہا ہے جو سب سے زیادہ نور چاندی نور آفتاب و ستارے کو جذب کرتے ہیں اور جب سونے اور چاندی میں ناقص دھاتوں کا ملا زیادہ ہو جائے تو آگ میں پڑ کر اسے خالص کیا کرتے ہیں اور آگ صرف کھوٹ ہی کو جلاتی ہے فی نفسه سونے اور چاندی کو نہیں جلاتی اور آگ میں سونے چاندی کا ملا ہوا سراسر رحمت ہوتا ہے اسی لئے کوئی مفید دھاتوں کو بے مقصد نہیں کھنکد۔ ایسے ہی رحمت کو کس لئے خدہ آتش کر رہے ہیں۔

مسلم عاصی کیلئے جہنم سراسر رحمت الہی ہے

اسی طرح مسلم عاصی کا جہنم میں ڈالنا بھی سراسر رحمت الہی ہے کیونکہ جنت میں وہی قلب داخل ہونے کے لائق ہے جو ہر قسم کے فتنوں میں یکجہل اور آلائش شیطانی سے کھرا اور پاک ہو۔ اسی لئے جن لوگوں نے یہاں اپنے دل کو شیطن کے کھوٹ سے پاک نہ کیا اور نیک نفس کو طرف

ہے کیوں کہ عزت و جاہت تو فیض خداوندی کے پھیلانے والوں کو حاصل ہوگی نہ انکے روکنے والوں کو عزت و جاہت اصلی تو ایمان محمدی کے نور کے ساتھ واجب ہے چاندی اور سونے کی نورانیت و کشش عالم بالا میں ظاہر ہے کہ عزت و اسوۃ تک پیدا نہیں کر سکتی جب تک کہ ایمان محمدی کا نور اپنے ساتھ شامل نہ ہو اور جب مال و دولت ایمان کے ساتھ جمع ہوگا تو حق مال پانا کدہ دینی و اخروی ہونے پانچا فرض اگر محض روپیہ چیز سے عزتیں قائم رہا کرتیں چکا فوری اثر یہ ضرور ہے کہ انسان اپنے ہم جنس کو سونے اور جب تک روپیہ چیز کی مدد جاری رہے اس وقت تک اس سے لوگ راضی ہو جائیں۔

یورپ مال و دولت کی بلیا میں گرفتار ہے

تو وہ قریب ہمیشہ عزیز رہا کرتے ہیں جو اربوں اور ملینوں کو دیکھ کر ہلکے ہیں لیکن وہ کچھ سمجھتے کہ اس شرک و حق کی وجہ سے آئے دن کس طرح جلائے عذاب رہتی ہیں اسکا مطلب یہ نہ سمجھا جائے کہ میں مسلمانوں کو مفلس بنانے کی یاد میں اسے قطعاً بے تعلق ہونے کی تلقین کر رہا ہوں میرا یہ غلط فہمی نہیں بلکہ میں حصول و شائے الہی کے ساتھ حصول دولت کو بہت ضروری اور اچھا سمجھتا ہوں میرا مطلب صرف یہ ہے کہ جو چیز بھی ہو اللہ کے لئے ہونی چاہیے۔

نہ مر دست آگہ دنیا دوست وارو

اگر وارو دیرائے دوست وارو

بہر حال جس طرح مال و دولت سونے اور چاندی کو دیگر سامانوں پر فضیلت و فوقیت ہے اسی طرف نور ایمان کو حق تعالیٰ نے مال و دولت پر فضیلت و کرامت عطا فرمائی ہے اسی لئے انسان کے ملکات و اخلاق کے اعتبار سے انکے کمرے اور کھونے ہونے کی تشبیہ حدیث میں سونے اور چاندی جیسی آئی ہے الناس کالاعادن الخ

آخرت میں زندہ رکون ہونگے

اسلئے جس قدر نور ایمان کسی کے دل میں ہوگا اسی قدر وہ عظیم حساب میں و دوڑتی اور بھاری ہوگا اور جس قدر جس کے اعمال اخلاص و ایمان کی روح سے خالی ہوں گے اسی قدر وہ ہلکے ہوں گے۔ فلان من قلت موازیہ الخ نور جیسے جسکے اعمال ہوں گے دیسے ہی سناج سائے آجاویکے دنیا میں بدی کی ہوگی تو بدی سائے آجائگی اور اگر بھلائی کی ہوگی تو نیکی سائے آجائگی۔ فغن يعمل مثقال ذرة خیرا یروہ الخ

رحمت سے اسکے دل کی برائیوں کے کھوٹ کو ایک دم سب کر کے فوری اور جنت کے قابل کر دیا اور نہ چاہیگا تو صحائف نہ کرے گا اور نہ دنیا میں رہ کر کشتی ہی ریاضت کیوں نہ کی ہوگی۔

خلاصہ یہ ہے کہ جس طرح کوئی انسان شیر اور بھیڑیے سے دو سنی کر کے کبھی فلاح کو نہیں پہنچ سکتا ہے اسی طرح جو انسان اپنے آپنی دونوں دشمن و حاسد شیطان کے پھنسلے میں پھنس جائیں وہ بھی کبھی فلاح کو نہیں پہنچ سکتے جس طرح دریا کے دجور سے باوجود اس کو آنکھ سے نہ دیکھ سکے کے اپنی حرکات و سکنات کی وجہ سے کوئی خفص انکار نہیں کر سکتا ہے اسی طرح دشمنی و بغضات و خلفائات اور غفلت کو گناہ کے بڑے پھنسلے رہنے اور انکے مشابہات کی وجہ سے کوئی مجبور انسان بھی شیطان و ملائکہ کے دجور سے انکار نہیں کر سکتا۔

جمال نشیب ہو پانی وہیں مرتا ہے

یہ قاعدہ ہے کہ جمال دولت ہو چڑھو وہیں اگر نغب لگاتے ہیں سو مومن کے لئے ایمان سے بڑھ کر کوئی دولت نہیں اور شیطان سے بڑھ کر اس دولت کا کوئی دشمن نہیں یہ توجہ ہی کی خصوصیت ہے کہ وہاں جو بھی سخت ہوگی وہ دوائی ہوگی اور ہر قسم کے نقصان سے پاک ہوگی نہ کوئی حاسد ہوگا نہ توہم و اڑال کا کوئی خطرہ ہوگا لیکن :-

حسد کے معنی اور اسکے نتائج بد

یہاں پر ترانسان کو اگر دولت ایمان ملتی ہے تو شیطان کا حسد اسکی ساتھ لگا ہوا ہے اس سے اگر نیچے بیٹھا پہچانتے ہیں تو وہ صرف انبیاء علیہم السلام ہی خدا کی توجہ و خاصہ کی بنا پر پہنچتے ہیں۔

حسد کے معنی یہ ہیں کہ جس شخص پر جو نعمت تقام ازل کی طرف سے نازل ہوئی ہے اس نعمت کا حقد اور حاسد اپنے کو سمجھے اور اس مستحق و احق سے اس نعمت کو چھین لے جائے کی فساد مسمی کرے۔ سو در حقیقت حاسب حق تعالیٰ کی تقسیم نعمت کو بغیر هیچ جا کر مہر معترض ہوتا ہے اور دراصل اسکا مقابلہ تقسام ازل ہی سے ہوتا ہے لیکن خداوند عالم کا تو کچھ بڑا نہیں سکا اعلیٰ محمود کے نہ رات بچھے ہار جاتا ہے اور طرح طرح سے اس کی نعمتوں کو چھیننے کی فکر میں مستغرق رہتا ہے۔

ایک خاص بات حسد میں یہ دیکھی جاتی ہے کہ حاسد اپنے فعل کو قبیح بھی نہیں سمجھتا بلکہ اعلیٰ فعل میں دوسروں کو شریک کرنے کی تدبیریں کرتا رہتا ہے اور یہ گناہ کا مرتبہ ہی خطرناک مرتبہ ہے کہ انسان گناہ کو گناہ بھی نہ سمجھے۔

مستوجہ نہ ہونے انکو بعد گفت و غم عالم آخرت میں مکافات عمل کی وجہ سے نار جنم سے اپنے دل کا غیر اختیاری و اضطراری تزکیہ کرنا ہوگا اس لئے جتنا جس میں حسدیت کا کھوٹ ہوگا سی قدر ہمارے جنم اس قلب کو اپنے اندر روکھی کی

نار میں نور کب تک رہ سکتا ہے

اور جب قلب میں شل غاصل سونے کے نوری نور پانی رو چاہیگا تو پھر اس قلب اور نفس کو نار جنم اپنے حلقے سے نکال چھینے کی اور وہ اعتراف کی ہوائیں لیتا ہوا آخرا اپنے مرتبہ و استعداد و عمل کے مطابق دارالنعیم میں پہنچ جائیگا۔ اور جنم میں پھر وہی سیالوں اور ہر قسم کی شیلٹ والے رہ جائیں گے۔

جنم کی اصلی غذا انکار ہیں

جن میں نور توحید و رسالت کا کوئی جوہر نہ ہوگا جیسے آم کے درخت پر آب ہی کا پھل آسکتا ہے کیلئے کہ درخت پر کاتنے ہی نمودار ہو سکتے ہیں زمین میں جیساوات ڈالا جائے وہی سیال درخت آگ سکتا ہے یہ ممکن نہیں کہ دان ڈالا جائے کھیل کا در آگ آئے درخت کسی اور چیز کا اسی طرح اسباب نظم عام کا اقتضاء تو یہی ہے کہ اس دارالعمل میں اگر عمل کیا جائے شیلٹ کا تو اسکی سزا اور ہو اور اگر نیک عمل کیا جائے تو جزا اسکی نور ہو۔ جواز سببہ سببہ مثلاً

انکار کا ناری ہو نا خودائے عمل سے ثابت ہے

غالباً کسی سبب ہے کہ مشرکین و انکار اکثر اپنے مردوں کو پہلے ہی ہی میں جلا کر اپنے آپ ہی اپنے ہاری ہونے پر گواہ بنتے ہیں اور مال و دولت کی محبت میں غرق ہو کر بار اللہ اور نذاب روحانی کی اپنے اندر راہبت پیدا کرتے رہتے ہیں نار اللہ العوحدۃ النبی تطالع علی القنفذہ نیز جس طرح بخاری آگ اور غم کی پشت انسان کو ہر طرف سے گھیرتی ہے اور پہلے قلب کو پڑتی ہے اور اسکے بعد جسم پر اسکا اثر ہوتا ہے اسی طرح جنم کی آگ پہلے دل کو لپیٹنے کی اور اسکے بعد جسم پر اثر کرکے پھر غم کی آگ اور بخاری حرارت تو کسی وقت کم بھی ہو جاتی ہے مگر آتش قلبی تو ایک پل کے لئے بھی سہلست و جہنم نہ لینے دیتی مگر حال نظم عالم کا اقتضاء تو یہی ہے کہ عمل اگر کسی کا ہاری ہے تو سزا بھی اسکی نار ہی ہونی چاہئے اور اگر نورانی عمل ہے تو جزا اسکی نورانی ہونی چاہئے لیکن خداوند عالم اور مسبب حقینی چونکہ اسباب کا پابند نہیں ہے اور اگر اسباب کا وہ پابند ہو جائے تو خداوند خدائے اس لئے اسے متعکبات نظم کے خلاف بطور خرق و عداوت کچھ امور ایسے بھی رکھتے ہیں کہ اگر وہ ایک گناہگار سر تپا محبوب کو چاہیگا تو بہشت میں داخل کر دے گا اور نور بخاری اور خود ہی اپنی نظر

دوستی کی پیرایہ میں دشمنی

اور اس پر طرہ یہ کہ اس دشمنی کا عنصر بھی بادی النظر میں ضرورت معلوم ہو چکا ہے۔ دشمنی جو دوستی کے پیرایہ میں ہوتی ہے یہی خواہی نظر آئے حقیقت میں دشمنی کا یہ ایسا ہی خوفناک مرتبہ ہے شیطان بظاہر انسان کو تکلیف میں مبتلا نہیں کرتا بلکہ بال دولت زن و فرزند عیش و طرب کے محضوں میں چھپا کر اوہر میں دھکا دیتا ہے انسان اس دقیق اور قافی و مکدر عیش کے پکر میں آسانی چھنچھن چاتا ہے اور اس کا جسم وادراک منقطع ہو جاتا ہے۔ نہیں سمجھتا کہ شیطان نے اس کو دائمی راحت اور بادی سرت سے مسخر کر دیا اور اس کو مزہ جو سخاکت کی تحریر کی کے لئے فرصت قلیل اور اس کا بہترین موسم سے اس کو کیسے خاردار غلوں کے بونے اور کاٹنے میں صرف کر دیا۔ غرض شیطان کی دھوکہ بازی کو کمال تک بیان کیجئے۔

شیطان کی دھوکہ بازی کی ایک مثال

یہ ایسی حالت بعینہ ایسی ہی ہے جیسے بھلے انسان آدمی کو کوئی دھوکہ باز آدمی چاندنی کا روپ دینے کے بجائے کاشی کا چٹل روپ دے لاکر دیسے ظاہر ہے کہ شکل صورت تو ان دونوں سکول اور روپوں کی ایک ہی ہو گی لیکن جب آدمی بازار میں چٹل سکہ چلائے جائیگا تو ایک کوڑی میں بھی اسے کوئی نفا پسند نہ کرے گا بلکہ اتنا چلیس کے پھندے میں چھنچھن جائے گا تو جب نہیں۔ یہی صورت شیطان کی دھوکہ بازی کی ہے کہ مسلمانوں کو اسی طرح دینا ہے تو فی الحال ان چند روزہ راحت اور مسرتوں میں چھپا کر ابھی راحت اور مسرت سے عروہ کے گمراہی کا پتہ نہ لگاتا ہے۔

شیطان کا تمثیل جسمانی و روحانی

تقدیر مختصر یہ ہے کہ شیطان لباس انسانیت بھر مقل ہو تا ہے اور ماسوا کی لباس میں انسان کو دھوکہ دیتا ہے اور کبھی متعش نہیں ہوتا بلکہ برائیوں کا انتقام دل میں کرتا رہتا ہے اور خلعت و قنات کے پردے انسان کے دل پر کیے بعد و جگر۔ اسی خیریت ڈالتا ہے کہ انسان جناب باری کی طرف متوجہ ہونے کی فرصت ہی نہ پائے اور پھر گنہگار کی قسب کی وجہ سے حیات دنیا پر مطمئن ہو جائے اور اس کے ذہن مضطرب شیطان عبادت کا پردہ ایسا ڈالتا ہے کہ جس کی وجہ سے انسان آیت و بانی میں غور و فکر سے محروم ہو جاتا ہے اور اس کا نظام نہایت برباد ہو جاتا ہے جیسے آدم کی اولاد میں جب کسی فرد کا اضافہ ہو جاتا ہے تو اسی وقت سے مال باپ اس کی تربیت شروع کر دیتے ہیں اسی طرح شیطان بھی ہر

حسد جنم کی آگ ہے

چونکہ اصل الامل حسد کی شیطنت ہے اور یہ دوزخ کی آگ کا ایک پر تو ہے جو قلب حاسد کو ہر وقت جلائے رکھتا ہے اور اندر ہی اندر آتے گھلائے رہتا ہے۔

شیطان دوزخ کی آگ دل میں لگاتا ہے

اس لئے شیطان دن رات ایک انسان کو دوسرے انسان سے لڑا کر ایک کی نعمت کو دوسرے سے زائل کر کر اپنا کد کار بناتا رہتا ہے اور چاہتا ہے کہ جس طرح میں حسد آدم کی وجہ سے مردود ہار گا واپسی ہوا، ہوں آدم کی اولاد کو بھی ایسی ہی عیسائیاں کر چھوڑوں جیسے خدا ہر عالم کی تربیت چھ کے پیدا ہونے کے وقت ہی سے شروع ہو جاتی ہے اور مرتے دم تک خدا کی رہنمائی اور ہر اسکے شامل حال رہتی ہے۔

شیطان کی ایذا رسانی مدت العمر رہتی ہے

اسی طرح شیطان کی ایذا رسانی بھی پیدائش ہی کے وقت سے شروع ہو کر مرتے دم تک رہتی ہے۔ چنانچہ حدیث میں آیا ہے کہ جب بچہ پیدا ہوتا ہے تو شیطان اس کے چوکے لگاتا ہے اور جب اس کے کان میں اسلام کی آواز پہنچتی ہے تو شیطان اس کے کان میں لگاتا ہے۔ یہ تو بچپن کی حالت ہے جب انسان کے اس عالم سے کوف کا وقت آتا ہے تو اس وقت بھی شیطان کی دشمنی کم نہیں ہوتی بلکہ سارا زور دینا ہی وقت لگاتا ہے اور قبض روح اور حالت نزع میں اس کی انگلی کو شش کرتا ہے کسی طرح انسان کا خاتمہ ایمان و تعلق باللہ کے ساتھ نہ ہو اور اس کا بدنہ اعمال (دریکارز) خراب ہو جائے اور ساری عمر کی محنت اکارت چلی جائے اور عالم آخرت میں اسے کوئی پروانہ ہدایت نہ مل سکے۔ ظاہر ہے کہ اس سے بڑھ کر کیا دشمنی انسان کے ساتھ ہو سکتی ہے کہ ایمان کا سرمایہ اس کا ضائع کر دیا جائے اور عالم آخرت میں اسے مفلس کر کے یکہ و تھکا کر ڈال دیا جائے۔ یوں تو تمام ہی دشمنی نہ ہوتے ہیں اور اللہ ہی کی پناہ سے انسان دشمنیوں کے چال سے بچے و سالم نکلتا ہے۔

خوف کے لائق کو نسا دشمن ہو سکتا ہے

لیکن دشمنوں میں سب سے زیادہ خوف کے لائق وہ دشمن سمجھا جاتا ہے جو نہ ہمیں نظر آئے نہ ہم اس کا کچھ پتا کر سکیں اور وہ فکر و دل سے اوچھل کر ہر وقت انسان کی تاک میں لگا رہے۔

روح کا تو جیسے جسم کے عالم میں وہ آفتاب و ستارے کی ضرورت سمجھتا ہے اور اس میں ویرکت حاصل کرنے کے لئے سب کا محتاج ہوتا ہے۔ اسی طرح روحی برکات حاصل کرنے کے لئے اس کو عالم ارواح کے آفتاب و ستارے کی بھی ضرورت ہے اور جسم کی طرح اپنے قلب و روح کو بھی پاک صاف بنانے کے لئے جتنی علوم و نبوت و الوہیت سے استفادہ کی لازماً حاجت ہے۔

انسان کی تینوں حالتوں میں اسکی

اعانت پر وہ گار کی طرف سے

اس لئے حق تعالیٰ شانہ نے سورہ میں جس میں انسان کو اس دشمنی ملکیت اور موتی بہمت و سمیت سے بچانے کے لئے جو بھی عالم اجسام میں انسان کے پیچھے پڑتا ہے تو بھی عالم ارواح میں پیوچ کر اسکی روح کو تیرہ و تاریک کر دیتا ہے۔ اپنے تین اساتے حسہ سے تعوذ سکھایا۔ اور اپنی عقابیت طاعت کی غیر متعین طاقت شیطان کے مقابلہ کے لئے عطا کی یعنی ظاہری دشمنوں سے تعوذ کے لئے تو سورہ قلن میں اساتے حسنی میں سے صرف ایک اسم رب اللہ سے تعوذ سکھایا اور باطنی دشمن کے مقابلہ کے لئے اساتے حسنی میں سے اپنے تین اسموں یعنی رب الناس ملک الناس آل الناس سے چلو باری حاصل کرنا سکھائی اور زمین اور شباب و شباب تینوں حالتوں میں اسکی دشمنی فرمائی یعنی اگر شیطان لو کہیں سے ستائے تو رب الناس سے کہائیے فرمایا گیا تو اس پر وہ درگاہ کی طرف رجوع کر جو تیرہ اور تیرے مالک باپ اور تیرے جملہ آباء و اجداد و یہاں تک کہ تو خود کو کا پائے والا ہے اور اگر جوانی کے عالم میں شیطان تیرے مقابلہ پر آئے تو تک الناس کی عدالت میں جا کھڑا ہو جسکی ششادیت نہ صرف کو اکاب و سمارت ہی پر ہے بلکہ دنیا کی تمام سطحتیں اور زمین و آسمان کا ہر تختہ جسکے ذہن فرماں اور دل کی ٹپکس جسکے ہاتھ میں ہیں جس طرف کو چاہے پھرتا کر رکھ دے۔ اور اگر بڑھاپے کی حالت میں شیطان چھینٹا چھوڑے تو اس مجبور و معبود کی طرف رجوع کر جسکے ہاتھ میں دنیائے فانی کا انجام و اتمام ہے اور ہر قسم کے تغیر و ضرورت پاک اور ہے۔

مخلص مضامین مفصل

آخری حاصل اس سب مضامین کا یہ ہے کہ جس طرح حق تعالیٰ نے ہر انسان میں ملکیت و سمیت و سمیت کی تین قسمیں ودیعت کی ہیں اور ہر ایک کے نشو و ارتقاء کے لئے ظاہری و باطنی سامان دعا و امداد عطا کیے ہیں مثلاً قوت نبیہ کی ظاہری پرورش کے لئے قسم قسم کے پھل اور پھول فدا کر دیئے اور دماغ میں پورے اور قوت حبیبہ کو کار آمد بنانے کے لئے کوبہ کو زمین پر زلزلہ کر کے

ایک انسان کے پیچھے اپنی لوار کو مقرر کر دیتا ہے اور ہر انسان کے پیچھے ایک شیطان مسلط کر دیتا ہے کما اشارہ۔ قتال۔ و كذلك جعلنا لكل نبي عدوا شياطين الانس والجن يوحى بعضهم الى بعض ذخرف القول غرورا۔ جیسے انسان بد امنی کی آفات سے بچنے اور اس میں ویرکت کی دولت حاصل کرنے کے لئے کسی نہ کسی حکومت کے زیر فرمان زندگی گزارتا ہے۔

جسمانی آفات میں بادشاہ کی ضرورت ہے تو روحانی آفات

میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا تو سل ضروری ہے

اور مدنی الطبع ہونے کی وجہ سے ایک انسان دوسرے انسان کی اعانت و مدد کا محتاج ہے اسی طرح باطنی آفات و خطر کائنات سے بچنے کے لئے بھی انسان رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا محتاج ہے اور طیبہ قلب و فراخی صدر کی دولت انسان کو اس وقت میرا سکتی ہے جبکہ وہ ملک الناس کی حکومت کو قوت و عطا تسلیم کر لے اور باطنی احوال کو سپرد خدا اور رسول کر دے۔ اور اپنے دل کے تزکیہ کے لئے پانچوں وقت ملک الناس کی عدالت اور آل الناس کی جائے عبادت میں شیطان کی رہت نکھوڑتا ہے۔ اور اس قوت نبیہ کو جسکے پس پر وہ شیطان، انسان پر داز کرتا ہے روزہ سے گھٹاتا رہے اور مال و دولت سے جو نہایت شیعانہ پیدا ہونے لگتی ہیں ذکوہ و اگر کے اس حملہ شر کو بھی پکار کر دے اور قوت مشیت کے بخلا استعمال سے بچنے کے لئے دیار حبیب کے گلی کوچوں میں پھرنا کر حیوان مجازی کے کوچوں میں درود و بھرتے سے بچا رہے۔

عقل و جسم کے بلوغ اور اس کے نتائج

جیسے انسان کے لئے ایک وقت بلوغ ایسا آتا ہے کہ اس حد پر پیوچ کر عقل اسکی حد تکمال میں داخل ہو جاتی ہے اسی طرح عالم مثال میں بھی انسان کے لئے اعتبار اسکی سعادت و درجہت کے ایک وقت بلوغ مقرر ہے جس عالم مثال میں بھی بلوغ نہ کھاتا ہے جسکی عقل حسب بلوغ حاصل کر لے اور باطن وہ کھاتا ہے جسکی عقل و دماغت میں پڑی ہے اس لئے جسکی دماغ عالم مثال سے کسب فضا کی کرتی رہتی ہے عالم اجسام میں وہ غصص اپنے مسرور میں فانی ہوتا ہے اور بھاری بھر کم کھاتا ہے۔ اور جسکی روح حسب کمالات سے عاجز و ماری ہوتی ہے اور عالم مثال سے اسکا تعلق نہیں ہوتا وہ دنی اور خفیف الحركات و باطن کھاتا ہے۔ اسی لئے وہ درجہت ماریہ کے گزروں میں لگی رہتی ہے۔

انسان کو ہر دو عالموں میں نور الہی کے بد و ن چارہ نہیں

جس جب انسان کے لئے دو عالم ہوئے ایک اسکے جسم کا اور دوسرا اسکی

امن اور جنگ کو اس میں مضمر فرمایا اور قوتِ مسلحہ کی تربیت کے لئے بذریعہ
 انبیاء علیہم السلام علمِ الہی کو قائم کیا تو ان ہر سر قوتوں کی باطنی تربیت کے لئے
 خدا نے اپنی صفاتِ ثلاثہ رب الناس ملک الناس آراء الناس کی تجلیات بھی
 حضرت انسانِ کامل صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ عطا کیں تاکہ انسان خیر و شر
 کی مخلوط آزمائش میں تعویذ حق کی راہ سے کامیاب ہو کر دارین کی سرخروئی
 حاصل کرے و صلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ محمد وآلہ وصحبہ
 اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین

العبد الضعیف محمد طاہر ابن احمد القاکی کان اللہ ذی الحجۃ ۱۳۵۲ھ یومِ عرفة

سحر و آسیب کی تشخیص و علاج کے طلسماتی عملیات

حضرت مولانا رفیق صاحب

۱۔ تشخیص آسیب و جن کے لئے

سحر اسو کی مشہور عالم کتاب میون السحر کے باب تشخیص الامراض میں ابو الفضل احمد امین حسین بدلی و ترمذی نے قاضی جرجان الیافونی کا تشخیص آسیب و جن کے لئے ایک عجیب و غریب عمل بیان کیا ہے جو اس طرح ہے کہ ذرا ذرا یعنی کچلے کو چلا کر اس کی راکھ میں عرق کباب مثال کر کے اس کی سیالی تیار کریں اور ذیل کی طلسماتی عبارت کو اس سیالی سے کسی صاف و سفید کاغذ پر تحریر کریں اس کے بعد اس کاغذ کو بطور تعویذ لپیٹ کر جس مریض کے مرض کی تشخیص کرنا ہو اس کے سر سے پاؤں تک تمام جسم پر سے اتار کر اس کے ماتھ میں دے دیں۔ اس عمل کے کچھ ہی وقت بعد جب تعویذ کو کھول کر دیکھیں گے تو مریض پر آئیں، جناتی اثرات کا غلبہ ہونے کی صورت میں اس کی تحریر سٹ کر کاغذ پیلے کی طرح صاف و سفید ہو چکا ہوگا کہ جیسے اس پر کچھ تحریر ہو ایسی نہیں تھا تشخیص کے اس سرخی الشیر بحرب العجب عمل میں بعض اوقات یہ بات بھی دیکھنے میں آتی ہے کہ حامل عبارت کو ابھی عمل بطور پر تحریر نہیں کیا تاکہ تحریر کردہ عبارت عمل خود بخود ختم ہوتی جاتی ہے اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جیسے کسی پوشیدہ قوت نے زبان سے عبارت عمل کی سیالی کو چاٹ کر دکھ دیا ہے۔ حال جب تک اس عمل کو بجالاتا رہے گا۔ یہی حیرت انگیز قیامت دیکھنے میں آئے گا۔ عبارت طلسمات ملاحظہ ہو۔

تعاویشا تعاویشا لوشیسا لوشیسا ترشیسا ترشیسا
ملیوشا کلیوشا طلیقا ہیا اعمیا ہمیا اعمیا کحفا کحفا
کشوکشافلویشا اطردوا املیحا ملیحا یرمو اجمیحا
اطا اطالوا ابرمشا برہیوہ غیامیا

۲۔ تشخیص کا عمل عجیب

میون السحر میں تشخیص آسیب و جن کے لئے مذکور بالا عمل کے

اثرات کا حامل ایک دوسرا عمل جو سحر اذاتی طور پر آزمودہ تجربہ ہے درج ذیل ہے۔ یہ عمل اگرچہ طریقہ تشخیص کے اعتبار سے پہلے عمل سے مختلف نہیں ہے لیکن نتائج کی نوعیت کے اعتبار سے بالکل جدا بلکہ طلسماتی اعمال کی حقیقت کے مشاہدہ کا ایک حیرت انگیز کرشمہ بھی ہے۔ ترکیب عمل میں حکیم قبلی تحریر کرتے ہیں کہ جب کسی مریض کے مرض کی تشخیص کرنا مطلوب ہو تو زعفران و عرق کباب کی سیالی سے ذیل کے طلسمات کو کاغذ پر تحریر کریں۔ اس کے بعد اس کاغذ کو تعویذ کی طرح تیار کر کر یا کسی چمڑے کے ٹکڑے میں لپیٹ کر مضبوطی سے سی دیں اور رات کو سوئے وقت مریض کے گھگھے میں پھنسا دیں یا اس کے بازوئے راست پر باندھ دیں۔ مریض کے جاتی و آئیں اثرات کے زیر اثر ہونے کی صورت میں دوسرے روز جب صبح کے وقت بیدار ہو کر دیکھے گا تو چمڑے کا ٹکڑا یا کپڑا تو اپنی اسی حالت میں ہوں گا تو اس موجود ہوگا۔ لیکن اس میں باندھا ہوا تعویذ حیرت انگیز طور پر غائب ہو چکا ہوگا حسب ضرورت جتنی مرتبہ اور جس وقت بھی اس عمل کا آسیب زدہ مریض پر تجربہ کیا جائے گا۔ اسی عجیب و غریب کرشمے کا مشاہدہ عمل میں آئے گا۔ طلسمات کی عبارت یہ ہے۔

اھنو ابحاھوئا جیا تعوطا نوتبا دھا اکریدی زحانوت
موت یا ارواح اطف طیوات عھوئا اھوئا الا ان دھا اھا من
الارض ولا اسماء والبحر والبن والجن والانس جوھیا طل جیا
مرجیا ۵

۳۔ تشخیص و مشاہدہ امراض کا غیر العقول عمل

میون السحر میں باب تشخیص الامراض کے عنوان سے جن عملیات کا ذکر مآبہ ان میں سے ذیل کا عمل جو تشخیص و مشاہدہ آسیب و جنات کے حقائق کا حامل ہے نہایت معتبر و تجربہ عمل کے طور پر بیان کیا گیا ہے۔ ترکیب عمل میں درج ہے کہ ذیل کی طلسماتی نوح کو منک و زعفران سے لکھیں

اور پانی میں ڈال کر خوب دھوئیں تاکہ لڑھ کے کلمات و اذکار کے تمام حروف و الفاظ مست کر پانی میں اچھی طرح حل ہو جائیں طلسمانی لڑھ ہے۔

والجیس والفاقت والقصد والکرامۃ والقیاق والوسواس والہوا
 حلیمیا سوطینا سوطیا اسانواسا امالعل حاسار دیا
 محق علیما ملینا طلسمانت تعلم ما
 احبات آنچہ در وجود
 فلان ابن فلان
 باشد حاضر شود
 بحق علیما ملینا طلسمانت تعلم ما
 نوسیطا فیما شوما نوادو مادیاس مالہ ما سناظاریا
 والنصر دولک بسوزد درین الخیوہمال الوما بما من مصلطاً

عمل کے لئے اس پانی کو کسی سفید رنگ کے شیشے کے برتن یا شیشی میں ڈال دیں۔ اور جس مریض کے مرض کی تشخیص اور خود مریض کو اس کے مرض کا مشاہدہ کرنا مطلوب ہو برتن کو اس کے سامنے پاک و صاف فرش پر آراستہ یا کپڑے نشست پر رکھ دیں۔ عامل مریض کو برتن کے سامنے اس طرف پر بٹھائے کہ اس کا شال کی طرف ہو اور پشت جنوب کی طرف اور خود بھی اسی طرح مریض کے سامنے دوڑا ہو کر بیٹھے۔ عمل کے وقت کوئی سا خوبشور اور دھنچا نہیں اور مریض کو حکم دیں کہ وہ اپنے مرض کی تشخیص و مشاہدہ کا اپنے دل میں پختہ تصور کرے اور اس طرح اپنے تصور میں اپنے عوارض کا شلسل قائم رکھتے ہوئے کامل یکسوئی قلبت شیشے کے برتن کے پانی کے مابین وسط میں ٹھکنی پانچھ کر دیکھتا رہے اس کے بعد عامل درج ذیل کلمات عمل کو تلاوت کرے کہ مریض پر پھونکنا شروع کر دے کلمات یہ ہیں۔

یَعْنَا اَلْاَ هَذَا خَلَقَا خَلَقَا اَفْئَا اَفْئَا بَدُوْخَا خَلَقَا طَفُوْشَا وَنَجَلَا
 كُنْذَا بَدُوْخَا بِحَقِّ الْعَهْدِ الْمَاخُوْذِ عَلَيْنَكُم سَنَحَانَا نَبَسْ كَمَفْه
 شَبُوْ وَغَوَالِ الْمَسْمُوْقِ الْمَصْفُوْرِ اَلَا مَا فَعَلْتُمْ وَتَذَكُّرَا اَمْرًا اَزْدَتْ مِنْ اَمْرِ
 بِحَقِّ هَذِهِ الْعَزِيْمَةِ عَلَيْنَكُم اَسْرَاغُوا فِيمَا بِهٖ بِحَقِّ الْعَزِيْمَةِ الْمَعْزُوْمِ
 عَزَا وَاقُوْا بِالْعَهْدِ اَلِیٰ قُوْ كُنْذَا بِمَ فَوْمِ الْجَنِّ وَالنَّشَاطِیْنِ اَمِیَا ۝
 اور اس کے ساتھ ساتھ مریض سے دریافت بھی کرنا ہے کہ اس کے سامنے برتن کے پانی میں اسے کچھ نظر آتا ہے یا نہیں عامل اس عمل کو مسلسل پڑھتا اور مریض سے برابر اس کے مرض کے اسے پانی میں دکھائی دینے کے بارے میں دریافت کرتا جائے۔ عمل کے چندی لمبے بعد مریض کو برتن کے مرکز میں عجیب و غریب نظارہ سے رو بردہ ہوں گے جن کے دوران ایسا معلوم ہوگا کہ اس کے سامنے ایک بہت بڑا قلعہ ٹاور بار شاہی کا نظارہ

موجود ہے جس میں حیرت انگیز مخلوق کا ایک جہان آباد ہے۔ اس دور بارش زر و جواہر سے مرصع ایک تخت آراستہ نظر آتا ہے جس پر ایک ہار جب روحانی بزرگ موجود ہے۔ جب عامل کے دریافت کرنے پر مریض اس منظر کے دکھائی دینے کا ذکر کرے تو عامل اسے فوراً حکم دے کہ وہ اس تخت نشین بزرگ کو سلام و آداب بھلا کر اپنے مرض کی حقیقت کے بارے میں جو کچھ دریافت کرنا ضرور شاہد کرنا ہو دریافت کرے۔ مریض کے دریافت کرنے پر اس حاضر روحانی ہستی کے حکم سے مریض پر وارد آسیب و جن یا دواغ خبیثہ میں سے جو کچھ بھی ہوگا اس کے سامنے حاضر ہو جائے گا اس وقت ضروری ہوتا ہے کہ مریض کسی بھی قسم کا کوئی خوف و خضر دل میں لائے بغیر مکمل معلومات حاصل کرے۔ اس عمل میں نہ صرف مریض ہی اپنے مرض کو مشاہدہ کر سکتا ہے بلکہ حاضرین مجلس میں سے بھی ہر شخص اس منظر کو اپنی آنکھوں سے دیکھ سکتا ہے اس روحانی و طلسمانی علم کی مدد سے مریض کے مرض کی تشخیص و مشاہدہ کی صورت تو ممکن ہے لیکن مریض پر مسلط آسیب و جن کے غلط اثرات کا علاج کسی بھی صورت ممکن نہیں ہوتا اس لئے عامل کے لئے ضروری ہے کہ دوران عمل مریض کی حقیقت مرض اور مشاہدہ مرض کے حالات و اسباب کے بارے میں سوالات کی دریافت تک ہی رہے علاج کی بابت کسی قسم کا کوئی سوال نہ کیا جائے۔ اس سمجھ اقول عمل کو عامل جب تک چاہے جاری رکھے سکتا ہے اور جب تمام تر معلومات اور جو کچھ مریض اور حاضرین مجلس کو دیکھنا یا دریافت کرنا مطلوب ہو پھر آنکھوں سے جائزہ لیں اور اپنے کانوں بخور سن لیں تو عامل عمل کا چاب کرنا ترک کر دے۔ مریض اور دل مجلس کی نظروں سے منظر اسی وقت غائب ہو جائے گا۔ اس عمل کا سامنے بار بار تجربہ کیا ہے اور حرف و عرف درست پایا ہے۔ ایک مدت کے بعد برائے استفادہ شائقین علوم مخفیہ اس عمل کو بہر قلم کرتے ہوئے فخر محسوس کرتا ہوں خدا کرے اُلل حق مخرات اس علم کی تحفیر کرے اس عمل روحانی و طلسمانی کی برکات و عجائبات سے مستفید و مستفیض ہو سکیں۔ ابو الفضل احمد ابن حسین بدیع الزماں نقی صاحب میون الحواس عمل کی تحفیر کی ترتیب کے متعلق تحریر فرماتے ہیں کہ اس عمل کا عامل بننے کے لئے چالیس یا پچاس ترک عبادات جلائی و جمالی کے ساتھ عبادت متذکرہ کا بعد رکاوٹ لاکھ نہیں ہزار کی تعداد کے مطابق پڑھنا ضروری ہے۔ نوہ پوری ہو چکے تو پھر عمل کو تواتر میں رکھتے کیلئے ہر روز ایک سو پچاس دفعہ پڑھاؤ پڑھتے رہنا ضروری ہوتا ہے۔

۴۔ مریض کے حالات کی دریافت کے لئے

میون الحواس مریض کے حالات کی تشخیص کے متعلق عظیم نقی

خوف کھائے گا اور ایک دفعہ آئینہ میں اپنی شکل و صورت کو اس طرح کرے۔
الغیر دیکھ کر پورے آئینہ میں نہیں دیکھ سکے گا ہاں اس عمل کا میں نے تجربہ کیا
ہے۔ اساعیہ میں۔

كَمَا صَوَّبْنَا غُوطِلَ طَلَا عَطَا عَقَطَا صَنَا طَا غَطَا
عَثُوْنَا حَرْفَتَا مَكْنَا صَبْرًا هَيَا خَرُوْا اِلَى دَهْنَا نَا طَبْرًا وَنُجُوْةَ نَوْمِنَا
غَابِرًا وَارْتَدُّوْا ثَامَةً حَصْنَا صَنْبَحْنَا زَنَا شَيْفَا عَقَبْنَا خَرْجَنَا اَبْلَحْنَا
تَمْلِيْنًا اَمَالَةً بِحَقِّ هَذَا اَلْمَنْعَا مِنْ السَّخْرِ اَنْوَكُلْ يَا عِزَّ النَّارِ
حَقِّ وَجُوْكَ وَالْوَا صَبِيْكَ وَالْاَقْدَامَ مُنْجَارًا صَنَا صَوْنَصْنَا
بِمَا عَمَّا خَوَا طَلَفْنَا شَالَهَا ۝

۷۔ سحر و جادو کی تشخیص

فلائے علوم روحانیت و مخفیات کے نزدیک ایسے پوشیدہ و مجیدہ
خطرناک حالات مرض کا سر یعنی جس کے مرض کی اس کے جسم میں ظاہری
طور پر کچھ بھی علامات نظر نہ آتی ہوں اور علاج معالجہ کے باوجود مرض میں
شمت پیدا ہوتی چارہی ہو اور کسی بھی صورت نجات ممکن نظر نہ آتی ہو بلکہ
انجام کار وہ مرض جان لیوا ثابت ہونے لگے تو پھر بلا شک و شبہ یہ جان لینا
ضروری ہو پتا ہے کہ اس مریض کے مرض کی درست تشخیص نہیں ہو سکی
اور یہ کہ مریض کے مرض کا سبب قدرتی و جسمانی نہیں ہے بلکہ جینی طور پر
عمری و عقلی ہے ایسے مریض پر عہد جادو کا اثر معلوم کرنے کا ایک کامیاب
طریقہ تشخیص ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔ تشخیص کے اس عمل کے لئے عامل
ذیل کے کلمات طلسمات کو ایک سو دس بار تلاوت کر کے مریض کو دم کرے
اور اس کے ساتھ ہی اس کے داہنے ہاتھ کے انگوٹھے کو پکڑ کر کاغذ پر لگائے
اس کے بعد انگوٹھے کو ہاتھ کر دیکھے۔ مریض پر عہد جادو کے اثرات ہونے کی
صورت میں بلغم خمد مریض کے انگوٹھے کے نشان پر تازہ اور سرخ رنگ کا
انسانی خون کا دھبہ نمودار ہو جائیگا جبکہ انگوٹھے کی جلد بالکل صاف ہوگی۔ عامل
بیشی ہمارا اس عمل کو بحالئے گا۔ ہر بار انگوٹھے کے نشان پر خون کا دھبہ واضح
طور پر ابھرے گا۔ یہ عمل نہایت عجیب ہے لیکن بطور قماش اس
عمل کے بحالئے کی تحت ضمانت کی گئی ہے کہ کسی اس طرح عمل کی قوت و
تأثیر ختم ہو جاتی ہے۔ کلمات طلسمات ملاحظہ ہوں۔

وَنَادُوْا اِيَّاهَا السَّيْرُوْا السَّاحِرَةَ مِنْ الدُّعُوَاتِ وَالْفُشُوْرَاتِ
مَنْ كَيُوْنُ اِنْكَلَبَا يَا فَرْحَسْنَ وَنَا شَبِيْعَتِ هَلَفْتُ حَامِلُ هَذَا الْكِتَابِ
مِنْ جَمِيْعِ الْاَحْوَالِ وَالْعُقُوْبَاتِ مَا تَوْرَى لِبَيْتَةِ الْبَلَاءِ وَالْوَبَاءِ عَلٰى
الْخَلَائِقِ اَجْمَعِيْنَ مَلْعُوْنَا مَذْحُوْنَا يَا كُنْهِيْ بَلْ طَامِرًا وَيَا طَابَا بَيْتُ

ایک تجربہ عمل یوں لکھا ہے۔ تجربہ ہے کہ جس مریض کے بابت یہ معلوم
کرنا ہو کہ وہ جس مرض کا شکار ہے کیا اسے اس مرض سے چھٹکارا نصیب
ہو سکے گا یا نہیں یا یہ کہ مرض طوالت پکڑے گا یا جلد اچھا ہو جائیگا تو اس
دیانت کے لئے ذیل کے طلسمات کو ایک ہفتہ سرخ پر لکھیں اور رات کو
پوشیدہ طور پر مریض کے سر پر لٹکے دیں۔ صبح کے وقت نکال کر دیکھیں
کے قرائے کے کیا درجہ پکڑا ہو گا یا سرخ یا کھرا یا کھل یا کھل حالت درجہ پکڑی
ہو گا۔ ان کے کا سیاہ ہو جائے یعنی کھانک کی علامت ہے۔ سرخ رنگ مرض
کے طوالت کی دلیل ہے جبکہ کسی قسم کے تھیر کار و قنات ہو جس بات کی نشانی
ہے کہ مریض انشاء اللہ جلد صحت یاب ہو جائے گا۔ طلسمات یہ ہیں۔

اَرَا جَ سَا طَا سَا مَادَا حَبَابَا صَدَا قَا طَا اَدْبَا اَحَدَمَا
سَا لَامَ اَكَا دَا بَا شَمَا ۝

۵۔ تشخیص سحر و جادو کے لئے

ہا ما سہروس ہا خروس یعدوس ہا سرتلوس دیوس
عطروسا ہاعطا ہوش رفقیطا ارکاض اصبیا باؤث کیلتا عزبا
القاصف سبحایا الحقا سکسبک قرطشان طلوשאفا لسااا
السحر هیوبا العجل لفبشی لعط یصا من ہیا مروح ہا مبطا
ہمطارتقوش نطاف طائف من ربک وہم نالعون ۝

ہر ما سیاہی ملی کے باعث شدہ چہرے پر اسے متذکرہ لکھیں اور
اس کے پیچھے مریض اور اس کی ماں کا نام تحریر کریں۔ اس چہرے کو مریض
کے سر پر باندھ دیں تو وہ سمجھو ہوئے کی صورت میں اپنے مرض کی تمام
حقیقت خود بخود بیان کر دے گا اور ہوش میں ہوتے ہوئے بھی خود معلوم نہ
کر سکے گا کہ وہ کیا قاتل ہے۔ صاحب یونان جو اس عمل کو عجیب الحجب لکھتے
ہیں اور علاوہ سماجی صاحب الحجاب والفرایب نے بھی بڑی تعریف کے ساتھ
اس عمل کو طلسمات طلسمات روحانیت کے ایک مستخرج عجیب عمل کے طور پر
بیان کیا ہے یہ عمل آدھ سو ہے۔

۶۔ تشخیص سحر کا طلسماتی عمل

اس لئے ذیل کو اپنی پراہہ کر عہد مریض کو پلا تھیں اس کے فورا بعد
کے صاف اور عمدہ قسم کا آئینہ مریض کے سامنے کر دیں اور اسے آئینہ میں
اپہرہ دیکھنے کے لئے کہیں مریض پر عہد جادو کا عمل ہونے کی صورت میں
یعنی کو آئینہ میں اپنا چہرہ ظاہری صورت کی بجائے جشی انسان کے چہرہ کی
رنگ سرخ و سرخ اور سیاہ رنگ کا خونک دکھائی دے گا جس سے مریض

تَلَوْنَا مَا اسْتَطَعْنَا لَهٗ اَقْسَ اَفْسَا نَفْسًا نَافِسًا وَمَا هِيَ نَفْسًا
جَمِيعُ الْاَزْوَاجِ الْمُتَوَدِّدِ وَالْقِرْبَانِ السُّوءِ وَجُنُودِ اِبْلِيسَ كُلِّهْمُ فِي
الْقَابِ اِهْلًا

۸۔ سحر و آسیب کی تشخیص کے لئے

تشخیص محرو آسیب کے پہلے کے عملیات میں سے صاحب بیون
الحر کا ایک تجربہ الحرب عمل ملاحظہ ہو۔ ترکیب عمل میں تحریر ہے کہ عامل
ذیل کے اساتے طلسمات کو سات بار پڑھ کر مریض پر دم کرے مگر اس عمل
کے نتیجہ میں عمل کے ایک ہفتہ کے دوران اس مریض کا مرض پہلے کی نسبت
زیادہ شدت اختیار کر جائے تو یہ بات مریض پر آجی و جناتی اثرات کو ظاہر کرتی
ہے۔ اگر مرض میں کی واقعی ہو جائے تو جادو و سحر کے غلبہ کی علامت خیال کی
جاتی ہے لہذا اگر بدستور مرض اپنی حالت پر برقرار رہے تو یہ مرض کے جسمانی و
قدرن ہونے کو واضح کرتا ہے۔ اساتے طلسمات حسب ذیل ہیں۔

اِحْزَطًا اَحْزَطًا اَحْزَطًا سَوَطًا هَبًا مَوَهًا طَبًا سَوَطًا طَوِيلًا
مَوَطِيلًا عَسَفًا طَسَفًا عَسَفًا طَسَفًا جَاغَبًا عِبَاغًا سَلَوَبًا
وَاَعِبًا حَافِظًا مِّنَ الْفَلِیَّاتِ وَالسَّاحِرَةِ قَاهِرًا لَا یُطَاقُ صَفًا صَفًا

۹۔ آسیب و جن کی حاضری بلانا

علوم تجزیہ دروحانیہ کے عامل دکال، ہارین حضرات سے یہ بات
پیشیدہ نہیں ہے کہ آسیب و جن اور ارواح خبیثہ کے اثرات کے زیر اثر مریض
کی تشخیص تو ممکن ہی ہوتی ہے لیکن مریض کے روحانی علاج کے لئے مریض
پر سلسلہ اس کے آسیب و جن کی حاضری بلانا سخت دشوار ہو جاتا ہے اس کی
بیماری وجہ یہ ہے کہ ایسے مریض کے علاج معالجہ کے لئے بھی جب کسی عامل
کو بلایا جاتا ہے تو اس پر وارد آسیب و جن حاضری طور پر مریض کا جسم چھوڑ کر
چلا جاتا ہے اور جب عامل ایک حالت میں کہ اس کے لئے مریض کے آسیب
و جن کی حاضری بلانا ممکن ہو جاوے تو کہ حکام و مہر اور اہل چا جاتا
ہے۔ تو مریض کا وقتی طور پر چھوڑ کر چلے جاتے والا آسیب و جن دوبارہ
مریض پر وارد ہو جاتا ہے اور مریض کو اس کے علاج معالجہ کے جرم کی پاداش
میں پہلے کی نسبت زیادہ تکلیف و تلامذہ و ہر وقت تک کہ شرور کرتا ہے اس
قسم کی خرافات و کذب اغیز صورت حال کے شکار اکثر مریض چاروں طرف
سے ایسے ہو کر اپنے آپ کو اپنی پہلے سے موجود و تکلیف و حالت پر چھوڑ
دیتے کہ اپنے لئے بہترین علاج خیال کرنے لگتے ہیں اس کی دوسری وجہ یہ بھی
ہوتی ہے کہ ایسے مریض پر سلسلہ ارواح خبیثہ جنات و شیاطین اکثر مریض پر

حاضر ہو کر اس کے عزیز و اقارب سے مختلف قسم کی باتیں بھی کرتے رہتے
ہیں جن میں زیادہ تر وہ مریض اور اس کے اہل خانہ کو مریض کے روحانی علاج
سے باز رہنے کی ترغیب دیتے رہتے ہیں چنانچہ مریض کے ساتھ اس کے
لواحقین بھی معصیت سے چھکارا حاصل کرنے کا کوئی ذریعہ نہ دیکھتے اور سمجھتے
ہوئے حالات سے سمجھتے کہ پہلے پر مجبور ہو جاتے ہیں اور اس طرح کسی حقیقی
ماہر و عامل دکال کی طرف سے ایسے مریض کے کامیاب علاج نہ ہونے
کے سبب مریض کے مرض میں دن بدن شدت پیدا ہوتی جاتی ہے اور انجام
کار دوسری ایک دن آجی و جناتی غلبہ و اثرات کے باعث لغتہ میں مل جاتا
ہے۔ علمائے طلسمات و روحانیات کے نزدیک سحر و جادو والا صورت حال کے
شکار آسیب و جن مریض پر اس کے آسیب و جن کی حاضری بلانی مشکل تو ضرور
ہے لیکن ممکن نہیں ہے چنانچہ کتب عملیات میں اس قسم کے غیبت و شیطانی
آسیب و جنات کی حاضری کے لئے بے شمار اعمال کا ایک عظیم تحریر کیا جاتا ہے
لیکن ان عملیات میں سے اکثر عملیات سمات عظیم پر مشتمل ہیں جن پر عمل
خیرا ہو یا بخیرانی مشکل ہے۔ دو اہل جو سلسلہ اصول اور کامیاب دے جب شاعر
کے جاتے ہیں ان میں چند ایک کے متعلق میں نے خود تجربہ کیا ہے اور ان میں
میں پہلے سے میرے نزدیک میرے تجربہ اور شواہدات کی بنا پر عمل مندرجہ
ذیل انتہائی کامیاب دے بخیرا میرے بعد اثرات کا مالک ہے۔ عمل کے لئے
کسی قسم سے چلایا و خفیہ کی بھی کوئی باندھ موجود نہیں ہے چنانچہ جب ایسے
مریض پر وارد آسیب و جن کے علاج کی غرض سے ایسے مریض کے جسم پر
حاضری بلانا مقصود ہو تو عامل بول شرعاً عربی پر ذیل کے کلمات طلسمات
دروحنات ایک سو ایک بار پڑھ کر دم کرے اور مریض کو چلا دے۔ بول کے
مریض کے حلق سے نیچے اترتے ہیں اس پر سلسلہ آسیب و جن یا ارواح خبیثہ
میں سے جو بھی مریض ہوگا فوراً مریض کے جسم پر حاضر ہو جائے گا۔ کلمات
طلسمات یہ ہیں۔

عَزَمْتُ عَلَیْكَ يَا أَيُّهَا الْأَزْوَاجُ الْعَالِیَاتُ الطَّاهِرَاتُ
الرَّاحِیَّاتُ وَیَا مَلَائِكَةَ رَبِّ الْعَرْشِ ائِذْ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْمُقَلِّبُ
الْقُلُوبِ وَلَا تَصَارِ اَقْدَمْتُ عَلَیْكَ يَا نَاسِغُ السُّلُوبِ وَنَاسِغُ السُّلُوبِ
وَيَا خَمْسَتَيْبِلُ وَيَا هَجْنَجَانِیْلُ بِاِلَهِ وَبِاسْمِ اللّٰهِ الْمَذْكُورِ
الْمَذْكُورِ فِي اللُّوحِ الْمُنْتَطَوِّبِ اِنْ تَامَرُوا الْجَمِیعُ خَیْلُكُمْ
وَأَتَابِعُهُمْ وَأَعُوذُكُمْ وَهُمْ جُنُودُ الْجَنُودِ وَنَسِغُ السُّلُوبِ
وَعُشْنَمُوشُ وَنَسِغُ السُّلُوبِ بِطَاعَتِي وَأُجَاجُ حَاجَتِي يَا أَيُّهَا
الْمَلَائِكَةُ اَقْسَمْتُ عَلَیْكُمْ وَبِحَقِّ اللّٰهِ الْوَدُودِ الْعَفِيفِ الْمُنِظِرِ
الْمُنِظِرِ الْقُدُوسِ وَبِحَقِّ هَذِهِ الْأَسْمِ الْأَعْظَمِ يَا نَسِغُ السُّلُوبِ وَيَا

تَغْضَبُكَ وَإِنَّا خَمْتُمْسِلْ وَإِنَّا خَمْتُمْسِلْ سَمِعْتُمْ مَطْلِقًا مَعَ
الْإِعْزَازِ وَإِن لَّمْ تَجِيبُوا فَيَسْلُبُ اللَّهُ عَلَيْكُمْ مَلَائِكَةً بِأَيْدِيهِمْ
سُوءًا مِّنْ نَّارٍ وَتَضْرِبُونَ دُجُوهَكُمْ وَإِن أَجَبْتُمْ لِي فَنُفِثْكُمْ اللَّهُ
نَعْمَ الْغَنَامَةُ الْبَنَى تُؤْمِدُونَ تَارَكَ اللَّهُ عَلَيْكُمْ بِحَقِّ هَذِهِ الْكَلَامِ
نَعْمَ يُنَادِي الْمُنَادِ مِنْ مَّكَانٍ قَرِيبٍ أَجِيبُوا بِنَائِمَا الْأَوَاقِ
الْعَالِيَاتِ الطَّاهِرَاتِ لِي الْجَنَاحُ خَاجَتِي وَتُبْلِغْ مُزَادِي مِنَ اللَّهِ
فَعَالِي وَنَحْنُكَ اللَّهُ رَبُّ الْعَالَمِينَ.

مریض پر آسیب و جن کی حاضری کے وقت مریض کے جسم میں
ایک لرزہ سا طاری ہو جائے گا پاؤں مڑ کر ٹیڑھے ہو جائیں گے منہ سے کف
جاری ہو جائے گا۔ انھیں قرن کیوتر کی طرح سرخ اور سر سے پاؤں تک جسم
کے تمام بال کا تنول کی طرح سیدھے کھڑے ہو جائیں گے۔ ایسا آسیب زدہ
مریض حاضری آسیب کے وقت پلک بچکے بغیر چاروں طرف دیکھا رہتا
ہے۔ حامل مریض پر اس کیفیت کے طاری ہونے اور حاضری آسیب و جن
کے باوجود مریض کی طرف توجہ دے بغیر کلمات طلسمات و روحانیات کا دور
کر تا رہے یہاں تک کہ جب مریض پر حاضر ہونے والا آسیب و جن خود بیخ
پکار کر کے دریافت کرے کہ اسے بری طرح اور شدید عذاب میں گرفتار
کر کے کیوں بلایا گیا ہے تو حامل مریض کا دور جاری رکھتے ہوئے سایہ و آسیب کو
ہیش کے لئے مریض کا جسم چھوڑ دینے کا حکم کرے۔ مجسم خدا مریض کا
آسیب و جن خواہ کس قدر طاقت ور کیوں نہ ہو فوراً اس کا جسم چھوڑ کر ہیش
ہیش کے لئے دفع ہو جائے گا اور اگر حامل کا حکم بھالائے میں کسی قسم کی تاخیر
سے کام لے گا تو چشم زدن میں عمل کی برکت و قوت سے عمل کر جسم ہو
جائے گا۔

۱۰۔ آسیب و جن کی حاضرات کیلئے

کتاب طلسمات و روحانیات میں علامہ فن نے آسیب و جن کی تفتیش
اور اس کے علاج کے سلسلے کے تمام تر عملیات کو دو طرح کے اعمال میں تقسیم
کر کے بیان کیا ہے پہلے قسم کے عملیات تفتیش و علاج کی تقسیم کے اعتبار سے
ایک دوسرے سے مختلف حقائق و نتائج کے حامل ہوتے ہیں جبکہ دوسری قسم
کے اعمال تفتیش و علاج کے ہر دو مقاصد و مطالب کے لئے یکساں طور پر مفید
ثابت ہوتے ہیں ان میں تفتیش و علاج کے امور اور رموز پر مستقل ایک
تلمیذ تجرب و آموزدہ عمل کو درج کیا جاتا ہے جس کی ترکیب کے مطابق
حالی ذیل کی طلسماتی مہارت کا کاغذ پر لکھ کر کپاس کی بٹی روئی میں لپیٹ کر اس
کی حق مائے اور تائبے کے چراغ میں دھن بنا دو سلمان ڈال کر جس مریض

کے مرض کی تفتیش اور اس کا علاج کرے؟ وہ اس کے سامنے روشن کرے حامل
مریض کو چراغ کی لو میں دیکھنے کا حکم دے اور خود عزیمت عمل کو کامل اعتماد اور
یکسوئی کے ساتھ تلاوت کر کے پھونکا جائے پتھر پڑے لئے بعد مریض پر آبجی
و جہانی اثرات کا غلبہ ہونے کی صورت میں مریض کو ٹیلیٹ میں ایک وسٹ
مریض قسم کا میدان سا نظر آنے لگتا ہے۔ جب میدان نظر آنے تو حامل کو
حکم دے کہ وہ خاکرب کو طلب کرے حامل کے ایسا حکم کرنے پر مریض کو
معلوم ہوگا کہ خاکرب میدان صاف کر رہا ہے اس کے بعد مریض کو میدان
میں فرش آراستہ نظر آنے کا جب فرش پر تخت لگایا جائے تو حامل مریض کو
کے کہ وہ بادشاہ جنات کو حاضر ہونے کا حکم دے مریض کے حکم کرنے پر
تخت پر ایک روحانی بزرگ جلو افروز ہو جاتے ہیں اس وقت ضروری ہوتا ہے
کہ مریض اس حاضر بزرگ کو نمانت خلوص و محبت سے سلام و آداب پیش
کرے اور اس کے بعد آبجی و جہانی ظلل و اذرائع کے سبب پیدا ہونے والی اپنی
تکلیف کا ذکر کرے جس پر بادشاہ جنات کے حکم کرنے پر میدان میں گھوڑ
سواری کا ایک لشکر نمودار ہو جاتا ہے جو آن واحد میں مریض پر مسلط اس کے
آسیب و جن کو پکڑ کر شاہ جنات کے در برد حاضر کر دیتے ہیں اس وقت
مریض کو چراغ کے روشن قندیل میں آگ کا ایک الاؤ جلا ہوا نظر آتا ہے اور
اس کے ساتھ شاہ جنات کے حکم سے مریض پر اور اس کے آسیب و جن کو
جلا کر خاک کر دیا جاتا ہے اور اس کے ساتھ ہی چراغ کے قندیل سے نظر آنے
والا یہ عجیب و غریب منظر مریض کی نظروں سے غائب ہو جاتا ہے عزیمت
عمل یہ ہے۔

يَا هُنَا سَنُؤَلِّفُ يَا هُوَ سَنُؤَلِّفُ
مَلْفِقًا مَلْفِقًا يَا سَوَادًا وَسَوَادًا غَاثًا يَنْفُوخًا يَنْفُوخًا
يَا نَفُوخًا.

عمل متذکرہ بالا کو شرائط معینہ و مقروء کے مطابق ہر روز ماہ سے
شروع کر کے سوا لکھ مرتبہ پڑھ کر مذہد کریں حامل ہو جائیں گے۔

۱۱۔ انتقال آسیب کا عجیب و غریب طلسماتی عمل

انتقال آسیب کے عمل سے مراد ایسا عمل ہے جس میں آسیب زدہ
مریض کے آسیب و جن کو کسی دوسرے ممدوست شخص کی طرف منتقل
کر کے مریض کا علاج کیا جاتا ہے۔ اس طریق علاج کی ضرورت اس وقت پیش
آتی ہے جب حامل کا واسطہ کسی ایسے سالہ سال کے لا علاج آسیب زدہ مریض
سے پڑ جائے جس کے علاج کے لئے روحانی مسلکی کسی بھی قسم کا کوئی بھی عمل
کارگر ثابت نہ ہوتا ہو بلکہ وہ مریض خطرناک اور مملکت قسم کے آبجی و جہانی

الساعة.

عالم کلمات عمل کا دور کرتے ہوئے مریض اور اس کے مددگار شخص پر چوکنا جائے عمل کی قوت سے مریض کا احتیاجی شخص اس کے بہتر رہنا اور اچانک خود بخود ہو کر خوفناک جی کا پڑ کر تے ہوئے چارپائی سے نیچے کود جانے کی کوشش کرے گا لیکن اس کے لئے ایسا کہ: لیکن ہی رہے گا کیونکہ اس وقت اس کی تمام جسمانی قوتیں معطل ہو جائیں گی اور وہ تھوڑی دیر تک بیٹھے چلانے کے بعد بے ہوش ہو جائے گا کہ اسے اپنے احوال کی کچھ خبر تک نہ رہے گی۔ جب مریض کے احتیاجی شخص پر یہ حالت طاری ہو جائے تو یہ اس بات کی علامت ہے کہ مریض کا آسیب دہن مریض کا جسم مجبور کر اس شخص پر مسلط ہو گیا ہے۔ اس کے ساتھ ہی اس شخص کے سر ہائے کمر سے ہوئے مریض کی خود بخود آنکھیں کھل جائیں گی اور وہ اپنے آپ خود کو اس طرح پر معلوم کرے گا کہ جیسے اس پر بھی کسی قسم کا کوئی اثر نہیں رہا تھا بلکہ وہ ہمیشہ سے تندرست تھا۔ اس عمل کے وقت موجود ہر شخص عمل کی واقعیت اور افادیت کا مظاہرہ دیکھ کر نہ صرف خود بخود ہو جائے گا بلکہ حیران بھی ہو جائے گا کہ کس طرح دیکھتے ہی دیکھتے مریض شفا پا کر اور صحت مند مریض بن گیا ہے۔ حال اس وقت کسی بھی قسم کا کوئی خوف و خطر دل میں نہ لائے بلکہ مریض کے مددگار شخص کا حصار پائے اور اس پر مسلط ہونے والے آسیب دہن کو ہٹانے کے لئے یہ کلمات بلند آواز کے ساتھ پڑھا شروع کرے۔ آسیب دہن عامل سے بات چیت کرنے پر مجبور ہو جائے گا۔ کلمات یہ ہیں۔

وتكلم بالذی أنطق النملة سليمان ابن داؤد علیہما السلام فقالت یا ایہا النمل الأذحل حساکم لا یعطیتمکم سليمان وجنوده ولم یستغزوا أنطق وتكلم بالذی أنطق عیسیٰ ابن مریم فی العهد صبیاً أنطق وتكلم یا شمع شمع من الله تعالى علی كل راع تكلم یا فیهاش فیهش فیهطوا شلنن ارنوش شلنن شلنن شلنن طهناشاة.

جس وقت آسیب دہن عامل سے مخاطب ہو تو عامل اسے حکم دے کہ جس طرح اس نے اپنے حقیقی مریض کا جسم مجبور کیا ہے۔ اسی طرح اس مریض کے مددگار شخص کے بھی جسم کو مجبور کر بیٹھ کے لئے چاہا ہے۔ اگر آسیب دہن عامل کا حکم بھالے گا وہ دہرے تو سب روزہ انکاری صورت میں عالم حشر کے العذر کلمات عمل کو کاغذ پر تحریر کر کے اس کی حق باتوں اور آسیب روزہ مریض کی ناک میں اسکی دھونی سے داخل تعالیٰ دعویٰ کے دے گی آسیب دہن پکارا دینے کا کہ جس میں مل گیا مجسم ہو گیا خدا کے لئے مجھے ملے جانے کی اجازت دے دی جائے۔ میں حضرت سلیمان و عیسیٰ کی نبوت کی

اثبات کے اہل لاغر و کمزور ہو کر ہلاکت کے قریب پہنچ چکا ہو۔ اس قسم کے مریض پر مسلط آسیب دہن کو عمل کی قوت سے مریض پر حاضر کر کے اس کا علاج کرنا اکثر سخت نقصان دہ ثابت ہوتا ہے کیونکہ ایسے مریض کا آسیب دہن مریض کو چھوڑ کر چلے جانے کی بجائے اپنی خفاقت کا مظاہرہ کرتے ہوئے مریض کو موت کے کھاتے اتار دیتا ہے۔ عیون الحسین انتقال آسیب کے جن اعمال کا ذکر تحریر ہے ان میں سے ذیل کے عمل کو حکیم قبلی نے بڑی تفصیل سے قلمبند کیا ہے۔ ترکیب اس عمل کی یہ ہے کہ مریض کا ایسا قریبی عزیز، رشتہ دار یا احتیاجی قسم کا دوست جو عارضی طور پر مریض کے آئینہ و جنتی اثرات کو اپنے جسم پر برداشت کر لینے کی ہمت و قوت کا مالک ہو اور اس سلسلے میں ہر قسم کی تکلیف کا بخوشی مقابلہ کرنے کا عزم رکھتا ہو مریض کی آمد پر مدعا منہ ہو جائے تو عامل خدا کا نام لے کر عمل کا آغاز کر دے اور مریض کے جس احتیاجی شخص پر اس عمل کو بجالانے چاہیے اس کا جسم اور کپڑے پاک و صاف اور خوشبو دار ہوں۔ عامل اس شخص کو حکم دے کہ وہ مریض کے مرض کو اپنی طرف منتقل کرنے کا ارادہ کرتے ہوئے مریض کے چاروں طرف مسلسل سات چکر لگائے اس کے بعد مریض اپنی چارپائی پر دروازہ ہو جائے اور مریض بھی اس ارادہ سے کہ میں اپنا مرض اس مددگار شخص کے سپرد کرتا ہوں اس کی چارپائی کے چاروں طرف سات چکر لگائے۔ اس عمل کے بعد مریض کا مددگار شخص اپنے ارادہ کو برقرار رکھتے ہوئے مریض کے بہتر آنکھیں بند کئے لیٹا رہے اور مریض اپنے ارادہ پر قائم اس کے سر ہائے آنکھیں بند نہ کھڑے اس وقت عامل کلمات ذیل کا ورد و شروع کر دے۔

کلمات یہ ہیں۔

أجیئوا ایہا الملکان الموکلاں بیعین هذا الشخص وشمالہ انما اعظم بحالہ ان کان ظاہر او لظیفاً ازموة من غیر أدبۃ ولا انزعاج بحق الله الذی خلق السموات والارض القديم الی ازمایہ الخلیفۃ وموسى الکلیم وحشمت خاتم النبیین وعلیٰ سبیلہ سبیلوا طہارتہ وازموة بحق اتبہ اجب ایہا الخادم وازموة من غیر أدبۃ ولا انزعاج شہوہ طاطوب الاعظم سلطان الله احقرق من عینی الله و تجبر علی اسئلة من لا یحتم وای الله عجل بازان الله فیک ازموة الی خلفہ باش ترش شلمیع اطلب علی الخادم عجل اسرع وازموة الی خلفہ من غیر ادبۃ ولا انزعاج الوحا بشقی بن فیلل یعنی الانفس انه من سلیمان وانه بسنم الله الزخم الزخم الی ثقلوا علی واثوونی مسلمین وازموة من غیر ادبۃ ولا انزعاج

عقبت کی قسم کھا کر اس بات کا پختہ وعدہ کرتا ہوں کہ اب قیامت تک کے لئے بھی اس سر میں کی طرف دوبارہ پلٹ کر نہیں آؤں گا۔ اس وقت عامل اپنے عمل کو ترک کر دے اور آسیب و جن سے اس کے چلنے جانے کی منتائی طلب کرے۔ چنانچہ اس وقت عامل جو بھی منتائی طلب کرے گا۔ آسیب اس منتائی کے ظاہر کرنے کا پابند ہوگا۔ مگر ہے کہ عامل مٹی کے ایک گوسے چراغ میں سر سون کا تیل ڈال کر جتنی جلائے اور پھر اسے کچھ دیر جلنے کے بعد کسی بلند جگہ پر رکھ دے اور آسیب کو جگم گے کہ وہ سر میں کا جسم چھوڑے ہوئے روشن چراغ کو ایک مرتبہ گل کر کے دوبارہ روشن کرے اور اس کے بعد چلا جائے۔ اس وقت یہ عجیب نشانہ دیکھنے میں آئے گا کہ عامل کا روشن کیا ہوا چراغ بجھ جائے گا اور پھر دوبارہ خود بخود ہی جل اٹھے گا آسیب جن عامل کا حکم بجالانے کے بعد سر میں کے انتہائی خفص کا جسم چھوڑ کر جیسے ہی علیحدہ ہوتا ہے تو وہ خفص اسی وقت ہی چارپائی سے اٹھ کھڑا ہوتا ہے اور کچھ دیر پہلے جو خفص سخت قسم کا لاغر، کمزور اور خرداک قسم کی صورت حال سے دوبارہ چارہ بالکل اشفاق و ہشاش ہو جاتا ہے نیز لڑائی طور پر آگے دھڑکے مجرب و لائق ہے۔

۱۲۔ آسیب و جن کی تصویر اٹھانا

راقم الخروف عرض کرتا ہے کہ یہ پہلی بار ۱۹۵۴ء کا واقعہ ہے۔ سائنس دان لاہور کے علاقہ سے آسیب سر میں خفص و علاج کے لئے میرے پاس لایا گیا۔ ظاہری طور پر تو وہ سر میں پاکل و جنوں دکھائی دیتا تھا لیکن جب میں نے اپنے عمل روحانی کے ذریعہ یہ پتہ چلایا تو معلوم ہوا کہ سر میں کسی بھی قسم سے روحانی عارضہ کا شکار نہیں ہے بلکہ اس کے خلل روحانی اور جنوں کا آسیب آسیب و جنات کا تسلط ہے۔ سر میں کے نواح حسین نے میری تجویز کر دو خفص کی تبدیلی کی اور اس کے ساتھ ہی سر میں کے داغ کی ایک انکسرت فوٹو کاپی دکھائی جس میں بخیر دیکھنے پر سر میں کے سر میں داغ کے عطیات میں ایک بڑے جسم عیشی نما خرداک بالوں والے سادھوی کی تصویر بالکل واضح طور پر نظر آتی تھی۔ میرے علاوہ اس وقت میرے پاس موجود بہت سے دوسرے لوگوں نے بھی اس تصویر کو گلاہ کیا جس سے بڑھتی حیران و ششدر ہو گیا۔ میرے روایت کرتے پر سر میں کے نواح حسین نے یہ عجیب و غریب کہانی سنا کہ ہماری یہ سر میں مدت العرس اس خوفناک آنکلی و جنات اثرات کے زیراثر ہے لیکن معمولی قسم کے علاج معالجہ سے افادت نہ ہونے کی بناء پر سر میں کے معالجین نے سر میں کو روحانی امراض کے ہسپتال میں یا کادھواض کروانے اور اس کے مکمل علاج کے لئے کہا جس پر ابتدائی طور پر سر میں کا انکسرت لیا گیا لیکن جب انکسرت رپورٹ آئی تو اس میں نتیجہ کے طور پر یہ درج تھا کہ

جوزعنا غنجا حوزعنا غنجا طوقازا رافوعلطا یافومہ الجن والشیاطین طلولطازا لفرحنا منجنا خاسیفا حیزا مازامناستنا خیرا طعلطا ملقا سنلنا مناعنا سنلنا سرفنا۔

اور مکمل طور پر صحت یاب ہو گیا۔ اس سر میں کا صحت یابی کے بعد جب دوبارہ روحانی انکسرت کروا گیا تو اس انکسرت تصویر میں سے وہ پہلے والی شکل و صورت غائب ہو چکی تھی اور انکسرت رپورٹ کے مطابق داغ بالکل درست اور صحیح حالت میں کام کر رہا تھا۔ تصویر میں کوئی معمولی سا بھی داغ یا دھبہ دکھائی نہ دیتا تھا۔ اس واقعہ کے بعد تجرباتی طور پر جب بھی میں نے آسیبی و جنات تسلط کے زیر اثر دوسرے سر میںوں پر ان کے متعلق جنات و آسیب کی حاضری کے وقت انکسرت کی بجائے کسکری کے دوسرے ان کی تصویریں اٹھائیں تو ان میں سے ہر ایک سر میں کی لی جانے والی تصویر میں اس پر مسلط اشیا نے

کے آسیب و جن کو حاضر کر؛ انتہائی آسان کام ہو جاتا ہے جس کا طریقہ یوں ہے کہ جب بھی عامل ضرورت علان اور مختلف مخلوقات کے لئے مرئیں کے آسیب و جن کو حاضر کرنا چاہے تو اس کے لئے عامل ذیل کے کلمات کا ساتھ اور ذکر کے مرئیں کا حصار کرے اور اس کے دورہ کی حالت میں کائنات کے والے بالوں کو کوئلہ پر جلانے پر مرئیں پر عامل کی ہزار کوشش کے باوجود بھی حاضر نہ ہونے والا آسیب و جن چشم زدن میں اپنے زیر اثر مرئیں پر حاضر ہو جاتا ہے کلمات عمل یہ ہیں۔

عَزَمَةُ مِنَ اللَّهِ تَعَالَى إِلَى كُلِّ حَاجٍ وَجَنَّةٍ وَشَيْطَانٍ
وَتَشْيِطَانَةٍ وَمَارِدَةٍ وَمَارِدَةٍ وَجَنَّةٍ لِهَيْبَتِهِمْ مَصْفُوفَةٍ وَكَبِيرَةٍ
أَهْوَاؤُكُمْ وَعَبِيدُكُمْ ذُكُورُكُمْ وَأَنَا شُكْرُكُمْ وَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ
أَعْقَبًا وَفَضِيلًا إِلَّا مَا أَجَبْتُمْ وَأَسْرَعْتُمْ هَذِهِ السَّاعَةِ
أَحْسِنُوا عَلَى خَلْقِ الطَّالِبِ الْمُتَعَدِّ عَلَى هَذَا الْأَمْرِ
وَأَخْبِرُوا بِخَبْرِهِ وَأَسْنِهِ وَشَاقِبِهِ وَفَرَاغِهِ وَمَنْ أَيْ الْأَجْناسِ فَو
مِنَ الْحَاكِمِ عَلَيْهِ مِنْكُمْ فَإِنَّا لَنَأْتِيكُمْ فِي الْحَقِّ سَعَةً عَجَلًا
لَا جُلَّ الْحَقِيقَةِ يَا جَمِيعَ أُمَرَاءِ الْجِنِّ وَوَسَادَتِهِمْ وَجَمِيعِ
الشَّيَاطِينِ وَالْقَبَائِلِ وَالْمَلُوكِ وَالسَّادَاتِ عَجَلُوا بَارَكَ اللَّهُ فَيْكُم
وَلَا يَنْصِي مِنْكُمْ بَعْضُكُمْ بَعْضًا وَيُنْزِلُ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْكُمْ مَكَانَهُ وَمَنْ
نُودِيَ مِنْكُمْ بِأَسْمِهِ فَلْيَحْضُرْ بِنَفْسِهِ وَجَنُودِهِ وَأَعْوَانِهِ أَجْبُوا
بِمَا نَدَى أَنْتُمْ لَهُ عِبْدُونَ كُلُّكُمْ تَخَافُونَ الْعَذَابَ الْإِيمَ فَاذْ أَبَيْتُمْ وَ
عَصَيْتُمْ وَجَعَلْتُمْ شَيْطَانًا ثَلَاثِينَ وَشَهَابًا ثَلَاثِينَ وَشَهَابًا وَاصِدًا
الْوَحَا قَبْلَ نُزُولِ الْمَلَائِكَةِ بِالْمَخَارِقِ وَالْمَخْرَجِ الْوَحَا قَبْلَ أَنْ
يَنْصَبَ اللَّهُ عَلَيْكُمْ أَحْسِنُوا بَارَكَ اللَّهُ فَيْكُم وَعَلَيْكُمْ وَأَعْلُو بِي
عَلَى هَذِهِ الْمُعْجُودِ عَلَى اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ إِنَّمَا تَكُونُوا بَابَ بَيْتِ اللَّهِ
حَمِيمًا إِنَّ اللَّهَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ وَقَفُّوهُمْ أَنْتُمْ مَسْئُولُونَ

۱۲۔ آسیب و جن دور کرنے کا عمل

عامل مرئیں پر آسیب و جن کو حاضر کرنے کے بعد اس قسم کے کہ
اس مرئیں کا چچا چھوڑ کر بیش کے لئے چلا جائے۔ اگر آسیب و جن مال کا
قسم بھی دے تو بہتر دورہ مال ذیل کا عمل بجالائے۔ یہ عمل جملہ قسم کے
جنات و شیطانوں اور آفات و بھتات کے دفع کرنے کے لئے انتہائی کامیاب ہے
فقط ثابت ہو ۳۰ ہے عمل کی ترکیب اس طرح ہے کہ عامل کسی کھلے بند کے
برتن میں پانی ڈال کر برتن کو ٹانگ پر رکھے اور جب پانی خوب گرم ہو جائے تو
بلا خوف و دھرم دعوات حیرتی کے کلمات تلاوت کرتا ہو اور برتن کے کونے

فیض و ارواح شیطانی کی مختلف شکل و صورت کی ہر ایک تصویر موجود ہوتی
تھی اور جب مرئیں کا روحانی علان کر کے ان ارواح پر کو دفع کر دیا جاتا۔ تو
صحت پائی کے بعد مرئیں کی اتاری جانے والی تصویر بالکل واضح اور ہر قسم کی
جیب و غریب اشکال سے پاک ہوتی۔ مگر اگر بلا مرئیں کے علان کے بعد جو
جراثیم و کجیز مخلوقات اور انکشافات ہوئے ان کی روشنی میں یہ بات پایہ صحت
کو پہنچ چکی ہے کہ اگر آسیب زدہ مرئیں پر غلبہ آسیب یا اس کے عمل کی مدد
سے مرئیں پر بلائی جائے والی حاضر کی وقت تصویر لی جائے خواہ یہ کمرے
کی مدد سے اتاری جائے یا اس کے بدن کا کمرے کو ٹوک دیا جائے۔ دونوں
صورتوں میں مرئیں کی تصویر کے ساتھ اس کے ایذا رنہ و جسم کی بھی وہ
جس بھی حالت میں ہو تصویر آجاتی ہے عامل حضرات اور اس فن کے
شاہکین کو آسیب زدہ مرئیں کے علان کے وقت اس جیب و غریب عمل کے
مشاہدہ کے لئے مرئیں پر مسلط اس کے آسیب و جن کی تصویر حاصل کر لینا
چاہئے تاکہ روحانی علوم و فنون کے متکرمین کو اس فن کی حقانیت و صداقت کا
عملی ثبوت پیش کیا جاسکے۔

۱۳۔ آسیب و جن حاضر کرنے کا عمل

ایسا شریر قسم کا صورت پیدا آسیب و جن جو اپنے زیر اثر مرئیں پر
پہنچ کر مرئیں سے توہر وقت مسلط رہتا ہو لیکن مرئیں کے روحانی علان کے لئے
اس کے جسم پر کسی بھی چیز سے اور کسی بھی عامل و کمال کے عمل سے
حاضر نہ ہوتا ہو تو ایسے آسیب و جن کی حاضری بلائے گا ایک مدد کی طریقہ جو
مجھے میرے مشفق و مہربان والد جناب مرزا محمد عبداللہ قدس سرہ العزیز سے
بلور وراثت کے پچھلے اور جناب میرے روزانہ کے معلومات میں سے ہے
یہ ہے کہ عامل ایسے آسیب و جن مرئیں کے پاس بروقت ہو جو دورہ اس پر
اس کے معمول کے مطابق آسیب و جن کے خود بخود حاضر ہو جائے کا انتظار
کرے۔ چنانچہ جس وقت بھی اس پر دورہ ہو کر آئے اور آسیب مرئیں پر
توارد ہو تو عامل اسی وقت ہی ایک لمحہ بھی ضائع کے بغیر مرئیں کے سر کے
بال اس کی جڑنی سے پکڑ کر کات والے اور اپنے پاس محفوظ رکھے۔ عامل جو کسی
ایسا کرنے کا آسیب و جن اسی وقت ہی مرئیں کا جسم چھوڑ کر چلا جائے گا۔
تجربہ کار مرئیں میں یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ اکثر حالتوں میں اس میں
کے بعد آسیب و جن جراثیم و پریشان اور قدرتی طور پر ٹوٹا ہو کر مرئیں کا
بیش کے لئے چچا چھوڑ کر بھاگ جاتا ہے اگر ایسا نہ ہو اور وہ شیطان صفت
آسیب و جن پھر بھی مرئیں پر مسلط رہے تو اس صورت میں بھی پریشان
ہونے کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ اس عمل کے نتیجہ میں مرئیں پر مسلط اس

ہوئے پانی سے ایک چلو بھر لے کر مریض کے منہ اور اس کے تمام جسم پر اس کے چھینٹے مارے۔ دعوات حیرتی کے کلمات حسب ذیل پڑھ

عَزَّمْتُ عَلَيْكُمْ وَالْقِسْمَ وَالْإِنْتِاحَ الْمَحْنُودَاتِ وَالْكَتَابَ الْبَرِيحَ مِنَ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ وَأَمْنَابَ الْفَرْقِ وَالْقَوِيَّةِ وَالْقِسْمَ عَلَيْكُمْ بِالْأَسْمِ الْعَظِيمِ وَالْكَلْبَةِ الْكَبِيرِ مَوْلَانَا وَمَوْلَاكُمْ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ إِيْمَانُ الْمُتَّقِينَ وَفَارِسُ الْمُجَاهِدِينَ وَلَيْتَ الْمُؤْمِنِينَ وَقَاتِلَ الْمُشْرِكِينَ وَقَوِيَّةَ رَسُولِ رَبِّ الْعَالَمِينَ عَزَّمْتُ عَلَيْكُمْ بِأَمْنَابِ الْعُجَائِبِ وَمُطَهَّرِ الْغَرَائِبِ بِأَسْمِ الذَّكْوَةِ الْمَذْبُوحَةِ فِي اللَّوْحِ الْمَقْسُودِ وَمِنْ يَا وَيْلَى يَا أَبِلِسَاءَ يَا عَلِيَّ يَا فَاغْنِنَا يَا مَوْلَانَا صَلَوَاتُ اللَّهِ وَسَلَامُهُ عَلَيْكُمْ فِي قَسَمَاتِ حَاجَاتِنَا وَخَلَصَاتِنَا مِنْ جَمِيعِ الْكُزَّاتِ وَأَغْنِنَا مِنْ جَمِيعِ الْآفَاتِ وَالْبَلِيَّاتِ وَمِنْ شَرِّ كُلِّ خَيْلِهِمْ وَأَتَاعِهِمْ وَأَعْوَانِهِمْ مِنَ الْجَنَّةِ وَالْفَاسِ أَجْمَعِينَ وَأَمْنَاتِنَا يَا نَاصِرَ الْأَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِينَ عَلَى تَقْلِيحِ مُرَادِنَا وَتَشْخَرِ لَنَا كُلَّ أَرْوَاحِ الْعَالِيَّاتِ الطَّاهَرَاتِ الْوَحَا الْفَعْلِ بِحَقِّ حَقِّكَ وَبِحَقِّ نَبِيِّكَ وَبِحَقِّ رَبِّكَ رَبِّ الْعَالَمِينَ

عالم کے اس عمل کو بچھلائے ہی آسیب و جن تو دیکھا اور فریاد کرنے لگے گا کہ میں جلاش خاک ہوں مجھے معاف کر دیا جائے۔ عالم آسیب و جن کی اس غوغا آرائی کی طرف کوئی توجہ نہ دے بلکہ اپنا من چاری رکھے۔ یہاں تک کہ جب آسیب و جن فریاد کرتا ہو عالم کے قدموں میں اپنے آپ سے اور اس بات کا پختہ وعدہ کرے کہ وہ دوبارہ اب کبھی بھی مریض کے قریب تک نہیں چلے گا تو عالم عمل کو ترک کر دے اور مریض کو حصار سے باہر نکال لائے۔ مریض کے حصار سے باہر آتے ہی آسیب و جن اس کا جسم چھوڑ کر بھاگ جائے گا۔ چنانچہ آسیب کے جانتے ہی مریض قتل کھا کر زمین پر گر پڑے گا اور اس کے ساتھ دیر بعد اسے خود ہی قتل سے آفاق ہو جائے گا۔ ایسی سلا کے قسم ہوتے ہی مریض اپنے آپ کو محنت مند آداب اور تندرست محسوس کرنے لگے گا۔ اس جگہ احتیاط و احتیاط کے طور پر یہ بتادینا ضروری ہے کہ قتل کے لئے اور قتل کے وقت عالم کے علاوہ جو قسمیں بھی برتن کے کھولتے ہوئے پانی میں ہاتھ ڈالے گا اس کا ہاتھ جل جائے گا۔ قتل کی قوت و برکت سے عالم کو یہ کھانا اور پانی کو پانی عام محسوس پانی کی طرح محسوس ہوگا۔ جبکہ قتل کے بعد عالم بھی اس پانی میں ہاتھ نہیں ڈال سکے گا کیونکہ قتل کی تاثیر کے قسم ہوتے ہی عالم کے لئے بھی دوسرے لوگوں کی طرح دہائی

گرم گرم جلادینے والی قوت کا حامل بن جاتا ہے اس لئے عالم بھی سوائے قتل کے اور کو قمار کبھی بھی اس عمل کا مظاہر نہ کرے ورنہ نقصان اٹھائے گا اور کرپائی سے بھی جلاڈالے گا۔

۱۵۔ آسیب زدہ مریض کا علاج

حکیم اقبل عیون الخو میں عمل مندرجہ ذیل کو آسیب زدہ مریض کے کامیاب علاج کے لئے اپنا تجربہ الحجب عمل بیان کرتے ہیں اس عمل کا دارودہار چند ایک حکایتیں ملتی ہوئیں اور ادویات سے مرکب درج ذیل نسخہ پڑھے۔
میدہ سائلہ ایک حصہ حلیت یعنی پیگ ایک حصہ اسپند یعنی حرل دو حصہ سداب دو حصہ حظل یعنی حمال دو حصہ پوست انار دو حصہ تمام ادویات و حکایتیں کو حاصل کر کے کو تھلہ کر کے سر کر انگریز میں خوب اچھی طرح گوندھیں اور کسی بیشی میں ڈال کر چالیس روز تک ننگا کر زمین میں دفن رکھیں پھر محل کر اس مولوں میں قوم کا پانی شامل کریں اور سب کو یک جہاں کر کے خوب اریک و تیسریں یہاں تک کہ تمام ادویات کا ایک سیال سادو غن تیار ہو جائے اس روغن کو محفوظ کر لیں۔ جب آسیب زدہ مریض کا علاج کرنا ہو تو اس روغن کے چند قطرے مریض کی ناک میں پکڑیں اور قدرے اس کے جسم پر مالش کریں۔ اس طرح تھوڑا سا روغن کا تھڑ پل کر مریض کی ناک میں انکی دھونی دیں۔ طبعی روغن کی تاثیر یہ ہے کہ مریض پر اس روغن کے استعمال سے ایک پل بھی نہیں گزرے گا اس پر مسند آسیب و جن اس کے جسم سے نکل جاتا ہے اور دوبارہ زندگی بھر اس کی طرف کبھی بھی آنے کی جرأت نہیں کرتا۔ آزمودہ ہے۔

۱۶۔ آسیب دفع کرنے کے لئے

میر انعام خاں علی سینہ کا نسخہ جو کہ میں اسرار کرنے پر بھی کسی کوٹ تھایا کرتا تھا پیش خدمت ہے۔ نسخہ کو معمولی سمجھ کر آزمائے سے گریز نہ فرمائیں خوب الحجب ہے۔

سید کبیر کا خون، سیاہی کا خون، سفید خرگوش کا خون، سیاہ چکاز کا خون، سفید مرغ کا خون، سیاہ گدھ کا خون، ہر ایک مساوی اوزن لے کر ملائیں پھر زعفران، کبریت، حتم سداب، حتم بھنگ، حتم حرل، حتم بھان تمام ادویہ کو ہم وزن لے کر پیس لیں۔ بعد ازاں ان سب کو ملا کر خوب کھریل کر کے تانبے کے برتن میں محفوظ کر لیں۔ طبعی نسخہ تیار ہے۔ بوقت ضرورت اس میں سے تھوڑا سا لے کر مریض کو اس کی دھونی دیں اور کچھ ناک میں ڈپکائیں۔ بظہار تعالیٰ تھوڑی دیر بعد، جن بھوت آسیب اور اس خبیث و شیطن بیمار کا چچا پھوڑ کر بھاگ جائیں گے۔

۱۔ سحر و جادو کا حاضر کرنا

سحر و جادو کی حاضری بلائے کا جو عمل اس وقت سپرد قلم کر رہا ہوں۔ یہ عمل ہمارے مظاہر خاندان کے اکابر بزرگوں کے سینہ میں نشہ ہو تا ہو تا سمجھ گمنام تک بطور وراثت وراثت کے پہنچا ہے۔ جس پر عمل ہوتا ہوئے مجھے میں سال سے زیادہ کا عرصہ گزر چکا ہے عمل کیا ہے طلسماتی و روحانی قوتوں کی صداقت کا منہ پلوتا ثبوت ہے اور مجھے یہ تحریر کرتے ہوئے غرور اور روحانی سرست ہو رہی ہے کہ پاک و ہند میں کسی بھی عامل کامل کے پاس ہمارے اس عمل جیسا معجز نما عمل موجود نہیں ہے اس سے قبل کہ ترکیب عمل اور اس کے فوائد کا ذکر کیا جائے۔ اس جگہ یہ وضاحت کرنا ضروری معلوم ہوتا ہے کہ سحر و جادو کے اثرات کے اثر انداز ہونے کی دو صورتیں ہیں۔ پہلی صورت جو غیر مستقل اور خطرناک نہیں ہوتی ہے۔ یہ ہے کہ سحر و جادو کا عامل اپنے سامنے کے ارادہ کے مطابق اس کے مطلوبہ دشمن کو محض اپنے ارادہ عمل کی قوت سے ہی نقصان پہنچانے پر اکتفا کرتا ہے اور ہستادہ شخص عامل کی طرف سے مقرر کردہ وقت و مدت کے بعد بغیر کسی روحانی علاج و معالجہ کے ہی قدرتی طور پر سحر و جادو کے سبب پیدا ہونے والی پریشانیوں سے چھٹکارہ حاصل کر لیتا ہے۔ سحر و جادو کی اس صورت احوال سے مستند شخص پر سحر و جادو کی حاضری بلائے پر سحر و جادو کی عملی صورت کے موجود اثر انداز نہ ہونے کے باعث کسی قسم کی کوئی بھی چیز حاضر نہیں ہو سکتی۔ البتہ روحانی علاج و معالجہ کی بدولت ہستادہ شخص اپنے سحر و جادو کے ختم ہونے کی مدت سے قبل سحر و جادو کے خطرناک پریشان کن اور نقصان دہ اثرات سے بچ جاتا ہے۔ دوسری صورت جو مستقل طور پر اثر انداز اور بدست قسم کی خطرناک شکاری جاتی ہے اس میں عامل اپنے سحر و جادو کے تابع جہات و شیاطین کی مدد سے اپنے سامنے کے مخالف شخص پر سحری حملہ کرتا ہے جس کے نتیجہ میں دشمن کو جس قسم کا نقصان پہنچانا مطلوب ہو فوراً پہنچ جاتا ہے جیسے دشمن شخص کو اس کے بلند مرتبہ سے گراناس کے اور اس کے دوستوں اور خاندان کے لوگوں کے درمیان تشدد و فساد ڈالنا۔ عورت و مرد کے درمیان طلاق و فتنہ کا پیداکر دینا۔ دشمن کو بیمار و بیمار گراناس کا رونا دہا کرنا کہ رویتا مالا مال کا تاجر کہ آباد جگہ کو برباد کر کے رکھ دینا تاکہ دشمن محنت و کاروبار اور عزت و وقار کے اعتبار سے گونا گونا پریشانیوں اور مختلف مالی و معاشی حالات کا شکار ہو کر زندگی کا سکون کھو بیٹھے۔ سحر و جادو کی اس ہستادہ بالا صورت میں ہستادہ شخص پر مسئلہ اتنی و جتنی قوتیں اس عمل کے زیر اثر ہوتی ہیں جس میں عامل مختلف ترکیب کے نقوش و خفیلہ جات دشمن کی شکل و صورت پر بنائے جاتے والے خیالی اجسام اور سحر و جادو میں کام آنے والے جانوروں اور انسانی و حیوانی ذبیحوں

اور ان کے مخصوص اعضاء سے ترتیب دیتا ہے پھر ان اشیا کو اپنے سحر و جادو کے عمل سے دشمن شخص کی تپا و بربادی یا بیماری و ہلاکت کے ارادہ سے ویران دیے آوار قسم کے قبرستانوں یا کنوئیں میں چلا کر یا ایسے ہی دھن کر دیتا ہے۔ دشمن کی گزرگاہ میں جادو سے ترکیب دی ہوئی چیزوں کا چھینک دینا تاکہ وہ لوہے پر گزر جائے۔ خاک کا دشمن کے گھر یا مکان میں ڈال دیا پھر کسی بھی طریقہ سے دشمن کو جادو سحر کے خفیلہ جات و نقوش کو کھلا پلایا جاتا ہے سحر و جادو کی اس خوفناک صورت کے شکار شخص پر جب اس کے سحر و جادو کی حاضری کا عمل بھالایا جاتا ہے تو سحر و جادو کے عملی طور پر موجود ہونے کی بناء پر حاضری میں مستند شخص پر اثر انداز اس کا سحر و جادو حقیقی و اصلی حالت میں جس طرح اور جس بھی مقام پر موجود ہوتا ہے عمل کی خبر و برکت اور طاقت و قوت سے سکور شخص کے سامنے ظاہر و حاضر ہو جاتا ہے۔ عمل کی مدد سے ہستادہ شخص کے جادو کے عمل خود پر اثر ان کے ساتھ ہی اس جادو سحر کی صورت کے زیر اثر جہات و شیاطین کا عمل و دخل بھی ختم ہو جاتا ہے جس کے بعد وہ تباہ حال اور ہر چار اطراف سے پریشانیوں میں مبتلا رہا ہوا شخص سکون و آرام اور سکھ چین کا سامنہ لیتا ہے۔ مصیبتیں ختم ہو جاتی ہیں۔ دشمن دوست بن جاتے ہیں۔ کاروبار میں گردش ختم ہو کر تنگ و تنگی و افلاس کا دور دورہ جاتا رہتا ہے عزت و وقار کی بحالی اور عزت و شہرے کے اسباب ختم ہو جاتے ہیں۔ معاشی امور میں خیر و برکت اور روحانی سکون حاصل ہو جاتا ہے۔ تمام دنیاوی مشکلات کا خاتمہ ہو کر جملہ مشکلات دور ہو جاتی ہیں۔

سحر و جادو کی حاضری کا طریقہ

ترکیب عمل کے مطابق سکور شخص کو مشلا دھار کا کپڑا لباس پہنا دیا جاتا ہے اور اس کی دونوں آنکھیں کپڑے سے ڈھانپ کر عامل اپنے سامنے بٹھا لیتا ہے۔ سکور شخص تیرے کے اندر بھی عامل کے حکم کے مطابق اپنی آنکھیں بند کر رکھتا ہے اور بالکل خاموش حالت میں سحر و جادو کے حاضر ہو جانے کے ارادہ کو دل ہی دل میں دہرا رہتا ہے۔ عامل تانبے یا پتیل کے برتن کو کسی رنگ دار قسم سے موٹی کپڑے میں باندھ کر سر میں لے لواتا ہے کے سامنے سر میں لے کر دیتا ہے کہ وہ اس برتن کو اپنے دل کے مقام پر خوب دہرا کر لگائے رکھے اس کے بعد کلزی کے کوٹھے دہکا کر سر میں لے کے سامنے رکھ دیتے جاتے ہیں اور کھوں پر کوئی سا خوشبو دار قسم کا دھن جاکر اس کی دھوپ سر میں لے کے بدن کو پہنچائی جاتی ہے اس کے لئے سر میں لے کے تمام بدن کو کسی کھیل و خیر و برکت ڈھانپ دیا جاتا ہے تاکہ دھوپ کے سبب پیدا ہونے والے دھوپیں اور کھوں کی پیش و حرارت سے سر میں لے کے جسم میں خوب کھل کر پینٹ آجائے۔ چنانچہ جب دھوپ کے عمل کے نتیجہ میں سر میں

کا تمام جسم ہمیشہ سے تر ہو جاتا ہے تو مال ذیل کے اس کے طلمات کا درد
کر شروع کر دیتا ہے۔ اس کے طلمات یہ ہیں۔

فَقَوْفُF
سبحراً مِنْ جَمِيعٍ بَدَنِهِ وَخَالِهِ وَاطْفَلِهِ وَمِنْ خَوْلَتِهِ عَلَى مَا خَلَقْنَا
صَنَائِنَا أَنْ يَبْطُلَ جَمِيعًا مِنْ شَرِّ الْجِنَّ وَالْإِنْسِ وَمِنْ هَمَزَاتِ
الضَّمَانِاجِلِينَ وَمِنْ ثَوْبِ السَّاجِرِينَ مَسَامِيرًا لِفَاحَقًا شَمْسًا شَاغَا
مَارُوسًا لَحْمًا شَحْنًا تَأْكُلُ الْعُظَامَ وَتَشْرَبُ الْعَرَقَةَ مَذْقُوفًا
نَقُوشًا مِنْ مَوَدُّهَا عَظِيمَةً مَنُوشَةً مَبْنِيًا ذَالْمُوهِمًا هَذِهِ
السَّاعَةُ رُفِعَ أَكْبَدُهَا رُفِعَ أَهْلِي الظَّاهِرِ وَالْبَاطِنِ يَأْذِلُ الْعُلُولَ قَوْصًا
نَاطِرًا بِالْعَيْنِ فَاطِرًا بِعَيْنِ اللَّهِ تَعَالَى.

عمل کی برکت سے سحر شخص پر اثر اٹھ کر جادو کی متعلق تمام
اشیاء جو جس بھی صورت میں موجود ہوتی ہیں اس کے دل کے مقام پر رکے
ہوئے برتن میں حاضر ہو جاتی ہیں۔ اگر عامل کے عمل کے جادو سحر شخص کا
عمر و جادو اس کے مقام دل پر رکھے ہوئے برتن میں حاضر نہیں ہوتا تو پھر
عامل برتن کو اس شخص سے لے کر ٹھیکہ دے دیتا ہے اور عمل کا درد کرتے
ہوئے مریض کے سر کے بالوں کو ان کی جڑ کے مقام سے پکڑ کر کھینچ کر دھ
کر دیتا ہے۔ اور اسی طرح مریض کے دونوں ہاتھوں اور پاؤں کی انگلیوں کو بھی
باندی باندی کر کے پکڑ کر کھینچ لگتا ہے۔ حیرت انگیز طور پر نہ تو مریض کو کسی
کسی قسم کی کوئی تکلیف محسوس ہوتی ہے اور نہ ہی عامل کو کچھ پتہ چلتا ہے کہ
بقدرت خدا ماسٹر وہ شخص کا جادو تمام کا تمام اس کے بالوں اور ہاتھوں پاؤں سے
لگنا شروع ہو جاتا ہے۔ اس عمل کو جادو کی رکھتے اور جب یہ دیکھتا ہے
کہ اب کوئی بھی چیز پر آہ نہیں ہو رہی ہے تو اس وقت وہ عمل کو ختم کر دیتا ہے
اور اس کے ساتھ ہی مریض کی آنکھوں پر سے کپڑا اٹھ کر اسے عمل کے مقام
سے اٹھا لیا جاتا ہے۔ عمل کے تمام کرنے کے بعد جادو سحر کی حاضری کے
عمل میں جو کچھ کا کائنات، بڑیاں، گوشت، دھن تو لادنی کھل کا ہے، جیسے
مڑے پتے، نیو اپنی آغوا، مسان کی خاک، دھیرور آہ ہوا سے درمیانی کسی
شے میں چمک دیا، اس طرح بھی حساب خیال کر میں اس شخص کا روحانی
علاقہ کر میں اور اس کے لئے ایسا عمل جو کر کریں کہ جس کی موجودگی کی وجہ
سے اس شخص پر دوبارہ سحر و جادو کا حملہ نہ ہو سکے۔ سحر و جادو کی حاضری کے
اس عمل کی تسخیر کے لئے کوئی پابندی نہیں ہے تاہم عامل کا عمل کو اپنے
روحانی پیشوا کے حکم سے بھلا یا ضروری ہے جیسا کہ تحریر کر چکا ہوں کہ یہ
عمل میرے روزانہ کے معمولات سے ہے اس لئے اس کی صداقت و حقانیت پر
کسی قسم کا کوئی شک و شبہ نہیں کیا جاسکتا۔ برسوں سے یہ عمل بڑا سحر و جادو

کے متعلق ہونے انسانوں پر آزمایا جا چکا ہے اور تمام تحریریں بھی میری
دوسری ان گنت مصروفیات کے باوجود روزانہ میرے لوگ اس عمل کا عملی
مظاہرہ دیکھتے، سحر و جادو کے علاقہ اس کے مستقل عمل اور روحانی علاج معالجہ
کے لئے میرے پاس آتے رہتے ہیں جو خدا کے فضل و کرم سے مستفیض
و مستفید ہو کر جاتے ہیں۔ روحانی علوم و فنون کی اشاعت اور خدمت خلق کے
جذبہ کے قوی نظر میری طرف سے اس عمل کی ہر خاص و عام کو اجازت ہے
تاکہ ہر شخص اس عمل کو آزما کر حقیقت طلمات کا مظاہرہ کر سکے۔

۱۸۔ سحر زدہ مریض کا علاج

مندرجہ ذیل طلمات کا سحر زدہ مریض کے فعد کے خون سے
مریض کے پئے ہوئے کپڑے پر ذیل یا مریض کی راحت میں شب یا رستہ کو
دو ہر کے وقت لکھیں اور اسی وقت اس کپڑے کو کسی کندہ یا میدہ قبر میں
دبا دیں تخت سے تخت باز بھی باطل ہو جائے گا۔ طلمات یہ ہیں۔

یوتاسا یوتاسا عتاسا عتاسا یوتاسا عتاسا یوتاسا عتاسا یوتاسا عتاسا

۱۹۔ برائے دفع سحر

کتاب النبی والنجیب میں علامہ سیاحی کو یہ فرماتے ہیں کہ جادو
و سحر کے روکنے کے لئے ذیل کے طلمات کو برک کی چھل پر پھر ان
دو عربی کتب کی سیاحت سے لکھ کر سحر زدہ یا سحر زدہ کو خدا سے فضل و کرم
سے شکیاب ہو جائے طلمات یہ ہیں۔

امولم و مودولوم روعولم و هم سوقارا لذلک و اما جران
شادولاب جومام تا اوج طواماک و فاکاک خاب هت شولام هام.

۲۰۔ جادو و سحر کے لئے

سحر و جادو سے بچنے کے لئے ذیل کی بات عمل کو چاہیں روزانہ
روزانہ نماز پڑھ کر یہ ایک سو مرتبہ پڑھ کر اپنی دم کرنے کو سحر و جادو
توانا و ناتوانی سے بچ جائے گا۔ سحر کا اثر چاہتا ہے کہ ہمارے عمل سے ہے۔

تَوَكَّلْ بِالْإِسْمِ الَّذِي بِهِ رُفِعَ الْعَرْشُ الْعَظِيمُ وَاللَّارِبُ الْإِسْمُ الْمَجِيدُ
الْمُبْتَدِ بِحَقِّ هَذِهِ الْأَسْمَاءِ فَاعْلَمُوا مَا تَقُولُونَ مَعْرَةً كَرَمًا وَدِينًا
مَهْلِكًا كَلِمَاتُ مَلَائِكَةِ جِبْرِائِيلَ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِمْ أَرْتَدَّتْ الْمَلَائِكَةُ مِنْ
هَيْبَتِهِ وَطَاعَةُ الْمَلَائِكَةِ لِعَطْمَةِ طُورٍ هَيْبًا هَيَّا دُونََ أَجْبَ بِالْحَمْدِ
أَنْتَ وَنَائِلَاتُ فَاتِيَا عَدَاةً وَأَهْلًا طَاعَتِكَ بَنُو شَعْنُونِيَا وَمَارَ عَطُونِيَا
شَعْنُونِيَا فَهَظُوا عَظُونِيَا الْعَهْلُ الْوَاحِدُ السَّاعَةَ.

لوگوں کی مختلف ضروریات

از مولانا حفظ الرحمن صدیقی قاسمی

ہوتی ہے کہ ہم دنیا میں اگر زندہ رہیں بھی تو ایک دائم الیریس کی طرح۔ ایک کی طرح ایک بیکار مظلوم انسان کی طرح رہیں۔ اور ان کے گندے عملیات کے ذریعے پیدا کردہ امراض یا عمر، بیماری، فحش زندگی کا چرچا بھی کر دیں۔ ایسے حالات میں اعلیٰ عالمین کی طرف رجوع کرنا صرف یہ کہ ضروری ہے جبکہ غریبوں کے لئے۔ اس کا فائدہ ہے۔ اس لئے الیریس دنیا میں مختلف طریقوں اور پیار کے ہیں۔ علما و ساجد کے دروازے سے تجربات سے اس کا مفید ہونا ثابت ہو چکا ہے۔ عمرانی غرض میں جتنا بعض لوگوں کے حق میں وہود کا سیلاب ثابت نہیں ہوتا، دیکھا ثابت ہوتا ہے۔ کسی میں بلکہ الہی معجزات ہوتے ہیں۔ اس کے استعمال سے مریم کی بچگی اور تکلیف میں مزید اضافہ ہو جاتا ہے۔ جنس ان کے یہ روزگار کے تجربات ہیں۔

چند عجیب واقعات

ذاتی طور پر دست سے عجیب واقعات میرے سامنے آئے ہیں۔ ان پر جب غور کرتا ہوں تو بخدا میری حیرانی کی کوئی انتہا نہیں رہتی اور مجھ میں نہیں آتا کہ یہ سب کیا ہے؟ کیوں ہے؟

ایک صاحب ہیں جس بھی سب کی ایک آتش کھیلنے ہیں تو ان کے جوتے میں شہرہ درو ہو جاتا ہے۔ ایک صاحب ہیں۔ کسی بھی شے میں جب وہ ان کا استعمال کرتی ہیں تو درود ظہر اور ختم بخنی میں جتنا ہو جاتی ہیں۔ اسی طرح ان کا کھانے سے ایک صاحب کو درد دوسری شکایت ہو جاتی ہے۔ جبکہ بلقیٰ عظمیٰ نظر سے اڑے یا سب میں کوئی ایسی خاصیت نہیں ہے جس سے پیٹ میں باہر میں درو پیدا ہو جائے۔

ایک صاحب ہیں جن کی ناک میں لیو کی خوشبو چھٹی جاتی ہے تو انھیں نزلہ دھام کی سخت شکایت ہو جاتی ہے اور کسی کی دن تک رہتی ہے۔ ہرے ایک عزیز شاگرد ہیں۔ چائے کے بعد عادی ہیں۔ صبح سے شام تک

انسانی ضروریات ہے چار ہیں اور وقت کے ساتھ ساتھ ان کی نوعیت بدلتی رہتی ہے۔ زندگی کی ہر منزل سے نکلتے اور نئی ضروریات نکلنے لگتی رہتی ہے ابھی ایک مقصد پر وہ طور پر حاصل نہیں ہو پاتا کہ دوسرا ایسا مقصد نئی ضرورت اور نئی ایجنس سامنے آکر رہتی ہوئی ہے۔ نیز زندگی کے مختلف حالات سے دوچار ہونا بھی ایک معرکہ ہے جس سے غریبوں کے لئے خاص حالات تو ایسے ہوتے ہیں کہ کوئی ان کا مقابلہ آسانی سے یا مشکل سے نہ کر لیتا ہے لیکن بعض حالات میں کوئی بالکل مجبور اور بے بس نظر آتا ہے۔

لوگوں کی زندگی میں پیش آنے والے حالات کی نوعیت اکثر مختلف ہوتی ہے ابھی ایک آگ لگا جانا، بجلی ڈنٹ ہو جانا، طوفانوں، طوفانوں، ڈاک امراض کا فائدہ ہو جانا، وغیرہ۔ کچھ حادثے اپنے فیروں کی کریم فرما کر توجہ بھی ہوتے ہیں۔ کچھ لوگ ہیں جن کے ہاتھوں میں پیسے نہیں رکھنا اور ہر سال مسلسل گھٹا ہو جاتا رہا ہے۔ اچھے ملتی، آدھیں طلباء استقامت میں ملے ہو جاتے ہیں یا معمولی فیروں سے کامیاب ہوتے ہیں۔ دکان یا کاروبار سے برکت آتی جاتی ہے۔ لوگ اسے خوش قدر کر سمجھ کر خاموش ہو جاتے ہیں۔ اور فی انشیت سب تقدیر کی یاد کی نہیں کرتی تو ایسا بھی ہوتا ہے۔ مگر اس صورت حال میں تقدیر کی طرف موڑنا غریب نہیں۔ تجربات ثابت ہیں کہ اس طرح سے نقصانات میں ذلیل و خوار ہونا اور حاسدوں کے بد بختی کر دینا اور کامیابی میں مل جانا ہے۔ ان کا عاقبت اعلیٰ عالمین لوگوں کا دائرہ عمل صرف ہمارے ساتھ ہو نہیں کر دیتے اور کاروبار کو تیار کر دیتے تھے ہی تھے وہ نہیں رہتا بلکہ وہ جہتوں کا فائدہ ہے۔ ہمیں ان کا رونا دھارہ نہیں دیکھنا کیسے ہیں۔ ان کی ہر ممکن کوشش ہوتی ہے کہ وہ ہمارے دریا کو سوچنے بچنے کی اعلیٰ صلاحیتوں سے غور کر دیں، ہمارے ذہنوں کو صحیح سمتوں سے ہٹا دیں اور ہمارے اعصاب اور قوت عمل کی سرگرمی کو ختم کر دیں۔ ان کی خواہش بلکہ ہر حق کو شش

آوی بھی بالکل ایسے نہیں ہیں کہ ایک کی جگہ دوسرا اس کے گھر میں چلا جائے اور گھر کے لوگ اس کو پہچان نہ سکیں۔ کہیں کہیں معمولی سی مشابہت ضرور مل جاتی ہے مگر اس سے ان کی باہمی شناخت میں کوئی فرق نہیں پڑتا۔

اسی طرح جسم کے اندرونی حصوں کی اور ان کے خرابی کی بات ہے۔ ہر شخص عادت حوالہ پھندہ پھندہ کے لحاظ سے ایک دوسرے سے جدا ہے۔

سب کے جذبات و احساسات جدا ہیں۔ سوچنے سمجھنے کے انداز جدا ہیں فکریہ کیر طبع اور مزاج کے اعتبار سے تمام انسان ایک دوسرے سے مختلف ہیں اور

ان سب کی الگ الگ اپنی حیثیت ہے یہی وجہ ہے کہ ایک شخص کو ایک غذا مرغوب ہے۔ دوسرا اس کو کھیند کرتا ہے ایک آدمی کے نزدیک ایک چیز

حسین ترین ہے دوسرا اس کو قابلِ توجہ نہیں گردانتا۔ ایک دوایک سی بیماری کسی کی کو سزا دیتی ہے اور کسی کو نہیں کرتی۔ یہ سب دراصل جسم کے

اندرونی نظام اور اس کی خصوصیات کی بات ہے۔ معالجین اور مصلحان کفرض ہے کہ دوا یا دھرم بعض کے مزاج اور اس سے پیدا ہونے والے نقصان کو

پوری طرح سمجھنے کی کوشش کریں۔ ایسی صورت میں کامیابی کے امکانات زیادہ روشن رہتے ہیں۔

تعویذات میں موافقت کا مسئلہ

تعویذات میں بھی اتنے دن اس قسم کے تجربات ہوتے ہیں۔ ایک شخص کے حق میں کسی ایک قسم موافق ہے دوسرے کے حق میں

مفید ثابت نہیں ہوتی۔ نقش شلتک ایک قسم ایک مرعیض لینے نہایت اثر عارضیت ہو رہی ہے۔ دوسرے کے لئے نہیں ہوتی۔ بلکہ نقش مرعیض کوئی

قسم موثر و مفید رہتی ہے۔ بلکہ کسی معاملہ میں شلتک اور مرعیض نقش سے بات نہیں بنتی تو نقش شلتک استعمال کرنا پڑتا ہے جو مفید رہتا ہے۔ اور بعض حالات

میں شلتک سے بھی آگے جانا پڑتا ہے۔ حتیٰ کہ صمد و سبب مضمون و فرات کام لینے پر مجبور ہونا پڑتا ہے۔ اس نے اب ہم حروف متقطعات کے حوالہ

اندرونی نقش پیش کر رہے ہیں۔ ان میں سے ہر نقش جو اپنے اثراتی تاثیرات کا حامل ہے جو حروف متقطعات کی بنیادی خصوصیت ہے۔ مگر نقش کی

قسم بدل جانے سے اگر اس کا زور کسی ایسے پہلو کی طرف ہو گیا ہے جو مقصد نہیں ہے۔ اس کے لئے ناس کو بوشمندی سے کام لینا پڑے گا۔ اور اس میں

مستاسب تبدیلی کر کے بہتر نتائج پیدا کرنے ہوں گے۔



کئی ہی جانے پاتے جانتے ہیں۔ مگر اس قدر عادی ہونے کے باوجود غریب آفتاب کے بعد جانے کو چھوڑا بھی گوارا نہیں کرتے۔ میں نے اس کی وجہ

پر بھی تو انہوں نے بتایا کہ رات کو جانے پینے سے مجھے شدید زکام ہو جاتا ہے۔ مجھے یہ بات عجیب نہ لگی تھی۔ میں نے اس کو دائم قرار دیا۔ ایک مرتبہ جب

عشاء کی نماز کے بعد میرے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ جانے لگی۔ میں نے اصرار کر کے انہیں چاہے پلاوی۔ کیونکہ رات میں چاہے پینے کا ان پر جو خاص

اثر ہوتا ہے اور جو میری سمجھ میں نہیں آ رہا تھا میں اس کی تصدیق چاہتا تھا بھی چند لمبے بھی نہ گذرے تھے کہ ان کو کیے بعد دیگر، چھینکیں آتی شروع ہو گئیں۔ اور جب صبح کو ان سے ملاقات ہوئی تو یہاں کی آواز بھی ہوئی تھی۔

اور تقریباً ایک ہفتہ تک بیکار سے شدید زکام میں مبتلا رہے۔ مجھے خدامت کے ساتھ اپنی زبردستی پر معذرت چاہنی پڑی۔

ایک حکیم صاحب جب بھی مجھے پتہ چلے ہیں تو انہیں نے اور

میں اس بات کو جانی ہے۔ جب کہ کھلی کی طرف ان کی طبیعت رافض بھی رہتی ہے اور مشورہ ہے۔ مشورہ میں انہیں اظہارِ کائنات بھی ہے کہ جو چیز

مرغوب ہوتی ہے وہ نقصان نہیں کرتی۔ ایک بار انہوں نے کھلی کے سامان سے صرف معمولی سا مسالہ چکھ لیا۔ مگر اس سے بھی تے اور دست شروع ہوئے۔

ایک صاحب نے مجھے بتایا کہ میں زکام کا مرعیض تھا۔ اور دائم المرعیض۔ مگر جب سے بالوں میں خضاب کا شروع کیا ہے۔ زکام ختم ہو گیا۔ جب بھی

خضاب کو کچھ زیادہ عام گذر جاتا ہے تو زکام کے آثار شروع ہونے لگتے ہیں۔ میں خضاب کر لیتا ہوں تو ان کا لگ جاتا ہے۔

پتہ دیا کہ لے یہ واقعات حیران کن بھی ہیں اور عجیب و غریب بھی۔ ان تجربات و مشاہدات کی روشنی میں لازماً ماننا پڑے گا کہ موثر حقیقی صرف

ذات خدا ہے اور اصلاً اسی کا علم ہر چیز میں اثر انداز ہے قدرت خداوندی مختلف صورتوں میں طرح طرح کے کرشمے دکھائی دیتی ہے۔

قدرت کا مجرمانہ انداز

اس دنیا میں جس رخ سے بھی نظر ڈالے انواع و اقسام کا سلسلہ نظر آتا ہے۔ انسانوں کو دیکھئے۔ ان سب کے اعضاء ہاتھ پاؤں، ناک کان چرو اور

سر وغیرہ سب اپنی مخصوص جگہوں پر رہتے ہوئے ہیں۔ ایسا نہیں ہے کہ کسی کے جسم میں کان کی جگہ ناک، اور ناک کی جگہ کان، یا تھوک کی جگہ پاؤں، پاؤں کی جگہ ہاتھ، آنکھوں کی جگہ بونٹ اور بونٹوں کی جگہ آنکھیں پائی گئی ہوں۔

اس شدید ترین بنیادی موافقت کے باوجود کروڑوں اربوں انسانوں میں دو

بجائے یونان ، ہمیشہ

کالا جادو

حصہ دوم

زلف : سید حسن الباشی (انڈیا)

تعمیل
ابن محمد عبدالرشید قاسمی

بسم اللہ الرحمن الرحیم



عربوں کا کالا علم

16800

1

بجائے یونان کا کالا جادو

اہل یونان کا کالا جادو

کالی

وینچ کرافٹ

کالے جادو جیسے ہیبتناک علم پر سنسنی خیز معلومات

اے ایس صدیقی

۱۔ چند ضروری اصطلاحات کا تعارف

یہ نوٹ محض اس خیال سے لکھا جا رہا ہے کہ ایسے اصحاب جنہوں نے جادو کے موضوع پر پہلے دوسری کتابیں نہ پڑھیں ہوں وہ ان اصطلاحات کے مفہوم کو اچھی طرح سمجھ سکیں جو اس کتاب میں آئندہ چاہجا استعمال ہوں گی۔

تھیں اور یہ کالے جادو کے تحت متحرک ہوتی ہیں۔

قرون وسطیٰ میں۔۔۔۔۔ جادوگر اور شیطانی رسوم کے معتقدوں کے خلاف ایک زبردست مہم کا آغاز ہوا اور انہیں جن جن کو ہلاک کیا جانے لگا کیونکہ لوگوں کا عقیدہ یہ تھا کہ جادوگر شیطان کا معتقد ہوتا ہے اور وہ اپنی روح فروخت کر کے اس کا مازم ہو جاتا ہے۔ ان زمانے میں ایسے تمام اشخاص جن پر ذرا بھی یہ شبہ ہوا کہ وہ جادو سے کوئی رابطہ رکھتے ہیں یا تو مار ڈالے گئے یا انہیں زندہ جلا دیا گیا۔

اسی دور میں۔۔۔۔۔ جادوگروں کے بارے میں یہ عقیدہ پھیلے کہ

۱۔ جادوگر۔۔۔۔۔ بددھنوں کے پجاری ہوتے ہیں۔

۲۔ یہ لوگ۔۔۔۔۔ ہر نیکی جانتوں کے معتقد ہوتے ہیں۔

۳۔ ان کے تمام بول بچے سب کے سب شیطانی خدایات سے آلودہ ہوتے ہیں۔

سناٹو۔۔۔۔۔ یہ ایک قسم کی مجلس ہوتی ہے جس میں جادو کے ہر دکار جن کو ہر ایک قسم کا ہنر ملتا ہے۔۔۔۔۔ اسے ایک مستور

شیطان۔۔۔۔۔ بددھنوں کا آقا کہا جاتا ہے۔۔۔۔۔ اسے ایک مستور

میں دنیا کی ہر برائی کا سر پشہر کر سکتے ہیں۔

انصار ہویں صدی میں۔۔۔۔۔ جادوگروں کے خلاف پھیلنے والی نفرت کا

”وینچ“ (WITCH) یہ لفظ قدیم انگلش کے لفظ ”ویکا“ سے مشتق ہے جس کے معنی ہیں وہ آدمی (مرد ہو یا عورت) جو ”جادوگر“ ہوں۔ آج کل یہ لفظ استعمال نہیں رہا ہے اور اس کی جگہ سید حافظ جادوگر استعمال ہونے لگے۔ یہ جادوگر لوگ سماج میں ایک ایسے شخص کا کردار ادا کرتے تھے جن کے بارے میں کہا جاتا تھا کہ ان کا تعلق روحوں سے ہے۔ لوگ ان روحوں کو مستور اور بھیشت وغیرہ کے ذریعہ رام کرتے اور ان روحوں کی مدد سے وہ اپنے اور اپنے موکلوں کے لئے مختلف نوعیت کے کام انجام دیتے تھے۔ یہ کام کچھ ایسے ہوتے تھے جیسے۔ تنگ سالی میں بارش برسانا، قسمت کا احوال جانا۔۔۔۔۔ بلورینچی کے ذریعے مقدرات کی نشاندہی کرنا، پھر مستور اور روحوں کے تھکانوں سے وحشتوں کا قلع قمع کرنا۔

”سفید جادو“۔۔۔۔۔ یہ جادوگر جب اچھی روحوں کو اپنی معاونت کے لئے طلب کرتے تھے۔۔۔۔۔ تو اس عمل کو ”سفید جادو“ کہتے تھے۔ اور جب وہ ”خائنوں کی طاقتوں“ کو تار مار مانتے تھے تو اس عمل کو ”کالا جادو“ کے نام سے موسوم کرتے تھے۔

اچھی روح میں۔۔۔۔۔ جو سفید جادو کے عمل کے تحت کام کرتی ہیں وہ عموماً نیکی اور مدد کے کام کرنے کے لئے بنائی جاتی تھیں۔

نری روح میں۔۔۔۔۔ تخریب اور خدائی کے کاموں کے لئے استعمال ہوتی

سائنس دان اور جادوگر دونوں نے بیرونی طریقے کو زیادہ سودمند پایا ہے کیونکہ دونوں ہی — آوی کی بنائی ہوئی اشیاء کی مدد سے دنیا کے اوپر نئی تبدیلیاں کرنے میں لگے ہوئے ہیں۔ ایک سنتوں میں یہ دونوں ہی — طاقت، اقتدار اور حکمرانی کے خواہاں کے جاسکتے ہیں۔

”دوج“ وہ ہوتا ہے جو بیرونی کے بجائے باطنی طریقہ اختیار کرتا ہے۔ مستعد اس کا بھی دعویٰ ہے۔ دینی اقتدار، بالادستی، طاقت اور غلبے کا جنوں۔

جادو کے طریقے۔۔۔ اور ان کے اقسام

جادو کے بنیادی طریقے دراصل ان طریقوں کی ایک شکل ہیں جو دور قدیم میں جب انسان جنگلی زندگی گذراتا تھا رائج تھے جادو کے مستعملین میں ایک عقیدہ منتشر ہے۔ وہ سب کے سب اس بات کے قائل ہیں کہ تمام چیزیں جن میں بھی کسی قسم کا رابطہ رکھا ہوتا ہے۔ رابطہ ٹوٹنے کے بعد بھی —۔۔۔ قائلے کے باوجود ایک دور رہے پر اثر انداز ہونے کی صلاحیت رکھتے ہیں یہ نظریہ سر جیمز فریزر نے اپنی کتاب ”ایگنڈا باؤ“ میں درج کیا تھا۔ وہ آگے چل کر لکھتے ہیں۔ ایک طرح کی چیزیں ایک طرح کی چیزوں کی تخلیق کرتی ہیں۔ مثال کے طور پر ایک جادوگر اپنے معمول کے ہاؤس کا اگر ایک گھما حاصل کر لے تو اس معمول کو قائلے کے باوجود سکوریا سر زد کر سکتا ہے۔ کالا جادو ایک سنتوں میں روحانی رابطہ یا روحانی عملے کا درجہ رکھتا ہے کیونکہ زیادہ تر سٹریا (SPELLS) فوسل کسی دوسرے آوی کے دماغ یا جسم کو کنٹرول کرنے کا ہی کام انجام دیتے ہیں۔

قدیم خیالات کے جادوگر ان کا عقیدہ ہے کہ ہر شے کے چار پارے ”زمین“، ”ہوا“، ”پانی“ اور ”آگ“ پر نہایت طاقتور روحوں یا ”دوہٹوں“ کی حکمرانی ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ مردے کی رو میں عموماً پہاڑوں، دریاؤں، کھانڈوں اور جنگلوں کے اندر مسکن رکھی ہیں اور یہ تمام رو میں —۔۔۔ اس شخص کے سامنے مجبور محض کا درجہ رکھتی ہیں جادو کا لے جادو کا ماہر ہو جاتا ہے۔ سفید نور کا لے جادو میں بنیادی فرق کوئی نہیں ہوتا ہے۔ یہ دونوں علوم دراصل انسان کی شخصیت میں پنہاں اس عنصر کی پیداوار ہیں جسے ایک اقتدار یا بالادستی کا جنوں کہہ سکتے ہیں جو یہی قطعی طور پر ان دونوں میں صرف یہ فرق ہوتا ہے کہ سفید جادو نقصان پہنچانے کے بجائے فائدے کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ اور کالا جادو۔ سوائے بُرائی، ضرر اور نقصان کے کچھ

موتوان مردوں کی اور ایک بار پھر ”جادو کا علم“ محضے اور چھوٹے لگے۔ ساتھ ہی ساتھ شیطان کے پیاروں نے —۔۔۔ اپنے عقائد بھی بنا لئے گویا ایک قسم کا مذہب قائم کر لیا اور اس مذہب میں سب سے بڑی طاقت ”شیطان“ کو تسلیم کیا گیا۔ شیطان کی پوجا کے لئے جو جشن منایا جاتا ہے اسے ”سیاہ جہنم“ کے نام سے جانا جاتا ہے۔

1901ء میں انگلینڈ میں وہ قانون منسوخ کر دیا گیا جس کے تحت جادو کی مشقیں منسوخ تھیں۔ اس کے ساتھ ان جادوگروں نے اپنے ایک مذہب کی بنیاد ڈال دی جسے ”دکا“ کہتے ہیں۔ موجودہ زمانے میں اس ”دکا“ مذہب میں ہر آدمی خواہ عورت ہو یا مرد سب داخل ہو سکتے ہیں۔

۲۔ جادو کے بارے میں اعتقادات اور نظریے

ان میں سے بہت سے افراد کے ذہنوں میں ایسے خیالات پائے جاتے ہیں کہ انسان کے مقدرات پر باوق الفطرت طاقتیں راج کرتی ہیں۔ عجیب بات یہ ہے کہ سوائے انسان کے دنیا کی کسی اور ذی روح میں ”روحانی“ ذہانت قطعاً نہیں پائی جاتی۔ جادو کے دماغ ”اچھائی یا برائی“ کے تصور سے قطعی نااہل ہوتے ہیں۔ خیال کیا جاتا ہے کہ ”دوج“ کے موجود ہونے کے عقیدے کے ساتھ ہی ساتھ انسان نے اپنے ذہن میں باوق الفطرت قوتوں کو موجود کی کو بھی تسلیم کر لیا ہوگا۔ یہ قوسب جانتے ہیں کہ آوی کا عقیدہ ہے کہ جسم ضرور فنا ہو جاتا ہے لیکن اس کی روح غیر فانی ہے۔ وہ باقی رہتی ہے۔

ما فوق الفطرت قوتوں کے سرچشے

جادو جس قدر بھی نئے موجود ہیں سب کے سب اس اعتقاد کے قائل ہیں کہ آدمی چاہے خواہے اندر اس شے کو پیدا کر سکتا ہے جو دراصل ”روح کا حصہ“ ہو رہا ہے۔

اسی خیاد پر آدمی —۔۔۔ روحوں پر حکمرانی بھی کر سکتا ہے اور وہ انہیں مجبور بھی کر سکتا ہے۔ انسان شر سے ہی خود کشی کے پھر میں لگے۔ اس کے سامنے اس کے لئے دو طریقے ہی رہے ہیں۔ ۱۔ اندرونی یا باطنی طریقہ۔ ۲۔ بیرونی طریقہ۔

اس نوٹ کی تیاری میں مراد چوڈا، کوٹش، ایلین ٹی ایل، درتھی اور گیلی کارڈز کی کتابیں ”دوج کرانٹ ٹوڈے“، ”ایول آئی“، ”بلیک آوش“ اور ”دوجس“ سے مدد لی گئی۔

ہوتا رہیگا خوف کی بنیاد بھی مضبوط رہے گی اور اس طرح وہ طبقہ جو انہوں کو
کھلاتا ہے اور وہ طوق جو مذہب کے پیشواؤں کا ہے... بدستور، سماج میں
دونوں اپنے اپنے کردار ادا کرتے رہیں گے۔

یہ سوال کہ بدروحوں کو کھلانے اور انھیں تلو کرنے کے جو عملیات کئے
جاتے ہیں ان سے یہ بدروحوں کو ختم ہونے کا بھی جوا نہیں ہوتا۔ یہ سب کچھ انسان کا
واہمہ ہوں جو نفسی اذیتاؤں کے آدمیوں سے دوشے میں منتقل ہو کر ہم تک
آپہنچے ہیں مگر بھر کیا جاتا ہے کہ آج کل بھی بہت سے لوگوں کو شیطانی رو میں
نظر آتی رہتی ہیں۔

آدی کی ابتدائی تاریخ کو دیکھیں تو اس میں بھی جاوہروں سے نفرت
اور بدبشت کے بہت سے ثبوت نظر آتے ہیں۔ مثلاً بے لی لوگیا کے بادشاہ جو
رانی نے جو کاٹنے بلایا تھا اس میں اس نے جاوہ کے عمل کو بالکل ممنوع قرار دیا
تھا۔ آج بھی بالکل قدیم دور کے مانتے ہی جاوہروں کے ساتھ ساتھ وہ طبقہ
تقریباً ہر ملک میں موجود ہے جس کا دشمنی ہے کہ وہ روحوں کو تہہ کر جاتا
ہے۔ جس طرح قدیم دور میں خوشیوں کو غیر مذکورہ سکھ کر گھر اور عبادت گاہوں
کو پاک کیا جاتا تھا۔ بالکل اسی طرح آج بھی یہ عمل اسی طرح کیا جا رہا ہے

زرخیزی کا معجزہ

ابتدائی دور تاریخ میں انسان زرخیزی کے لئے طرح طرح کی مافوق الفطرت
قوتوں سے دلیا کرتا تھا وہ محض اس لئے کہ بارش ہو اور کھیتوں میں فصل
اُگے۔ مختلف قسم کے عجیب و غریب جشن منایا کرتے تھے جن میں... بڑے
پیمانے پر جنس کی خشکی میں جنسی ارتباہ کیا جاتا تھا۔

خوراک کو بھی جنسی اعضاء کی خشکی میں ڈھال کر کھایا جاتا تھا... اور سمجھا جاتا
تھا کہ اس عمل سے باپ، آسمان اور ماں زمین خوش ہو کر انھیں زرخیز سال
سے نواز دیں گے۔

مصری تعویذ

قدیم مصر میں جاوہ زندگی کے تقریباً ہر شعبے میں رائج تھا حتیٰ کہ وہ سمجھتے تھے
کہ ان کے دیوتاؤں کے بہت بھی ادارائی قوتوں کے مالک ہیں۔ زندگی اور
موت دونوں موقعوں پر جاوہ کی طاقتوں کا تھکان حاصل کیا جاتا تھا۔ فرامین
مصر کے مقبروں کو جاوہ کی قوتوں کے ذریعے محفوظ طائے کا عمل کیا جاتا تھا۔
یہ جاوہ کی قوتیں اپنی طاقتور قوتیں تھیں کہ آٹھ مالاٹھ کوئی ۳ ہزار سال گذر
چکے ہیں مگر ہنوز لوگ انھیں موثر سمجھتے ہیں۔

ہماتے اور اس میں سونیاں چھوڑ جاتے ہیں۔ اس تکنیک کی ابتدا کہاں سے ہوئی
اس کا کوئی پتا نہیں چل سکتا یہ گنبد والا طریقہ بہت زمانے سے رائج چلا آ رہا
ہے۔

کسی پر جاوہ کرنے کے لئے ایک اور طریقہ یہ بھی تھا کہ شکار کو ایک
سیب دیا جاتا تھا یا روٹی کا ایک ٹکڑا پیش کیا جاتا تھا جس پر جاوہ کر پٹے سے عمل
کر چکا ہوتا تھا۔ اس طرح... وہ خواست جو جاوہ کر چاہتا تھا۔ روٹی یا سیب
میں چھاتی تھی۔

اڑنے کی طاقت

ان دونوں اور قدیم دونوں دونوں میں لوگوں کا خیال رہا ہے کہ جاوہ کرنے
والے اڑنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔

جاوہ کی ضرورت

آدی کا دماغ صدیوں کے بعد... اپنے اندر سے بہت کم تبدیل ہوتا رہا
ہے... اور اسی نے جاوہ کے فن کو پھولنے پھلنے کا بیشہ موقع ملتا رہا ہے۔
سائنس عام آدمی کے لئے نہایت ناقابل فہم شے رہی ہے۔ اسی طرح مشفق
کا کردار بھی عام آدمی کی زندگی میں کچھ اہمیت نہیں رکھتا... ظاہر ہے کہ ان
حالات میں... انسان جاوہ کے بارے میں جو محسوسات رکھتا ہے وہ کیونکر اثر
قبول کر سکتے ہیں۔

شاہد یہی اسباب ہیں جس کی بنا پر دنیا کے مختلف خطوں میں عجیب
و غریب عقائد کے نولے دن بدن پھیل رہے ہیں۔ لوگوں کے عقائد جاوہ کے
ضمن میں پختے ہوتے جا رہے ہیں ہو سکتا ہے کہ یہ بھی کوئی فراہ ہو۔ بیرونی دنیا
کے افراط سے محفوظ رہنے کیلئے ایک ذہنی پناہ گاہ۔

آج کا آدمی... ریڈیو اور ٹیلی ویژن کے ذریعے ہائی برادری، جنگوں وغیرہ
کی خبریں ہمہ دستار سنتا رہتا ہے۔ اس کی بنا پر اس کے اندر ایک نوع کا وہ
احساس پیدا ہو گیا ہے کہ وہ غیر محفوظ ہے... اس کی یہ سوچ اسے آسانی
ہے کہ وہ اپنی حفاظت کے لئے کوئی قدم اٹھائے... اور اس عقیدے کے تحت وہ
خود اپنے باطن کی سمت رجوع ہو جاتا ہے اور اپنے بہت سے لوگ نظر آتے
ہیں جن کا کہنا ہے کہ انھیں احساس تھا... جاوہ کے صد ہا پرانے فن میں
مل چکا ہے۔

۳۔ پرانی دہشتیں

پرانی تاریخ اور دہشتیں شاہد ہیں کہ جب تک انسان کو موت کا خطرہ محسوس

قسمت بتانے والے

پرانے زمانے کے ساحریاں انسانوں کو اپنی بعض صلاحیتوں کی وجہ سے بڑی شہرت رکھتے تھے۔ مثال کے طور پر وہ ایسے مشروبات بنا دیتے تھے جس میں شفا کی طاقت ہوتی تھی۔ وہ زہر مٹانے کے بھی ماہر ہوتے تھے اور ان میں... ایک اندرونی بصیرت ہوتی تھی جس سے وہ آئندہ کے بارے میں پیشین گوئیاں کر سکتے تھے۔

اسی زمانے میں "ہائڈرو ٹیکس" کا فن ابھرا۔ اس فن کا پرمائی کے ایک تالاب یا چشمے پر نظریں گزار کر... اپنے منکوں کو ان کے ساتھ ہونے والے آئندہ واقعات کی نشاندہی کرتا تھا۔ ایسی دوسرے مقام پر ایک چشمہ تھا جو ایرو دیوی کے نام سے موسوم تھا۔ اس میں محبت کرنے والے جوڑے تقریب کے دنوں میں آنے کی روئیاں ڈالتے تھے اگر یہ روئیاں دلب جاتی تھیں تو سمجھا جاتا تھا کہ دیوی نے ان کی بیعت قبول کر لی ہے۔ اگر یہ ردی سمجھ پر تھی تو وہ چالی تھی تو اس کا مطلب ہوتا تھا کہ دیوی نے بیعت منظور کر دی ہے اور ردی ڈالنے والوں کی خواہشات پوری ہو سکی گی۔

اس دور میں ایسے قسمت شناس موجود تھے جو بیعت سے اٹھنے والے دعوئیں کو "پڑھنے" کا کام کرتے تھے۔ اگر یہ دعوئیں قربان کاوت سے پیدا ہوتی تھیں تو سمجھا جاتا تھا کہ حالات خوشگوار ہوں گے۔ جگہ بگھڑتے ہوئے دعوئیں کو مبارک ٹکڑوں سمجھا جاتا تھا۔

اس دور میں ہر دوشے جو انسانی دسترس سے دور تھی۔ راجوں کے قبضے میں بھی جاتی تھی۔ حتیٰ کہ جھینگے، کھانٹے، ڈانڈا، اٹے، بھجائے اور... انسانی مخلوق کا سب سے نود کو بھی کسی زمرے میں شمار کیا جاتا تھا۔

قدیم یونان میں قسمت کا حال جانتے کا ایک بڑا عجیب طریقہ رائج تھا۔ بادلوں پر پہلے ایک دائرہ کھینچ دیا تھا اور بعد ازاں اس میں ہر حصہ میں تقسیم کرنے کے بعد وہ ان حصوں میں کوئی جانور قربان کرتا تھا... اور پھر ان حروف کے اوپر لٹے کے پکڑے ڈال دیتے جاتے تھے۔ بعد میں ایک چمکانی جاتی تھی چڑیا کو کچھ دیر کھانے کا حق دیا جاتا تھا اور اس کے بعد بادلوں کو زمین پر کھینچے اس دائرے کا ساتھ کرتا تھا اور اپنے منکوں کو... اس کے بارے میں آئندہ کی معلومات دیتا تھا۔ اس طرح جاننے کے ذریعے بھی قسمت کا حال نکالا جاتا تھا۔ اس میں پائے چمکا جاتا تھا اور اس پر بنے ہوئے نشانات کی مدد سے پتا کیا جاتا تھا کہ آئندہ کیا ہو سکتا ہے۔

قسمت کا حال جاننے کے بہتے بھی طریقے تھے۔ یونانیوں نے ان تمام طریقوں کے خلاف سخت اقدامات کئے... اور یہ نفرت جو قسمت شناسوں کے

اس زمانے میں ہر مرتبے والے کی قبر میں ایک آہنی تھوڑے رکھ دیا جاتا تھا اور سمجھا جاتا تھا کہ اس جادوئی تھوڑے کی حرکت سے مرنے والے کی روح پر نحوست کا سایہ نہیں پڑے گا۔

مصریوں کا خیال تھا کہ جادو کے زور سے اچھائی اور برائی دونوں کے کام کئے جاسکتے ہیں۔ یہی نہیں جادو... زہر اور مردہ دونوں قسم کے آدمیوں کے لئے کام میں لایا جاتا تھا... اس زمانے کے جادوگر جنہیں کائنات کہا جاتا تھا... بادشاہوں کے دربار میں بڑی عزت اور رسوخ کے مالک ہوتے تھے۔ شاہی آپ نے حضرت موسیٰ کے زمانے میں پیدا ہونے والے اس جادوگر کا نام سنا ہوئے سامری کہتے تھے۔

یونانی شراب

اپنی تمام تر قابلیت کے باوجود، قدیم یونانی بھی باوقار لغزرت طاقتوں کے قائل تھے۔ سبلی میں قبرستانوں پر اس مقصد کے لئے پاکتاؤ پر لگایا جاتا تھا کہ بدرو میں قبروں کو نقصان نہ پہنچا سکیں۔

رومی سر

کالے جادو نے جو بدشت لوگوں پر بھائی تھی اس کا اثر دیویوں پر بہت تھا۔ وہاں کے انسانوں کے معاشرے میں خوف اور بدشت کی نفرت سے دیکھے جاتے تھے۔ ان سے سخت نفرت کی جاتی تھی۔ کچھ عرصہ بعد لوگوں میں جب ان کے خلاف نفرت ذرا کم ہوئی تو وہ جابجہ نظر آنے لگے۔ رومی لوگ ان انسانوں گروں کے پاس جاتے ان سے ایسے "آب محبت" اور "تھوڑے" وغیرہ حاصل کرتے تھے۔ جن کے ذریعے وہ اپنی من پسند عورت یا مرد کو قابو میں کر سکتے تھے۔

رومیوں میں... عورت سے لذت حاصل کرنے کا بڑا مادہ تھا۔ اس کے لئے وہ کثرت سے پھلتی کھاتے تھے۔ کچا گوشت چھاتے تھے اور کھیتے تھے کہ ان چیزوں سے وہ وہ سب کچھ حاصل کر لیں کہ جن کی انھیں خواہش ہے۔

اطالیہ میں جادوگری

یورپ میں روا تیں مشہور تھیں کہ انسانوں کو ایک جادوئی جھاڑو پر بند کر دیتے ہیں لیکن اطالیہ میں یہ خیال یوں تھا کہ تمام جادوگر... نفسا میں پرواز کرتے وقت ہمیشہ ایک کمرے پر بند کر دیتے ہیں۔ وہاں کے بہت سے قلعے، دھن اور ڈاکٹریوں کے پیماری تھے۔ دھن کو کجبت کی اور ڈاکٹورز تجزی کی دیوی سمجھا جاتا تھا۔

دینیوں کا کڑھ سمجھا جاتا ہے کہ دینے... بدروحوں کی حفاظت میں رہتے ہیں پادریوں نے ان دینیوں کو تلاش کرنے کی سختی سے مخالفت کی اور لوگوں کو کما کر اگر کسی دینے کو تلاش کر لیتے ہیں تو پھلے انھیں... دعاؤں کے ذریعے پاک کر انہیں پھر استعمال میں لائیں ورنہ ان پر خدائی عذاب نازل ہوگا۔ اس کے باوجود دینیوں کی تلاش جاری رہی اور ان دینیوں پر کائناتیں روحوں سے چپٹے کے لئے ہمیشہ جادو گروں کی خدمات بھی حاصل کی جاتی تھیں۔

جنس اور کالا جادو

قرون وسطیٰ تقریباً سارا کاسار جادو گروں کے زیرِ نگین تھا۔ اس دور کی وہ عورتیں جو کسی مرد سے ناجائز تعلقات کی خواہشمند ہوتی تھیں کسی جادوگر کی خدمات حاصل کرتی تھیں۔ جادوگر انھیں معاوضہ لینے کے بعد ایک انگوٹھی دیتا تھا۔ جس کے اثر سے عورت کا خاندان اس شخص کو نہیں دیکھ پاتا تھا جس سے وہ تعلقات چاہتی تھی۔ اسی دور میں ایسے مشروبات بھی انھیں سواؤں سے حاصل کئے جاتے تھے جو آدمیوں کو جنسی توانائی بخینے تھے اور جن کے پلانے سے وہ اپنے محبوب پر پوری قدر مت حاصل کر لیتے تھے۔ یہ مشروبات عموماً تیل کے خضیوں یا مرد کے دادوہ منویہ سے تیار کئے جاتے ہیں یا جادوگر... مردوں کو خاصہ دیکھنے کی صلاحیت واپس بھی بھیجے جاتے تھے۔

اس زمانے میں یہ خیال عام تھا کہ جادوگر... کسی رسی دھیرے میں گرہ لگا کر جیسے چاہیں اسے عورت کے ساتھ جنسی فحش کرنے کی صلاحیت سے محروم کر سکتے ہیں

اس قسم کی جب بھی کوئی بیماری کسی مرد کو تھقی تھی تو فوراً ایسی سمجھا تھا کہ اس پر کسی نے جادو کرایا ہے... اس دور میں اگر مرد قوت مردی سے محروم ہو جاتا تھا تو... خوشامد خود بخود ختم ہو جاتی تھی اور عورت کو حق ہوتا تھا کہ وہ جسے چاہے اس کو اپنے شہزادی جگہ سے کٹتی تھی۔ کتنی پادریوں کا ذکر ہے کہ کھلے ہوگا... کیونکہ جادو کے ستارے ہوتے انھیں عموماً ایک پریشانیوں کے محل کے لئے... ان میں سے پیشواؤں سے یہ رجسٹریا کرتے تھے۔

جادوئی ستر

عتر تین قسم کے ہوتے ہیں

۱۔ کالا ستر

۲۔ سفید ستر

۳۔ سرخی ستر

پہلا ستر نقصان پہنچانے کے لئے ہوتا ہے۔ دوسرا ناکہ اور نقصان

خلاف آج بھی ملتی ہے۔ یہودیوں ہی کے ہاتھوں انگریزی تھی۔ انھیں دونوں ”سسروپلیسی“ اور ”کروپلیسی“ کے علوم بھی عام تھے۔ ان میں عامل مردوں سے باتیں کرتا تھا... اور ایسی اخلاعات فراہم کرتا تھا جو زندگی سے نہیں مل سکتی تھیں۔

مصر اور سبے لی لوہا کے دانش مند لوگ غیبی حالت میں پیش آنے والے خوابوں کی بنیاد پر مستقبل کی پیشین گوئیاں کیا کرتے تھے۔ یہ سائنس کے ارتقاء سے قبل کی دنیا... تمام تر جادو کی سرکیوں میں کوئی ہوئی تھی۔ یہ جادو... ضرورت پڑنے پر انسانی خون کی سمجھت بھی لیا کرتا تھا۔

۴۔ افسوں گر۔ اور۔ قرون اولیٰ کے عیسائی

۱۹۶۰ء کے وسط میں ایک مسیحی ماہر آہر قدیر نے، رومی قلعہ کی کھدائی کرتے ہوئے ایک ڈھانچہ دریافت کیا جس کے بارے میں خیال تھا کہ وہ کوئی سولہ ہزار سال قبل... کسی دیوی یا دیوتا کی عیسیت چھایا گیا تھا۔ بالکل اسی طرح ایک لذت کو جو سولہویں صدی میں تحریر ہوئی تھی۔ جب مرمت کیا جاتا تھا تو اس میں سے ایک مرئی کا ڈھانچہ برآمد ہوا تھا۔ جس کے بارے میں یہی خیال تھا کہ اسے عیسیت چھایا گیا ہوگا۔

ان دونوں کے درمیان کوئی ایک ہزار سال کا فاصلہ موجود تھا اور خیال کیا جاتا ہے کہ اس دوران مسیحی مذہب نے ان کے اندر کئی تبدیلیاں پیدا کر دی ہوں گی آدمیوں کے بچانے جادو گروں کی قربانی پر ہی قناعت کی جانے لگی ہوگی۔

جادو اور شفا کا فن

روم کے زوال سے قبل، جادوگر... آج کے ڈاکٹروں کی مانند تھے۔ اس دور میں ہر بیماری کی جڑ... بدروحوں کی غصہ کو سمجھا جاتا تھا اور جب کوئی شخص بیمار ہوتا تھا تو یہ جادوگر بلائے جاتے تھے کہ وہ اپنے ستروں و عملیات اور تہذیبوں وغیرہ کے ذریعے مرے بغیر کو شفا بخش سکیں چونکہ مسیحی مذہب آپکا تھا لہذا اگر جادو گروں میں ایک آپریشن کا آغاز ہو چکا تھا۔ ساتویں صدی کے آغاز پر مسیحی مذہب کے بڑے مسیحی بزرگ نے اس تبلیغ کا آغاز کیا کہ جادو گروں اور ساحروں سے مدد لینا مذہبی گناہ ہے اور تمام گنہگاروں کو توبہ جو ان سے حاصل کئے جائیں شیطانی سمجھیں جائیں گے۔

دینے تلاش کرنے والے افسوں ساز

برطانوی امراء کے مقبروں اور ان کی رہائش گاہوں کو اس دور میں،

SD PNQCN

DPNQCIN

PNQCN

NQCN

QCN

CN

N

محبت کی غذائیں

جب کوئی کسی کو دیا محبت پر یہ فریفت ہو جاتا تھا اور اسے اپنے قبضے میں کرے چاہتا تھا تو مندرجہ ذیل خوراک اسے کھادیتا تھا۔

نہار..... اسے لوگ محبت کا سبب سمجھتے تھے۔ اس سے خون میں مصلحت پیدا ہو جاتی ہے۔

چھل..... جنسی خواہش کو ابھارنے کے کام میں لائی جاتی تھی۔

جادو گر نیوں کو جلانے کا عمل

تھوڑا سا تھیں ایک کڑھائی میں کھالیں۔ پھر اس میں تھوڑی سی ۱۷۷۲ ڈال کر فرانی کر لیں۔ پھر کسی تھوڑی سے تھیں کھالیں نکالیں اور اسے سمجھ میں ڈال دیں۔ ان سمجھ کو ایسی جگہ لے جائیں جہاں سورج نور چاند کی روشنی نہ پہنچتی ہو۔ دو جادو گر مٹی جس سے جادو کیا ہو کاسر مٹل سے تکلیف میں چڑ جائے گی اور اس کا ہر ن شخص جائے گا۔

بدر و حوں کے حملے روکنے کا عمل

کھنے میں ہار۔ آدھ جادو گر جس سے حملہ کیا ہے (نام) سمجھ جادو گر ہم پر دائیں چڑ جائے۔ خدا کے پاک نام پر اسے اس کی صحت واپس آئے۔ آمین۔

گھر میں امن کے لئے منتر

یہ منتر ایک قسم کی جڑی بوٹی کے ست کے ساتھ استعمال کیا جاتا ہے۔ جہاں اس بوٹی کی ست کو بت پسند کرتی ہیں۔

دشمن کو ختم کرنے کا عمل

ہائیں آگہ بند کریں اور زبان کو کال کے بائیں جانب موڑ لیں پھر بائیں ہاتھ کی پکلی اور تیسری انگلی سے اپنے دشمن کی جانب اشارہ کریں۔ تھیں ہار۔

کے لئے استعمال کیا جاتا ہے اور تیسرا دونوں کا نام انجام دے سکتا ہے۔

شیطان کے ساتھ معاہدہ

جوں جوں وقت گزرتا رہا۔ شیطان کا خوف لوگوں کے دلوں پر طاری ہو گیا۔ وہ خیالی تصویر جو شیطان کی لوگوں نے تراشی تھی کسی ایسے انسان سے ملتی جلتی تھی جس کے ہر میں کھر ہوتے تھے۔ جس کے ہاتھ پر سیٹیں ہوتی تھیں..... اور جو انسان اور دوزخ کا امتزاج ہوتا تھا..... مذہب کے پیشوا جیسے شیطان کے خلاف تبلیغ کرتے تھے ایسے شیطان کی دہشت بھانے ختم ہونے کے دلوں پر اور حاوی ہوتی جاری تھی۔

خیال کیا جاتا ہے کہ شیطان کے ساتھ روح کی تجارت کا خیال سب سے پہلے ہارنٹیل لوگوں میں پیدا ہوا اور پھر پورے یورپ میں پھیل گیا۔ اس عقیدے کے مطابق شیطان اکثر ظاہر ہو کر آدمیوں سے.... ان کی کئی خواہش پوری کرنے کا وعدہ کرتا تھا اور پھر اس کے سوا سے میں اس کی روح پر قابض ہو جاتا تھا۔

وہ شخص کے شادی و رخصتی ایک قانون ایسا نڈ کیا تھا جس کے ذریعے قانون اور انیس گردوں دونوں کا شرا یک جیسے خانے میں کیا جاتا تھا۔

۱۲۷۲ء میں جادو گروں کے خلاف ایک بار پھر عازرائی شروع ہوئی۔ جادو گروں پر الزامات لگائے جانے لگے کہ وہ آدمیوں کی زندگی سے کھینچتے ہیں۔ دو جادو گر کی شکل اختیار کرنے پر قدرت رکھتے ہیں اور وہ ہوا میں پرواز کر سکتے ہیں۔ ان کا ہر شخص غیب ہو جاتا ہے۔

آہستہ آہستہ ان کے خلاف نفرتیں بڑھیں اور ایسے قانون پاس ہوئے کہ جس کے ذریعے ہر اس شخص کو جس پر جادو گر ہونے کا شبہ ہو تا تھا تو ہلاک کیا جائے گا یا انیس اذیت پہنچا کر زندہ چھوڑا جائے گا۔

میں سے جادو گر بدھ عالم کیر نفرت کے طوفان میں چھن جاتا ہے جس کا پورا ایمان اگلے باب میں ہے۔

جادوئی جڑی بوٹیاں

جڑی بوٹیاں..... جو فائدے پہنچا سکتی ہیں جادوئی عقیدے میں مقدس گردانی جاتی ہیں اس میں VERIAIN CENGNI FOIL غیرہ شامل ہیں

بدر و حوں بھگانے کا منتر

دور اور وسط میں یہ منتر استعمال ہوتا تھا اس میں جادو گر مندرجہ ذیل الفاظ کو ایک کا نڈ پر لٹکے تھا اور پھر اسے ایک غیب جگہ پر رکھ دیتا تھا۔

ہو جاتا۔۔۔۔۔ یہاں وہ تھا ہو کر آنے والی انہوں کا انتظار کرتا تھا۔ بسا اوقات تو
اسی دوروں اس کا رخ خراب ہو جاتا تھا۔

کوٹھری سے نکال کر اس کے ساتھ دوسرا مرحلہ طے کیا جاتا تھا۔ اسے
اڑتیلیں دے کر مختلف سوالات کیے جاتے تھے۔ یہ سوالات عموماً اسے اس کے
باندھ کر اور ہمت میں انکار کئے جاتے تھے۔ اگر وہ اپنے دوسرے ساتھیوں
کے ہم نہیں جانتا تھا تو اس پر مزید سختیاں کی جاتی تھیں۔ جن جن لوگوں کے
دوہم لے لیتا تھا ان کی شامت آجاتی تھی۔ مگر ان کی ایسا نہیں مگر تدری کے
بعد وہ نہیں کیا جاتا تھا۔ اسے وہاں صرف اسی صورت میں ملتی تھی جب وہ اپنی
جان دے چکا ہو جاتا تھا۔

بچے جانے والے آدمیوں سے عموماً مندرجہ ذیل سوالات کیے جاتے
تھے۔

”کیا تمہارا تعلق شیطان سے رہا ہے؟“

”کیا تمہارا تعلق دوسرے جادوگروں سے رہا ہے؟“

”کیا تمہاری وجہ سے کسی شخص کو جانی یا مالی نقصان پہنچ چکا ہے؟“

ان سوالات کے کرنے سے پہلے۔۔۔۔۔ ظلم کو عیاں کر کے اس کے
جسم کے تمام ہل کاٹ دئے جاتے تھے تاکہ اگر اس نے کوئی جادوئی شے جسم
سے باندھ رکھی ہو تو شائع ہو جائے اس کے بعد کچھ پوچھے بغیر اس پر ڈنڈے
برسائے جاتے تھے سخت قسم کی انہوں میں جھگڑا جاتا تھا اس کے دونوں
ہاتھوں میں وہی باندھ کر اسے ہمت سے ہٹک دیا جاتا تھا اس کے بعد اس کے
پیروں میں اس قدر بھاری وزن باندھا جاتا تھا کہ اس کے دونوں بازو شانوں
سے اکٹڑ جاتے تھے۔ بعض اوقات وہی کوٹھیلار کے ظلم کو بچنے کے لئے دیا
جاتا تھا۔ مگر اس سے قبل کہ اس کی انگلیں فرش پر رکھیں رسی پھینچی لی جاتی
تھی۔ اس شدید جھجکے سے اس کے بازو اکٹڑ جاتے تھے۔

ان کے جسموں کو ملتی سلاخوں سے داغنے کا بھی طریقہ نکالا جاتا تھا اکثر
انہیں لوہے کی کڑی پر بٹھاکر باندھ دیا جاتا تھا۔ پھر کڑی کے پینڈے میں
سوراخ کر کے اس کے نیچے ٹنگ جلائی جاتی تھی
اڑت دینے کے دوران۔۔۔۔۔ عدالت کے ارکان موجود رہتے تھے۔
تاکہ ظلم کے منہ سے نکلنے والی آوازوں اور کراہوں کا پکارا ذکر نہ کیں۔
وہ ظلم جو اپنے اوپر ہر قسم کے الزامات کو تسلیم کر لیتے تھے انہیں چھوڑا
تو نہیں جاتا تھا۔۔۔۔۔ البتہ ان کی موت آسمان طریقوں سے ہوتی تھی

جون آف آر کر

فرانس میں جون آف آر کی عورت کا مقدمہ بڑی شہرت کا حامل

یہ جادو کی حرکت دراصل اس کو ختم کرنے کی علامت ہوتی ہے۔ (ہمارے ہاں
اس کو سخت کا پتھر دکھائے جتے ہیں)

۵۔ افسوں گری۔۔۔۔۔ مخالفت کے طوفان میں

چند صدی سے آگے کے چند سال جادوگر بیٹے پر بہت بھاری ثابت ہوئے یہ
جائزہ و ہشت، انصاف اور نفرتوں کے تند سیلاب کی لپیٹ میں آگیا اور ہر جانب
اس شخص کی تلاش کی جانے لگی جس پر جادو کے مستند ہونے کا گمان ہو جاتا تھا۔
سبکی بلیٹن کے تیز و تند پروپیگنڈے کے اثرات اس قدر بڑے کر
لوگوں نے جادوگروں کے لئے عجیب عجیب دہشت انگ سزاؤں نکالیں۔ ایسی
سزاؤں جو بے رحمی سے بھر پور تھیں۔ مثلاً انہیں آگ کے لاپرواہ زندہ حالت
میں اس طرح روست کیا جاتا تھا جیسے شکاری شکار کرتے ہیں۔ یہ لبرجر مٹی،
انگینڈر، فرانس، اسکاٹ لینڈ وغیرہ میں ایک جیسے جوش سے متواتر جاری اور
ماری تھی۔

ہر قسم کے قانون جو عام انسانوں کے لئے تھے۔۔۔۔۔ جادوگروں کے
لئے نہیں رہے۔ ذرا سے شب پران لوگوں کو انصاف دی جاتی تھی جنہیں جادو کا
پروکار سمجھا جاتا تھا۔

مگر کسی شخص کے قہنے سے کوئی ایسی کتاب جو جادو وغیرہ کی ہوتی یا کوئی
نسل یا کوئی اور شے جادو سے متعلق مل جاتی تھی تو اس شخص کے بچنے کا سوال
ہی نہیں تھا۔

”ساتھ“ کے اسرار

اس موقع پر اس جنس کا بیان غالی از دلچسپی ہو گا جو جادوگر عموماً سنایا
کرتے تھے۔ اسے ”ساتھ“ کہا جاتا ہے۔ اس میں وہ سب جمع ہو کر ایک قسم کا
جنس ترتیب دیتے ہیں۔ یہ جنس رات میں سنایا جاتا تھا اور اس میں رقص کیا
جاتا تھا۔

ساتھ۔۔۔۔۔ کی تعریف جس کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ یہ جادوگروں کا
اجتماع ہوتا ہے۔۔۔۔۔ ایسا اجتماع جس میں شیطان خود ”بہ نفس نہیں“ موجود
ہوتا ہے۔۔۔۔۔ اور اسے بھر دیکر لوگوں کو طاقتیں عطا کرتا ہے۔۔۔۔۔ ایک
طرح کی جادوئی تقریب ہوتی ہے۔

گرفتاریاں۔۔۔۔۔ ازیتیں اور خاتمہ

جو کسی کوئی جادوگر نظر آتا اسے فوراً گرفتار کر لیا جاتا تھا۔ اسے موندات
کے وقت گرفتار کیا جاتا تھا اور اسے گرفتاری کی وجہ بھی نہیں بتائی جاتی تھی۔
اس کے بعد اسے کسی ایسی کال کوٹھری میں ڈال دیا جاتا تھا جہاں کوئی آدمی نہیں

انسان سے درندہ کے جسم میں طویل کر کے پیاس کے لئے اسے صرف اپنے بدلتا ہوا ایک خاص قسم کے مریح کی مالش کرنی پڑتی ہے۔ اس نے یہ بھی تسلیم کیا کہ وہ آدمی کا گوشت کھاتا ہے اور جوان لڑکیوں کو چٹا ہے۔ اس نے یہ بھی تسلیم کیا کہ وہ بھیڑ بنے بنے کے بعد مارا دھمکتا ہے ساتھ ہی فعل کا بھی لطف اٹھایا کہ انقلابی شخص کو زندہ جلانا گیا۔

فرانس میں مسیحی نیئیں

فرانس میں چند ایک اور دلچسپ مقدمات ہوئے۔ ان میں بعض واقعات گر جا کے رابب اور لاد کی رابہائیں بھی ٹوٹ ہو گئیں۔ دراصل یہ رابب مرد اور رابب جو ختم مذہب کی آؤ میں.... اپنے جسم کی تسکین کے لئے ایک دوسرے کے ساتھ جنسی فعل انجام دیا کرتے تھے۔ بعد میں اکثر رابہائیں براہوں ہوئیں اور انھوں نے پادریوں پر الزام لگایا کہ وہ انھیں جلاو کے زور سے اس کا سر پر مجبور کیا کرتے تھے۔

یہی نہیں جب یہ مقدمات سامنے آئے تو حقیقت سے یہ بھی بچا جا کر رابہائیں جو شادی نہیں کر سکتی تھیں..... اپنی تنہائی میں جسم کی بھوک مٹانے کے لئے "معنوی اعضا سے تامل" کا استعمال کرتی تھیں۔

اس پکڑ میں کئی ایک نئے بھی رابہ اور گر جلاو کے سر برنو بھی پھنسے اور پادریوں کو جلاوہ سزا نہیں پہنچتی پڑیں۔ ایسا ہی کس لڑکے کو پندہ کا قتلہ ہے ایک گر جا کا سر براہ تھا کاٹھن سے اسے بھی پھنسا دیا اور اس پر الزام لگایا کہ دو جوان لڑکیوں کو روحانی تعلیم دینے کے سمانے ان کے ساتھ جنسی فعل کر رہتا ہے۔

گر پندہ عقلی بے گناہ قتلہ گر اسے پھانسی اور اذیت کی سزا سے گزرنا پڑا۔ فرانس ہی کی مانند جلاو گروں کو جرمنی، اٹلی اور اسکاٹلینڈ زیادہ غیرہ میں بھی جابجا جاسکیں۔ اس سے دو چار ہونا پڑا جرمنی میں چھ سو اسی سو کو جلاو کر دینے کے شے میں زندہ جلاو کیا۔

انگلستان میں جلاو گر

انگریزی بولنے والے اٹھ سو میں زیادہ تر لوگ "دوچ" یا "افسوس گر" کا لقب دیتے ہیں کسی ایسی صورت یا مرد کا تصور کرنے لگتے ہیں۔ جس کی آنکھوں میں نفرت ہوتی ہے۔ اور کھانسی کین ہوئی یا ہو چاہے۔ بعض معنوں میں "دوچ" کی یہ تصور یہ کہ غلط نہیں۔ کوئی بڑا رے اس پر اور جنم جنمیں انگلستان میں جلاو کرنی ہونے کے الزام میں ہلاک کیا گیا۔ خاص مصلحتیں اور غریب بھی۔ انگلستان میں جلاو گر اور اس کے پیر و کاروں کے خلاف جو نفرت کا طوفان اٹھا اس کا بنیادی سبب مذہب تھا۔

ہے۔ اس صورت کو جلاو کے شر میں گرفتار کیا گیا تھا حالانکہ اس کی بہت سی ساری وجہات بھی تھیں

اسے گرفتار کر کے ایک بھرے میں بند کر دیا گیا۔ ایسے بھرے میں جس میں وہ بھٹک کھڑی ہو سکتی تھی اور بھراس بھرے کو خاموشی فراموشی کے لئے رکھا گیا۔

ابتدائی مرحلے میں پتا چلا کہ جون آف آرک، کنواری ہے۔ یہ کنواری مان.... اس بات کا ثبوت تھا کہ جون جلاو کرنی نہیں ہو سکتی کیونکہ جلاو گروں کی مجلسوں میں بعضی محبت ضرور کی جاتی تھی اور جون اگر جلاو کرنی ہوتی تو وہ کنواری نہیں رہ سکتی تھی۔ مگر اس کے خلاف اصل ثبوت کو سینہ دراز میں رکھا گیا.... پھر مقدمہ اس بنیاد پر کھڑا کیا گیا کہ وہ اس کو آواز کا راز سنانے جس کے بارے میں اس کا کہنا تھا کہ وہ ایک آواز سنتی ہے جو اس کی رہنمائی کرتی ہے۔

اسے عرقید کی سزا دی گئی کہ کیا اس نے جھوٹے دعوے کئے ہیں اور اس نے چرچ کے خلاف آواز اٹھائی ہے۔

لیکن اس کے مخالفین اسے غم کرنے کے روپے تھے۔ انھوں نے جیلر سے معاملہ کیا کہ وہ جون کے کپڑے الگ رکھ دے اور ان کی جگہ کسی آدمی کے کپڑے رکھ دے.... ظاہر ہے کہ عورت ہو کر اگر مرد کے کپڑے پہن لیتی تو ایک بار پھر جاکا غضب اس پر نازل ہو تا کہ یہی اس دور کا قانون تھا۔

آخر مخالفین کا سیلاب ہوئے اور جون آف آرک کو موت کی سزا دی گئی۔ اسے بازار میں زندہ جلایا گیا۔

انسان..... بھیڑیا

۱۸۵۱ء میں فرانس میں ایک اور بگڑا غیر مقدمہ ہوا۔ یہ مقدمہ پیرنگائی کے "انسان بھیڑیے" کا مقدمہ تھا۔ ایک مسافر جو پیرنگائی کے علاقے سے گزرا ہوا تھا اس پر ایک بھیڑیے نے حملہ کر دیا۔ مسافر نے اپنا بچہ کرتے ہوئے اس پر اپنی تلوار سے حملہ کر دیا۔ دو زخمی ہو گیا۔ مگر مسافر اس کے پیچھے نکلا۔ دو دنہ کے عاقب میں پٹلے ہوئے مسافر نے خود کو کچل کر زخم کی جھوپڑی کے سامنے پٹا.... کچل کے جسم پر کھار کا ایک زخم موجود تھا اور اس لئے اس کی ہڈی اس پر پڑی تھانہ رہی تھی۔ مسافر نے سوچا اور اس کے ذہن میں یہ خیال آیا کہ شاید کچل ہی وہ بھیڑیا تھا جس نے اس پر "دو زخم" کے جسم میں طویل ہونے کے بعد حملہ کیا تھا۔ مسافر نے کچل کو گرفتار کر لیا۔ اذیت نہ برداشت کرنے کے باعث کچل نے تسلیم کر لیا کہ اس نے شیطان سے ایک معاہدہ کر رکھا ہے اور شیطان نے اسے یہ قوت دے رکھی ہے کہ وہ

اسے نہایت ملال دیا۔ وہ صاحب کیا تھا۔ وہ نام کو یہ فیصلہ چندتہ کیا وہ کسان کو
دھمکیاں دیتی ہوئی بلی گئی۔ اس نے یہ بھی کہا۔

”اگر میں مجھے انصاف نہیں ملا تو نہ کسی۔ میرے پاس انصاف حاصل
کرنے کے اور ذرائع بھی ہیں“

اس کے کچھ دن بعد کسان نے رپورٹ کی کہ اس کے اہل خانہ ان پر جادو
کیا گیا ہے۔ دھماکے مکان کی تلاشی لی گئی اور وہاں سے ایسی اشیاء دستیاب
ہوئیں جو جادوگر مہوئے پاس رکھتے ہیں۔ دھماکے کو لڑکر لیا گیا اور اس پر
الزام لگایا گیا..... کہ وہ ایک ٹیڈی شکل میں شیطان سے گفتگو کرتی ہے۔
دہاؤں انکر عورت نے یہ الزام تسلیم کر لیا۔ اسے علاقہ سے باہر نکال
دیا گیا۔ پورے اقلیتہ میں آج بھی سدا دھماکے..... ”بوڑھی مس دھماکے
ہم سے مشورہ ہے۔“

جادوگروں کے خلاف نفرت کے طوفان کا خاتمہ

۳۔ اے جادوگروں کے خلاف جتنے قوانین تھے منسوخ کر دیے
گئے۔

اس طوفان کے نتیجے میں سینکڑوں معصوم عورتوں اور مردوں کو موت
کی سزا دی گئی اور ہزاروں کی تعداد میں خون بہایا گیا۔

۶۔ سفید جادو کے منقلب

جوں جوں نئے خیالات لوگوں کے ذہنوں میں داخل ہوئے ان کے اندر
سے جادو اور جادوگروں کی جو دہشت قائم تھی کم ہوتی چلی گئی۔ دانشور طبقہ
نئے خیالات سے کافی متاثر تھا کہیں دیماتوں اور قہیوں وغیرہ میں بسنے والے
دیماتی اور جاہل لوگ بننے جادو کی دہشتوں کے ذریعہ مڑے اور انھیں جو کچھ
ہوتا تھا کہ ان پر کسی نے جادو کر دیا ہے وہ فوراً ان لوگوں کی خدمات حاصل
کرنے کے لئے تہی ہاتھ تھے جو صرف عام ”سفید جادو“ کے بہرین ”کھاتے
تھے۔ ایک معنوں میں یہ وہ طبقہ تھا جس کا کاروبار تھا کہ وہ جادو کا ٹوڑ جانتے
ہیں۔

یہ طبقہ بڑا عجیب تھا..... مہوئے جادو کا مقلد وہ لڑکی یا لڑکا ہوتا تھا جو اپنے
گھر میں ساتویں والا ہوتا تھا..... اس طرح وہ کہتے تھے کہ ان کی طاقتیں
موروثی ہیں۔ یہ صرف منتر اور جملات ہی سے جادو کا ٹوڑ نہیں کرتے تھے
بلکہ جڑی بوٹیوں سے پیاروں کا علاج بھی کرتے تھے۔ جادو کا ٹوڑ یہ اس طرح
کرتے تھے کہ جادو کے ذریعہ آئے والی بیماری کو وہ کسی جانور میں منتقل
کر دیتے تھے۔

اس طرح یہ لوگ..... دیکھیں کہیں پر کافی اثر انداز تھے۔ ان میں مہوئے

ہنری بھٹم روانے انگلستان نے ۱۹۳۲ء میں جادوگروں کے خلاف پہلا
قانون پاس کیا جس میں اس کے لئے موت کی سزا مقرر نہیں کی گئی تھی
انگلستان میں دوسرا قانون جو جادوگروں اور جادو کے خلاف پاس ہوا وہ ملکہ
الزبتہ اول کے دور میں ہوا۔ اس کا مقصد باوقیف الفطرت قوتوں پر اندھے
اعتقاد کو ختم کرنا تھا۔ چرچ کے پیش کی اس کو پشت پناہی حاصل تھی۔

ان لوگوں میں سے جو جادوگروں سے سخت نفرت کرتے تھے ایک شخص
ہائیکس ہوا کہ تھا۔ یہ پہلے ایک تیسرے درجے کا وکیل تھا مگر جب جادو کے
خلاف نفرت پھیلنے لگی تو ان کا سفر ختم کیا گیا۔ ۱۹۳۵ء کا واقعہ ہے کہ ایک
تفزی عورت الزبتہ تیار کرک پر شبہ کیا گیا کہ جادو کی جڑ بکار ہے اور اسے
اپنے ایک بیوی کی بیوی پر حشر کر دیا ہے۔ ہائیکس نے اس موقع پر قانون اپنے
ہاتھ میں لے لیا اور اس تفزی عورت کو نہایت سخت دیتیں دیدیں۔ یہ اذیتیں
بڑی عجیب قسم کی تھیں مثلاً اس نے عورت کو ایک آئینوں سے باندھ دیا اور
ساری رات اسے سونے نہ دیا۔ اس نے ایک اور طریقہ یہ نکالا تھا کہ وہ
جادوگروں (یعنی غلاموں) کو ایک تالاب میں دھکا دیکر دلوں پر تیار کر دیا
تیرے گئے تھی تو اسے تصور دار گردانا جاتا تھا اور گردہ ڈوب جاتی تو اسے بے
تصور کر دیتے تھے (مگر غائب رہے) وہ بے تصور تو جانتے تھے چانچا تو تھا

ہائیکس کی اذیتوں کے سامنے مجبور ہو کر تفزی عورت نے زبان کھول
دی اور اس نے بتایا کہ وہ شیخان کے ساتھ جنسی تعلقات کا لطف اٹھاتی رہی
ہے۔ اس کے علاوہ اس کے پیچھے میں کچھ سفید ہیں۔ اس نے کچھ اپنے پیچھے
افصاح سے نام بھی بتائے اور انھیں بھی پکڑ کر ایسا ہی سلوک کیا گیا۔

ہائیکس کچھ عرصے بعد لوگوں میں اپنی مقبولیت کھو بیٹھا اور ایک بیماری
سے مر گیا۔ آہستہ آہستہ آدمیوں کے ذہنوں میں نئی ثقافت کے باعث
تبدیلیاں شروع ہوئیں اور مذہب کی وقت کم ہونے لگی۔ نئے نئے لوگ
باغیانہ خیالات کے ساتھ ابھرنے لگے پوینڈ کے ایک لڑکسی ہی شخص نے
کہا کہ ”خدا کو توڑی نے بنایا ہے۔ اسے اس طرح ہاک کیا گیا کہ اس کے سینے
میں ایک ٹن ٹھیک دبی گئی اور جادو کیا گیا۔“

جادوگروں کے خلاف نفرت کا یہ طوفان آہستہ آہستہ سرد ہوتا گیا۔ اس
کا آخری شکار..... بوڑھی مس دھماکے کو کہا جاسکتا ہے۔ ۱۹۳۷ء میں ایک مسٹر
عورت مس دھماکے کو اس شبہ میں پکڑا گیا کہ جادو کر سکتی ہے اور شیطان کی
مقلد ہے۔ ہوائیوں کو مس دھماکے کی کشتی سے بھڑکا اور لادو کسان نے اسے
جادوگرنی کہہ کر مخاطب کیا۔ جب یہ معاملہ بمسٹر جٹ کے سامنے پیش ہوا۔ تو
بمسٹر جٹ نے اس کا فیصلہ کرنے کے لئے ایک رکیب فراشی اس نے کسان
سے کہا کہ ”مس دھماکے کو ایک ٹھیک اس جرمانے کی طور پر دے کہ اس نے

شیطان کے چیلے

یہ اٹھارویں صدی کے وسط کا ذکر ہے۔ جس زمانے میں کچھ بڑے کھلے لوگوں نے..... شیطان کی پوجا کی بنیادی رسم ایجاد کی۔ یہی نہیں بلکہ انھیں کے ہاتھوں انسانی قربانی کی بھی بنیاد پڑی۔ اور جیو جی جادو کے خلاف رائج قوانین منسوخ ہوئے انھوں نے اپنی توجہ BLACK MASSES (سیاہ اجتماع) کی طرف مبذول کر دی۔

۱۸۳۷ء میں ان لوگوں نے ایک ”مہاتما کلب“ کی بنیاد رکھی اور اس کے لئے ایک بڑا شد و محنت ”اسے آف میڈن سائ“ کا انتخاب کیا۔ اس کلب میں اس وقت کی چند مشہور سیتیاں بھی ممبر تھیں اور اس کا سربراہ سر فرانسس ڈیش وو تھا۔ دو ایک پڑھا لکھا اور بااثر آدمی تھا۔ اس کلب کے مقاصد میں ”مجھے ناچ..... گمندی حرکات.....“ اور ”شیطان پوجا“ شامل تھے۔ یہ کلب گھر..... بعد میں ایک دوسرے مقام پر منتقل کیا گیا اور وہاں اس کا جوبال تھا اس میں عجیب و غریب فوٹو آویزاں کئے گئے۔ اس میں ایک ”تصویر“ (گر جی) بھی موجود تھا جس میں خدا کی جگہ شیطان کی پوجا تھی۔ لندن کی سیتیاں سے جو ٹیلی گرامیں لیال لائی جاتی تھیں، اور ان سے جنس کے دوران ہم بستی کا لطف لٹایا جاتا تھا۔

انہیں ممبروں میں ایک شخص جان وکس ہو جاتا تھا، ایک بار اس نے ایک بندہ پکڑا اسے عجیب و غریب لباس پہنایا اور پھر اس کے چہرے پر بیت دکھائیں و پکار ماریٹے اس نے بندہ کو ایک صندوق میں بند کر کے۔۔۔۔۔ شیطان قربان کا گوشت پیچھے چھپا، یاد میں وقت شیطان کی پوجا شروع ہوئی۔ اس نے تھینے سے صندوق کھول دیا۔ بندہ باہر اٹھ آیا اور اچھل کر ایک مشہور ممبر لارڈ سیدونج کے اوپر چڑھ گیا۔ لارڈ نے ہلکا کر کر پڑا اور لاکھڑا کر شیطان سے معافی مانگنے لگا۔

بعد میں دو لوگ کو اس مذاق کا علم ہوا۔ مگر ان میں سے کسی نے اس کا بار نہ مانا بلکہ اس کے بعد سے بندہ کو شیطان ازم کے اور ایک بڑا مقام مل گیا۔

شیطان ازم کا ارتقاء

لوگوں کا یہ خیال کہ شیطان کی پوجا اور سیاہ اجتماعات قدیم زمانے سے موجود ہیں، کچھ صحیح نہیں دراصل یہ دونوں باتیں کالی کی ہی جاکتی ہیں۔ ہاں یہ بات ضرور ہے کہ اس کی جڑیں دراصل دور قدیم سے ہی ملتی ہیں۔ آدمی کا ابتداء ہی سے یہ نظریہ رہا ہے کہ دنیا میں جتنی برائیاں ہیں اور برائی کی جتنی قوتیں ہیں، وہ سب کی سب شیطان ہی کے تابع ہیں۔ کئی سنتوں میں شیطان

بہتات عورتوں کی تھی۔ یہ عورتیں عموماً کسی کالی کو فحش میں پیشا کرتی تھیں۔ ان کے منہ پر ایک نقاب رہتا تھا اور ان کے سامنے ایک بلور رکھا رہتا تھا جس میں دیکر وہ مستقبل کی نشاندہی کرتی تھیں۔

جادو اور بے رحمی

وہ شخص جسے گمان ہوتا تھا کہ اس پر جادو کیا گیا ہے۔ سفید جادو گر کے پاس جاتا تھا اور یہ جادو گر اسے کچھ ایسے طریقے بتاتا تھا جس سے وہ اپنا دفاع کر سکتا تھا۔ مثل کے طور پر جادو گر اسے بتاتا تھا کہ اس آدمی کے بیروں کا نشان تلاش کرے جس کے بارے میں اسے شبہ ہے کہ اس نے جادو کیا ہے۔ پھر اس نشان پر ایک کیل گاڑ دے..... اس کے نتیجے میں جادو کر نہوالے کے بیروں میں ایک زخم نمودار ہو جائے گا۔

یہ سفید جادو کے ماہرین..... ایک مضمون میں دی لوگ تھے جو جادو اور جادو گروں سے سخت متنفر تھے۔ اپنی ترکیبوں سے بے بھروسے لوگوں کو درنماتے تھے اور انھیں مختلف انجانوں کے قتل پر اکساتے تھے (یہ کہہ کر یہ شخص کالا جادو جانتا ہے) اس دور میں قتل کی جتنی رادواں تھی، وہی شخص ان کے پیچھے زیادہ تر کسی نہ کسی ”سفید جادو کے ماہر“ کا ہاتھ ہوتا تھا۔

ایک بار ایسی ہی ایک عورت پر شبہ کیا گیا کہ وہ جادو کے اثرات سے متاثر ہے سفید جادو کے ماہر نے اس عورت کے شوہر کو مشہور دیا کہ وہ عورت کو اس وقت تک پہنچا رہے جب تک کہ جادو کا اثر ختم نہ ہو جائے۔ شوہر نے جادو گر کے کہنے پر حرف نہ حرف عمل کیا اور اسے مسلسل مار مار پاشی کہ وہ بد نصیب عورت ہلاک ہو گئی۔

چونکہ لوگوں میں یہ عقیدہ موجود تھا کہ خوش کنی کی موت کا مطلب ہے ”بے چین روح“ لہذا وہ ایسی رادواں کے بعد..... مرے واسلے کو قبر میں دفن کرنے کے بعد ان پر صلیب نصب کر دیتے تھے تاکہ بد روح مرے والے کے بدن پر قابض نہ ہو سکے۔

ایسے کر دار بھی دیکھنے میں آئے جو جنسی طور پر مگرا تھے۔ ان میں ایک شخص ہارن تھا۔ اس شخص نے ۱۹۴۵ء کے اوائل میں سائے سے بچوں کا قیام کیا اور انھیں لکھا کیا کہ جنس کے دو اپنی بچکان پر جو گوشت فروخت کرتا تھا وہ بھی انسانی ہوتا تھا۔ انہی طرح ایک شخص جیک بواکر تھا جسے جین کے دو آدمی کا خون پینے کا عادی تھا..... ظاہر ہے کہ یہ تمام واقعات جادو کے نہ تھے بلکہ ایسے لوگ یا تو ذہنی بک رادی کا شکار ہوتے تھے یا بھروسہ پاگل ہوتے تھے۔ البتہ دیمائی اور چالیں انھیں بھی جادو گروں کی صف میں لاکھڑا کرتے تھے۔

دروڈ کی بنیادی رسومات دو ہیں۔

پہلی ہے "سورج یا تقریب"۔ جسے راز اس کہتے ہیں۔ ان کا سن بھاتا کھانا سنا ہوتا ہے۔ دوسری تقریب "ہنزد" دیتا ہے لگے ہوتی ہے۔ جو لوگوں کو جادوئی قوت عطا کرتا ہے۔

جشن یا تقریب کی ابتدا میں ایک برف کی طرح سفید بھیر کو قربان کیا جاتا ہے اور یہ کام سمندروں میں انجام پاتا ہے۔ اس کے ساتھ ہی در سفید کو تر اور سفید مر فیوں کا ایک جوڑا بھی قربان کیا جاتا ہے۔

اس تقریب کے دوران "سنگ کان" لوگوں کے داکوں اور نفروں سے ساری فضا بگائے کا روپ دھار بھی ہوتی ہے۔ لوگ ڈھول کی "ڈسم ڈسم" پر ہاتھ دھرتے تقریب ان کی سی کیفیت میں کچھ جاتے ہیں۔

دروڈ کی قربات عموماً۔۔۔۔۔ قیلے کو دشمن کے سر سے بچانے کے لئے ترتیب دی جاتی ہیں۔ دروڈ کے ماہرین علاج معالجے کے علاوہ جادوئی قوت کا توڑا بھی طرح جانتے ہیں۔ حتیٰ کہ دروڈ کو معد اسکی قوتوں کے خود جادو کرنے والے پر پٹا دیتے ہیں۔ جس سے جادو کر نہالا خود ہی اس کا شکار ہو جاتا ہے۔ جادو کو کھیلنے زندگی کے مسئلے حل کرنے کے لئے استعمال میں لایا جاتا ہے۔ امریکہ کے جنوبی حصے میں اس قسم کے "تعل" ملتے ہیں جنہیں جادو کے اثر سے اس قابل بنادیا جاتا ہے کہ اگر اس عمل کو کسی جگہ والا جانے تو اس جگہ سے گزرنے والے تل والے دالے پر بے حد مہربان ہو جاتے ہیں۔

”ذمی“ لوگ

دروڈ کا ہر طالب جانتا ہے کہ ”ذمی لوگ“ کون ہوتے ہیں۔ یکساں ہے کہ دروڈ ایک مسکرت ترین علم کھاتا ہے۔ دروڈ کے ماہرین۔ جو کہ ”عالمی“ کے علاقے میں رہتے ہیں۔ اس بات پر پورا اعتماد رکھتے ہیں کہ ”مردوں“ کو جادوئی عملیات کے ذریعے دوبارہ زندگی دی جاسکتی ہے۔

وہ ایسے ہی مردہ اشخاص کو اپنے عملیات سے زندہ کر لیتے ہیں۔ مردہ جب زندگی پاتا ہے تو وہ بالکل بدلا ہوا انسان ہوتا ہے۔ اسے اپنی زندگی کا بالکل پتا نہیں ہوتا تاہم وہ ایک معقول میں واقعی ”چلتی پھرتی لاش“ ہوتا ہے۔ اس چلتی پھرتی لاش کو دروڈ کے ماہرین اپنے قلموں کے ذریعے میں شامل کر لیتے ہیں اور ان سے اپنی عام زندگی میں قلموں کا کام کراتے ہیں۔۔۔۔۔ انھیں دیکھ کر یہ احساس ہوتا ہے۔ جیسے یہ ذہن سے قطعی کورے ہیں۔ یہ بول بھی نہیں جانتے بل کو کھوکھلے عمل کی طرح ہر اس کام میں جیتے رہتے ہیں۔ ہر انھیں اپنے آکا کی طرف تھوٹیں ہوتا ہے۔

”عالمی“ کے رہنے والے اس بات سے ہمہ وقت دہشت زدہ رہتے

ہیں کہ کہیں مرنے کے بعد انھیں کوئی ماہر ”ذمی“ نہ ملائے۔ اس ضمن میں مردے کو قبر میں ڈالنے سے قبل طرح طرح کی ایسی ترکیبیں عمل میں لائی جاتی ہیں جس سے ”لا“ جادو اس پر اثر نہیں کر سکے۔ کھاتا ہے کہ وہاں کے صدر ”پاؤڈر“ کی پرائیویٹ فورس میں اکثر ذمی سو جڑھے۔

۱۹۵۹ء میں۔۔۔۔۔ کھاتا ہے۔ کہ ایک ذمی کو گرفتار کیا جسے پولیس اسٹیشن لے جایا گیا۔ اسے ایک تنگ بھراپانی پٹایا گیا اور وہ اچانک دوبارہ ”زندہ“ ہو گیا۔

یہ وہ عقائد ہیں جو ”پانی“ کی پس ماندہ حکومت میں بنو موجود ہیں۔ قدیم جادو کی زندگی میں ”دروڈ“ ایک ایسی پراسرار بت کا حامل ہے جو اب تک ناقابل حل مسئلہ بننا ہے۔

۹۔ وکا۔۔۔۔۔ ایک نئی رو

دج کرافٹ کی کہانی بتی حسیوں سے بھری پڑی ہے۔ بسا اوقات تو اس ایک کہانی میں ہزاروں دوسری کہانیاں غلط سلاخ تو نظر آتی ہیں۔ اس میں نہیں اقتدار پسندوں اور طاقت پسندوں کا ایک جم فیکٹر نظر آتا ہے۔۔۔۔۔ یہاں ہمیں دو غریب و معصوم لوگ بھی ملتے ہیں جو ذہنی طور پر پس ماندہ تھے اور دج کرافٹ کے خلاف نفرت کا شکار ہوئے۔ اس میں ہمیں خون شام و موت کے ساتھ جادو کے تڑکے ماہر اور قسمت شناس سب ایک صنف میں گھڑے نظر آتے ہیں۔

اس کتاب میں۔۔۔۔۔ واقعات کی ترتیب کو اسی طرح پیش کرنے کی کوشش کی گئی۔ جس طرح ہمارے۔۔۔۔۔ ان کے ہونے کا پتا چلتا ہے۔

باب ۵ اور ۶ میں ہم نے دیکھا کہ کس طرح نئی ہستیوں میں بھی جادو کے قدیم عقیدے کے جنون پھرتے ہیں۔ ہم نے اس کتاب کے باب ۷ میں اس نئی رو سے بھی اگلی حاصل کی جسے شیطان از م کہتے ہیں۔ دراصل جادو کی یہ شاخ۔۔۔۔۔ بالکل جدید کسی جاسکتی ہے۔ جس کے مقلد۔۔۔۔۔ خدا کی جگہ شیطان پرستی کرتے ہیں۔

پچا پچھتے تو دراصل حملوں کا ایک بڑا منظم دستہ ہمیں اس ٹولے کے یہاں نظر آتا ہے۔

اس ضمن میں اگر ”دکا“ کہہ کر نہ کیا جائے تو یہ تاریخ مکمل نہیں کسی جاسکتی

دکا۔۔۔۔۔ ایک نیا فوسر گر ٹولہ ہے جو ۱۹۵۰ء کے اوائل میں ظاہر ہوا۔ اس کے پچنے کی وجوہات کا سرسری اندازہ تو ہمیں ہی نہیں ڈرا مگر یہ نثر سے سمجھنے کیلئے ہمیں اس باب میں۔۔۔۔۔ دوبارہ اس دور میں جانا ہو گا

جو ابتداء کی رودر کہا جاتا ہے۔

روحانیت اور جادو

مذہبی انقلاب جو کہ ۹ ویں میں وجود پذیر ہوا۔۔۔ اپنے ساتھ نئے مشغلے، نئے کارخانے، نئی مصیبتیں اور نئی زندگی لایا۔۔۔ اس طرح جادو کے بہت سے ہیروکار۔۔۔۔۔ اپنے فرسودہ عقائد کے ماتہ توڑ کر دوسرے چلے گئے۔ ساتھ ہی ساتھ یہ انقلاب اپنے ساتھ، تعلیم کی لہر بھی لایا۔۔۔۔۔ جاہلیت کا سدباب ہوئے لگے۔ نتیجے میں توہمات، ارواح پر اعتقاد غیرہ کی بجائے شرع ہو گئی۔ یہی نہیں بلکہ اس کے اثرات سبکی مگر جا رہے اور ان کی تبدیلیت بھی عوام میں گرتی شروع ہو گئی۔

دوسرے لفظوں میں یوں سمجھئے کہ ”روحانیت“ کی گرفت کمزور ہونے لگی۔۔۔۔۔ جادو کی تحریک کو دوبارہ زندگی ملنے کا ایک سبب اس لیے کہ کہا جاسکتا ہے جو نچلے کلاس کا تھا جسے عت کشی طبقہ کہتے ہیں۔ (یہ طبقہ اس سے قبل ”علاقہ قلی“ جادو“ وغیرہ کا قائل تھا)۔۔۔۔۔ لیکن بالکل جدید تحریک جادو کے دوبارہ احیاء کے ضمن میں چلی دو دراصل متوسط طبقے کے ذہن کی پیداوار ہے۔ یہ لہر انگریزی اور پھر اس نے اپنی لپیٹ میں اپنے اپنے دانش ورانوں کو بھی لے لیا۔

۱۸۵۵ء میں یہ سب کچھ اچانک ہی ہول امریکہ میں ایک بار پھر روحانیت کا احیاء ہوا اور یہ پھر سارے یورپ تک پھیلا چلا گیا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ ”مردوں سے بات چیت“ ”مکافن“۔۔۔۔۔ تقریباً ہر مذہبی کا جزو بن گیا۔ حاضرانہ ارواح۔۔۔۔۔ اس فن کا نام ہے جس میں مردہ آدمیوں کی روحوں کو ساحر طلب کر کے اور ان سے تکلام ہوتا ہے۔

ڈاکٹر ڈی ڈی بوم۔۔۔۔۔ ایک مشہور ماہر عملیات ہے جس کی حضرات ارواح کی مجلسوں میں بڑے بڑے امراء اور دسراہ بھی شریک ہوتے تھے وہ تمام فن۔۔۔۔۔ جو قسمت شناسی کے لیے استعمال ہوتے تھے، مہرچکے تھے۔۔۔۔۔ ایک دوبارہ اہم تجربہ

یہ رودر اصل جادو کی مردہ تحریک کے احیاء کا دور کہا جاسکتا ہے۔ اس کے لیڈروں میں ایلیٹا کیوٹی۔۔۔۔۔ ماحرق۔۔۔۔۔ اور اسٹر کراولی جیسے ساحر شامل تھے۔ یونی نے دعویٰ کیا کہ اس نے چہل صدی عیسوی کے ایک ساحر ساحر کی رودر کو جگا کر اس سے ہم کلام ہونے کا شرف حاصل کیا ہے۔ اس تقریب کے ضمن میں یونی نے جو اشیاء استعمال کیں وہ تھیں۔

ایک جادوئی کتور

ایک ہشت پہلو ستارہ

نور ایک قربان کاہ

یونی نے دعویٰ کیا کہ ساحر کی روح کو جگانے کے عمل کے بعد سے اس پر بدرو میں مسلسل حملہ آور ہوتی رہی ہیں۔ لیکن اس کے پاس ایک متناہیسی لوہا یا سوجو ہے جو اس کیلئے روحانی وقار کا ہے۔

اس دور میں چند دانش ورانوں نے بھی ایسی ہی تحقیقاتیں بنائیں جو اپنی نوعیت میں ”جادوئی تنظیم“ ”سی کی مانند تھیں۔ ایسی ہی ایک تنظیم ”آرڈر آف دی گولڈن ڈان“ کے نام سے ابھری اس کے ممبروں میں دنیا کی مشہور ہستیاں بھی تھیں۔ مثلاً

ڈبلیو بی اینٹ (مشہور ساحر)

آر تھراولٹ (مشہور افسانہ نگار)

بظاہر اس تنظیم کا مقصد یہ تھا کہ ان طاقتوں کا مطالعہ کیا جائے جو قدرت کے یہی پشت کا تم کی ہیں۔ کچھ عرصے کے بعد یہ تنظیم مشہور افسانوں۔۔۔۔۔ سائیل مائر کے قبضہ اقتدار میں چلی گئی۔ یہ شخص یوفا کا نلی آدمی تھا جس نے جادو کے بہت سے قدیم نسخوں کا زبردستی قلمبازی کیا۔ قلمبازی کے بعد اس نے تنظیم کا سرخ و پا پھر اس کی جگہ۔۔۔۔۔ بدنام زمانہ ساحر اور سیاست دان اسٹر کراولی نے لے لی۔۔۔۔۔ کہا جاتا تھا ماحرق جیسے ساحر کو بلا کر کرنے کا کام اسٹر کراولی نے کیا تھا۔۔۔۔۔ اور وہ بھی بدنامیہ کر۔

الشر کراولی

یہ شخص ۵۸۵ء میں پیدا ہوا اور اس کی موت ۱۹۳۷ء میں واقع ہوئی۔ جادو کی تاریخ میں الشر کراولی کا نام نہایت لفظوں میں لکھا جاتا ہے ایک معنوں میں یہ بیسویں صدی کا سب سے بڑا ساحر تھا۔ آرڈر آف گولڈن ڈان کا سربراہ بننے کے کچھ عرصے بعد ہی اس پر الزام لگایا گیا کہ اس نے تنظیم کے سابق صدر ماحرق کو اپنے روحانی سوتھیں کے ذریعے قتل کرنے کی کوشش کی ہے اور اسے بنا دیا تھا۔

معدت سے علیحدہ ہونے پر کراولی نے خواہ مخواہ ایک تنظیم قائم کی اور اس کا نام رکھا ”مکافن تنظیم“ اس کے بعد دو ایک ایسے نوے کاسر براہمن گیا جو جنسی مجروری کا پیر و کار تھا۔۔۔۔۔ اس تحریک میں جرمین کی بڑی تعداد تھی اور یہ سب کے سب جنسی مجروری کے شکار تھے۔ چلی جنگ عظیم میں اس نے برطانیہ کے خلاف پروپیگنڈہ کی ایک زبردست تحریک چلائی۔۔۔۔۔ وہ حالت سے اسے اس قدر پر غافل تھی کہ اس نے ایک بار مقدمے کو اپنے حق میں فیصلہ کرنے کے لیے ایک عمل کیا اور ایک جادوئی تحویلہ بنایا۔ یہاں ہم اس جادو کی تحویلہ کو ازادہ لچکی نقل کرتے ہیں۔ یہ تحویلہ ایک جلدی

جادو گروں کا کلیڈر

”جادو“ چکنے کی تقریبات تعداد میں چار ہیں۔ سال میں ہوتی ہیں۔ پہلی تقریب ”کینڈل ہاں ہی سینے میں“ (جو کہ عموماً فردری کی شام میں پڑتی ہے) دوسری تقریب لاس سینے میں (جو کہ عموماً آست کی شام کو پڑتی ہے) تیسری تقریب حالون ہاں سینے میں (جو اکثر سیر کی شام میں پڑتی ہے) اور چوتھی تقریب ہٹن (جو کہ سکی کی شام میں ہوتی ہے) حالون۔۔۔۔۔ اس قدم جشن کی یادگار ہے جس میں جو مردے گوشت کھاتے تھے۔

کینڈل ہاں۔۔۔۔۔ تاریکی کے اختتام اور زندگی کی شروعات کو ظاہر کرتا ہے۔

ہٹن۔۔۔۔۔ چکنے کے سرے کا ٹھکانہ ہے۔

لاس۔۔۔۔۔ فصل کھنے کی منظر ہے۔

جادو گروں کے جادوئی ٹولے میں جنسی افعال کی بڑی اہمیت ہے۔ جبکہ دوسرے ٹولوں میں اس کی اتنی اہمیت نہیں اور ان فرقوں میں یہ سو ۳ ہے تو محض اس لئے کہ اس کے ذریعہ وہ کسی قسم کا جادو چکے تھے۔ بعض جادو گروں کے نزدیک جنسی فعل ایک ”عبادت“ کا طریقہ ہے۔ بہت سے جادوگر جادو چکاتے کے عمل کے وقت ”پٹے“ میں داخل ہونے سے محسوس بدن کا لباس اتار دیتے ہیں۔ ان کا خیال ہے کہ اس طرح وہ ماٹے سے بلند ہو کر روح کی سمت آسانی سے بڑھ سکتے ہیں۔

ہر ایک ایک بات نوٹ کر لیں کہ ”وگا“ کے بیروکار عام قسم کے جادو گروں سے بالکل مختلف ہیں۔ یہ لوگ ہیٹنگ جادو کا استعمال کرتے ہیں لیکن ان کا مقصد دراصل انسان کی تلاش کا ہیرو ہے۔ پورے تہہ کاری کے کاموں میں قطعاً حصہ نہیں لیتے۔

جادو کے مذہب میں داخل کرنے کی رسم

یہ رسم اس طرح انجام دی جاتی ہے گویا مذہب میں داخل ہونے والا نئے سرے سے جنم رہا ہے۔ ابتدا میں یہ رسم ایک رازدار کو درجہ دہی تھی اور اس کے بارے میں کسی کو نہیں معلوم ہونے پاتا تھا۔ لیکن اب یہ راز راز نہیں رہا ہے۔

سب سے پہلے کسی جادوئی تلواریں ایک دائرہ کھینچا جاتا ہے۔ اس کے بعد صاحب چارن۔۔۔۔۔ شیطان سے۔۔۔۔۔ اختیار کرتی ہے کہ وہ انھیں اپنی پناہ میں رکھے۔ اس کے بعد نوادہ کے ہاتھ ریموں سے پاندھ دئے جاتے ہیں

بھارت کچھ تختیں پڑھ کر شائع جاتی ہیں۔ شفا

”سنو۔۔۔۔۔ عظیم ہاں کی آواز سنو۔۔۔۔۔

جیسے لوگ۔۔۔۔۔ آروائی جس، آسنر۔۔۔۔۔

زبون۔۔۔۔۔ آہر دو آہٹ۔۔۔۔۔

ڈاک۔۔۔۔۔ براؤڈ فیر کے نام سے بھی جانتے ہیں اور اس کے علاوہ اور

بہت سے ناموں سے بھی پکارتے ہیں۔۔۔۔۔

پھر نوادہ کو حکم دیا جاتا ہے کہ وہ جادو کے اسرار کو پڑھ دے۔ اور

جادوئی تقریبات میں بدن کو عریاں رکھے۔۔۔۔۔ عبادت میں اس طرح

ہے۔۔۔۔۔ اور گائے۔۔۔۔۔

اس کے بعد فصاحت چلنے لگتی ہے۔

”میں جو کہ بڑی زمین کی خواہش کرتی ہوں اور ستاروں کے درمیان سفید

چاند کی مانند ہوں اور ستاروں کا اسرار ہوں۔۔۔۔۔ اور انسان کے دل

کی تمنا ہوں۔۔۔۔۔ تمہیں اپنی دلت میں جذب ہونے کے لئے آواز دے

دیتی ہوں۔۔۔۔۔ اٹھو اور میرے اندر جذب ہو جاؤ۔“

اس کے بعد۔۔۔۔۔ تازہ وارو کے سینے پر جادوئی تلواریں رکھ دی جاتی ہے

اور اس سے بہت سے سوالات کئے جاتے جاتے ہیں۔ رسم کے اختتام پر تازہ وارو

کھتا ہے۔

”میرے پاس دو مکمل الفاظ ہیں۔۔۔۔۔ مکمل محبت اور مکمل افسوس۔“

جواب میں صاحب چارن کہتی ہے۔ جن کے پاس یہ الفاظ ہیں انھیں خوش

آمدید کہا جاتا ہے۔۔۔۔۔ دو تازہ وارو کو پوسہ دیتی ہے اور پھر اعلان کرتی ہے کہ

تازہ وارو اب جادوئی مذہب میں داخل ہونے کے لئے تیار ہے لیکن دوسرے

جادوگر گھنٹوں کے بل جھک جاتے ہیں۔

تازہ وارو یقین دلاتا ہے کہ وہ جادوئی اسرار کی حفاظت کریگا۔ ہر دو اشقا

ہے۔۔۔۔۔ اسے شراب اور تیل وغیرہ سے شفا دیا جاتا ہے اور اس کے بعد

اس کی رمی ڈھیلی کر دی جاتی ہے۔ اسے ایک تلواریں کی جاتی ہے جو جادو

گردوں کی تلواریں کہلاتی ہے۔ اسے ایک تلواریں ایک WAND بھی دی جاتا ہے۔

اس کے علاوہ اور بھی مختلف اشیاء دی جاتی ہیں۔

اور پھر۔۔۔۔۔ اسے تمام جادو گروں کے سامنے یہ کہہ کر پیش کیا جاتا

ہے کہ اب یہ بھی ان کی صف میں شامل ہو گیا ہے۔



تبلیغ دین کا یہ سفر جاری ہے

کیا آپ شریک ہونا پسند کریں گے ؟

انسانیت، دین دنیا ایک، مگر جب دو دیکھتا ہے کہ ایک ہاتھ سے کتاب دیتے ہوئے دینے والے کا ہاتھ اس کے نیچے اور بھی اس کے اوپر قوت سے لینے کے لئے اس کی طرف پھیلا ہوا ہے تو اسے ایسا محسوس ہوتا ہے کہ یہ بھی ایک کاروبار ہے۔

یادشہ دنیا میں ایک طبقہ ایسا بھی ہے جو اس طرح نہیں بپتہ راہ حق کو بر حال میں قبول کر لیتا ہے لیکن بہت بڑا عوامی طبقہ ایسا ہے جس کی کچھ میں یہ بات اس وقت آسکتی ہے جب ہم اسے "حق" کہیں اور اس سے کہتے ہیں آخر ایسا نہ کہ ہم کو کتنا پروا کہ ہم تم سے کچھ نہیں مانگتے، ہم وہ دور تھرتے ہیں عمر اہمیت کے طالب تم سے نہیں، خدا سے اہمیت کے امید دار ہیں

اس آئینہ حقیقت علمی اختیار کی جائے تو کوئی اچھے نہیں کہ کتاب غیر مسلمانوں میں اپنا نام نہ کرے۔ پھر اسی کتاب کے ذریعہ دین کے پیغام کو عوامی اثر پہنچنے کی کچھ دیر سے لڑنے کی کس کس طرح پر ایک شہرت دوسرے

شہر ایک ملک سے دوسرے ملک جاسکتا ہے کوئی سے کس سے زیادہ درجہ کوئی کے پاس روکتا ہے اور کس سے زیادہ شہرت وسط اور خاموشی سے اپنی بات کر سکتا ہے مگر اقداروں کے تقصد دین کا کام کرنے والوں نے ابھی تک غیر مسلمانوں کے سامنے میں اس خدمت کو تصور نہیں کیا ہے بلکہ مسلمانوں میں قوت کے کہ بھی دین کا کیا جا سکتا ہے اور بے شک غیر مسلمانوں میں بھی کچھ دین آیت ممکن ہیں جو قوت کے کہ اس لڑنے کے

لے سکیں اور ہم وفاقہ و امن کیسے مگر بہت بڑا انسانی طبقہ ایسا ہے جس وقت ہی اس لڑنے کے استفادہ کر سکا ہے اور ان کے دل کا یاناں انقلاب برپا ہو سکا ہے جب سے فرض اور بے لوث ہو کر ہماری معاشرہ کے اسے پیش کیا گیا ہو "دارگ روپ" نے اب تک کا پانا سزا فرض اسی مقصد، اسی جذبے اور اسی اہمیت کے ساتھ طے کیا ہے اور اقلہ خدا اس کا یہ سزا برابر جاری ہے۔ لیکن دارگ روپ ظاہری دبا بطنی حسن اور معیارت آراءات ہو کر

محترم! ہماری دنیا میں کھڑے ہو کر ایک آدمی یہی کہتا ہے کہ "ایک کے معنی دو"۔ کئی غلط بات تھی مگر پھر بھی کچھ نہ کچھ لوگ اس کو ماننے پر تیار ہو گئے صرف اس لئے کہ اس نے یہ غلط بات بڑے صحیح غلطوں کے اعجاز سے کہی تھی۔ دوسرا آدمی آتا ہے اور آواز لگاتا ہے "میں ایک کے معنی تین" اس نے اس سے بھی ناممکن قریب کہی تھی۔ مگر اس کی بات کو اور زیادہ ماننے والے مل گئے صرف اس لئے کہ اس کا انداز اور زیادہ غلطانہ اور دل نشیر تھا تیسرا شخص کہتا ہے "میں تین ایک کے معنی دو نہ تین بلکہ بے شمار" اور اسے بھی کچھ ماننے والے مل گئے کیونکہ اس کا انداز بھی ویسا ہی غلطانہ تھا۔

ایک آدمی اور ایک شخص ہے اور کہتا ہے کہ "ایک کے معنی ایک" صرف ایک "!!" کس قدر سچی تھی اس کی بات ساری دنیا کو مان لینا چاہئے تھا مگر اس کو تسلیم کرنے والے بہت ہی کم ملے، صرف اس لئے کہ اس کا انداز غلطانہ دینا غلطانہ تھا۔

وہ ایک کے معنی دو کہنے والے بھی بخیر ہیں جو کہتے ہیں کہ ایک خدا کے معنی ہیں دو خدا تین منوانے والے یہ سبائی ہیں اور بے شمار منوانے والے اس حوالہ اور بودہ ہیں آج یہ سب غیر قوموں کے لئے ایک محضی نظام بھی رہتے ہیں اور لڑنے بھی جو جہاد اور اپنا لڑنے کا پیغام ہے۔ یہ ہیں اور مفت تقسیم کرتے ہیں یہ لوگ بظاہر کچھ دے رہے ہیں مگر کچھ نہیں دے رہے ہیں۔ اس کا ایک نفسانی اثر ہوتا ہے اس کے برخلاف جو حیدر علیہ الرحمہ (ایک کے معنی ایک ہی خدا بتانے والوں) کے پاس بھی ایک ایک پیغام ہے ایک لڑنے کے اور یہ لڑنے حق بھی ہے اور دھل اور جہاد بتانے والا بھی ہے۔ مگر وہ مفت بلا قیمت نہیں ہے اس کا ایک غیر مسلم بڑا ہے تو اس کو محسوس ہوتا ہے کہ یہ بہر حال کاروبار ہے، کتاب جب دی جا رہی ہے جب قیمت لی جا رہی ہے اس لڑنے میں وہ بڑا محتاج تو یہی ہے کہ ایک کے معنی ایک خدا ایک

بڑھ رہی ہے اور ماہ پرستانہ ذہنیت پر وہاں چڑھ رہی ہے۔ ان تمام حوصلہ شکن حالات کے باوجود "ارادہ روشنی گھر" نے خرواچی نئی نسل اور برادران وطن میں تبلیغ اسلام کے اس عظیم کام کا بیڑا اٹھایا ہے اس حقیقت کو پیش نظر رکھتے ہوئے کہ فی الواقع یہ "واقعہ" حالات ہی تو متناہی ہیں کہ حق کی راہ میں زبردست اور بھرپور جدوجہد کی جائے اور ظاہر ہے کہ ان سازگار حالات میں ہی تو اشاعت دین کے فریضہ کی ادائیگی کی سہ داری بھی کس زیادہ اور خصوصی اہمیت کی حامل ہو جاتی ہے۔

اس تناظر میں ہمیں توقع ہے کہ آپ ہماری اس گزارش پر بندہ روانہ فور فرمائیں گے اور ہمارے اس مشن اور "ہارگ" دپ کی اشاعت کو بدستور جاری رکھنے کے سلسلے میں مالی اعانت بلا تاخیر ارسال فرمائیں گے یہ تعاون آپ کے لیے محدثہ جاری ہوگا خصوصی تعاون حسب توفیق، بلا تکلف ممبر شپ سلیف ایک بڑا روپے اور سالانہ زر اخراج صرف پچاس روپے چیک باؤنڈ پر صرف "MARG DEEP" تبصیر

A/C 23108 U.B.I RAMPUR

براہ کرم اپنے ملحقہ تعارف میں دیگر اصحاب خیر کو بھی اس طرف متوجہ فرمائیں تاکہ ہم پورے عزم و استقامت کے ساتھ اس چراغ کو روشنی دے سکیں۔

فجز آکم اللہ جزاء حسنا . والسلام

الذائع

منظور فاخر

۱۶۰/روشنی گھر خسرو پور روڈ، ۱۔ امپور (یو۔ پی)

(۲۴۳۹۰۱ اٹلی)

پابندی کے ساتھ جاری رہ سکے یہ جب ہی ممکن ہے جبکہ آپ کا مالی تعاون بھی اولہ ہارگ دپ کی بہت افزائی کا ذریعہ بن سکے اگر باطل تعریفات و تحریکات کے حاملین کو کثیر مصلحتیں مل سکتے ہیں تو یہ ممکن نہیں کہ راہ حق میں اشاعت دین کے لئے کوشش کرنے والوں کو مل خیر اور خاصیت کا تعاون و اشراج حاصل نہ ہو جی تو یہ ہے کہ معدودے چند مل دینہ دانش جن تک ہارگ دپ کی رسائی ممکن ہو سکی ہے، کے بے لوث تعاون سے ہی ہارگ دپ نے یہ سفر طے کیا ہے اور ان شاء اللہ آئندہ بھی اللہ تعالیٰ اپنے دین کی اشاعت کا کام اپنے جن مخلص بندوں سے لینا چاہے گا یقیناً ان کو ہارگ دپ کے تعاون کا ذریعہ بنائے گا۔

آج جبکہ ملک میں ہندو ازم کے احیاء کی تحریک اپنے شباب پر ہے ایسی صورت میں دین حق کی تبلیغ و اشاعت کی ضرورت و اہمیت اور بھی شدید ہو گئی ہے۔ تاہم یہ بات بھی مسلمہ ہے کہ کسی بھی تحریک یا مشن کو چلانے میں مالیات کو کلیدی حیثیت حاصل ہوتی ہے لہذا اس ضمن میں آپ کو اس حقیقت سے بھی روشناس کرنا ضروری ہے کہ ہارگ دپ کسی بڑے اشاعتی ادارہ کی حمایت کرتی ہے کسی صاحب ثروت شخص کی فکری طور پر ملکیت نہیں ہے بلکہ یہ نئی نسل اور برادران وطن میں جس تبلیغ دین کی خدمت کا جذبہ رکھنے والے درمندوں کی تحفہ کی آواز اور حقیر کی کوشش ہے جو ظاہر کی اور لازمی سامان ضرورت مہیا نہ ہونے کے باوجود بھی اس پیکار پر کہ

پیغام مصطفیٰ کی امانت ہے ہمارے پاس

ساتھیو! اٹھو کہ یہ فریضہ ادا کریں!!

اس پر خدارمیدان میں اس توقع کے ساتھ کوڑ پڑے ہیں کہ کارساز حق اس غلغلہ کو شش کی کامیابی کے وسائل بھی ان شاء اللہ فراہم کرے گا۔ امت کے ایک اہم فرسہ ہونے کے باوجود امید ہے کہ اس پیکار پر آپ بھی بیک کھیں گے اور اپنی ذمہ داری کا احساس کرتے ہوئے ہارگ دپ کی ہر ممکن امداد فرمائیں گے۔

گزارش احوال واقعی

زمانے کے حالات روز بروز بدستور بدستور ہوتے جا رہے ہیں معاشی و مالی کاردر دورہ ہے اشیاء کی گرانہی بام عروج پر پہنچ رہی ہے بے ایمانی و شرارت ستانی اور لوٹ کھسوٹ کی گرم بازار ہے۔ دین و دہب سے بیگانگی

اس وقت عرب حکومتی نو زیادہ فراوان نہیں، اجندہ اور حکومت سازگان سے متعلقہ مختلف اعمال پر مبنی ہے۔ ایران میں مالی سے زیادہ رائج، جو قبل سے پہلے جدید عرب حکومتی اور قدیم ایرانی مادوں نے باہم کر کے عجیب و غریب شکل اختیار کیا۔ جسے ان فن اور فنون ایران میں حقہ سازی کہا جاتا ہے جسے مطلقاً اعمال حسب ذیل ہیں۔

”ہر سزا زانان“ ”بجڑ خان“

اور چکر کر کے اسے حاضر میں دیکھیں آسان ہو جائیں۔ لوگوں کو بھی
نظر آئے گا جیسے وہ آسان پرستی کے ذریعہ جا رہا ہے۔ حالانکہ وہ ہیں بچھا چکا۔ اور
سب لوگ اس بچی کے تصرفات پر بخیر ہو رہے ہوں گے۔

وہ بچی جو بالیہ کے اوپر بیڑی پر چلے۔ آتش مزاج کہتی ہے۔ اس کے
عمل چہار

”اگر سزا زانان“ ”بجڑ خان“

م

اور دل اس بچی کا حالات آتش میں ہی رہتے ہیں۔ مثلاً اگر دکھانا مقصود ہو
آتش میں ہر دہائی ہے اور عامل اس کے بیچ میں بچھا ہے اور آگ سے کہیں پہلے چلے
چڑی پر مطلق مذکورہ بالا ہم دعا نیت اور ہر لکھ کر پائیں بار کیے۔

اور اس کے صاحب کو دعا نیت سے مدد مانگے اور لوگوں کو پا کر کہنے لاططر
کر رہی ہیں آگ میں جاتا ہوں۔ اس وقت لوگوں کو ایک بڑی آگ دکھائی دے گی اور
سب کو نظر آئے گا کہ اس آگ میں چلا گیا ہے۔ اور وہ آگ سے کہیں پہلے چلا کر
وہ وہیں موجود ہو گا۔

کہہ کر محنت کرے اور آگ جلائے اور ان کی رکھ رکھاؤت رکھے۔ اس کا لکھ کا نام
راہِ اولیٰ ہے۔ غایت اس کی یہ ہے کہ انسان کو جس صورت میں چاہے بنا دے۔
اس میں کوئی حرج نہیں ہے جس کی ترکیب یہ ہے۔

حساب الخراج حب الہام حب اور دوا اور حب بروج ایک ایک نام ہر ایک
کو بعد ازاں ہر ایک ہے ہر ایک کے مثل قیاس ہو جائیں۔ اس کے بعد ان سب کو
جتنی مقدار ان بار دوا کی ہوتی مقدار میں ساوا اول ان میں لادے اور قدر ضرورت
تعدا لسانی کا خون ان میں لاکر خیر کرے اور گلیاں بنا کر رکھے۔ پھر جب ان کو مقصود
ہو ایک گلی گلاب اور بعد ازاں ان کے خون میں گھس کر سیاہی تیار کرے اور کہہ کاظم
کیس میں مندرجہ ذیل عبارت حریر مفید پر لکھے۔

نفس

اور بارہ دفعہ کہے ”اگر سزا زانان“ اور جس شخص کو جس پر مدد یا حیوان کے
صورت مانا مقصود ہو اس بارہ حریر کا اس پر مار کر کہے ”بصورت ظلال پر مدد یا حیوان
انفعاؤں میں وہ دیکھ صورت اختیار کرے گا۔“

عمل دوم
میں مذکورہ بالا میں جو بچی پانی کی تہ میں بیٹھنے والی ہے۔ وہ غاک خراج
لکھتی ہے۔ اس کے کوئی نام نہانت ہے اور دل اس کا مدد نیت،
نہانت کوہ و محلہ شفق ہوتا ہے۔ اس کی ایک ہر بھی ہے جسے ہر اوقات لکھتے ہیں۔
اور ہر اس میں ہر سزا زانان ہے کہ ہے میں اس پر ہر سزا زانان ہم دعا نیت میں کوئی کہے گا
کہ ساتھ مذکورہ اعداد و ارقام پر لادے اور سے لکھے۔ وہ ہم ہے۔ ”اگر سزا زانان“

اور مدد ہے۔



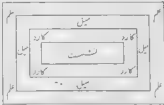
اور جب عمل کرنا چاہے تو اس کی ترکیب یہ ہے کہ ایک بڑا پشت تانے یا پتیل
کا کر کہ بڑی اس میں رکھ دے اور صاحب یوم و ساعت سے مدد کا مانی کے لئے لکھے
اور اہم بارہ مذکورہ اعداد ”اگر سزا زانان“ پر مدد دیتے ہیں۔ بڑے مدد پشت حاضر کی نظر سے
غائب ہونے کا اور جبکہ وہ بڑی کو پشت میں سے مدد لکھے گا پشت غائب ہو گا۔
عمل سوم
بڑی جو بالیہ کے اندر تریڑی ہے۔ ہر اوقات لکھتی ہے اور اس کے
تو فی کا نام زانان ہے۔ ہر اس کے عمل کی یہ ہے۔

ط

اہم اس میں مندرجہ ذیل ہے۔ ”اگر سزا زانان“ اس بچی کے اعمال،
کاروبار اور ہر مدد کا میں ہوتا۔ مثلاً جب کوئی شخص یہ دکھانا چاہے کہ وہ یا آسان
بڑی ہو۔ اسے تو اس بڑی پر ہر سزا زانان ہم دعا نیت خیر کرے اور ایک دیکھ آسان کے
طریقہ مذکورہ صاحب یوم و ساعت سے مدد مانگے اور ہم بار کیے۔

خود اس کے منہ پر کہیں کہ تمام مخلوق حاصل کی تابع ضرور خداوند ہوجاتی ہے۔
لوگوں کے ذہن اور قلوب کی باتیں اسے معلوم ہوجاتی ہیں جو مادیات پر نہ دالا ہوگا۔ اس
کی اسے پہلے خبر ہوجائے گی۔ جو عجیب معجزہ سمجھ سکرے گا۔ کتنا اس کے چاروں طرف ہوادیر
کے ساتھ کہ ہوں گے جن پر اس کو کامل تصرف حاصل ہوگا۔

اس نسخہ کے مربع کی صورت
یہ ہے۔



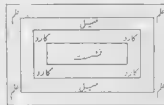
مبشرت خاتم غدار کی ہے جو پیر پر دوں پر بحرہ یعنی لازم ہے۔

مسئلہ: شک، حوائج، اور عمل جنسی کی جڑ مسئلہ شرع، ہارام کا چھٹا۔
 ۱۔ بخود کو برساتا ہے اور جنسی کی انتہائی بیوقوفی میں دوش کو رہے۔

عزيت عليهم ايجا الفاضل الناطق الطليع غنى ساءه الخدم الحامد
حق تروماش هياش وحق عيم عيوش هيطرم توفوفوت حصل
يخوديش جلدهيش وفتخوش هليبيوش طر نياش عوملوش نقل
روش جلدهيوش يواش هليطاش ايجد عوفيق غبه الاسما وازار
ش طمش بيشه هذ الغريسة.

تستخیر فی قمر

حکومت مرکزی یہ ہے۔



بجز نسخہ قمر کا یہ ہے۔

کندر مفید، پوست خنک و دریا لوبان، زعفران ان سب کو مہی کر شیر و شکر
میں ملا کر لوبان بنائے اور چاندی کی انگلی میں روشن کرے۔

عزیزت علیکم ایہا اللہ الکرم ویرسل الی رحمتہ
وعطفی المناہج للعدو یعدی فی اغد قوتہ و اعط عشہ جہنموش شہید ان
عزیزت علیکم ایہا السید لرحم الغریک بالخیرۃ الی الی مدعی علیہا
طوبت لمدعیہش طینافش حمیش طراہش فاش خلیتو حب ادعوی یا
عادیہش و ادریش ہذا الاسما والکرام ویرقی حثک العظاہر۔

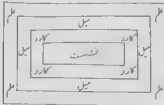
جب میری سے باہر نکلے تو سندھو زیل پانچوں اسم پڑھ کر اپنے ادب پر دم کرے۔

مال و سرکنڈا کا ماسق جو گا ہے جس کو باجے بنی بھر میں ماسق کر کے گا۔

تسخیر آفتاب

صورت مریخ برائے علی نفیر

آفتاب ہے۔



علم کے ڈنڈے نارنگی کے درخت کی گڑی کے پوں اور پھر سے نارنگی رنگ کے حجرے کے پوں اور کارو کے پوں کی لازم ہیں۔

صورت خاتم آفتاب کی ہے کہ پھر پوں پر بحرہ و کارو اس کا نہایت لازم امر ہے۔



خاتم آفتاب کا صاحب ذیل ہے۔

کندر منہا، ذفوان، رنگ، گل، سرو، پلہ، سرو، گل، انار، مرقہ قاری کف دریا۔
پوں کوٹ میں کرگولیاں بنائے اندر دوسو سال مریخ میں داخل ہونے کے بعد
ملائی اسی میں رہیں کرے۔

خیمت بیروت آفتاب دس اکہ ہے۔

مریخ میں عام نام لکھی ہیں کہ داخل ہو اور پھر دس کرے پور۔ کہ لا شمت
پرینٹو کر، اور پھر ہے۔ عزت عینک و اربا السلطان المستعین و لا شمت
یعنی مریخ و ما کرش حیدر و ایش طلوعش ایش یا مندل لا شمت طلوعش
یعنی اور مریخ و صلیو عیش ایش و صوفی و ایش الملك المستولی، و یحی
خدا لا الاحقاد العلیہ۔

اور پھر مریخ سے نکلے خان اسار کو چھ کر کے اور پھر کرے۔ یا بعد خالص
یا عین السکر یا یاطیل و ایش۔ مدت اس مریخ کی پچاس دن ہے۔

مدت اس مریخ کی پچاس دن ہے۔

خاتم اس مریخ کے ہے کہ کمال اس مریخ کا ایک طرح سے روزے و سیر
شہنشاہ ہر طرح سے پشاور کے سارے وہ جائے گا وہ اس کا نام نہ فرماے
ہر گنا۔ نام پور۔ اس پر کشف ہوں گے اس کا پور و ایش آفر۔
کہ دس پور کا کر کے اس کی ضرورت بھی نہ ہو اور وقت اس میں اس قدر
و دیت ہو جائے گا کہ اگر پہلے وہ اشی کو اٹھا کرے اسے۔

تسخیر صورت مریخ۔ صورت نفیر ترانہ کے مریخ کی ہے۔

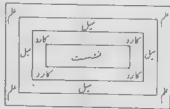
اور جب مریخ سے ہمارے قوس و مندرجہ ذیل اسار کو اپنے اوپر کرے۔ یا صاحب
قوس و مندرجہ ذیل اسار کو اپنے اوپر کرے۔

خاتم اس مریخ کے ہے کہ اس کا مال حاصل صورت مریخ سے ہو کر سکتا ہے جو
اور کرے و پھر مریخ کا مال حاصل ہو کر اس کا مال حاصل ہو کر اس کا مال حاصل ہو کر
مریخ کو پہنچا دے۔ اسی میں مریخ اس مریخ کا مال حاصل ہو کر اس کا مال حاصل ہو کر
ور بار مریخ میں پلک چھینے میں لاکر مریخ کر دیا تھا۔

تسخیر زہر

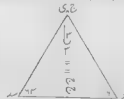
اس مریخ کی صورت

ہے۔



علم کے ڈنڈے نارنگی کے درخت کی گڑی کے پوں اور پھر سے نارنگی رنگ کے حجرے کے پوں اور کارو کے پوں کی لازم ہیں۔

صورت خاتم زہر کی ہے کہ پھر پوں پر بحرہ و کارو اس کا نہایت لازم امر ہے۔



خاتم زہر کا صاحب ذیل ہے۔

مریخ، ایش، عدل، علی، سر، ہمار، نارنگی، گل، سرو، زات۔ ان سب کو
کوٹ میں کرگولیاں بنائے اور پچاس سال مریخ میں داخل ہونے کے بعد۔

خیمت بیروت آفتاب دس اکہ ہے۔

مریخ میں عام نام لکھی ہیں کہ داخل ہو اور پھر دس کرے پور۔ کہ لا شمت
پرینٹو کر، اور پھر ہے۔ عزت عینک و اربا السلطان المستعین و لا شمت
یعنی مریخ و ما کرش حیدر و ایش طلوعش ایش یا مندل لا شمت طلوعش
یعنی اور مریخ و صلیو عیش ایش و صوفی و ایش الملك المستولی، و یحی
خدا لا الاحقاد العلیہ۔

اور جب مریخ سے ہمارے قوس و مندرجہ ذیل اسار کو اپنے اوپر کرے۔ یا صاحب
قوس و مندرجہ ذیل اسار کو اپنے اوپر کرے۔

تسخیر صورت مریخ۔ صورت نفیر ترانہ کے مریخ کی ہے۔

خاتم اس مریخ کے ہے کہ اس کا مال حاصل ہو کر اس کا مال حاصل ہو کر اس کا مال حاصل ہو کر
مریخ کو پہنچا دے۔ اسی میں مریخ اس مریخ کا مال حاصل ہو کر اس کا مال حاصل ہو کر
ور بار مریخ میں پلک چھینے میں لاکر مریخ کر دیا تھا۔

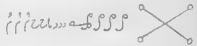
اسے قبل درج ہے اس طرح راز ناش ہونے کا خوف جاننا رہے گا۔
مثبت حرف ماد ہے۔

۲۵۷	۲۶۲	۲۵۵
۲۵۶	۲۵۸	۲۶۱
۲۶۲	۲۵۴	۲۵۹

منزل شولہ | اہل ہند اس منزل فری کو گھولا، اہل چین ناگ اور اہل افریگ سے طوطی اور
دبیل کاشٹلینس سکارپائی کی ایک صف زیاں کرتے ہیں! کسی دست
افلاک میں مریخ بہت فوس ہے ۳۰ درجہ ۲۰ دقیقہ بہت فوس تک ہے۔ طالعہ العرب کے یہاں
ماں آبی سپید اور اس الشبان اس منزل فری کے بڑے بڑے ثواب ہیں۔

عرب ساحرا اس منزل فری میں داخل ہر روز مشربہ کے اوقات میں چمڑے کا م
کا سر انجام دینا کامیاب سمجھتے تھے۔ دوسرے اس منزل فری میں جانے کے داخلے کے وقت
باہر کھڑے، درخت کرتے، تہ فاضلے سے اور عمارت شروع کرنے کا چلنا سمجھتے تھے۔
اگر اس رات جانے پورا یعنی بدر پورا تو اسے شادی یا بیہ کیلے اچھا خیال کرتے۔ عیرانی
بادور اس منزل فری کا ٹوٹا ٹوٹا تیل کوالتے تھے۔ اور اس کے مائل و سرکندرہ کو
بیرانیوں کو آٹا نانہ اور کردوینے کی قوت حاصل کرنے والا خیال کرتے تھے۔

اس منزل فری سے عربوں نے اچھ کے حرف ناف کو مشربہ کو رکھا کافز
کاہدری ۱۰۰ دقیقہ ۱۸۱ درجہ ۱۹۰ اور انداز اس حرف کا وہ آب قرار دیتے تھے۔ جو
اعداد فی اوردوردی ۸۳۱ ہوا۔ اس طرح ان اعداد سے جو نقش مثبت پیدا ہوتا۔
عرب ساحرا سے مری مری یعنی مرگ اور درد شدید یعنی کھجی کے درد کیلئے نہایت بہتر
خیال کرتے۔ وہ اس مثبت کو بڑے برتر ہرگز سے اور نقش کی پشت پر ان امراض کا
نام لکھتے تھے۔ یہ نقش کو چا یا مقصود ہوتا۔ یعنی العرب علامہ سحر جرنی منی اپنی شہرہ
آنانی تعریف کتاب السحر میں وصف فرماتے ہیں کہ اس مرض کے نام کے ساتھ مردہ بڑوں کا
بھی قبر کھودنے کا لازم ہے۔



منزل نعام | اہل ہند اس منزل کو پھرا کھا، اہل چین سن اور اہل افریگ اسے
اخریل و درجیس کا شٹلینس سکارپائی کی ایک صف قرار دیتے ہیں۔
یہ منزل فری ۱۲ درجہ ۲۰ دقیقہ بہت فوس ہے ۳۶ درجہ ۲۰ دقیقہ بہت فوس تک ہے۔ افلاک میں
دبیل ہونی ہے۔ نیزہ و اس الخولی اور اسباق اس منزل فری کے بڑے بڑے ثواب ہیں۔
عرب ساحرا اس منزل فری میں قر کے داخلے کے وقت کھیت لگانے، جوئی کو لگا
خودے، درخت کٹوانے، فندہ کھولنے اور عمارت کی بنیاد رکھنے کیلئے سارو خیال
کرتے۔ اگر ان اوقات میں شنبہ واقع ہو تو اس دن سہاگنوں کو سونہ کپڑا زیب تن

کرتے سے متار کرتے۔ وہ اکثر قرنی انسان کے اوقات میں اپنے سحر و فوس کو کوئی کیا کرتے
تھے۔ عربی اہل یمن نکلیات نے اس منزل فری کا ٹوٹا ٹوٹا شٹلینس سکارپائی کا پورا پورا قیدروں
کو قید و بند کی مستحبتوں سے رہائی دلانے کی قدرت رکھتا ہے۔ لہذا اس ٹوٹا ٹوٹا کے
کوہ اس قوت کا مائل جاننے تھے۔

عرب ساحروں نے اچھ کے حرف راہ کو منی فری نام سے مشربہ کرنا
ان کے نزدیک اس حرف کا ناٹنا ناگ، ہدری ۲۰۰ دقیقہ ۱۳۱ اور وردی ۵۰۱ تھا۔ ان
سب کا مجموعہ ۹۰۳ ابائی ۱۲ ابائی ۸۰۹ درجہ ۱۲۰ ہوا۔ اس طرح جو نقش مثبت پیدا ہوتا
ہے، وہ عرب ساحروں کے نزدیک حفاظت محل اور غلامی عیس کیلئے مریخ کا اثر ہے
وہ اس مثبت کو زعفران و گلاب سے چڑھے پر لکھا کرتے تھے۔
نقش مثبت ہے۔

۳۱۷	۳۰۵	۳۰۰
۳۰۲	۳۰۱	۲۹۸
۳۰۲	۲۹۶	۳۰۳

منزل بلدہ | اہل ہند اس منزل فری کو کرا کھا، اہل چین دنی اور اہل افریگ اسے
طوطی و درجیس کا شٹلینس سکارپائی کی آخری صف قرار دیتے ہیں۔
اس منزل فری کا پھیلا ۲۶ درجہ ۲۰ دقیقہ بہت فوس ہے ۱۰ درجہ ۲۰ دقیقہ بہت فوس ہے۔
ایکویں سر شتر، اچھ کی ایکویں، نام ستر اس منزل فری کے بڑے بڑے ثواب ہیں۔
عرب ساحرا اس منزل فری میں عورت کو اولاد نہیں آنا نہایت مبارک خیال
کرتے۔ اس منزل فری میں داخلہ کر کے اوقات میں وہ شادی تخت نشین و غسل نہایت
پھول پھول، زراعت کا کام کرنا نہایت اچھا سمجھتے تھے۔ اور اگر ان اوقات میں یوم کثیر
کی رات کوید ہو تو شب عروسی کے لئے اس رات کو نہایت مبارک و نیک خیال مانتے
تھے۔ عربی ساحرا اس منزل فری کا ٹوٹا ٹوٹا شٹلینس سکارپائی کا نام لکھتے تھے جس کا
اگر پھول و دقوی، پھانچا تھا۔

عرب یادگروں نے اچھ کا حرف شین اس منزل فری سے مشربہ کرنا
تھا اس حرف کا اعداد آتش ہے۔ ہدری ۳۰۰ دقیقہ ۱۳۱ اور وردی ۵۰۱ ہے۔ ان
سب کا مجموعہ ۹۰۳ ابائی ۱۲ ابائی ۸۰۹ درجہ ۱۲۰ ہوا۔ اس طرح جو نقش مثبت واقع
فی البلدہ کے وقت مہب کو شتر کی بھی طرف کا پورا ناگ میں غلی کی طرح پر لکھا کر پاس رکھے
مائل جلا واد پر قاب و دقوی رہے گا۔ یعنی شتر سحر اور دوا ملین کا کام بھی دے گی۔
نقش مثبت ہے۔

۵۷۹	۵۸۶	۵۸۱
۵۸۳	۵۸۲	۵۸۰
۵۸۳	۵۷۸	۵۸۵

کنا سے ادا کیا جاتی ہے۔ کتاب کی شکایتوں کا بخور ملائے ہوئے سندھ جڑیں ستر کا پتہ لگایا ہو ستر کیا جانا۔

”درا قبا پورہ پراسائڈن گلاب ہونا پورا تو ٹاٹا ہے۔“

اس علی کا حاصل دیوتاؤں کا نظریہ نظر خیال کیا جاتا اور اسے دیوتاؤں کی طرف باد و بحر کو کر کے فاعل پر پلٹ دینے کی قوت و دیت ہوتی تھی۔ یونانی ساحر اس دیوتا کا ایک جنتر بھی اور احاج عجیبہ اور اراضی کو دور کرنے کے لئے دیتے تھے۔ وہ جنتر حسب ذیل ہوتا تھا۔



لوح سلیمانی

لوح سلیمانی طبقہ سالین میں کالی شہور و صرف مل ہے۔ اس کے چاروں گوشوں میں اشتر کی کیریاں کا اختراع ہوتا ہے۔ پہلے گوشے میں اشتر دوسرے گوشے میں ایفرا و اشتر خسے گوشے میں القدرۃ اشتر اور چوتھے گوشے میں اصطفاشر لکھا جا کے ہے۔ لوح بعضی علماء کو انسان کو زیر دست قوت عطا کرتی ہے۔ دوسروں پر اس کا رعب اور بد مقام ہوتا ہے۔ اور اس کو قوت و عظمت کے اعتبار سے وہ مقام بلند حاصل ہو جا تا ہے کہ جس کا ہم در گمان بھی نہیں کر سکتا اگر وہ پہلے جگہ سے کسی اور جگہ ہٹا کر ہٹا کر تو اس لوح سلیمانی کے بعد اس کا استعمال حوں کا توں رہتا ہے اور وہ اپنے منصب پر باقی رہتا ہے۔ اس لوح کو اگر کیریاں کی کھال پر لکھ کر کوئی بادشاہ یا وزیر اپنے پاس رکھے تو بعضی رب العالمین وہ بھی اپنے عہد سے نیچے دگر ہے۔ اگر اس لوح سلیمانی کو قدرے ہم اور کونے کے ساتھ کوئی اپنی ڈالے، گڑی یا چوبیس دیں رکھے تو ان کی حاکم کے پاس جاسے تو ما کا اس پر سہریان ہوگا اسے عزت بخشے گا اور اس کے مطالبے کو پورا کرے گا۔ اگر اس لوح کو کھولنے کے جسے پر کندہ کر کے کوئی اپنے پاس رکھے تو اشتر کے فضل و کرم سے اسے بڑھت و ترقی کی دولت حاصل ہو۔ اور دنیا بھر میں اس کی شہرت اور قبولیت ہو اس لوح کو اگر کسی کی پلیٹ میں نکھرا کر

الغناء ۱۰۰	۸۸۰	۱۵۰۸	۱۰۰
۱۰۰	۱۹۹	۱۸۸	۴۹۹
۱۹۸	۱۵۰۶	۸۰۲	۱۸۹
۱۹۰	۱۹۰	۱۹۰	۱۵۰۰

عورت کو دکھایا جائے جو دروزہ میں جتا کر تو یہ کھینچے ہی و لا نہ چھا

اگر ولادت میں پھر بھی رہے تو اس پلیٹ کو دھو کر کھڑے کھڑے دے دے

عورت میں تو ایسی چیز ہو جائے کہ لوح سلیمانی ہے۔

پلیٹوں کے ایک مندر میں لایا دیوی کا جنتر بھی بطور تزیینت دیا جاتا تھا اور درجن ستر حسب ذیل تھا۔



پلاٹینڈیز کا عمل پلاٹینڈیز برناہ اٹھس اور ملکہ ملی اسات میںوں کو عرف مام میں کہا جاتا ہے اور انہیں ڈاٹا دیوی کی مصاحبت حاصل تھی۔ یہ سات بکھاریوں کے سات بت ہوتے تھے جن کی پوجا جاسیٹ اٹھارہ اور انہیں دور کرنے کیلئے کی جاتی۔ دسے یونانی کا ہیں جن کے صمد کٹر نفس کی دل دلوں میں دتے۔ مان سٹا دیوی کی پوجا کشف و کرامات حاصل کرنے کیلئے کرتے تھے۔ یہ علی کہتے ہوئے وہ مندل اور ارتون کے فطک پتوں کو لگا کر بطور بخور جلاتے اور سات سوکرتان پتوں کے ملنے سے بخور ہوتے ہوئے سندھ جڑیں ستر پڑھتے۔

”لاڈ سٹوٹا ٹی ٹیلا پلاٹینڈیز لڑیاں لہر ٹرڈی کا ڈرڈور و انوکس۔“

ساحرائی زبان کا یہ خیال تھا کہ اس عمل سے رو میں اکٹھی ہوجاتی ہیں اور خوش ہو کر پوجاری کو کشف و کرامات کی ہے۔ یہاں قوت بخش دیتی ہیں اور وہ اٹھارہ انکھوں کے بتلا مزمن دور کر سکتے ہیں۔ پورا ہونا پوجا یا پھر کے جادوگر پلاٹینڈیز کا جنتر بھی اٹھارہ کیریاں کو دور کرنے کیلئے دیتے تھے اور وہ جنتر حسب ذیل ہوتا تھا۔



پولاس کا عمل پولاس مقدوس کے خرمن گو جڑوں کا دیتا تھا ان کے پٹا جادوگر کا پس لوگ ہوتے تھے۔ جو اس دیوتا کی مثل ایک بچہ پڑے کے پٹا انسان کی وضع قطع پر تصویر کرتے۔ وہ اس دیوتا کی پرستش باہوم اندھیری راقوں میں کرتے اور اس پرستش کے مل کا حاصل اور احاج صبر کو دور کرنے پر قادر ہوتا تھا۔ پولاس دیوتا کی پوجا کے مل کے وقت وہ گوگل کا بخور جلاتے اور سندھ جڑیں ستر پڑھتے ہار پڑھتے تھے۔

”سورہونا پرا لاس ٹاس پلاٹینڈیز شادونا۔“

اور ان کا بڑوں نے پولاس کا ایک جنتر بھی تزیینت دے رکھا تھا۔ جسے سافرو کا فائدہ کھینچنے کے طریق ہم لوگ سفر بچانے والے کو اس کی کاغذ کیلئے تصویر بنا نام شرم علی رضا علیہ السلام کو کھانا فرود دیتے جو کھانا کے نام کا سواروہ سافرنے ہانوتے ماسے پر ہانوتے ہیں۔ اسی طرح سندھ جڑیں ستر حفاظت جودان سفر کے لئے مقدوس ساحر یا کھینچتے تھے۔

درد

پراسی آن کا عمل پراسی آن کا سردار یونانی نام پراسائڈن ہے۔ یہ سندھ کا دیوتا خیال کیا جا کہ اسے اس دیوتا کی پوجا باہوم سندھ کے

کالدی کا ہنوک کا لاجادو

صنعت ہو گئے۔ ان کا ہنوک میں ایک کاہن کا نام موربا بن تھا جو شان و شوکت میں اپنے وقت کے سلاطین و امراء سے درجہ بڑا زیادہ دھمت رکھتا تھا۔

موربا بن نے کالدوہ دوسرے دونوں اقوام کو باہم ملا کر ایک سلطنت کی بنیاد رکھی کی جس کا مذہب ستارہ پرستی تھا چنانچہ ان لوگوں کے متعلق کلام عید میں صاحبین کا ذکر آیا ہے۔

موربا بن نے جس قوم کو متحد کیا اس کی حدود و دریاں تارن سے دریائے نیل تک پھیلی ہوئی تھیں اور موربا بن ایک وقت اپنے وقت کا ایک عظیم الشان سلطان ایک کبھی بیٹو اور ایک بیٹو کا عظیم شہنشاہ تھا۔

بعض فرخندہ تصنیف تاریخ وائل نے قوریت کے دس احکام کو موربا بن کے پوتوں قوانین سے گنڈا کر دیا ہے۔ ان کے نزدیک حضرت موسیٰ علیہ السلام کو پتھر کی سلوں پر بیٹنے والی قوریت دراصل موربا بن کے بیٹے تھے جو اس نے کوہ طور میں جگہ جگہ کھدوا کر رکھے تھے خیر یہ ایک مذہبی موضوع ہے۔ ہم دہنا جانتے ہیں کہ موربا بن ایک ستارہ پرست کاہن تھا اور اس نے تو اپنے متعلقہ جودھوں میں اور علیات و نقوش پتھروں پر کھدوائے وہ آج بھی عراق و شام کے خرابات میں ملتے ہیں۔ یہ سب کے سب ثوابت سے منسوب ہیں ان کے لئے مشہور و قابل ذکر صوبہ ذیل ہیں۔

صالب اس ستارہ کو عرب ساحل ایران کہتے ہیں اور یوں اسے اہل الزنگ نے یہ نام دیا وہیں کے کئی بڑے نامور جڑواں ہیں۔ یہ ستارہ درجہ دوم قریب برج جوزا پر واقع ہے۔ کالدی ساحریا قوت سحر کا اس ستارہ کا جو پروردگار ہے اور اس ستارہ کے رب الخیر یا موزکی کی صورت ایک اڑتے ہوئے انسان کی شکل پر مشغور کرتے۔ ان کے قریب اس ستارہ کے طالع کے وقت اس کو ٹوکنا یا ٹھنڈے کے اعمال ختم کرنا ہم سے بڑھ سکتے ہیں۔ خرابات تندر اور طور و سینا پر موربا بن کے کئے اس ستارہ اور اس سے متعلقہ اعمال پر بہت کچھ روشنی ڈالنے ہیں۔

موربا بن کا ایک کتبہ صوبہ ذیل ہے۔

۵۶ × ۳۶

خط نسخی میں یہ کتبہ کالدی زبان کے مندرجہ ذیل مندرجہ ذیل کو ظاہر کرتا ہے۔

ستاروں کے علیات و نقوش کالدوہ اس مقام کو کہتے ہیں جہاں انسان عراقی ہونے ہے۔ دنیا کے اکثر اور شجر ماں

اس سرزمین کو گہوارہ بنی نوع انسان فرماتے ہیں یعنی انسان سب سے پہلے اسی سرزمین پر ظاہر ہوا۔ لیکن بعد میں ہر جن علم انسان کی دلتے سے یہ کتبہ کی مختلف ملازمتوں میں مختلف انسان ظاہر ہوئے جو بنی انبی سل کے باہر آدم ہیں۔ خیر یہ موضوع علم انسان کے ہے۔ تاریخ زمین بتا دے کہ سب سے پہلی بار مذہب انسانی نے ارض کالدوہ یعنی اس میدان میں جو کہ وادی فرات کے بائیں واقع ہے جنم لیا۔ ہر جن ملطقات الارض کا بھی یہی خیال ہے کہ جو آثار قدیمہ مذہب انسانی کے اس علاقے میں ملتے ہیں وہ شاید کربہ ارض پر درخت ملتے والے آثار قدیمہ انبیات سے زیادہ چمکتے ہیں۔

علم انسان کے انسان کی فطرت میں دو لیت کیا ہے۔ بلکہ شاید اسی علم کی کتبہ سے ہی انسان کو سکھانا تک پہنچنے کا شرف حاصل ہوا۔

فہم زیادہ۔ صاحب انسان کو سن دھکا پیسے کیسے لباس بھی میسر نہ تھا۔ وہ صحابہ فکیر پر غور و خوض کیا کرتا تھا۔ شاید فطرت سے منہ پھرنے کو جب وہ خواہ مخواہ انسان کی طرف متوجہ ہوا۔ اس کی توجہ کو سب سے پہلے غروب کرنے والے چاند سورج ستارے ہی تھے۔ ان کے طلوع و غروب پر غور و خوض و غفلت نہ رہی۔ اگر وہ یہاں کی تبدیلیوں سے وہ اتنا متاثر ہوا کہ وہ اپنی کوفہ اور اپنا خانہ کھینچ لے۔ چنانچہ ان کو طرح طرح سے مشکل و مشغور کر کے اس نے سب سے پہلے بہت پرستی کو رائج کیا۔ قوم نوٹ کر قوم اور دوسری دھمت کے بتوں کا ہاں میں ان کی سرپرستی و خدمت و غور کے نام ملتے ہیں۔ ان سے تمام تر انسان پرست گانے نوادتے کے باہر ناپے بننے والی اشکال پر مشغور کئے جاتے ہیں۔ چنانچہ منزل فری سرخوش کے ستاروں کے اہم ناپے سرپرستی گندھی کی صورت تھی۔ یہ کتبہ مشغور پر ہی ان کے کتبہ انسان کی شکل و صورت تھی۔

قوم نوح کا من و دلسن یہی کالدوہ کی سرزمین تھی اور پھر جب طوفان آیا اور تمام ہندو فارس فرق آب ہو گئی تو بہت پرست قوم بھی ساتھ تباہ و برباد ہو گئی۔ صرف وہ لوگ باقی رہ گئے جو نوح علیہ السلام پر ایمان رکھتے تھے۔ لیکن طوفان کے دور میں کتبہ بعد انہی لوگوں نے ثوابت اور ستاروں کا کوہ کیا۔ اور جب حضرت نوح کی وفات کے بعد قوم کالدوہ ایک دفعہ پھر کنفرطیان میں غرق ہوئی تو اس پر کاہن پرستہ شناس

بنگال کا کالا جادو

سید عیون شاہ زنجانی قدس سرہ العزیز: دائرہ بیگزوارم کے غفلتوں دیکھ رہا تھا ان کا فداقت میں مجھے دیر ناسی رہی نظر میں لکھے ہوئے چند کافداقت نظر میں آئیں جن کا اثر میرے ادارہ کے مدیر مسلمان نے عیب کیا کہ وہ بیگانی کا مدد کے شعیبوں کا ایک ایسا خاصا ذخیرہ عمل آئے یہ غفلتوں حضرت قیلہ رحم قدس سرہ العزیز کے ایک بیگانی مقصد نے لکھے تھے جو بیگانی اس قدر جامع کا نام حاصل تھا۔ ان کو تحریر کا مرتبہ قبول ہے۔ اگر کوئی شخص کسی کو اپنا گرویدہ مانا چاہے تو وہ اپنے نفس کو برویدہ نہ مانا۔ موت ماہ نامہ ان کے کلمے میں صحت ہرگز نہ لکھا گیا۔

(7) (i) $\frac{d}{dt} \int_{\Omega} u^2 dx \leq C \|u\|_{L^\infty(\Omega)}^2$ (ii) (iii) (iv)

فلاں بنت فلاں در محبت و عشق فلاں بن فلاں فریاد و بے قرار ہو کر میرے پاس فوراً پہنچا تو سے یہ دھواں اچھی کنسنسنت اس کو بہاں سمجھ لائے۔

دولت حاصل کرنا

بنگالی جاؤ گروں کے حیرت انگیز شعبے

بنگال اور آسام کا ساحل
دنیا میں پہلا ہے۔

مالک مغرب یورپ اور امریکہ میں جن ہندوستانی اہل کمال نے عراق میں حسین ماحصل کیا،
وہ انگریز کمال اور آسام کے رہنے والے تھے۔ بنگال میں ماقبل اسلام اہل اور مسلمان ای
خاندانوں کے ہمارا راج حکومت کرتے تھے۔ ان ہمارا وجود کے دوبارہ نامی سامروں اور
اہل کمال جاؤ گروں سے بھرے ہوئے تھے اور ان کے کامیں انگریز جہاں جہاں پہنچے تھے
تھے بھلائے ملتا تھا۔ ان کی دینی اور دھرم کی زندگی ان دنوں گنگ پریا لکھ کے عہدہ پر حکومت
پانچواں انگریز کال جاؤ گروں کی خدمت میں ان دنوں کے فضوں کے باعث مشہور آفاقی ہیں۔
اور گنگ پریا لکھ کا گرو مشہور داروہنگال تھا۔ انگریزوں کے ہر کوئی گنگ پریا لکھ کی
جاؤ گروں کے کامنہ میں شامل ہو گیا تھا اور آخر میں ہند کی شکست کے باعث اسے
اپنی جان سے آخروں سے بڑھ گئے۔

ملتان اہندو خواتین میں القہر مٹتی کے نظر کردہ شہنشاہ جہانگیر کے دربار میں
 بلال کی بارگاہوں نے جو سعید سے دکھائے تھے، ان کی تعریف میں ہندوستان کا
 ملحق اعلان ارشاد فرمودہ: "نیک معاشرہ میں عبادت اللہ ہے۔"

آسان ہے۔ فہم الہیہ اور فہم انسانی کے قریب کھینچا جی کا استعداد ہے۔ جو عام آدمی کے
خداداد گروں کا سہ سے ظاہر کرتے ہیں۔ ان عبادوں کے گروں کے منتقلی مشہور ہے کہ وہ خود شہادت
کے حال کے اندر بدلتی رہتے ہیں۔ چنانچہ دار و دار وہ شہادت کے کہیں کہیں ملا احمد اسلم
نوروزی یا ان عبادوں کے گروں کے منتقلی انھوں دیکھ کر بعض عقول و افشاں سے
ہیں ملک ۱۹۵۵ء میں مثال کا ایک ہندو جو ایک اور شہادت سے بھی متاثر ہوا۔ میں
۱۷۰ کوئی مثال دکھانے کیلئے کا تاؤس سے ہو رہا کہ اور ادا کے دفتر میں کوئی شخصیت
نہ کہ گورنر کا پرتو نظر آئے۔ بلکہ وہاں کوئی مثال دکھانے سے قاصر ہے۔
اور وہ گورنر کا تھا ہی جو اس اکثر شہیدار ہوا ہے۔ عباد کے بعض موضوعات کا نقل
کر کے ۱۹۵۵ء

اس مہاجر گھٹے ہندوستان اور پاکستان کی بڑی بڑی عظیم الشان مہمیں جو سرٹیکٹ رکھتے ہیں جن میں اس کے کمال میں کا اعتراف کیا گیا تھا۔

تشریحات سورہ فلق

دارالافتاء دارالحدیث دارالعلوم

فَإِنِ الْغَوْضَ حَمَلَتْهُ الْفَلَقُ مِنْ شَيْءٍ مَّا كَانَ مِنْ شَيْءٍ غَائِبٍ إِذَا فُتِنَ
فِي بَيْتِ الْغَوْضِ فِي الْفَلَقِ مِنْ شَيْءٍ مَّا كَانَ مِنْ شَيْءٍ غَائِبٍ إِذَا فُتِنَ
فِي بَيْتِ الْغَوْضِ فِي الْفَلَقِ مِنْ شَيْءٍ مَّا كَانَ مِنْ شَيْءٍ غَائِبٍ إِذَا فُتِنَ
فِي بَيْتِ الْغَوْضِ فِي الْفَلَقِ مِنْ شَيْءٍ مَّا كَانَ مِنْ شَيْءٍ غَائِبٍ إِذَا فُتِنَ

سورہ الفلق اور سورہ الناس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر اس وقت نازل ہوئی تھیں
جس وقت یہود نے شاعت اسلام کو رد و انزوی ترقی و ظلم کر دئے اور آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم کو ایذا پہنچانے کیلئے آپ پر حکم کیا تھا جو حضرت کے قسم مبارک پر کہ جو قسم کیلئے
آپ مبارک پر کی صورت میں ظاہر ہوا تھا۔

حضرت زید بن ارقم فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب حضرت
جریر علیہ السلام نے غیری کہ آپ بظلمان پر دہری سے حکم کیا ہے اور اس نے جنگ میں
پہنچ کر فلاں کو تھیں میں ڈال دی ہیں تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علیؑ کو کھڑا کیا
کہ وہ کو تھیں سے اُن گروں کو نکال کر لائیں چنانچہ جب وہ گروں بارگاہ رسالت میں
پہنچ گئے تھے اور اُن کو کھڑا کیا تو ہر ایک گروہ کے کھلنے کے ساتھ ساتھ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم اپنی کیفیت میں کیفیت محسوس فرماتے تھے دوسری روایتوں میں ہے کہ سیدہ اُمم
یہودی نے آپ کے گونے مبارک حاصل کئے اور چند کلمات پھر پکارا کہ گروں میں نکلیں
تو حق سجاد و مقامی نے یہ روایتیں سن کر جواب دیا کہ اے نبیؐ میں نے نازل کیا میں نے
صلی اللہ علیہ وسلم کو جب ایک آنسو چڑھ کر پھر پھوٹنے لگا تو ایک گروہ بھی جانی حق یہاں تک کہ
جب تمام گروہیں کھل گئیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس طرح شفا یاب ہو کر کھڑے ہو گئے
جس طرح ایک مال میں سے کوئی غنم چل جاتا ہے۔

روایات تحریر میں اختلاف اور اس کی تطبیق

روایات کثیرہ احادیث میں منقول ہیں مگر وہ غور سے ان سے انکار کیا جائے اور قرآن
تفسیر میں جن انشائیں گروہی میں ہیں ان کے بیان کیلئے کہ اگر روایات تحریر
میں تسلیم کر لیا جائے تو وہ دعوت صحت غلط اور کفار کا غنم تحریر ہوتا ہے چنانچہ انسانی

آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے مدد فرمایا خاک و روپ کو توگوں سے محفوظ رکھے گا اور اگر
حفاظت میں کوئی نقصان نہ آئے گا۔ لیکن دوسری روایتوں سے یہاں بھی تحریر
ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فراموشی کے بعد یہ بھی تحریر ہوا تھا کہ اگر
کے قریب جھیر کے ایک درجہ میں جو احرام پہنچے اس حالت میں بھی اپنے انشائیں
تفسیر کی اور ان میں میں غرض سے نہ تھے تو جو اس حالت میں کثرت کو تسلیم کر لیا جائے
تو اس سے مزید قوت و صحت رسالت پر کافی حجت ہے اس آقا اور اللہ تعالیٰ کے صراحت
حفاظت کا اظہار لازم نہیں آتا بلکہ صحت و حفاظت ہی اور ہی ضروری ہے اور انشائیں
کے یہ حال شایع حال بھی اور ان تک ضروری نہیں بلکہ یہ غفلت سے آگاہی
کے ساتھ بھی یہ قدر بات ہی حفاظت میں اس سے نہیں اس سے وہ بات
کہ سرور کائنات اور آقا کائنات صلی اللہ علیہ وسلم اس میں غفلت تھا بلکہ انشائیں
جن انشائیں اور حفاظت خداوندی سے یہ باتوں کے قریب یہ صحت صلی اللہ علیہ وسلم
اور حضرت عثمان سے حضرت عمر سے اور انشائیں اور انشائیں اور انشائیں اور انشائیں
انہیں جن انشائیں اور انشائیں اور انشائیں اور انشائیں اور انشائیں اور انشائیں
روایات کا بھی انکار کیا جائے۔ تاہم ان میں کفار و کفر سے یہ صحت صلی اللہ علیہ وسلم
ماہر بھی کہنے اور ان انشائیں عقیدہ تھا کہ مسافر جو کسی کے حکم یا انشائیں پر انشائیں
روایات صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ باتوں میں انشائیں اور انشائیں اور انشائیں اور انشائیں
ان انشائیں اور انشائیں اور انشائیں اور انشائیں اور انشائیں اور انشائیں اور انشائیں
یہ کہنے کوئی شک نہ تھا کہ انشائیں اور انشائیں اور انشائیں اور انشائیں اور انشائیں
کھن کا انشائیں اور انشائیں اور انشائیں اور انشائیں اور انشائیں اور انشائیں اور انشائیں
کہ ضروری ہے انشائیں اور انشائیں اور انشائیں اور انشائیں اور انشائیں اور انشائیں اور انشائیں
ایک صاحب پر ہے کہ انشائیں اور انشائیں اور انشائیں اور انشائیں اور انشائیں اور انشائیں اور انشائیں
وہم پر حکم ہوا صلی اللہ علیہ وسلم انشائیں اور انشائیں اور انشائیں اور انشائیں اور انشائیں اور انشائیں اور انشائیں
اسباب ہے یہاں تک کہ انشائیں اور انشائیں اور انشائیں اور انشائیں اور انشائیں اور انشائیں اور انشائیں
اس حالت کو دیکھ کر انشائیں اور انشائیں اور انشائیں اور انشائیں اور انشائیں اور انشائیں اور انشائیں
اور اس پر بظاہر ہے کہ جو انشائیں اور انشائیں اور انشائیں اور انشائیں اور انشائیں اور انشائیں اور انشائیں

ادمان کی عملی زندگی کو ہمیشہ نظر رکھتے ہوئے:-

حضور خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی شہادت اربعہ

اور ان کے مظاہر اہل ریجہ یعنی خلفائے راشدین



ادخلتے رہا۔ یہی کوکبیات بالاکا نامی مظلوم ہزاروں مسلم کرتے ہوئے اس پر بھی نگر فرمائے کہ میں نے تو کسی کیفیت پر غور کیا، کیا کوئی شہر یا علاقہ ہے اور اُسے کبیات نواز فرماؤں گا! کوکبیات شیطان کے ساتھ کیا تعلما علاقہ ہے۔

حضرات شیعہ کی ذہنیت معکوسہ

[illegible]

مظہر ایمان باللہ

عاقبت، مثل غصوبہ فرماتا ہے۔ اُسے مصدقیت ہی دفع کر سکتی ہے اور اس باطنی زہر کیلئے
 یہی زبان صدیقی قدر بخیر رکھ لے۔

منظہر عمل صالح

دوسے انسان کرامت پر ہم کو دنیا میں ایسی ہی جگہ ملے گی۔ اور یہ غلط فہمی تشریف دے کر احوال
 کے پرکار سے پہنچے۔ کچھ کھلم کھلا یہ جواب غلط و سخی کر لیتا ہے۔ آخر اس امر پر شگفتہ
 کرتا ہے اور بیعتا بیعتا کے ہم پر ہم نہیں مل جاتا ہے اور کوئی ٹھوس ایسی دلیل کہ جس سے
 اربابِ ہنر کی کامیابی سے غماز اٹھ کر وہ طبعِ انسانی ہے اور خام افلاقی حسنہ
 و کثرتِ خاطر کے بھول چل اس قدر صواب و دقیق ہے کہ لہذا یہ ہے کہ دشمنانہ سے سجدہ
 کے مال کی ہز ہے اور دنیا میں جس وقت کے حیرے کو ملے گا۔ اور یہ غلط فہمی کو
 کس قدر سے چڑھا دیا جائے گا کہ یہ دائرہ غلط عمل کو اس قدر کھینچ کر اپنے کھڑا کر
 دے کہ ملنے اور دعا سے بچنے کے انسان اس کی طرف سے نورِ ایمان پائے جسے۔

تخم شراوراس کے آثارِ ارمیہ

استغفار کمال کیلئے کائنات کے استغفار قرار دیتے ہیں کہ کافروں کا مل شیطان ہی ہو سکتا ہے اور یہی جو ضرور اور بہتر شیطان ہے، ادا و قبول شجر القنفط کی عقدہ شجر التوتوں میں انہیں اس شجر کا پتہ دیا تھا۔ شجر التوت میں ان کے بعد موت دیں میں لائق استغفار قرار دیئے گئے ہیں۔ ان کا نام شہد مظاہر ہی دیا جانی کاغذ پر ادا و قبول کیجئے۔

تخم خیر اور اس کے آثارِ اربعہ

[illegible]

شجرِ نبوت و شجرِ شیطنت کے تاثراتِ متضادہ

三

شجر شیطانی



جس کو آپ نے شجرائے ہالام میں ملاحظہ کیا ہے تو اب الفائے اشدین کی سیرت

پاکو دین اُس کے کاروبار میں درانداز ہو کر چلنے پھرنے کا یہی روٹ ہے اُن کا بیٹا با
 بات نہ کر کے اپنے طریق طبع سے عیب جوئی کرے عزت و ذلت جس کا مطالعہ کرے وہ اس کا رسل
 کرے وہ بلا صرف طاعت و عبادت ہی ہے جو لوگوں کے فتنی عیوہوں کو اور ہر ایک کی فوراتیت کو
 میزبان قرار دے کر پکڑ لے گا جب انسان کسی کی عزت چھینے لگیں یا کسی پر عزت کو چھوڑتا ہو
 فاس نہ سم کا انسان بھی اپنے ماسدوں اور شیاطین الناس کی لپیٹ دار و ستارہ یوں اُدھان
 کے فتنہ نرم و گدگدے سے ناکام و نامراد رہے گا جب تک خداوند عالم کی پناہ نہ پکڑے گا
 اس لئے اس پر مشیدہ گرہ بند ہی لاکھنا دھڑے انسان کو رب العزت نے تھوڑا سکھایا اور
 ارشاد فرمایا کہ ماسد کے لئے کئی لکھوں سے خدا تعالیٰ کی بھڑوں سے مسموم کی گلیت و ذراتیت کو
 جھیلنے سے اُسی رت الطین کی فوراتیت بچا سکتی ہے خواہ تعالیٰ اپنا رستہ برقرار دے اور
 اس کو دھو بیٹے دل کے دکھ سے اور اس سوزش بلی پروردگار کی بارش سے دھو ڈنک
 ڈال سکے یہ جرم ماسد کے دل کی بھڑوں پر غصہ پائے ہوئے ہے اس لئے ماسد کا کس
 شتر علیہ نے تھوڑا سکھایا کہ حق تعالیٰ نے پڑے بندے کو اپنی اُفتخ و فیض پہنچایا اور اپنی
 حد کا اس کی گلیت ناموری کو نہ کر کے ہرے دن رات مسکو کو پریشان رکھے رہتا ہے۔
 غصہ پائے جس قدر وہی عالم میں شریعت سے جلتے ہیں اُن میں سے بڑھ کر خود
 حدیث شریف کی حد سے کہیں پہلے لگا جو انسان ہر روز وہ شیطان کا شکار آدم پر خداوند
 ہوا میں ہر گز گناہ اور ذلہ تاویل لاکھنا دھڑے اور مسرور میں ہیں

شرف و رادی ہوتے ہیں جب عیوہ عقل و ذرات و فتنہ لوٹ مار و غیور اور بیٹے
 فکر رادی سے بھائی یا اُفتخ و فیض و غیور و شرف و غنا سے غیور رادی شتر علیہ
 شتر علیہ میں اور شتر علیہ شتر علیہ فی الغنی و شتر علیہ سب از احسن سے ارادی اُو
 اختیار شریعت رادی میں ان میں اظہر حق شتر علیہ ہے کہیں کرے ایک پر مشیدہ و غیور
 جس کی کسا اوقات انسان کو غریب میں چوٹی اور فیض اوقات انسان شتر علیہ سکناؤ
 لیتا ہے اور دل سے آئے شہین ہوتا ہے مگر چون کہ وہ ایک کبوتری ہے اگر چاہے
 تاخیر و رادی ہو بھی دین اس لئے انسان اکثر عزت قائم نہیں کر سکتا اور جب کہ شتر
 کے ماسد فتنوں و فتنوں سے کھینچا جائے جو ماسد کا ہی اُفتخ و فیض ہو تو یہ شتر علیہ شتر
 کا بہت ہی گزرتی والا شتر ہوتا ہے غرض صدہ ہجری قبلہ کے خود ماسد کو بھی
 قسم کی سار سے غیور ہو کر دیتا ہے اور غیور کو گزرتی رات مٹا کر خود ماسد کو کس
 جا سوزش کے اُفتخ کا شکار کئے رہتا ہے جس قدر شمال و دولت پر عزت و
 وجاہت پر کیا گیا نظر ہی و اپنی پر ہوتا ہے ان فتنوں ماسد دوسرے کی برادری کا
 برادری کی بھی پر ہوا نہیں کرتا۔ اِذَا مَا اَشْرَفَ

پاکو دین اُس کے کاروبار میں درانداز ہو کر چلنے پھرنے کا یہی روٹ ہے اُن کا بیٹا با
 بات نہ کر کے اپنے طریق طبع سے عیب جوئی کرے عزت و ذلت جس کا مطالعہ کرے وہ اس کا رسل
 کرے وہ بلا صرف طاعت و عبادت ہی ہے جو لوگوں کے فتنی عیوہوں کو اور ہر ایک کی فوراتیت کو
 میزبان قرار دے کر پکڑ لے گا جب انسان کسی کی عزت چھینے لگیں یا کسی پر عزت کو چھوڑتا ہو
 فاس نہ سم کا انسان بھی اپنے ماسدوں اور شیاطین الناس کی لپیٹ دار و ستارہ یوں اُدھان
 کے فتنہ نرم و گدگدے سے ناکام و نامراد رہے گا جب تک خداوند عالم کی پناہ نہ پکڑے گا
 اس لئے اس پر مشیدہ گرہ بند ہی لاکھنا دھڑے انسان کو رب العزت نے تھوڑا سکھایا اور
 ارشاد فرمایا کہ ماسد کے لئے کئی لکھوں سے خدا تعالیٰ کی بھڑوں سے مسموم کی گلیت و ذراتیت کو
 جھیلنے سے اُسی رت الطین کی فوراتیت بچا سکتی ہے خواہ تعالیٰ اپنا رستہ برقرار دے اور
 اس کو دھو بیٹے دل کے دکھ سے اور اس سوزش بلی پروردگار کی بارش سے دھو ڈنک
 ڈال سکے یہ جرم ماسد کے دل کی بھڑوں پر غصہ پائے ہوئے ہے اس لئے ماسد کا کس
 شتر علیہ نے تھوڑا سکھایا کہ حق تعالیٰ نے پڑے بندے کو اپنی اُفتخ و فیض پہنچایا اور اپنی
 حد کا اس کی گلیت ناموری کو نہ کر کے ہرے دن رات مسکو کو پریشان رکھے رہتا ہے۔
 غصہ پائے جس قدر وہی عالم میں شریعت سے جلتے ہیں اُن میں سے بڑھ کر خود
 حدیث شریف کی حد سے کہیں پہلے لگا جو انسان ہر روز وہ شیطان کا شکار آدم پر خداوند
 ہوا میں ہر گز گناہ اور ذلہ تاویل لاکھنا دھڑے اور مسرور میں ہیں

دھ شتر الوساوس الخناس جس طرح عزت کے سیدھے قلب میں دیکھا و

اور اس کے وجود کیلئے سخت خطرناک ہے اسی طرح انسان کے جوہر اسانیت اور کس
 ملکیت و دعا و عبادت کو دل میں چھوٹی کی طرح کھسکے اور چھلنے والا دھ شتر علیہ
 ہے جو رات انسان کے دل کو ملکیت فاضلہ اور اعلاقی حشر سے خالی کرنا اور ہر

شروع کائنات کا قدر مشترک اس حال شروع کائنات کا قدر مشترک اس حال

ہے جو کبھی سب و سامی صورت میں اس انسان کے لئے عیب پاک نہ تھے کبھی
 دیا و کھانا باکائی کی صورت میں انسان کیلئے تکفیر و تکریم کے بھی ماسد کے
 مدد میں شیطان انسان کو دکھانے کے بھی گزرتی رہتا ہے کبھی عیوہ فتنوں میں
 چلنے کا سبب ہوتا ہے اور نہ ہی دین کے گڑھا میں جس کا چھلنے کے غرض تھے
 ہی نہیں انسان کا چھلنے کے اس کو کھانا فاضلہ اور اس کے نکل کر تارنا
 ہے اور اس کی قوت کی کوئی دار کر نے اپنی پوری کمال میں لانا نہ تھے

تدارک شیطان اور شتر و حسانی اس وقت انسان کی عبادت و عبادت میں

رومانی حشر بیان کیا گیا ہے ان سب سے بچنے کی صورت صرف یہی ہے کہ انسان کی

اور ایسی نظر خود بخود برحق ہے اس لئے خداوند عالم نے ایسے وقت میں روح کا اسفار
کھلا یا نہ کرنا اس کا حق بنانے بہت کی طرف مائل تو جس کے دہائی طرف جھکے اور
وہ معرفت کی صورت سے بدل جائے۔ ایسے لوگوں کو چاہئے کہ وہ روزانہ ذات کو
سوسے وقت اور دو گھنٹے وقت میں یا روز خود میں کو چھ گھنٹہ کم کر لیں۔ بہت سے
لوگوں کا تجربہ ہے کہ اس عمل کے درود عزالت سے دماغ ان پر عجز و شر ہو جاتا ہے۔ کسی کی
تجربہ ہی اس پر چھٹکتی ہے۔ رو باہر ہائی کر روح کی توجہ بلکہ خون والوں پر زیادہ نہیں
اثر انداز ہوتی ہے اور اس کی شہادت عقل سلیم بھی دیکھ کر تار ہے یا نہیں۔ سو یہ بات
بہت ہی مانع ہے۔ اگر انسان دراصل غور و فکر سے کام لے تو اس کو نظر آ جائے گا کہ غیر
مادی عقلی طریقہ علم ہی قرین حق قرار پائے۔ تاہم کیفیت واقعہ ہے عقل نہیں ہے
تشریح اس کی ہے کہ روح انسانی کا کام یہ ہے کہ وہ ایک وہ عالم جسمانی مقدر ہے
اس وقت تک کہ وہ بہتیت کے مقام پر نہیں ہو کر رہے۔ خدا کا نزدیک ہونا یا دوری کی
تدبیر لطیف کی توجہ سے اس سے غور ہونا اور خون کا سخی کی شکل میں آنا کسی کی تدبیر کا
نمونہ ہے اور یہی غافلہ انھیں سبیل لغتیں بنانا ہے کہ جس قدر مادہ کے خواص ہوں وہاں
میں لطافت آتی جائے گی۔ اسی قدر روح کا سامان اور اس کی توجہ اس کی جانب زیادہ
ہوتی جائے گی کی وجہ سے کہ انھوں نے جکا ہو جائے۔ یعنی میں لوگوں کی بہتیت کا سامان
اور ان کی ساخت نہایت ناک ہوتی ہے اور خون ان کی رگوں میں ایسی ہی طرح خوشنما
نظر آتا ہے کہ کسی صاف و شفاف آئینے میں سطر آتا ہے یا شیشے کی مرآہ میں شرب
اور ان کا چھٹتی ہے۔ قرآن پر دوسری رو میں ایسی ہی طرح میلان دیکھ کر کہتی ہیں۔ جیسے
مقناہیں سے لوہے کی شیشہ دیکھتے ہوئی ہے۔ پس چونکہ انھیں حق پر ایمان نہیں آتا
وہ درحقیقت لطیف ہلکے کے درود و خفاقی پر مطلع ہیں۔ اور کیا اس کے بعد ایسی
روح متروانی نہیں کہیں گے جس سے ایک دوسری روح کو اپنی طرف جھک کر کہہ کر
کی تمام تر روحانی ترغیبات کو روک دیا ہے۔ خفاقی اس کی ضرورت نہیں ہے کہ اس کا
انسان حد کی غائب میں اپنی زبان پر کہے جو کہ غائب ہوا اور اسے اپنی توجہ کی ناک
کر کے ایسے خبیثہ ہند ہے۔ غایت حاصل کرے۔ اسے شک ہے جسے عقل انسانی کو گھٹا
ہے تو اس کا علاج اور تندرست دماغی ہی کر سکتی ہے اور جب تک کہ ان کے اثرات
قوی ہیں تو وہ روح انسانی کا روحانی مایہ خفا کیا جائے۔ وہ اس کی نفسی حالت میں
ہیں۔ حق خالق پرستوں کو ان اثرات کو نہ کہ عقل کی توجہ لینے ہیں۔

سحرزدہ کیلئے معوذتین کا ایک مجرب عمل

ہے۔ سحر خیز انسان کی توجہ خود را شمار باکر تہ ہے جس کے گلوامے کے وجہ سے
انسان انارادہ کی نظام کش ہوتا ہے اور عقیدہ بھی ماحر کا اکثر ہی ہوتا ہے کہ سحر
اپنے مقاصد و ارام کی سبالی حاصل کرے۔ توجہ تنہا انسان کے اندر مقصد سے
وہ درست توجہ ہوا کہ اس کی سمیت و علم توجہ وضع کا دار و مدار ہی
اس پر ہے۔ چنانچہ اسی توجہ کے در زیادہ مگر جانے کا انجام موت ہے۔ اسی کی گنت

الارض اور مطلق ایک حقیقت ہے اور توجہ تنہا انسان کی سمیت و مدار ہے
خاص اہمیت رکھتا ہے۔ اور کلامی کلام میں جو اصل ہے اور وہی کلام انسانی
کے اثرات کا عالم ہے کہ وہ اپنے توجہ کا ہوا ہے۔ گھٹا ہے۔ اور اس کے لئے
ہمارا چاہئے کہ توجہ اور اس کی تسخیر کی ہم کو کلامی اور کلامی ہو۔ پس اگر توجہ تنہا
کے ساتھ اور کلام انسانی کی حرکات شامل حال رہیں اور یہ توجہ تنہا ہی کے اعتبار
کا فرما ہوتا ہے کہ انسانی اس پر مادی ہو سکتے ہیں۔ دماغ ان کی توجہ خود ہی
کسی طریقی یا مطلق اثر سے عرب و کجور ہو سکتی ہے اور یہاں آستانہ خاص میں اس کا
کیلئے توجہ تنہا ہی ہیں۔ اس کے نفسی اثرات سے ہم کو کلامی و کلامی کی گناہیں ہیں
ہے۔ اور ہم کو یہ ہے کہ اس قدر بھی ضرور حکامات کی توجہ میں ہو سکتی ہیں تو ان کا
سے توجہ ہونا۔ یا عالم ہاں سے۔ توجہ توجہ یا کر یہ توجہ تنہا سے بھی مانگ
اور ان کی وجہ سے روح انسانی سے توجہ تنہا ہو سکتی ہے۔ قرآن حکیم نے اسے اعجاز و خفا
اور ان کی توجہ تنہا ہو سکتی ہے۔ اور اس کا مایہ خفا ہو سکتی ہے۔ روح انسانی کا
کا سامان کیا ہے اور یہ کلام ایک روح مقصد کی پاک کیلئے توجہ تنہا ایک دماغی توجہ
کے لئے جو حقیقت کی شک ہے۔ توجہ تنہا انسانی۔ اسی کے لئے کہ ان کے لئے توجہ تنہا
ہے یا ان کے لئے توجہ تنہا ہے۔ ایک روح کو کہہ کر کہ اور توجہ تنہا ہے۔
اور یہ توجہ تنہا ہی نظام ہے۔ توجہ تنہا انسانی کے لئے توجہ تنہا ہے۔ توجہ تنہا
ہے۔ توجہ تنہا ہی توجہ تنہا ہے۔ توجہ تنہا انسانی کے لئے توجہ تنہا ہے۔ توجہ تنہا
کی توجہ تنہا ہے۔ توجہ تنہا انسانی کے لئے توجہ تنہا ہے۔ توجہ تنہا انسانی کے لئے توجہ تنہا ہے۔
کر کے۔ اسی توجہ تنہا ہی توجہ تنہا ہے۔ توجہ تنہا انسانی کے لئے توجہ تنہا ہے۔ توجہ تنہا انسانی کے لئے توجہ تنہا ہے۔
فرما ہے۔ اس کے لئے کہ ان کی توجہ تنہا ہے۔ توجہ تنہا انسانی کے لئے توجہ تنہا ہے۔ توجہ تنہا انسانی کے لئے توجہ تنہا ہے۔
معلوم ہے۔ اور اس کے لئے کہ ان کی توجہ تنہا ہے۔ توجہ تنہا انسانی کے لئے توجہ تنہا ہے۔ توجہ تنہا انسانی کے لئے توجہ تنہا ہے۔
قرآن حکیم کے اقوال اور توجہ تنہا انسانی کے لئے توجہ تنہا ہے۔ توجہ تنہا انسانی کے لئے توجہ تنہا ہے۔ توجہ تنہا انسانی کے لئے توجہ تنہا ہے۔
غایت حد تک توجہ تنہا انسانی کے لئے توجہ تنہا ہے۔ توجہ تنہا انسانی کے لئے توجہ تنہا ہے۔ توجہ تنہا انسانی کے لئے توجہ تنہا ہے۔

خدا کے خلقتی عدم کا اثر ان میں نہایت بھرپور بین کی مخلوق کا اجسام عنصریہ سے بھی چونکہ اقتران ہوتا ہے۔ اس لئے عدم کی خلقت ایسی مخلوق کا ساتھ نہ چھوڑی ہو جس سے کہی جاسکتی تھی۔ جیسے آپ کسی مرد یا کائنات میں سے جب مخلوق کا کربا ہر آنے میں تو ممکن نہیں کہ بانی کا اثر آپ کے جسم پر ہو۔ اسی طرح درپائے عدم کی تہ سے باہر آنے والی مخلوق کی عدم سے مناسبت کیجئے اسی وجہ سے جو مخلوق مادہ عنصریہ سے بھی معزول نہیں اس کو بھی تسبیح اور تقدیس میں رب کی ضرورت ہوتی۔ اور مادہ سے معزول مخلوق کو تسبیح اور تقدیس کے ساتھ امتداد نہ کی بھی ضرورت ہوتی۔

بہر حال جن لوگوں پر عقلی اعمال کا اثر ہو یا ان پر محرک کیا ہو یا کوئی اور ملوی عمل انسان پر مسلط ہو۔ ایسے سرخیوں کے لئے ہم کو ایک علم دوست فاضل سے ایک مختصر عمل معلوم ہوا ہے جو بہت مختصر مگر کامیاب اور آرزوہ عمل ہے۔ ضرور غور کر کے دیکھا جائے۔ انشاء اللہ ان کی نجات حاصل ہوگی۔

عمل یہ ہے۔ ہاتھ کے دروازے اور طبع آفتاب کے وقت نگے ہر دوں زمین پر پڑے ہو کر تین تین مرتبہ اول در آخر در و در شریف کے ساتھ قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس اسے پوری پڑھیں اور پڑھ کر اپنے ہر دوں کے نیچے کی مٹی یا لکڑی یا ایک انگلی میں جو پہلے سے بٹھا دی گئی ہو جلا دیں۔ انشاء اللہ اگر کسی ایسے ضرور و کائنات پر جاتا رہے گا۔ مگر امتدادی قلمی شرط ہے اور وقت عمل یہ صورت دیکھا جائے کہ جو اثرات ضرور و کائنات کے سرے سے ہیں ان میں وہ سب ہر دوں کی جانب زمین میں مغرب ہوتے جارہے ہیں۔ گویا علم ہیئت کی رو سے اس عمل کو تینوں کا مطلب یہ ہو گا کہ یہ نورانی اور جلالی ائین شمس کی جلالی تکتوں میں جبہ ظہری مائیں گی تو جلال خداوندی کی یہ دونوں کیفیتیں مل کر انسان کی نورانی در و کائنات طبع میں جو دو گنگ گیا ہے اس میں اور کائنات کو ایسی ہی طرح صاف کر دے گی جسے محض ہی سے نہ کہ تہا نہ سے سونے کا میل صاف ہو جائے گا۔ اور انسان کی روح اور اس کی نورانی تکتہ آئینہ شیطانی سے ایسی ہی طرح نکھر جائے گی جس طرح سونا بھٹی میں تپنے سے نکھر جاتا ہے۔ واللہ اعلم۔

نوٹ: اگر اس عمل سے صاحبان ضرورت کو منع پہنچتا حقیر کو بھی دیکھئے غور میں غور و شوش دیکھا جائے۔ بلکہ تعجب نہ ہو تو اطلاع دے کر سرور بھی فرمایا جائے۔



اور ان کے اسلام حضرت نورانی نور علیہ السلام
نورانی شجرہ طہار قاسمی

حقائق

جی میں بنی قسم کے ہوں گے اول وہ مخلوق اور مظاہر جنس خیر کی خیر و شر کا
شاہد اور اسکا گزردہ جو دشمن و مخلوق اور ظاہر جو خیر و شر دونوں کا پل
ہوں سرائی اور انک کو معلوم ہے کہ اصطلاح دین قہم میں ایسے مظاہر کو جن
خیر کے سوا کچھ نہیں ملا کر۔ الرحمن کہتے ہیں اور مظاہر شر کو جن میں دینیت
تہمیر کیا جاتا ہے اور ان دونوں کے مجموعہ کو انسان کہتے ہیں اور دیگر صورت
عالیہ ہے کہ باعتبار خیر و شر کے مخلوق تین حصوں پر تقسیم ہے۔

اور ان میں سے انسان پر رزق
کا خواہر اور روتا و ہم جو کج
ہے اور یہ ظاہر ارادہ و قدرت
کے ساتھ انسان میں مضمحل آواز

انسان عادتاً مکرر مخلوق
ہی کو دیکھ سکتا ہے

خداوندی کے لئے ہوتے ہیں تو حقیقت بھی واجب تسلیم ہوگی کہ عادتاً اس
ظاہر میں انسان کو خوف دین حقوق محسوس ہوگی جو روح اور مادہ دونوں سے
ترکیب یافتہ جو عین مظاہر خیر محض اسکو محسوس ہوں گے نہ مظاہر شر محسوس
دکھائی دے گی بلکہ ایمان یا غیب کی خدمت کو باقی رکھنے کیلئے اس پر کمال عالم
میں تو اس قسم سے مخلوق کو اور انک کریں گے تو ذی جہم اور روح و مادہ
ترکیب یافتہ ہو سکیں کہ ایسے کچھ کی چٹائی کا نقطہ یا جو زمین و آسمان اور
کائنات کے ہر ایک ذرہ کو دیکھنے کی اجابت رکھنے کے یہ قدرت پر گزرتی
رہتا ہے حق کی سبب دین و سپیدی کو غور و دیکھنے سے یا اپنے دیکھنے کا پل
بجائے تہمیر و تہمیر کے نہایت کوئی صاف و شفاف آئینہ اس نقطہ نورانی
کے بالمقابلہ آئینہ اسوقت تک اس کو اختیار ہے کہ وہ اپنا شاہد و
کر کے اور اس کچھ کی پہلی کو اپنی شکل و صورت کو دیکھنے سے پہلے بظاہر
ایمان نہ بدو نہ تھا کہ وہ اپنے وجود میں نور و خدمت و دونوں کی اعتبار
دیکھنے سے اس طرح انسان بھی اس خیر و شر میں شایعین و دینت کو اپنی ہی
اندکھل کھل کی طرح جی کہیں کچھ نہ کرے کہ ان کا کچھ اور کچھ کچھ

یہ عنوان علی دنیا میں جس قدر دین اور ظاہر و سرسائی کے
درمیان سکھاتا زمین کبھی گئے حضرت میرزا اس سے
ناواقف نہیں مگر معوذتین کے نزد میں سحر کو چوں کہ ظاہر
خود پر دخل ہے اسلئے مظاہرین معوذتین کی کثرت سے اس سلسلہ
میں سحر کی حقیقت و ماسیت پر کچھ روشنی ڈالنا بھی ہلا
ایک اہم فریضہ ہے بالخصوص ایسی صورت میں کہ ایک گروہ
قدیم ہی سے سحر کو سکھاتا ہے اور اس کو تخیل محض سے
تہمیر کرتا ہے اور اس زمانہ کے وطن خیال و صواب کا نو ذکر
ہی کیا ہے ان کے یہاں تو خدا اور رسول کا وجود ہی سے
ایک خیالی قصہ ہے سحر تو بظاہر سحر ہی ہے اسے بنام فلا
جو کچھ ہے خیم ناکار و میں اس بار میں آیا جواب ہے اور جہاں
زمانی خیم ناکار سے اسی کو بیع و حکم کی رحمت و مہر کے بخور
پر پیش کرنا ہوں اگر زندگی باقی ہے اور اس رسالہ کا پیچہ
خیم ناکار سے پہلے خانی میں انتظار اور اس سبب کے نشہ
بہو بھی دیکھ کر دینے چاہئے اگر نہیں سحر کے متعلق جو کچھ
لکھا گیا ہے غالب کیلئے کافی دشانی ہے تاہم امام ابن عربی کا
رسالہ "المنصور" جس میں سحر کے متعلق مفصل و مکمل بحث
کی گئی ہے جو اسوس ہے کہ ہمیں اسوقت دستیاب نہ ہو سکا
اگر وہ مل سکے تو طبع قافی میں اس کے نصف بھی مضمحل خیر
میں انشاء اللہ شائع کیے جائیں گے۔

تمہید

بہر حال حقیقت سحر پر روشنی ڈالنے کے لئے بطور
تمہید اگر اس قریب عرض ہے کہ سحر کی اس ظاہر میں
خیر و شر دونوں کا جو ایک دوسرے کے ساتھ قیام ہے اور ان کے وجود سے
کوئی انکار نہیں کر سکتا اس لئے باعتبار اشارت عقل و نقل و خبر کے مظاہر

اڑتا ہوا زاماد، بیک وقت اس کے سامنے موجود ہو کر جیسے لٹکے ہوئے آئینہ کے
آگاہی سے کوئی نور چشم اپنی آنکھ کی سیما ہی و سیدی سے اٹھا رہیں
مگر کسی صحرانورد نے ان کا علم الاولیٰ و الآخریٰ ہی اپنی فریب نگیں
دیکھی کہ کمال کے ادوان کیا تھا بلکہ مخلوق یعنی مشایخ وجود کا بھی منکر نہیں
ہو سکتا۔

مخلوق تلافی کے علوم تلافی

غرض جبکہ یوں منوں بالغیب
کی حکمت اور انسان جیسے مرکب

ملفوظ کے گرد و پاؤں دانش و فراست سے دوسم کے چٹا گان خلق کا بیت چلا
لو اسی کے اندر اسکا ازاد بھی کرنا چاہئے ہر مخلوق کا علم میں ایک دوسرے
سے ملنا چاہئے جو گناہ اور ایک کی تائید ایک دوسرے سے عقبت اور ایک کا
خرد و حکمت سے مزاج ہوگا یعنی خشتوں کا علم کچھ نہیں ہوگا حقیقت و ضابطین
کے علم میں نہ ہوگا اور ان کے علم کا دلوں کا چھوہ ہوگا یہی سبب
ہے کہ انبیاء علیہم السلام اور ائمہ کرام کا علم غیر خود اوصاف کے اور مخلوق کے
دیت و بت اور اس علم کے الفاظ و معانی اور ان کی تفسیریں نورانی ہوتی ہیں
اور ان بات و ثبات اور اسے قس المائے حق و تعالیٰ کی کیفیت محمد و جبریل
کرتی ہیں تو سب ضابطین کا علم شفاوت و دستور کی تمام اہم تلافی ہے اور ان
کے الفاظ و معانی اور تفسیریں و نور دلوں کی ہوتی ہیں جو اپنے اہل اہل و
دعا سے قلب انسان میں قساوت و تہی پیدا کرتی ہیں اور محال بت کلمات متعجبہ
فرق بعض کی طرح دل پر مسلط ہو جاتے ہیں۔

علم قرآن اور علم سحر کا تعلق
منظم عالم سے

اور انسان کا آلہ عقل و ادراک ان دونوں تخلیقی و نورانی مخلوق سے غیر مشترک کھینچا رہتا ہے پس جیسے فائق کائنات کی طرف سے انسان

کہ ازراش اور حجت اپنے اس علم قرآن نازل کیا گیا ہے۔ اور یہ علم قرآن
عالم کے استحقاق و دستاویزی اور نظام انسانیت کے پائیدار ہے جسے اسکو
معلما و مہتمما درخیز پر تیار و اقتدار و تعلیم کی ازراش دے کیئے اعلیٰ
تخلیص کے نام کہ ازراش و قدرت کے ساتھ تک وید میں استازی و ادنکال
وفا و تقابل میں مقصود و حیات ہے اس طرح حق سبحانہ و تعالیٰ کے ہنر سے
انسان جیسے اس جسم و ہوا جو ہر کار و قدرت و وقت کے قبولی بھلیاں کی ہے۔
اور اس کی ازراش کے کیئے اپورت و اوردت کے ہنر سے اس ہنر میں
آداریا ہے۔ جسے کیئے اوراد و علم کرے اس کو نفل کا سات میں
ذات و شایین و اوراد علی و صفی ایضا مقصود و مال اور نافرود
ماصل ہو جائے جس سے عجیب و غریب ہو شہر کرے انسان دکھلا کر لے
انہے جس میں کہ اس علم کی باطلہ و خوشنہیوں کے حال میں یہاں سے کر گزرا

نور دینا کیسے اور بادی النظر میں سحر معجز و کرامت کے بمشکل معلوم ہونے لگتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ بہت سے مومنین شرک میں مبتلا ہو کر اپنا ایمان کھو بیٹھے ہیں۔

علمِ سحر کا ماہر و قبال اکبر ہے

اور غالباً یہی قوتِ سحرِ عالمِ شیطنت
یعنی دھالِ اکبر کے پاس بمقابلہ دینی

حضرت خاتم نبوت پر جو جسکی باطلان قوت و شوکت کے دایم نزویر ہیں ہزاروں کلوگ متبادلے خرب ہو کر پھنس جاوے ہیں لیکن جو بخیرہ کار و سخ ایامان مسلمان ہوں گے وہ اس قریب کی طرف ادنیٰ التفات بھی نہ کر سکیں گے۔

خیر و شر کا اختلاط اور
آزمائش خداوندی

وہی خیر و شر کی یہ مخلوق آزمائش خداوندی
اور اس قسم کے علوم کا دنیا میں ظاہر ہوتا ہے
یہ کوئی غلابِ فطرت آزمائش نہیں دنیا میں

روزنامہ اس میں اس کے نام سے ایک دستوں کی کیا کرتے ہیں چنانچہ ایک آفتاب ہے اور کو کو آفتاب ہے تو سارا وقت اپنے خزانہ کی بچوں کو کھانا دیتا ہے کبھی بہت سارے بچے اس کے مکان میں کھلے طور پر ڈال کر چلا جاتا ہے۔ اور آفتاب کے کو کھیلنا برا غلام ہے روپیہ بھی دیتا ہے یا اپنی جیب سے رکھتا ہے سو غور کرنے کی بات اس میں ہے تو یہ ہے کہ روپیہ بالک کے حق میں تو سارا سو واجب رحمت ہی ہوتا ہے البتہ غلام کی ولایت و امانت کی آزمائش کے لحاظ سے یہ روپیہ اس کے حق میں باعث تخریب ہے اور باعث ترقی بھی کیوں کہ یہ روپیہ غلام کے لئے اور خواہش چیلنے کے لئے ایک طریقہ ہے اس کا انجام اس کے حق میں ہے اور اس کا غلام ہی ہوگا اور انسان سازی کی صورت میں اس کا خیر و بقا غلام کیلئے آفاقی رضا و خوشنودی ہوگی اور واجب خدا اس کو حاصل ہوں گے۔ اسی طرح سچے اندر بچہ کچھ بھی کرتا و درخت بھی پلے اور انسان کے سامنے ان کو ظاہر کیا گیا ہے وہ اس لئے کہ وہیں انسان کے مقصود حیات کے سارے کو آفاقی کو آفاقی نامان کر لیا ہے یا اس کو کھنڈ کر کے کچھ نہ فرما کر کھلا ہے۔

علم نافع اور علم مضر اور عالم کے لئے ان کی موزونیت

الغرض خداوند عالم کی طرف سے
اس عالم میں الفاظ و حروف کے
سبب جو یہاں دو قسم کے علم پیدا کئے گئے

الفاظ و سبب و البتہ چاروں عالم علم میں جس سے عالم کے اجزاء کا تشکیل پتھر
 ہوتا ہے، علیٰ باقی کا سخن نہ کر، ہر مشرقات باری تعالیٰ جو تو علم ہذا کا سخن
 دہر کر، شیطان ہے اور یہ دونوں علم عالم کے اعتبار سے بعینہ وہی مثال
 رکھتے ہیں جیسے کسی مدرسین کی کتاب میں ہے: ہر خطہ جو اعلیٰ عالم ربوب و
 زینت ہوتا ہے اور عالم الفاظ و حروف کی یہ دونوں الہامی ترکیبیں

کون کا جواب میں خالص الدین، مؤمن، قانت، مجاہد، فیس پیما کر ہے۔
 کویش کر کے قائد و رسول کا فوہ نظر بن جائے اور مزدوب کی جملہ
 طاقتیں اس کے شاندار پر لایا م کرنے لگیں اور لاندہ و دشار کے علم
 میں دوسری کے جوئے کے بلکھن ہی لا تحسب ولا تکب کا فخر بظان
 کرتے ہوئے انسان مسجود طایک و افلاک بجائے اذ تمام مادی
 طاقتوں اسکے آگے سرنگوں ہو جائیں۔

درجات علم الرحمن و علم الشیطان

تقریباً مرتبہ ذات و صفات کی چیز ہیں اور پہنا بیرون اور فرمان ہے۔
 جس میں بندہ کو اپنے پیغام کا لالہ یا استحقاق ہو جائے اور خداوند مہر و
 کسو کوئی دے جو دعائیں نظر نہیں آتا اسی طرح علم اطل کے بھی متبر
 مراتب و درجات ہیں۔ جنہیں اعلیٰ مرتبہ تحریر کا ہے۔ اس میں انسان بن
 حد کمال پر پہنچا ہوا ہے اور ہر آدمی کو ممکن کی توفیق اس کے میں میں
 سما جاتی ہے۔ اور دستہ بر خلق کی اعلیٰ سے اعلیٰ وقت بہت انسان کو
 حاصل ہوتا ہے تو ہر اس کو عالم میں سوائے کفر و شرک کی ہر
 طرح کچھ نہیں آتا جیسے کسی جانور کے میں میں بجز بہیت کے کچھ
 نہیں سہا۔ احادیث اللہ ہند

ملکیت ہاروت و ماروت
اور اسکی بحث

پس اس تقریر کے بعد ہاروت و ہاروت کو ذبح کرنے کا حکم دیا گیا۔

خیر شہر کا مزار کیا کہا جاسکے، اتنا ہی بات ضرور مسجد جو اب بھی ہے کہ دنیا میں اس کی طاقت جو اب کیا ہی قوت العظیمہ اورانی ہے، حرکات جوں ہی افسانہ خدائی کے تاثیرات خلیقہ العظمیٰ الارض کے لئے دو جوں قوتیں سمجھو کہ وہ کتنی ہی اوداساں کے کمن کی کھنٹیں و السحابات والاؤں کے برگ برگ ترانے کیلئے جسم کے دروازے کے اوپر کھینچے گئے ہیں اور داد اور قدرت کی دولت عطا فرما کر پکارا ہونے کے آسمان کو دکھائی گئی ہے۔ خلاصہ خدا

لا لاہا ولا من علما، ربنا

رباہ مشہد کی اہمیت و اہمیت کے ذریعہ جو علم کا قبول ہے
 اور دونوں کی اہمیت کو جو علم ہے اسے ان کا فرض ہے جو علم
 ہر مسکب کیوں کرتے، خود گناہ کرتے ہیں دوسروں کو گناہ کی توفیق
 دیتے ہیں، ان کی شان "لا یصعوب اللہ ما امرہ و یفعلون
 ما یؤمرہ" تو اس کا جواب ہے کہ اگر انسان کی آزمائش و کمال
 ہے اور علم افساد کو مستفاد علم سے بے نیکی ہے جو علم ہے اسے علم
 ہر دونوں فرستے علم سے نیکو کرتے ہیں اور دونوں آزمائش دیتے ہیں

عینہ وی شکل رکھتی ہیں، جیسے عالم شہادت میں دن اور رات کی صورت
ہم کو کرتی ہے۔ یہ عینہ کی بات ہے کہ انسان کے حقیقی احوال میں تضاد اور
سے یہ علم کسی اختراہ و خیال کی طرح نہیں بلکہ اس کی جیسے ہمارے
و فضائل کا مجموعہ ہے۔ اس میں بھی اجتہاد و پرہیزگار کی کابز
ہم کو کرتی ہے۔ اس میں بھی اجتہاد و پرہیزگار کی کابز
ہم کو کرتی ہے۔ اس میں بھی اجتہاد و پرہیزگار کی کابز

تعلیم کا نتیجہ

تعلیمِ سحر کا نتیجہ

انسان مالم کو پہلی اور بڑی کامیابیوں میں جذبہ اور اختیاب ہیں جو اس کے سانس کے
مستفی مخلوق سے بھی بڑے تعلقات دہرا ہم علم کے کسی قیام قائم کر کے اسے
روک رکھتا ہے اور مخلوق سے متعلق بھی علم کے ہر
نکتے پر وہ دنیا کی غفلت، قیام سے تعلقات و معاملات قائم کر کے
کھینچے یہ عام دستور ہے کہ جب کسی قوم میں کوئی قیام قائم ہو کر
ہے تو مخلوق قوم غالب قوم کے دین و دھرم طریق کو ان کے پاس ملے دین
ملو کہ ہر کی فطری روائے کو اپنی اختیار کیا کرتی ہے اور اپنے کو اس
قوم کی نفس میں عزیز و محبوب بنائے کیلئے اسی کی زبان و دلوں کو اپنی
و علم قرار دیتا ہے جو اپنے جب کسی قوم کی زبان اور دھرم و تمدن
سے واقفیت نہ ہو اس وقت تک اس قوم کے کوئی قوت و مدد نہیں
مل سکتی اسی طرح انسان کے نفس میں سے روابط و اسم اور حالات
و تعلقات بھی اسی وقت جدا کرنا کو پہنچتے ہیں جب انسان خدا کی
زبان کو ترک کرے جو اسے خدا کی آواز تک نہ سننے کا عیب پیدا
ہوئے جملہ آدمی مشاطین و نذد و نیاز موعین، بنیاد کو کر کے عیب پیدا
کے اسما بعد تعلیم و توصیف اور زبان کرتا ہے اور جو خبر کی کو تاپا کو
میں غوث رہتے ہوئے اور اپنی کے کی اعتبار و احترام کرتے ہوئے
چند ایسے پہل ظانی کلمات اور ایسے متکلفین جات وضع، کے منے سے جملہ
پیش پر جا رہی کرتا ہے جس سے ہر آدمی کو وہی جات و مشاطین اس
چرخے دوست بناتے ہیں یا مثلاً انسان علم جو میں غلو کرتے ہوئے
علم کی محاسبی ممد کے جس ستاروں کے اوقات، کیفیت، تاثیرات
تعلقات میں استوار ہو سکے اور ان کی تاثیرات کو خوب میرا سمجھ کر کے
اپنے جس کے اجسام اور اوقات پر ہر قسم کا تصرف اور قبضہ کر کے علی
غلام رب العالمین کے شخص ذلیل آدمی کے ساخت کے کوئی غلطی
ان کی محمود جانت کر کہیں بھی اپنے اندر زمین و آسمان کی کل
اور ایک ایسا زود دوست اثر رکھتی ہیں کہ انسان اگر بصدق نیت نہ

بناتا ہے۔ جسکو
کرتے۔

(۲) ایک آدمی وصلی قوتوں کا ماہر ہو اور دوسرا کو ایک
دو اور اوج کو کسی ناروغی کا قوتوں کا استعمال انسان کو بتلانے کے لئے
کہلاتے ہیں اور بصیرت و حکمت میں ہمیشہ کوئی فرق نہیں آتا کیونکہ جیسے
اہل کفر نے کہتے ہیں کہ قسم کی غلطیوں کو ساتھ لئے ہوئے انسان کو جھٹکے
عطا کیا گیا۔
۱۔ ام بھی زمین مواب ہے کہ اس عالم میں آئے کیلئے اس علوی
مخلوق کو لباس ریشہ پہنا یا اچاکو یہ علم دنیا میں پیدا کیا ہو۔

کرہ ارضی کا تعلق ہر مائے علوی
سے اور اسکی مخلوق کا نہ اتر
سفلی مخلوق سے

ایک بل کی جھک بل کے تمام اعضاء کو محتاط رہتی ہے اور جس قدر بوجھ بھی
ان پر چڑھا جائے وہ جھک بخوش اسکو خالی رہتی ہے اور با استعمال سے چند ہر ایک
کوہ میں مکھانے وقت کے نزدیک کثیر مخلوق آتا ہے چنانچہ حال میں بل
پر رہنے بغیر ستاروں کے اندر خود رہتیوں سے آؤ کی کا مشاہدہ بھی کیا
اب گفت و شنید کے آلات کی تیاری میں دھاتوں اہل داخل کی دوسری
جاری ہے تو اس کو ایک دوسرا تقریر کی اس انکر کا بجائے کسی ستارہ
کی مخلوق میں سے دو ذرو کو ایک وسیلہ کے واسطے لگے جائیں اترے ہوں۔
ہیں سے انسان علوی وصلی دونوں مخلوق کی قوتوں کو ایک وقت حاصل
کرتے ہوئے اپنے سن کی دل کی قوت پر کامل قابو اور دسترس پا سکے
وہ اس سے جو چاہے اپنے اپنے جس کی نظروں کی تفریق کرے لیکن
انہیں وہی نظر برائے جو یہ دکھائے اور جہاں ہے نظروں سے
اوجھل ہو جائے کبھی اپنے قوت پر داسے آسمان تک پہنچانے کو کبھی اس کی
سنانی زمین کے بیوقوف میں ہو جائے تو عقل کسی طرح بھی مستعد نہیں
اس لئے کہ جو شخص علوی وصلی طاقتوں کا مجموعہ بن جائے یعنی جہاں قوتیں
ہیں انکی شکل ہو جائیں اور روحانی طاقت بھی اس کو حاصل ہو جائے تو
ظاہر ہے کہ اسے کچھ تسخیر غلام اور برتریدین و تحلیل لباس روح اسکے
لئے ایک ہنسنا کیل ہوگا۔

مقربان سبحانی دو قسم کے ہوتے ہیں

پہرہ پہنا سکتا ہے تو پھر ان مقربان بارگاہ سبحانی کی قوت و شہادت کا اعجاز
قریب کر سکتے ہیں جنکو براہ راست خالق کا نائنات کی طرف سے ہر قسم کے
اعجاز اور روحانی و جسمانی اعلیٰ طاقتیں عطا کی گئی ہوں۔ اور یہ ایسا ہی

ہے جیسے ایک شخص کو وہ ہے جو دنیا واپس نہیں میں تروہ کو کے غلہ
اکا کو دولت حاصل کرتا ہے اور ایمہ بناتا ہے اور ایک وہ شخص ہے جس
بادشاہ وقت خود اپنے خزانے دولت عطا کرے اور سلطنت کے
نظم و نسق میں اس کو حق دے ظاہر ہے کہ دونوں شخص اپنی حیثیت اور
دولت میں کسی طرح بھی برابر نہیں ہو سکتے پہلا شخص جو کچھ بھی امارت
وحقیقت حاصل کر رہا ہے وہ اپنی قوت و کمبختی سے حاصل کر رہا ہے
اور دوسرے شخص کو جو امارت و حیثیت حاصل ہوئی ہے وہ بخل و
خسروی اور بزدلی شہابی حاصل ہوئی ہے۔

تحلیل لباس بشریت

کا دعویٰ کوئی نہ گھڑت و دھڑی یافتہ فرضی نہیں ہے بلکہ اولیائے اہل
کے اس قسم کے بجزرت و طاقت محیرہ کن ہوں ہیں لکھتے ہوئے موجود
ہیں اور ہرگز ان دین کی کرامتیں مستند کتابوں میں دیکھی جاتی
ہیں بہر حال جب ان دونوں فرضیوں کے لباس انسانیت سے
بجوس ہرگز نوزدلی الاوض فرما اور اسار کو ایک وسیلہ ارات
و غیرہ کے طے سے انسان کو لگا دیا تو اس اہل حصول قدرت اور
اور علم کے نوزدلی ان کا کسی قسم کی حیثیت ہوگی جو علم حق
کے نوزدلی میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حیثیت یعنی حقیقت
قویہ سے کہ علم کے درجہ میں تو جس طرح خیر کے علم کی قدرت تھی اسی
طرح اس علم اہل کی بھی قدرت تھی کیوں کہ جب تک انسان اس
عالم میں برائی کے بالمقابل بھلائی کو دیکھ نہیں پتا یا بھلائی کے
مقابلہ میں برائی کو نہیں پالیتا اس وقت تک بھلائی کی بھلائی اور
برائی کی برائی پر مطلع نہیں ہوتا شاید یہی سبب ہے کہ اگر کوئی شخص
شیطان کے مکائد و وسوسوں کو بہریت و معلوم کرے تو یہ عین طاقت
ہے البتہ اگر اس پر عمل کرے گا تو بیشک وہ مشر ہوگا لیکن خاص علوم
مشاہدین کا حاصل کرنا خواہ بہریت و دہی کیوں کہ جو یہ جائز نہیں اس
لئے کہ اسکی خاصیت ظن زہر ہے ہے اور نہ ہر کے ملک ہونے کا علم
سب کو ہے لیکن کوئی شخص اسکی تصدیق زہر استعمال کرے نہیں
کرتا ہے۔

تعریف و حقیقت سحر

ایس سحر کی حقیقت و تعریف یہ ہوتی کہ
جنات و شیاطین اور کوکب و سیارات
نفس اطیع کو حق تعالیٰ نے جو قوت و قدرت عطا فرما رکھی ہے ان
بجائے خداوند قادر و توانا سے مدد قوت طلب کرنے کے اور عجب
ایات و معجزات و ایات و مستعین اہل پندار رہے کے اس کی روحانی و

مخلوقات کی جیسے ساری کہے اور ان کے اسرار کو بہر کفر اللہ سے تو تسل اور مغضوب علیہ ہوگا امامت سے اور اوجاد و اجسام انسانی پر اس قسم کی قوت و قدرت حاصل کرے اور تاثیرات و تصرفات اجسام میں ایسا قدرت و دسترس انسان کو حاصل ہو جائے کہ چاہے تو اس علم کی قوت سے حسب مسیبت و سعیت باری ایک تدریجست روح کو بنا کر دے اور چاہے تو بواسطہ سیارہ و رخ اقتضایا مریخ کے ہر کسی روح کو اس نفس غنمی سے آزاد کر دے تو ان دعا و رزق تو فی الحقیقت اس صورت میں بھی حق تعالیٰ ہی تھیں لیکن اگر کسی شخص سے کسی خواہش کے لئے تو خود سے مدد طلب کر کے کوئی نافرمانی نہ کرے اور تو فی الحقیقت اس صورت میں بھی وہ اتنی کاربہین منت و مرہ ہوں قدرت ہوا لیکن مشرک اس کو اسلئے کہیں گے کہ اس نے آقا کی اجازت و علم سے کیوں اپنی حاجت روا کی تو اگر اس کی مخلوق کی محولی سے قوت و قدرت پر تمیز و نظر کیا اور انسان نے حاصل شدہ طاقت و قدرت پر انکار و غیور کی علم کیوں بلند کیا چونکہ علم ہر کسی کو توں کو جو شخص حاصل کرتا ہے اس سے اس قسم کا شرک پیدا ہوتا ہے اسی لئے اس کے سیکنے کی ممانعت اسلام میں کی گئی ہے، بیشک اسلام بھی کائنات میں ممانعت قوت و قدرت حاصل کر کے اجازت دیتا ہے اور یہ بھی انسان کو ہی سکھاتا

علم ہر آدمی اللہ کی تاثیرات کا بابا ہی فرق

تلا ہے اور یہ علم اسکی بعض طاقتوں مخلوق کی تعلیم و حکم سکھلا کر ان کی فائز سے کہہ تیریں پھر آئے اس فرق کا مشاہدہ اس مثال سے بخوبی ہو سکتا ہے کہ مثلاً اگر ایک شخص کیسا نا اسیکے اور کیسا اسکو آہستہ و آسہل بھی انسان کو معاش سے بے نگر نہ بنائی ہے اور اگر ایک شخص قفل کی قدرت حاصل کرے اور بدولت کسی کو میرا آجائے تو اس کا رزق بھی یہی ہے کہ انسان کو معاش سے بے نگر نہ نصیب ہو جائے ہے اور ظاہر ہے اور ہم روزانہ ہی معلوم کرتے ہیں کہ رزق و زمین و آسمان کا رزق ہے کیسی سازی مشرک کی بھی انسان کو مبتلا کر کے بے کیوں کر یہ علم انسانی حیثیت پر کیوں اور اثرات آدمی سے انسان کو مؤثر حقیقی سے غافل بنا دیتا ہے اور انسان کے لیا ہے کہ باریہ رزق میں سے ہاتھ میں ہے اور توکل کا راز عالم کی وحدانیت و قدرت پر اعتماد سکھاتا ہے، کیوں کہ متوکل باوجود دولت و استغناء سے لالال ہونے کے اکثر رساں و دایا کے درجہ میں ہی دست ہوتا ہے یہی درجہ ہے کہ جس شخص کو کیا بتانا آجائے اُسے توکل کی دولت نصیب نہیں ہوتی اور جو شخص متوکل ہوتا ہے وہ کیسے

حکرام کھائے اسکی حکمت پھر اس کے کچھ نہیں کہ علم اللہ کی تاثیرات اور قوت چونکہ دروغ غیب سے ظاہر ہوتی ہیں، جو عالم باطن میں تو ظاہر ہوتی ہیں، اور عالم ظاہر میں پوشیدہ۔ اس لئے وہ باظاہر سرچشمہ توحید اور ظاہر انوار کی طرف انسان کو رجوع سکھاتی ہیں اور علم باطن کی تاثیرات اور ظاہر چونکہ عالم ظاہر میں محسوس ہوتی ہیں اور عالم غیب میں انکی کوئی اصل نہیں ہوتی اسلئے اس قسم کے علوم مشرک کی طعنت لیا جاتے ہیں یہی حال فکر اور سرچشمہ ایک ہی ہیں۔

شرک اور حکم کا بابی ارتباط

اور ان میں بلاشبہ بڑی نسبت ہے جو دروغ مختلف سلطنتوں کے لئے وقت سکون میں ہوا کرتی ہے جیسے عالم ظاہر میں مخلوق کی تاثیرات کو مؤثر حقیقی سمجھ لینے کا نام مشرک ہے، ایسے ہی عالم باطن کی تاثیرات اور روحانی مخلوق کی تاثیرات اور ان کی قوت و قدرت سے ایمان و دود طلب کر کے کا نام ہے اس لئے حدیث شریف میں یہاں مشرک سے بچنے کی ممانعت فرمائی گئی وہاں سر سے بھی اجتناب کا حکم دیا گیا، کہا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اجتنبوا السبع الموبقات ۱۔ جیسے ظاہری مخلوق جو کچھ بھی قدرت و قوت سے وہ اتنی ذات تعین کی دیا ہے اور سبب حقیقی کو چھوڑ کر اسباب مفعولی بن بایاں کو مفعول گرد یا غلو کر کے اسی طرح اسکی مفعولی مخلوق میں جو کچھ بھی قوت و طاقت ہے وہ اسی کا شعل ہے۔ پس ان مفعولی طاقتوں پر بھی ایمان کو مفعول گرد یا غلو مشرک اور نتیجہ علم فتنہ ہے۔

اقسام شرک

بیشے مشرک کی اعتبار اسکے آثار و خواص کے چند قسمیں ہیں اسی طرح ہر کچھ میں چند قسمیں ہیں۔ اقسام آدھ کی تفصیل امام فخر الدین رازی اور حضرت شمس الدین عظیمی نے اپنی تصنیفوں میں فرماتے ہوئے اسکی آٹھ قسمیں بیان فرمائی ہیں اور حکماء نے جو اوزار سے سوشلیست بنائے تھے ان کو بھی چند فرق فرمایا ہے لیکن ان تمام قسموں کو اگر یہاں نقل کیا جائے تو ناچار مضمون بڑا ہی طوالت ہو جائے گی کی لئے اسوقت کو کہ اسکو جو ترتیب الحق کے ذہن میں ہے اسی کو مدنظر کیا جائے جو بات و ماوردت کے اصول کی حکمت پر اور ایک مرتبہ کے لئے ہے اور یہی حکمت ہے انسان کو ہر مشاہدت و مامیت حاصل ہے اس کا کام ہر مشاہدہ فکر و ایمان لایا جائے وہاں کبھی آنا ہے کہ مومن کو کبھی نہیں جانا پڑتا۔

(۱) اولے سے علم کی جیسے کوکب و سرمایہ کی تو قوت سے استفادہ کرتے ہوئے انسان قوت و قدرت حاصل کرتا ہے اور عالم میں ہوش و کرشمے اور بحر العقول طلسمات بنا کر دیگا بنائے جس کو اپنا مطیع و مقلد

ہوتا ہے۔ جسکو باطل کرنے کیلئے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعوت خلیفہ
کئے۔

(۲) دوم: سحر سفلی: جس میں انسان جنات و شیاطین کے
اوداج کو سحر کرنے کی قوت و طاقت سے عالم میں اپنے کو بڑی قدرت
کہلاتا ہے اور ہزاروں ملکین کے ذریعہ حاجت روا کرتا ہے اور جسکے
باطل کرنے کیلئے حضرت سلیمان علیہ السلام کو نبی بنایا گیا اور وہ ملکین علیہ السلام
عطا کیا گیا۔

(۳) سوم: سحر قلبی ہے جس میں انسان خود اپنے وہاں اور دنیا
خمس کے قوتوں کو رما میں جمع کرتے ہوئے کمال کیسوی پیدا کر کے
ایک ایسی قوت و قدرت حاصل کرتا ہے کہ چاہے تو لوگوں کی نفس پر
پابندی مانگ کر کے ایک غیر واقعی اور مضمحل خیال چیز کو لوگوں کے
سامنے واقعی چیز بنا کر پیش کر دے اور چاہے تو جو خیال قوت متخیل
میں ہر اسے متخیل کر کے اپنے آئے اور ہوسانی طول عرض عین
کی حدود و قیود سے آزادی حاصل کرے تو بے سیریم کی طاقت
سے شہوت دکھائے اور نظر کیسے دو متصل چیزوں کو چاہے
تو مفصل دکھائے۔ اور چاہے تو دو ٹکڑے ٹکڑے چیزوں کو مل کر
دکھلا دے۔ پس اس سحر قلبی کو باطل کرنے کے لئے جو درحقیقت
مذکورہ بالا دونوں صورتوں کا مجموعہ اور تہ کمال ہے کام اللہ کا
نزدول ہوا اللہ کی قدرت و حکمت کو اپنے ناکہ کر کے اور زمین و آسمان کے
ہر جہاں اس سے تمیزات کیلئے تعبیر ہو رہی ہیں۔ ایسے کس شخصوں کی ہیں

دنیا میں روزانہ دیکھتے ہیں چنانچہ ایک شہید یا جذبہ اپنا کمال دکھانے
کیلئے آتش بازی کا ایک گولہ چھوڑتا ہے تو کبھی تو ہم دیکھتے ہیں کہ ایک
مزن مکلف ترشح تخت شاہی چھپا ہوا ہے جس پر بادشاہ فروکش ہے
طوین لائے جا رہے ہیں۔ عدل و انصاف کیا جا رہا ہے۔ کبھی دیکھتے
ہیں کہ بادشاہی پر ہمارے ہیں اور ہمارے رہے ہیں۔ جنوں ہمارے ہیں
ان میں طغیان آ رہی ہے۔ کبھی دیکھتے ہیں کہ ایک جنگل میں آگ ہے۔ پھر
کا مقام ہے درختوں کے پتوں میں جگڑوں کی کمرنگہ کھانڈی جگڑا رہی
ہے غرض اس قسم کی آتش بازی میں دنیا کے واقعی احوال کا خوب
دیکھ ب دیکھ کر غیب لغت یا کتبہ یا ہاتھ کی صورت علم سحر کے اسے
کڑیوں کی جگہ پر غرض سحر سے جہد بھی قوت و قدرت انسان کو حاصل
ہوتی ہے گو نفس الامری سے نہر دست کیوں دھو کر غیاب
علم حق باطل ہی ہوتی ہے۔ جیسے شہید باز کے دکھائے ہوئے کڑیوں
سے انسان باوجود معصیت ہونے کے یہ نہیں سمجھا کہ ان کا وجود واقعی
عالم میں پایا جاتا ہے۔ اور اگر کوئی ایسا سمجھ جائے تو اسی کو نادان کہا جائے

ہے۔ اسی طرح علم سحر کی اس خاص قسم کی قلبی قوتوں اور اس کے کڑیوں کا
بھی حال ہے اور اس کا عجیب ہے کہ کڑیوں کا دعویٰ خدائی نفس اطمینان کے
اندر کمال پیدا کرنے والوں کی مدد ہی کا بنا ہوا ہوتا ہے خود اس علم کا
جاننے والا ہو ورنہ بعض ظاہری برسرطانت کسی کار دعویٰ خدائی کرنا اور اپنے
کو "انارکھک الذیلا" کہنا کہلوانا کو مسافرت کفر کی بنا پر مستعد تو
نہیں سحر طبعی سحر کو حیرت و استعجاب میں فرو ڈالتا ہے۔

بہر حال سحر کی یہ تین قسمیں قرار
دی جائیں یا نہ تھیں حیرت کا یہی
ہر صورت میں تاثیرات علوم باطلہ

کا انکا کسی صورت میں نہیں کیا جاسکتا۔ ایسی صورت میں کو اس
عالم میں کوئی چیز ایسی نہیں جسکی قدرت باقی جاتی ہو اور ہر چیز اس
عالم اپنی خدے سے پہچانی جاتی ہو۔ جب قسراں شریف کی بعض صورتوں
کی تاثیرات لطیفہ کا یہ عالم ہے کہ انسان کو مثلاً صرف اس کے جگر
یا صرف سوراخ محل ہی کا عالم بن جائے اور ہر مکان دین سے جو شرف لطف
اسکی زرگاہ کے مذکور ہیں ان کو پورا کر کے تو دائرۂ کائنات کو اپنی
رکھتے ہوئے صرف تھاپر عمیق پر قادر ہو جاتا ہے اور سیف زبانا بن جاتا
ہے۔ تمام کو ایک دستاویز اور اس کے آئینہ کی نورانی طاقت میں
اس کی پشت پر نہایت ہیں تو اسی سے تمکس کر لینے کر ظلت اور اہل
ظلمت اور کبرئے شیطانی کے جہد و سار میں اگر انسان ان کو چھپنے
لگے تو اسے قسم کی ظلمات قوت حاصل ہو جائے گی۔

جس طرح ذکر اللہ کا تکرار اور اخلاص
کرنے سے زبان دقہیب میں لینت
دھناتی پیدا ہو جاتی ہے اور یہ ذکر

مبارک دل کی کچھ باتوں میں اثر کو اپنی پیالے منہ زبوں سے زمین قلب کو
نرم کر کے فتح سعادت کو پھیلنے اور بڑھنے کے قابل بناتا ہے اور رفتہ
رفتہ یہ ذکر پاک رنگ و دل میں سرایت کر کے جہاں کثافت کو ازال
کر دیتا ہے اور ذکر اکرام الہی اس پر تہا بیتا جاتے کہ وہ مستجاب
ہے تو اس سے اور دیکھتا جیسی ہے تو اس سے۔

اس طرح اس کے شیطانی دنیا کو
محبوب انسان ارباب درد زبان کرنا
ہے تو قلبی انسانی شیطانی سے کامل

روح پیدا کر لیتا ہے اور ہر قسم کی شیطنت کام کو قلب انسانی بن جاتا ہے
اور اس کے تصرفات دھو عالم کو بردشاں کر ڈالتے ہیں اور قلب کی
زمین سخت ہو کر بجز زمین کی طرح صرف شیطنت کے شمس و غشاغشا ہی

زمین قلب کی سختی
ذکر الشیطان سے

کی زبان سے اُبھرتا ہے۔ فرشتا تھا۔ اسکی صداقت انکسوں سے دیکھ لی اور ہمیشہ کہتے ہیں اس طرح علم سے توبہ کر کے بکار آئے۔ تھنا بڑی العلیین رب موسیٰ دھارون

معجزہ ہا در سحر کے الفاظ کافرق

یہ بھی دیکھئے کہ سحر کے الفاظ کافرق
مقام بافت اللہ کو اگر ہم اور آپ ہر روز
اباد میں زبان پر لاویں تو کبھی بھی

معجزہ کا صدور نہ ہوگا اور نہ کوئی مردہ زندہ ہوگا۔ اور کلمات سحر
کو اگر جیسے اور مقررہ اصول کے مطابق راضعت کیجئے تو سیکرول

کر شے اور شیئ سے ہر انسان کو حاصل ہو جائیگا۔ سحر نہ معجزہ
کا کوئی وقت حلیق ہو بلکہ نہ قبل از وجود معجزہ خود صاحب معجزہ

ہی کو معجزہ کی کیفیت و تفصیل اور اس کی اطلاع ہوتا ہے اور سحر
کے لئے اوقات کی تعیین اور مہلت مخصوص کی ضرورت ہوتی ہے

جنا پچ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے مقابلہ میں جب ساحرین نے خود اپنے
از روئے علم سحر سون کے بغیر واقعی سانپ بنا کر دروازے کو قویہ

نا واقعیت علم سحر حضرت موسیٰ علیہ السلام پر معتقل نہ ہوا
ایک قسم کا ہر اس طاری ہوا کہ دیکھتے آج فاب ہے تیار تھی نہ ٹانگ

کی طشہ سے جاری لاغ بھی جانی کہ تیس تیس حضرت کی طشہ
سے جب یہ نشاوت آپ پہنچی یا موسیٰ کا مختلف اہل انت الایض

اے موسیٰ جو انہیں تم ہی ان پر غالب ہو گئے تاجب حضرت موسیٰ
بشاش ہوئے۔ لیکن اس کے بعد ہی جب الی عصا کا کام سحر

سحر صرف صدور لایا یعنی اے موسیٰ اپنے عصا کو زمین پر ڈال دیجئے
تو ڈالنے وقت حضرت موسیٰ کو بھی یہ معلوم نہ تھا کہ یہ عصا زمین پر

جگر کر گیا بڑکا جینا پچ زمین پر اس کے آؤ یا بھلنے کا ماہر دھینے
میں اور خود اس سے ڈر لے میں حضرت موسیٰ علیہ السلام اور اس کی

ذخون دونوں مساوی تھے بخلات ساحرین فرعون کے کہ جب وہ پچ
ریسوں ہنتر پڑھ کر چھوڑ کر رہے تھے تو انہیں معلوم تھا کہ زمین

تھوڑی دیر میں سانپ بنے والی بنی اسی لئے وہ اپنے علم مطہر اور
حضرت موسیٰ علیہ السلام کے نذر تھے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام اپنے

خائف تھے کہ ان کے ہاتھ میں معاملہ کوئی ایک ڈور نہ تھی۔ ملا وہاں
فضلت بعضہم علی بعض کے اسلوب کو پیش نظر رکھتے ہوئے

ہر سلسلہ ہر علم میں دیکھا جاتا ہے کہ ایک سے ایک بڑھ چڑھتا رہتا
ہوتا ہے ایک ستر اگر کسی کو یاد ہے تو دوسرا ستر اس سے بڑھ کر اس
کے توڑ کیلئے دیا ہی لھاتا ہے۔

علمیں مقابلہ ہو سکتا ہے معجزہ میں مقابلہ نہیں ہوتا

اگانے کے قابل رہ جاتی ہے اس لئے قوت اور سختی قلب میں
بڑھ جاتی ہے یہاں تک کہ شیطانیں اس کی ہانک بھجائے ہیں اور
وہی اس کے کان ہوتا ہے ہیں وہ کہتا بھی نہیں ہے اور سحر
بھی انہیں سے ہے اگرچہ نفع و ضرر جو بھی علم میں ہوتا ہے سحر
خدا ہی کے اذن و مشیت سے ہوتا ہے لیکن بندہ کو فاعل و متعار
بن کر جو دنیا میں آتا مالک ہے اس لئے ہر دو طاقتوں سے کام لینے کا اسے
اختیار حاصل ہے خالصہا بخیر و ہا و تھوٹھا۔

ماصل یہ ہے کہ یہ علم کائنات اور علم سحر، علم حقیقت، و علم ہدایت
علم الرحمن و علم الشیطان دونوں کی تاثیرات ہر ادا میں اور ان کا باہمی
فرق دکھلایا جچکا کہ ایک علم اپنے اندر واقعیت اور عجز اور پائید
منافع رکھتا ہے اور دوسرا علم بطلان، ظلمت، فتنہ وغیرہ واقعیت
سے ملوث ہے اور بعض دھوکا کی طرح ہے اسکی قوت فنا پر قوت
ہے تو یہ میں سے معجزہ اور سحر کے باہمی فرق پر بھی غور فرمائیے۔

علم سحر علم کسی ہے اور
معجزہ فصل خداوندی ہے

ہمیں بطور فرق عادت افعال نادرہ و احوال غیر العقول کا
ظہور ہو لیکن فرق یہ ہے کہ سحر بندہ کے کسب و انتساب

کو دخل ہوتا ہے اور سحر کی حقیقت ایک فن کی سی ہے یعنی شخص
بھی اس علم کو سیکھے گا اسی سے ایسے افعال نادرہ کا صدور ہوئے

لذیکا اور معجزہ کسی علم یا فن کے ماتحت نہیں ہوتا بلکہ حضرت حق
جل مجدہ کو جب اپنے پیغمبران برحق کی سچائی کے نشانات ظاہر

کرنے مقصود ہوتے ہیں یا اپنی آیات کو عالم پر واضح کرنا مطلوب
ہوتا ہے تو انہی کے ہاتھ پر ایسے فوق العادہ معجزے اور نشانات

ظاہر ہوتے ہیں جنکے آئے قدرت کے تمام قواعد و ضوابط ہیکار ہو جاتے
ہیں اور عقل نادرہ سحر و شہدہ رہ جاتی ہے۔ جسے سحر کے اہل کمال

تیکر کر آخر قدرت کی چوکت پر سرسجود ہوتا ہے ہیں جانا پچ حضرت
موسیٰ علیہ السلام کے مقابلہ میں ساحرین فرعون نے جب علم سحر کی کمال

دکھلائی تھی انہیں بڑا ناز اور فخر تھا۔ تو اس کے جواب میں حق
تعالیٰ کی طشہ سے عسلے موسیٰ سے ایک ایسا سحر سبب نشان ظاہر

ہوا جس سے ان سب ساحروں کو اس کا یقین ہو گیا کہ
علم سحر سے کبھی فلاح نہیں ہو پونہ سستی

یہ سحر علم ساحروں کا دعویٰ بنی منزل من اللہ
ہو پونہ سکتا۔ اور جو لافطہ ساحروں کا دعویٰ بنی منزل من اللہ

کیفیت کے معجزہ کہتے ہیں اس کو ہیں جس کا کوئی جواب دنیا میں کسی کے پاس نہ ہو اس لئے جس چیز کا جواب دنیا میں ہوگا وہ مجسمہ نہ ہوگا جو غیر ثابت علم کو دائرہ حیات ہی تک محدود ہیں بہت سے بہت یہ ہے کہ کسی جاندار کو سحر کے زور سے قتل کروا دیا جائے لیکن مرد کو زندہ کر دینا یا زندہ کو بغیر کھانے کے آسان پر ہیستیا دینا اور ہزاروں برس زندہ رکھنا یہ دائرہ صرف معجزہ ہی کا ہے یہاں سحر کی کچھ بھی دال نہیں گئی **قرآن مجید ہی صرف عالم کے مقصود** بہر علم اظہار علوم حق کے عبارتوں اور لائن کے لفظوں اور جملوں

اور حرفوں ہی کو اگر چہ ہر حکم دیکھا جائے ان کے اثرات کے باہمی تفسیر پر ادنیٰ سی نظریہ دانی جائے مثلاً سحر اور دید کے معنوں اور اعمالی سطحوں کے عبارتوں کو قرآن مجید کے شریں اور کلمے جملوں سے ملاحظہ انصاف دیکھا جائے تو خود بخود دل میں حقیقت واضح ہو جاتی ہے کہ قرآن مجید عالم کے مقصود بالذات تک پہنچانے والا ہے اور اس کی برکت سے خود بخود تمام روحانی قوتیں انسان کی طرف متوجہ ہوتے دلی ہیں اسکے حرفی اور مجملے اور اسکی ہیئت ترکیبی دلیں نوید کر دے والی ہے اور یہ ترمیم مستحضرہ علوم انسان کو کھنکھاس عالم کی بلوغتوں میں مبتلا رکھنے والے اور گائے اور جھینس اور حرس دہوا کی کے پگھلنے میں مصداق دینے والے ہیں اس سے یہ مطلب بالا نہیں ہے کہ وہ آسمانی علوم سے خالی ہے مگر یہ کہ نکل قرم جاد کے دستور کے مطابق کسی بنیادی پر یہ کتابیں کسی وقت الہام کی گئی ہوں لیکن ہم انکی موجودہ حالت اور تفسیر و تبدیل کو دیکھتے ہوئے ان پر بحث کر رہے ہیں بخلاف خدا کی آخری کتاب اور کلام کے کہ اس کے جس صفی پر بھی نظر فرماؤ جس سطر کو بھی بخورے مضمون میں اس عالم کی بے ثباتی اور انسان کی بیمار کی دعا جزی اور عام آخرت کی بانیوں کی مثل آفتاب کے نظر آتی ہے قرآن کا کوئی صفی ایسا نظر نہیں آتا کہ جہلیں انشراح نام موجود ہو اور اس کے ساتھ توسل کو ضعف لطیف پر لڑیں سے ادا کیا گیا ہو اور اس قسم کے علوم میں حواس نہ سمیت کے شعور و فانی ترغیب ہے اور کوئی نتیجہ حاصل نہیں ہوتا۔

علم خداوندی کا خاصہ باریقی لغت ہے
اور علم شیطانی کا خاصہ باہمی تنازعہ ہے

دل میں راسخ اور جاگزیں کرنے سے باہم اخوت و ایت و محبت و الفت و ارتباط و جمعیت پیدا ہوتی ہے جس میں جماعت اور جس طاقت میں بھی یہ علم

گھر جاتے ہیں وہ جماعت اور طاقت عالم کار پھلا اور ہر شے اپنے پلاٹھ سے الجماعت اور کائنات جو ہم میں خدایم کا آج اس کے پر ہونے پر انسانیت اس سے اپنے استحکام کو پہنچتی ہے اور علم باطل کی تاثیر یہ ہوتی ہے کہ اس سے دلوں میں فتنہ پیدا ہوتا ہے اور ظہر قی میں اہم دروہ اس کا ایک بدیسی خاصہ ہے اور یہ آپ کو معلوم ہے کہ جس طرح سلسلہ زراعت عالم کے تمام کاروبار میں اصل الاصل ہے بقدر قدرت بھی عالم کے کاروبار اور ظاہری سلسلے ہیں وہ سب اس کے تابع ہیں یہ درست نہیں ہے تو سمجھ کر کہاں کا پائنے والا ہے غلاموں سے بہت ہی ناراض ہے جو ہر ملک نوبت پہنچ کر کھانے اور پینے میں بھی کی کر دی گئی ہے۔

سحر سے انسانیت کی بنیاد اکھڑ جاتی ہے

فقور ڈالنا ہے یوں کھینچے کہ وہ گویا سب سلسلوں میں خساد لگنے والا ہے، الغرض یہ کہ وہ قہمت کا تقابل الفاظ و حروف میں کیا ویسا ہی ہے جیسے کہ اس عالم ظاہر میں قہم کا مقابلہ حروف ساتھ ظاہر ہے تو اب اس پر بھی غور کرنا چاہیے کہ یہ حروف و الفاظ جیسے علوم غیر دستہ دونوں کے معانی و اثرات سے ترکیب پاتے ہیں اور ہر لفظ اپنے اندر ایک نور اخلاص رکھتا ہے وہ قلبی انسانی کے ساتھ کیا علاقہ رکھتے ہیں۔ سوان کی مثال زمین قلب کے ساتھ عجیب ایسی ہے جیسے مختلف درختوں کے چرم کا علاقہ زمین کے ساتھ ہوتا ہے۔

الفاظ سحر اور ان کے اثرات مخربہ

جیسے اور یہ سحر وادنیٰ اثرات اور کشتہ بدن میں دکھلا کر ہے مثلاً بعض درویش تو ایسی ہیں کہ انسان اگر ان کو استعمال کرے تو کراہت مفرط پیدا ہو جائے اور بعض ایسی ہوتی ہیں کہ جیسے پروردگار نے ان کو ان الفاظ و حروف میں حیرت و درود سے چنانچہ جمل حروف تو وہ ہیں جیسے قہم ہی اثر پیدا ہوتی ہے اور بعض وہ ہیں جن پر ہوت پر پیدا ہوتی ہے بعض الفاظ تو وہ ہیں جیسے قہم ہی نورانیت پیدا ہوتی ہے اور یہ الفاظ درج انسانی کو ادراج کمال پر پہنچاتے ہیں حیات روحانی کو کمال کر دیا کہ عالم کے مقصود بالذات تک پہنچانے میں مدد دیتے ہیں اور بعض الفاظ و حروف وہ ہیں جو انسان میں سمیت و ظلمت و تیرگی و تواتر پیدا کرتے ہیں اور اپنے اثرات مظلمہ روح کے کمال و ارتقا کو روک دیتے ہیں سمجھنا اور یہ کہ ایسی دو آتش ہیں کہ اگر انسان ان کو کھلے تو بدن میں زہم دور ہو جائے اور انسان مر جائے اور بعض اور دینی ہیں جن میں قہم اس

زہر کا تریاق پیدا کیا ہے چنانچہ جنگلوں میں بندر کے جب سانپ کاٹ
 لیتا ہے تو جنگل کے بھر میں بیان کرتے ہیں کہ بندر فوراً ایک لکڑی کا مستقل
 کر لیتا ہے جس سے زہر کا اثر اس پر سے اتر جاتا ہے اسی طرح انسان کا
 وحروف میں بھی سمیت و تریاقیت ہوتی ہے چنانچہ بعض حروف تو وہ
 ہیں جن کا مجموعی اثر یہ ہوتا ہے کہ انسان بخدا خواست اگر سانپ
 ڈس لے تو یہ الفاظ زہر آتا اور اس مطلب پر سے کہ جب ان الفاظ کو
 عامل پڑھتا ہے تو عقل سلیم اس پر شاہد ہے کہ قرآن مستاروں کی مدد
 بامر اللہ ان میں سہا کر دیا جاتی ہے زہر کو اتار دیتی ہے جن الفاظ
 و دعائی کو زہر کا تریاق حق تعالیٰ نے قرار دیا ہے اور بعض حروف وہ
 ہیں جو اپنے خاصے بدن میں زہر پیدا کر دیں یا پسند شدہ زہر کو کھڑا
 دیں، اسی قسم کی کیفیتیں انسانوں اور جانوروں میں بھی پائی جاتی ہیں
 مثلاً سانپ اور بچھو اگر کسی کے کاٹ لیں تو اس سے زہر پھیل جاتا
 ہے لیکن یسوع کو سانپ کاٹ لے تو اس پر کچھ اثر نہیں ہوتا بلکہ حق
 تعالیٰ نے اس میں جو زہر کا تریاق رکھ دیا ہے اس سے خود سانپ
 ہی کو آخر میں شکست ہو جاتی ہے یا مثلاً جن عاملوں کے کس زہر کا
 آثار ہوتا ہے وہ بلا تکلف سانپ کو کچل دیتے ہیں اور سانپ کی کس
 مجال کو ذرا بھی کاٹ سکے۔

علیٰ ہذا انقیاس انسانوں کے اندر غور کیجئے تو یہی اسلوب
 و ترتیب ان میں بھی نظر آئے گی۔ چنانچہ بعض انسان شیریں ہیں تو بعض
 کڑے ہیں کسی میں رافت و رحمت کا مادہ ہے تو کسی میں منیعت
 و سادکا زہر بکرا ہوتا ہے، غرض اکثر سفلیات میں مشابہت جاری ہیں
 اور صفا بھی اور جب کہ ہر فوق کا اپنے مانت پر مشروط و مقتدر ہوتا
 ایک عالم فطری اصول ہے تو کواکب و سیارات کی تاثیرات اگر
 ذوق جم و ذوق روح مخلوقات پر ہوں تو اس کا یہ مطلب ہو گا کہ حق
 تعالیٰ نے سمجھ میں اور اس کی نسل میں زہر دار دواؤں اور اس قسم کی
 قاطع حاث یوں میں جو سمیت عطا کی ہے وہ ان مستاروں کے ذریعہ
 سے عطا کی ہے جو اپنی تیزی اور قوت جوہر اور قدرت میں عظام اربعہ
 کو تحلیل کرنے والے اور ان میں سے حیات کی گرہ کو کھولنے والے ہیں
 اور غیرے میں اور اس کی نسل میں، شافی دواؤں میں اور اس قسم کی
 روتا پرور یوں میں جو تریاقیت قدرت کے وہ دیت کی ہے وہ ان
 مستاروں کے ذریعہ سے عطا کی ہے جو اپنی تیزی اور قوت جوہر و شفا سے
 عظام اربعہ کو مجتمع و متحد کرنے والے اور ان میں جو حیات کی گرہ لگی ہوئی ہے
 اس کو مضبوط کرنے والے ہیں۔

الفاظ و حروف کی ارواح اور انکی تاثیرات ارواح واجسام انسانی پر

دہ کو اک و سیارات و مددیات امر آئی ہے آجے اور اس کی مین
 کھئے کہ مثلاً کل بندہ کے متعلق کتب طب میں لکھا ہے کہ اس میں جو
 تاثیر آتی ہے وہ مبارک مرخ سے آتی ہے اٹھایا کہتے ہیں کہ اس کا مکمل یہ
 کہ جب انسان اس کو استعمال کرتا ہے تو بدن کے اندر جگہ بھی فاسد
 رہو نہیں جتن ہوتی ہیں وہ سب خشک ہو جاتی ہیں، دوران خون زیادہ
 ہوتا ہے لہذا طبی تحقیق کی بنا پر کہہ سکتے ہیں کہ سارہ مرخ نے کھول
 کل بنفشہ انسان کے بدن میں جقدر رطوبتیں عین ان کو خشک کر
 دیا ہے اسی طرح الفاظ و حروف کا تعلق بھی شمس و قمر، عطارد و زحل
 زحل وغیرہ سے ہے اور ان کی حرارت، برودت کے متعلق بھی کہہ سکتے
 ہیں کہ مثلاً الفت کے واسطے قلب انسانی میں جو حرارت پیدا ہوتی
 وہ شمس کی وجہ سے ہوتی اور بت سے جو جھنڈک اور رطوبت اٹھ
 میں پیدا ہوتی وہ چاند سے پیدا ہوتی ہے پھر جیسے ایک دوا کا بدتر و بد
 رو ہوتی ہے اسی طرح ایک حرف کا بدل دوسرا حرف ہوتا ہے
 یا الفاظ دیگر کی سادہ و سحر سے سادہ کا مصلح ہوتا ہے یہی الفاظ کا
 وہ قوت ہے کہ جس کی ترکیب کا علم لکڑی انسان کو جب عطا ہوتا ہے تو
 وہ دفتر کے دفتر قدرت کے عجوبت و کمالات صفتی سا بکوارا ہے
 اور یہ دفتر بے بیان سمجھتی نہیں ہو لیا اور آسان دفتر کے کہ
 اسرار و کلمات مشکف ہوتے ہیں کہ انسان حیران و کم خود ہوتا
 ہے، قرآن کریم نے اسی قسم کے علم حق کی طہریت اس آئینہ زہر
 ارشاد فرمایا: ولقد آتینا داؤد وسليمان علما وقال الحمد لله
 الذي فضلتنا على كثير من عباده المؤمنین

الفاظ و حروف مجموعہ و غیر مجموعہ کی ترکیبیں

مرکب کا ایک خاص نمونہ انشاید ہوتا ہے، اسی حروف الفاظ و حروف
 کے مختلف ترکیبوں کے تحت اثرات ہیں مثلاً انسان اگر غیر مذہب ہو
 کے الفاظ و حروف قلب سے زناں پرے آئے تو سامعین کے قلوب
 بیزہر ہو جاتے ہیں اور مادہ سمعیت بھول جاتا ہے اٹھایا اور بھی فوج
 و عدل کی نوبت آجاتی ہے اور اگر مذہب جموں کے الفاظ و حروف نواز
 قلب زناں پر لائے جاتے ہیں تو قلوب میں بشارت و سرور حرکت
 و اخوت پیدا ہونے لگتی ہے گویا قلب انسانی کی جیسے غیر مہذب و بزرگ
 جموں کے اثرات یکجہ ہو کر زبان کو وصول ہو گئے ہیں جو عالم میں

القول ہے تو برف بارش سے روح فخر کوئی صدمہ محسوس نہیں کرتی بہت سے بہت کر لکھی اتر چوتھے تو عرف انتخابی کو درخت کے جسم پر کچھ درا سا اثر آجائے اور اس کے چند بچے زرد ہو جائیں۔ اسی طرح انبیاء علیہم السلام پر اگر کھجور کا پالے تو اول تو موخر نہیں ہوتا لیکن اگر بہت ہی شدید ہو تو گردوغبار کی طرح حضرت انبیاء علیہم السلام کے لباس برف پر پڑنے لگتا ہے برف بہت کچھ اثر انداز ہو سکتا ہے مگر قوائے حکمہ و عقلمہ قطعاً متاثر نہیں ہوتے۔ کیوں کہ حضرات انبیاء علیہم السلام روحانیات میں اپنی نوع کے کل افراد سے بہت ہی اعلیٰ و اشراف ہوتے ہیں البتہ امت کے اجماع و اذاعہ دونوں سرکاری ذریعہ نہیں رہ سکتے۔

سحر منجمد اثرات کفریہ کا نام ہے اور ان اثرات سحر کو عام اثرات

کو بارش سے نسبت ہوتی ہے، جیسے درخت پر اگر موسلا دھار بھی بارش کیوں نہ ہو کہ درخت برف بھی اس سے متوجش نہیں ہوتا بلکہ باذن رحمت کا طالب و عادی ہونے کے وجہ سے اس سے فیض و برکت ہی پاتا ہے لیکن اگر وہی عیاد ہو انجام کار بدی کی صورت میں پھر زمین پر دھاپس آتی ہے حضرت رعد کی زہر برقی مشین میں منجمد ہو کر اول و برف کی شکل اختیار کرتے ہوئے درخت پر گر جائے تو درخت ہرگز اس بوجھ کے اٹھانے کا تحمل نہیں ہوتا اور اس ناقابل برداشت کیفیت سے اس کے صدمہ کی کوئی انتہا نہیں رہتی اور اگر مروت و عفتان کی طرف سے ہلکے عمل میں دے آئے تو درخت مبتلا و اذات اپنی جان دے بیٹھتا ہے اور ایسا تو مجرمت کی بجائے ہی آئے کہ ضعیف العقول و دینوں کی ترقی و روئیدگی میں متزلزل کی پتھر ہر گز گنگ جاتی ہے جو پتھر بڑی مشکل سے کھلتی ہے اسی طرح ان اثرات کفریہ اور مخصوص اثرات سحر کا غالب ہے کہ عا کا اثرات شیطانی سے تو انسان زیادہ مبتلا ہے اذیت نہیں ہوتے بلکہ خطرات و سدا دس کے فی الجملہ عادی ہونے کے وجہ سے اسکی طرف اکثر انسان لغت بھی نہیں ہوتے لیکن وہی عام اثرات باطل و جب کو تک دسیہ بات اور تسخیر جنات و شیطنین کی تو قوتیں مردود و زائد ہوجاتے ہیں تو پھر ان کا تحمل عا اور راج انسانی سے کسی طرح بھی نہیں ہوتا اور وہ کسی طرح بھی ان کو دور نہیں کر سکتیں جب تک مدد خداوندی شامل مال نہ ہو اور خود محمدی ان کی مقاومت و مدافعت نہ کرے۔

علم سحر کے اجتماع کی ضرورت علم الخ من علم فنہ کا علم سحر کے ساتھ اس طرح اس عالم میں بھی ہوتا

قرآن کے ساتھ اور اسکی حکمت ایسا ہی ہے جیسے ہم اپنے باپوں میں شیریں پھولوں کے پودے بھی نصب کرتے ہیں اور یا شا کے چاروں طرف

بازھ کیلئے خاردار درخت بھی لگا یا کرتے ہیں لیکن ان متضاد و متخالفوں کے نصب کرنے سے ہم پر کوئی غلہ چینی اور حرف گیری نہیں ہوتی بلکہ ہمارے عمل سراسر محنت پر مبنی سمجھا جاتا ہے اسی طرح علم الہی کے ساتھ علم باطن کا جمع کیا جانا بھی عالم کے لئے سراسر موجب امتیاز و باریت سمجھا جاتا ہے اور ان میں سے ایک کو دوسرے کی

بخارات شیطانی کا صعود اور انوار تعوذ کی بارش

ضرورت ہے۔ اسکی مدد پر ہی جیسے زمین کو فضل ربی حاصل کرنے میں بخارات و انجمت اور سورج کی تیر خیز شعاعوں کی حاجت ہو کرتی ہے چنانچہ اس عالم میں جب بخارات زمین سے اٹھتے ہیں جب ہی آسمان سے بارش برسی ہے اور جب تک تازہ آب آفتاب زمین کو خوب گرا نہیں لیتا تب تک بارش کے برے اور مکرملے اپنا دھبہ فیض و انیس کرتے، اسی طرح علم باطل کے بخارات و انجمت نے بھی جب عالم ارواح میں، کائنات فخریہ حکمت و کونہ آسمان رحمت حضرت فخر و دو عالم ملے اللہ علیہ وسلم صود و کتابت ہی حضرت حق جل مجدہ کی طائفت کے انوار تعوذ کی بارش برسی اور عالم صغیر و برکت کو تغیر ہوتی۔

اجتماع علم نافع و علم مضر ہے اثبات قیامت

اور یہ اجتماع علم نفع و علم مضر علم سحر کے بغیرت کو قیامت کی آمد و اس کے درجہ پر بھی متبرک کرتا ہے پھر

اگر علم میں صرف علم الہی ہی پایا جائے اور انسانوں میں صرف خیر کا کادہ ہوتا تب بھی ایک درجہ میرا قرین عقل ہو سکتا تھا کہ شاید یہ مخلوق اس عالم میں ہمیشہ باقی رہے اور یہ عالم بھی ہمیشہ باقی رہنے والا ہے لیکن جب کہ انسانوں میں فساد کا مادہ بھی ہے اور عالم میں اس کے نشوونما کیلئے علم باطل بھی موجود ہے اور آفتاب اسلام کی صورت بدل آلاسلام غریب و سید و غریب کے اسلوب پر بعینہ دیکھ ہی ہے جیسے آفتاب و ظاہری ملتوں کے درمیان محصور ہے اور طلوع کے وقت میں جو اس کی کیفیت ہر وقت ہے غروب کے وقت بھی وہی کیفیت عموماً کرتی ہے اور علم نفع و اجرائے عالم کو ایسی ہی طرح تنہا کرنے کے لئے ہے جیسے بڑھاپا انسان کی عمر جوانی کو تدریجاً فنا کرتا رہتا ہے تو اس کے بدلہ قیامت پر ایمان لانا اور اس عالم کو ہمیشہ یوں ہی مربوط و دائمی سمجھنا صرف اہل کلام جو جو جنگ و فیم سلیم سے کوئی حصہ نہ لے رہے۔

سحر کا انکار بد امت کا انکار ہے

اعلا صریح ہے کہ سحر کا وجود عالم کیلئے ضروری ہے اور

یہ جو شل مشہور ہے کہ حاد و دہے جو سرسبز چھوڑے ہوئے غلط نہیں ہے بلکہ اگر ہم غور کریں تو ہمارے دلائل و براہین ایک فلسفہ میں اور اس

سب فنا ہوتا ہے اور کتنی ہی تخلیق مہر ہم سر کیوں نہ کریں لیکن اس
ہاں میں پھنس جانے کے بعد بڑے سے بڑے انسان کو اسکا اثر کرنا پڑتا ہے
کہ کھربا کی دافنی چیز ہے تو اب غور سے کرنا چاہیے کہ آخر عاشق و محبوب کے
درمیان یہ شدید علاؤ کیوں ہے کہ ایک منٹ کو بھی عاشق کو اپنے محبوب کے
ہزار شاق ہے اور محبوب کو حبیب رو کے کی نصرت میں حبیب کی آنکھوں
سے دیا ہے انکے دل میں چھاپا ہے یا خوش گلو کی آواز کا چادر انسان
کو کیوں گرفتار کر لیتا ہے اور حسن کا احسان اور قمر کی تقریر کیوں انسان
کو بندھے دے درم بنادیتی ہے۔

سحر علم غلط کی دلفریب صورت ہے | سوچنا تک ہم نے غور کیا

یہ نہیں آتی کہ عاشق کی تقریر اور اس کے غم و یقین میں اپنے محبوب
سے بہتر ہم یں کوئی خوبصورت نہیں ہوتا اور واقعہ میں اس کی علم
و یقین غلط ہو کیوں کر دنیا میں حسن و جمال کسی ایک پر ختم نہیں کیا گیا بلکہ
ایک کو دوسرے پر فضیلت ہے مگر عاشق جو صورت سے جیب پوچھیں گے
تو یہی کہے گا کہ میرے محبوب سے بہتر دنیا میں کوئی خوبصورت نہیں اور
اگر اس کیفیت عشق میں انسان واقعی اپنے محبوب سے بہتر دوسرے کو
کہے تو کبھی یہ غلطی دوسرے پر قائم نہ رہے یا جب آواز کا چادر انسان کو
جوہریت بنائے جوئے ہوئیں اس جوہریت کے عالم میں اگر آپ کو پچھنے کے
بند نہیں رہا آجکی روز پر سکر تکی کیسا ہے تو ہم غور کریں اس آواز پر مستون
ہونے کی یہی کیفیت عشق کسانت اپنے علم و یقین میں، سوچتے اس سے بہتر کسی
کی آواز کو نہیں پاتا حال کو واقعی یہ کہتا ہے کہ عام میں دوسرے خوش گلو
اس سے ہزاروں درجہ ترچھے ہونے پائے جاتے ہیں۔

علم کا جادو | علی بن ابی حسن کا احسان انسان کو محض اسلئے دیا ہے کہ انسان

والا ہے اور اس کے عالم میں قدر و منزلت اور بے مگرانی نصیب ہوتی ہے
لیکن ان گھرانوں کو اس کیفیت میں ہونے کے وسیع ذریعہ انسانی افعال کے
تأثر میں اور عالم کے کارداران کے طے والے نہیں تو پھر دنیا میں فضول
زی کی غرض کسی کی توجہ نہ رہے اور جسوں کو بھی ملکہ گزرا اور علم میں کوئی
بھی مستون و مشغور نہ پایا جاتے ہیں جو عجب کہ ان اہل انفس کے واقعی اس
حقیقت کو سمجھ لیا ہے کہ میرے دور سے دل لگانا یا اس کے حصول میں زندگی
گنوا دینا یا بھی سود مند نہیں ان کی نفس میں پرہیز اور غفلت کے دونوں
یکساں ہوتے ہیں اور یہ اعتقاد کامر توجہ تہذیبی اعلیٰ مرتبہ ہے جو کہ
دہائس کو وسیع نہیں ہوتا اس لئے عام طور سے انکی حقیقت سے غفلت
واقع نہیں ہوتے مگر میں ایک دوسری کیفیت پیش کرنا چاہتا ہوں۔ دیکھئے کہ

کامر توجہ کے ہونا ایک طرف ہے واقعہ یہ ہے کہ روزمرہ کی گفتگو میں اور
الذات کے واقعات میں ہم کو محسوس کا وجود نظر آتا ہے مگر چونکہ اس
طرح واقعات نہیں ہوتا اسلئے محسوس کی اسناد فراموشی ہی معلوم ہوتا ہے
دیکھئے ایک انسان کی روح جب کسی دوسرے انسان
عشق کا جادو | کی روح پر عاشق و مودودہ ہوتا ہے تو عاشق
نام و نسبت غفلت کی بنا پر اور توجہ مشغیر کی اس سحرانہ کیفیت کی
وجہ سے ہے محبوب سے کسی آنکس حال بھی جدا ہونے کو پسند نہیں کرتا
اور اپنے محبوب کی ایسی ہی طرف اشارہ کرتا ہے جیسے مشتاقوں پر لوہا
چمک جاتا ہے اور قلبیہ حبیب میں محبوب کے حسن و جمال اور بہت و لغت
کی کہ کچھ اس طرح سے لگاتی ہے جیسے ہم اور آپ کسی چیز کو مضبوطی سے
کے لئے اس کی گول کر دیا کرتے ہیں۔ یا خوش گلو گزرا کہہ جانتے وقت دھڑ
میں بچنے لگا دیکر آتی ہیں۔ حالانکہ عاشق کی غفلت اور اس کا کام اعلیٰ طبی
اور ہوتا ہے اور محبوب کی غفلت اور اس کے اخلاق یا علم اور ہونے پر
مگر اس اختلاف کے باوجود جب مرد و عورت فرسا اور ہوسٹر یا علاقہ قائم
ہو جاتا ہے تو پھر لاکھ دنیا کے مدبر و وزیر کہ کبھی اس مگر غلام نہیں کسی
کی بات بھی نہیں اترتی اور نور عقل کو کسی طرح سے بھی غلام نہیں میں داخل
ہونے کی راہ نہیں ملتی۔

آواز کا جادو | اسلئے جب کسی خوش الحان خوش گلو کے ترنہ ہم اور

حسرت کی راگ اور غم میں سن لیتے ہیں تو بادی روح
بہتر اور ہلکا بنا تدرج سے اپنے شہر ہوتا ہے اور دل میں ایک سنسنی پیدا کر دیتی
ہے جن کے دے گئے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ اور وہ اپنی تمام تر توجہ سے
اسی سامعین کو انمول کی طرف توجہ دیتی ہے اور انسان تو پھر انسان ہیں
جادو تک اس کیفیت داؤری سے متاثر ہو کر مطلب کے ساتھ ساتھ ہو لیتے
ہیں۔

کلام کا جادو | اظہار پاک قوت گویا رکھنے والا شخص جب فرحتی نصی
بھی سنائے کہ شاعر تو واقعی دلوں کو سحر و سناثر

کر لیتا ہے۔

روپیہ کا جادو | یا شہلا ایک شمس ہمارے ساتھ روپے جیسے احسان

کرے تو یہ کتنا ہے شرافت گوارہ ہمارے دل کا غام
کا لاکھ بٹا ہے اور یہ احسان کا جادو ہم پر ایسا مسلط ہوتا ہے کہ پھر ہمیں
عین کے استماع و تغیر میں جان و جاناز میں کے مساوات بحث نہیں ہرگز
روزمرہ کے واقعات عین کے واقعی عیوب کا نقشہ کہہ ہی صاف و صریح گویا
نہیں کریں مگر دل و دماغ شمس سے نہیں نہیں ہوتے مگر روپیہ کا جادو
کچھ اس طرح سے انسان پر مسلط ہوتا ہے کہ اس کی بدلت گیری کی آواز کو

میں وہ اسی کے پاس سے آگئے ہیں۔
ایک قوت دوسری قوت کو اس طرح کاٹی ہے جیسے (خود کاٹنے) حلیہ کا
خط ایک دوسرے کو کاٹتا ہے۔ چنانچہ کان ایک قوت ہے جسے میں خود نہا
طرف نکال دیتے ہیں، آنکھیں دیکھ دیکھتی ہیں وہ دوسری طرف سے
میں میں منظر پہنچاتی ہیں، اس لئے ایک قوت دوسری کو کاٹتی
ہے آنکھ کو دیکھتی ہے اور کان دیکھتے ہیں، نیز آنکھوں کی پتلیوں
کو بھی اوپر کی طرف چڑھا کر منہ کو دیکھنے کی مثل کر دے اور اس درجہ
مشق چڑھانے کے آنکھوں کی سفیدی کو اس طرف غائب کر جائے اور پتلیوں کا
طرف پہنچے تاکہ آنکھیں نیچے کی طرف دیکھ سکیں۔ سب ان شاء اللہ
بڑی طرح بھی جو مرتبہ حاصل کرنے سے بھی حاصل نہیں ہوتا، نہ ضرور
کو وہ دیکھ سکیں گے یہ درجہ حاصل تھا، یعنی آپ کا ایک الجھا
یہ بھی تھا کہ جیسے آپ آگے کی جانب دیکھتے تھے حسب ضرورت اسی
طرف بہ پشت کی جانب بھی جھوٹ کر دیکھنا چاہتے تھے غرض یہ
یہ من کی طاقت اور اس درجہ پہنچ جاتی ہے اور انسان کے تھیں ہیں
آجاتی ہے تو حسب ذیل قوتیں اور سرخیوں انسان کو حاصل ہوجاتی
ہیں۔

سح کے آٹھ قوتوں کا حاصل ہونا

- ۱۔ (انفوی ما) یعنی جھوٹے سے حیوان بن کر آگے نہ دھارتے
اور نظروں سے غائب ہوجاتے۔
- ۲۔ (سبحی ما) یعنی اتنا بڑا اور لانا بڑا جتنا کہ آسمان سے ایک ہی
نظر آئے چنانکہ کسی نظام کو کہے اور جیسے کہ زمین کے کسی جگہ کو اس طرح
دیکھا جائے کہ ان کا سر آسمان میں ہے اور سر زمین سے گئے ہونے ہیں۔
- ۳۔ (نگی ما) یعنی اتنا بڑا کہ ہر جگہ جو اسے اور چلا جائے۔
- ۴۔ (گدی ما) اتنا بڑا اور ذی قوت ہو جائے کہ زمین سے گئے ہونے ہیں۔
- ۵۔ (پلجے ما) یہ قوت وہ قدر ہے کہ پیچھا ہو جائے نہ وہ چاہے وہاں
کی مدد سے وہاں سے حاصل کرے۔
- (۶) (پلجے کافی) ایسا پیچھا کرنا کہ طول عرصہ میں غنیمت
پاے نہ بھٹا چلا جائے۔
- (۷) (ایشیت) ہر چیز کو اپنے قلوب میں رکھنا۔
- (۸) (ترو و شہور)
شاہدہ عالم

تو ہر شخص جیسے جیسے طرح اسکا کام جانتا ہے مگر اس علم میں جو اس آسمان
جیلائے گئے ہیں، ان کے کوئی قسمت و مرگست ہونی چاہیے، ان کے نزدیک
روح کی قوت وہ خف و سرست قوت میں بہت بڑا وظیفہ قسمت و مرگست کو ہے
اور انسان کے اندر رکھا گیا ایک خاص اہمیت رکھتی ہے جو کہ قدرت
نے اس کو سیدھا بنایا ہے اور یہ دماغ سے نکلتی ہے پس اگر قسمت و مرگست
میں اس کو سیدھا رکھنے کا ارادہ کیا جائے تو اس سے عقل و شعور میں
اضافہ ہوگا۔ اور دل میں جو کچھ خوش آئے گی وہ برابر قائم رہے گی لیکن اگر
قسمت و مرگست میں جلد جلد تبدیلی عمل میں آئے گی اس کو عیدہ
رکھا جائے گا تو خوشحال میں دل میں قائم ہوگا یا جو خوشی بھی آئے گی وہ جلد
یہ قائم ہو جائے گی اور روح قوی نہ ہوگی عقل و شعور کم و در کم رہے
جائیں گے۔ اسی لئے جو کراؤ اور کھینچنا ان کا پہلا آسن ہے، اور ایک آسن
ہندو دھرم میں ایسا بھی ہے جیسے علم ان کے ہاں نماز کا قاعدہ ہے تاکہ اس
کے لئے یہ کہ اس آسن کو شہر کی قسمت سے بنایا گیا ہے تاکہ باہر کی دولتانی
پیدا ہو۔

چوتھا مقام انچرا نام ہے

جس کا معنی سس کر دے رکھنا۔
جس کو مرنے والا ہے
یہ آسن کی سمجھت پر موقوف ہے اگر اس درست ہوگا تو جس میں کچھ بھی دکھائی
دے گی، نہیں تو سمجھت کی بجائے صفت ہوگی اور یہ باہر ایک دوست کے قوت
و موقوف طریق میں جس دم کہ ہوگا جیکہ ضعیف اوقات کا عادی ہو اور دل کا خیال
ادھر ادھر نہ ہو، مشق چڑھائی جائے تب تک کہ خدا سے یہ سانس کی جس قوت
سمجھتی کر دے چنانچہ ہوگی تو کچھ بعض سانس کی قوت پر سالہا سال تک نہیں ہیں
پہلے کہ درویش جانوں سے سانس کو اس طرح نکالتے اور داخل کرتے ہیں جیسے
بوجھار اپنی دھوکتی سے ہوا کو داخل و خارج کیا کرتا ہے اور یہ مشق کئی ہی ممکن
ہے۔

پانچواں مرتبہ پر تیار ہونا

انہی امور و اشیاء حالات میں ہیں کہ تو سمجھتی ہو
ان چاروں درجوں کی مشقت کا بہت بڑا
حاصل کرنے کیلئے اس قدر قوت ہے کہ آنے اور جانے والے دونوں سوسن کو
ایک ساتھ طاقت اور اس راہ میں طاقت بڑا ہو جانے کے بعد دونوں کیلئے
کی طاقت پیدا کر کے جسے جہاں سانس کو پہلا سانس ہے اور دوسرے میں جو سانس کو
تاک اور دوسرے سے طاقت کر لیتے کہانے دماغ کی طرف پہنچائے اور یہاں سے
درویش آنکھوں کے درمیان پیشانی میں جو درجہ ہے جس کو ابلیس ہونے میں تھیر
کرتے ہیں، وہ جو جس کی قوت کو اس میں تھیر کر دے اور من کو اس سے
قوت پہنچائے چڑھ جائے ہر جگہ کے نزدیک خواہ شہر اور ہر قسم کی قوتوں کا
منہج دم کو صرف دماغ ہی ہے قوت لاسر کیلئے بھی دماغ کی قدرت نے رکھی

(نوٹ) یہ آٹھ قومی اور درمیانوں جو حکمرانیت خدا کے اس پانچویں مرتبہ میں پہونچکر انسان کو حاصل ہونے لگی ہیں اور خوارق مہارت اور فوار بہات کا ظہور شروع ہو جاتا ہے اس لئے اکثر لوگ اس دور میں پہونچکر اپنی ریاضت کو ختم کرتے تھے اور دیرینہ درجے کے مذکور ہونے ان کو حاصل نہیں کرتے تھے گو یا وہ اس دور کو اپنے لئے سراج کمال سمجھتے تھے۔ اور مسلمانوں کے جاہل مغفول میں بھی اس قسم کے آثار اب تک دیکھے جاتے ہیں یہ حال ہمیں کس قدر حقیقت سے زیادہ چونکہ قدرت و قوت میں کمال پر پکارنا سکھایا جاتا ہے جس سے فتنہ پر ناز یا وہ قریب الہم ہے اور مقصود حقیقہ کو اس راہ سے پالنا خدا پر مبعوس ہے۔

علم حکمرانوں کی ضلالت کا ذریعہ سمجھتے ہیں | چنانچہ خود ہندو کی اسکو تسلیم کرتے ہیں

کہ اس علم کے پانچویں مرتبہ پہونچکر بہت کم لوگ ایسے ہوتے ہیں جو آگے بڑھیں اگر تہا نہیں ہوں میں مثلاً جو جانتے ہیں اسی لئے قرآن مجید نے اس علم کے حاصل کرنے کو کفر قرار دیا ہے اور قدرت سے اسکو تعبیر کیا ہے کہ علم الاولیاء قدرت کو کچھ اس طرح سے ظاہر کر سکتے ہیں انسان میں استعداد و طبع انسانی اور انانیت و خود دستاوی درجہ کمال حاصل کر لیتا ہے اور خود اپنی حقیقت انسان سے پوشیدہ ہو جاتی ہے اور یہی فتنہ کا حاصل بھی ہے کہ انسان حقیقت کو نہ پا کر درمیان میں بھٹک جاتے۔

علم الہی کی رفتار تہذیبی ہے اور علم حکمران رفتار تہذیبی ہے اور

ایک دم جلتے اور اعلیٰ ان الشیطان کے مطابق انسان عجول بھی غلو فعات کی قوت و طاقت سے دائرۃ انسانیت ہی سے نکل جاتے۔ بھلائی علم الہی کے کہ وہ انسان کو تمام عقول سے بچا کر تدریجاً اس میں ایسے ملکات و فاضل پیدا کرتا ہے کہ اسکی ہر ذرہ دنیا میں امن و برکت سے گذریں اور قلب و روح کا ہر قوتیں ایسے عموماً سے سرسبز ہو جائیں جو ہر ملک باقی رہنے والی ہوں اور انسانیت کی شناخت میں باوجود فتنہ کا نہ کسی مشکل نہ پیش آئے۔ بیشک وہ انسان کو دینی قوت کو اس طرح پھیلاتے ہیں کہ اس طور سے اجازت نہیں دیتا ہے کہ اس آٹھ اصولی میں مذکور ہیں اور حقیقتاً اس قسم کی غیر مقصود و غیر متعلقہ یا مسئولہ انسان زمین و آسمان کے قلابے ملا سکتا ہے مگر دائرۃ انسانیت اس کا سرور و شہرہ ہو جائیگا ہاں اگر کارسز کا رعدیت باطنی طاقت خداوندی کے لئے سرکریں خدا کا سرگرم کرنے کے لئے کوئی کامت یا سحرہ برہنہ طور آئے جس میں ہندو کا کشاں نہ ہو مگر علم خداوندی کو اولتہ یہ صورت کسی طرح مقصوم

نہیں کہتا ہے کیونکہ اس قسم کے کشاں اٹھارہ گروہ ہیں جن کا خداوندی کی طرف سے جھٹکے ہیں اور یہ نعمت اور کرموں میں نفسانیت کا کھانا اور شیطنت کا کھل ہوتا ہے ان کو چھٹا انسان یا چھٹا عالم انوس کے کہ جھٹکے کے شہیدہ ہزاروں ہی کا طرف جھٹکے ہیں یہ حال علم کو چھٹا ان غیر معمولی ستون اور غیر متحسن صورتوں کی دیبست کشی و روحانی قوت کو غیر طبیعی طور پر پانچویں مرتبہ پہونچنے اور اس قسم کے مہارت سے قوت میں غیر متحسن ہیں جتنا ہر مرتبہ پہونچنے سے پہلے انسان انسانیت اندر غیر معمولی قوت ہر وی پیدا کرتی ہیں مگر وہ تہا ان غیر طبیعی طاقتوں ہوتے تھے جو ان میں اس کا انگریز میں بھی بھٹکتا ہے بھلائی انسان دروازوں کے جو انسان میں تہذیبی طور پر سارے متحسن قوت پیدا کر دیتی ہیں اسی طرف اس علم پر کار شوقیت بھی چند روزہ ہوتے ہیں اس انجام فرمان کے سوا کچھ نہیں ہوتا کیونکہ علم حکمران کے مقصود بالذات ملک انسان کو نہیں پہونچاتا بلکہ اس کو تسلط میں انسان کے کسب و ریاست سے جو کچھ بھی قوت و قدرت انسان میں بڑھ سکتے ہیں انسان اپنی قوت با زور سے کھاتے ہوتے مالی طرف اسکو پانی و طاقت کا تہذیب کو تسلط ہے اسے رب کا انجام نہیں دیکھتا۔ اسی لئے علم حکمران جو قوت ملک کو حاصل ہوتی ہے تو ان کو اسے اسکو غیر ملکی نہ صرف کر کے تو کوں کو فتنہ میں مبتلا کیا۔

جو علم مقصود تک پہونچائے وہ فتنہ ہے | اور اس میں ہر ایک ہر قوت سے ہر وہ

راستہ اور ہر وہ علم جو انسان کو دینی مہارت حاصل کی تہذیبی قوتوں میں بچا کر علم کے مقصود تک پہونچائے وہ فتنہ اور کفر ہے اور انجام اس کے فاضل و گناہ کی ہے چنانچہ ہر تمام اہل تہذیب کا دینی نبوت اور ان کے مہارت و غیرت و اعمال اور علم و تہذیب و تہذیب کا ہی کا نتیجہ ہے کہ انی اسلام میں ایک جماعت ایسی پیدا ہوئی ہے جو تمام نبوت و فتنہ رسالت کو نہیں مانتی اور اسلام پر ایمان لانے کے باوجود ایمان نہیں لاتی۔

چھٹا مقام دھیان ہے | اور صرف باطنی ہی کر کا ایک درجہ ہے ہندو دھرم کے اعتبار سے ایسی ہی کا ایک

طرت تک جانا اور جس قسم کا اتھ گم جو تہذیب کو فتنہ اسلام کا خداوندی سے معرفت و فتنہ ہے۔ اس دور میں ہی ویشی کو ایمانی ہے کہ وہ اس غیر متحسن آنکھوں زبان و ہر وہ فتنہ دیتا ہے کہ جو تہذیب اور انسان اپنے کانوں کے دونوں باتوں کو نہ کر کے نہ آواز دے نہ چنانچہ تہذیب کا نور پر نکلیا ہے کہ تہذیب آواز دے نہ اسے ایک آواز دے نہ تہذیب ہی سے تہذیب ہندو دھرم میں ہی آواز دے نہ تہذیب ہے۔ غالباً اسی ہر تہذیب کے حصول اسلام نے فرمایا ہے کہ اب ہندو دھرم ہندو کی ہندو اور غاناہی کی آواز دے نہ اس قسم کا آواز ہوگی جسکی تہذیب میں ہندو دھرم کی رسالت و ایمانی ہے۔ اور یہی حال

کے شروع صفات ہیں اسکی تشبیہ لاکھ کے گھنیروں کی آواز سے دی ہے مرقع معروف
باشیر میں دیکھنے سے کامل ہے جبر کی پیدا ہو جائے اور مجاہد جو کمال کی طرف
متوجہ ہو جائے۔

شأواں مقام دھارنا ہے | اس میں غم کا اعتقاد اور میں کو اپنے

دیکھ گئی ہے کہ جو اس غم کو جو دنیا سے مصلیٰ کر دیا گیا تھا ان کو اب بھال کر دیا
جائے یعنی حواس غم دنیا کا کام کو میں اور ان کا بھال کرے۔ اسی مقام کو
اصطلاح صوفیہ اہل اسلام میں خلوت در انجمن سے تفسیر کیا جاتا ہے جو سلطان
الذکر کا خاصہ ہے۔

آٹھواں مقام سماوی ہے | در تیر تالیں اشرف قسم میں ہندو دھرم

سبعوں کی بل کا شروع ہے یعنی اس مقام میں جو چکر سولہ کے مشاعرہ فانیات کے لیے نظر
نہیں آتا ہندو دیکھو وہ جی وہ نظر آتا ہے اور اس میں جو چکر انسان کی قدرت
کامل و مکمل ہو جاتی ہے۔

اصول ثمانیہ اور ان کے ایک اجمالی نقد و تبصرہ | یہ بھی اہل ہر کی حقیقت

رو سے بیان کی گئی اور گوا کے پورے شرائط و لوازمات اور متروک و غیر داس کے
مذکور ہیں مگر تاسمیر و ان تعلیمات سے واضح ہو جائے کہ کچھ کے کچھ اعمال
کچھ کے موافق اور ایمان کے خد ہو جاتے ہیں اور واقع میں اس علم کو ایمان کا
مناقصہ ہوتا نہیں چاہیے۔ اس کے لیے جیسے خدا کی صفات ہادی صفت مصلیٰ ضد
ہے اور یہ دونوں صفاتیں جمع نہیں ہو سکتی ہیں جدا جدا محل کی طلب ہی اور
سولہ کے خدا کے اور کسی سے دونوں صفاتیں جمع نہیں ہو سکتیں اور اگر
ہو جائیں تو بندہ میں اور خدا میں کوئی فرق نہ رہے۔ اسی طرح علم و علم اور علم الہی کو
دونوں آسمانی علم ہیں مگر ایک شخص میں جمع نہیں ہو سکتے۔ علم حرمی میں قدر
مشقتیں اور صوفیہ میں ہائی جاتی ہیں اگر ان کا تقابل علم الہی سے کیا جائے تو یہ
حقیقت کا کشش فی انہار ہو جاتی ہے کہ اسلام کا دعویٰ الٰہی نہیں ہے تو یہ
تعلیم کا واقعہ کے مطابق ہے چنانچہ جہاں تک غور کیا جائے نفس کو پاک کر لینے
اسی جہات اور یا نفسوں کے کمال کی تین ہی ملائیں ہو سکتی ہیں۔

مجاہدات کے ناقص کامل ہوئے ہیں ان | لہذا یہ خوارق عادات

اس طرح سے انسان سے ظاہر ہوں کہ اس کی جڑ بجا کر اسکی مسکنت و بندگی میں
اشتبہ نہ پیدا ہوئے ہائے اور باوجود قدرت میں کمال پیدا ہو جانے کے انسان
جہات و مشیاطین کی طرح جہنم ہو جائے بلکہ دائرۃ انسانیت کو باقی رکھنا اپنی
قدرت و علم کو ساتھ ساتھ دیکھ کر درجہ کمال حاصل کرے۔

(۲) اور کمال جو کہ نقصان کی ضد ہے اور صوبت عمل شدت شفت طرزال

نقصان کے اہم افراد میں ہیں ان کا بھی گذر نہ ہو۔

(۳) اور باوجود کمال کی جہات قدرت حاصل کرنے کے دنیا سے ملنے والے اور

رہبانیت میں مذکور ہے ہائے اور مصلحت تو اوروں سے حاصل جو اس عالم کا بنیاد کھلا

ہے اس سے بھی قطع نظر۔ ہو سکے۔

پس جو مجاہدات زیادتی کے ساتھ خوارق و تصرفات کی طرف انسان کو منت

کو نہیالابہ اور اس طرح سے انسان میں کمال قدرت پیدا کرنا چاہتا ہے کہ میں

کمال کی عزت حاصل نہ ہو بلکہ کبر و انانیت پیدا ہو جائے اور ایسے سبب راستوں سے

اس مقصد کو پورا کرنا چاہتا ہے جس کی گھاٹیوں سے انسان کا صحیح و سالم نکلتا

معتاد ہو اور جو مجاہدہ جسم اور اس کے متانے کو مانع کر دینا والا عالم ایمان

سے باطل ہی پر تعلق کر دے، لہذا ایسے مجاہدہ کے متعلق کھانے کا کارو

مجاہدہ یقیناً ناقص بلکہ مضرب اہم و گزشتہ انسان کے لیے انصاف الی الطوبی کا

موجب نہیں رہ سکتا۔ البتہ جو مجاہدہ مجرم میں پیدا کر کے قدرت و لائقہ

وہ یقیناً کامل مجاہدہ کہلا سکتا۔ اور اسلام کا مجاہدہ معاہدہ ہے جس میں تمام

شرائط کو جو رہیں۔

اس علم حرمی کو جو بندہ عاجز کے

علم حرمی میں کمال نہیں پیدا کرتا

بلکہ انانیت میں کمال پیدا کرتا ہے

و مشیاطین کی برائی سکھائے لہذا یہ علم فقر میں ڈالنے والا ہے اور غیور

کا ذات و حشر ان ہے۔

اور علم الہی جو کہ بندہ عاجز کو

کمال سکھاتا ہے اور بندہ کی جہات

تو قدرت جو وضع ہے اسی کو چڑھتا ہے

اسی چڑھتا ہے لہذا انسان بخت

کرکت اور تدار و ریش کے مدد سے جہات و مشیاطین کو غائب و آخر کیا جائے

یہ علم خلقی کو فنا کے ساتھ ایسی ہی طرح لا ڈالتا ہے جیسے نیک انسان کے

ہو جاتی ہے۔ اس لیے حدیث شریف میں اس راستہ سے جو نازل ہے وہ ہے

والا ہو اور اس علم سے جو انسان کو لغو و بے چارے بنائے نہ ہو بلکہ اسے

وضو و طہارت و ایسے طریقوں میں سے شہادت ہو جاتی ہے اور فیصلے کے درجہ میں

ہونا مطلب یہ ہے کہ قدرت و شفقت تو انسانوں کو جنوں کی طرح کر تی ہے مگر

راہ انسانیت علیحدہ اس سے بند ہو گئی۔ کمال قابل الٰہی علیہ السلام

اعوذ باللہ من علم لا ینفع و اعوذ باللہ من علم لا ینفع و اعوذ باللہ من

الاعمل۔

علمِ حُرکی تحصیل سے انسان کسی کام کا نہیں رہتا

یہ کوئی تسلیم ہے کہ علمِ حُرکی سے مذکورہ بالا باتیں اور مقامات قریباً انسان میں کمال یافتہ پیدا کر کے جنات و شیاطین کی طرح پرہیزگار عالم کے اندر داخل و متصرف بنادیتی ہیں۔

اور وہ ان ارباب کی قوت و استعداد سے اپنے اپنے جس پر چند روزِ نظر و احتیاد ضرور حاصل کر لیتا ہے لیکن انسان پھر دنیا کے کسی معرّف کا نہیں رہتا۔ اور ہر ملک و خطرات سے جس قدر سادہ اس راہ میں چلے جائے وہ سونے پر سہاگرمی بخلاف اسلام کی تعلیم کے کہ اس نے عبادت و ریاضت کے جو بھی طریقہ سکھائے نہایت جامع اور مختصر اور آسان سکھائے۔ اور محض زندگی میں اس طرح سے کمال پیدا کرنا سکھایا جس سے دائرۂ انسانیت بھی کامل رہے اور روحانی و مادی و حقیقی و مجرّمات پر بھی انسان کو سبقت نہ لیتا ہے۔ پھر ان مقاماتِ علمِ حُر کو تو شاید وہی نے کو سکھائے جو بہت ہی بے گنجراہ اور اسلام کی تعلیم اور مجاہدات کو ہر شخص بہت جلد یا بے تکلیف کو پہنچا سکتا ہے۔

مجاہدین کی افراط و تفریط مقصود کو ٹھکرتی ہے

مضامین جہم کے ہیں کہیں گزری ایک ایسی ہی حق کے راستے سے بیٹھ کر محمد آنتوں میں پونچھا کر اس سے اپنی آنتوں کو صاف کر سکتا ہے ترکِ طعام سے اپنے پیٹ کو اپنی گھر سے سلا سکتا ہے تین تین مہینے میں دھڑکے روہ بگڑو میں ہی اپنے کو دھڑکے کر سکتا ہے لیکن سوال یہ ہے کہ کیا نظامِ قدرت ایسے لاطعلی تعصّب یا غیبا کا اس سے طالب ہے؟ اور اس عالم کے کاروبار کیا اسی رہنمائی کے متعلق ہیں؟ نہیں اور بیشک نہیں اگر نظامِ قدرت انسان سے اسی قسم کی رہنمائی اور مشق کو طالب ہوتا تو پھر دنیا کا وجود ہی عبادت اور سیکار ہوتا۔

تقصیرِ عمر کے ناپاک اور ناپاک طریقے

یہ اور گلاب کے پائیز اور لطیف فرق سے بھی مضامین حاصل ہو سکتی ہیں لیکن گلاب جیسے پائیز کو خود ادا حق کے ہوتے ہوئے کیا عقلِ سلیم ایسی تقصیر سے کہ کسی ناپاک چیز سے تصفیہ کیا جائے۔

اسی طرح کانوں میں اٹھیں ٹھونس

کوزبان کو چھین کھینچ کر اور پھر پیچ

کو تو پھر بیکار اس حاصل کرنے کے لئے کھانا اور اطفال کو کھل

کر کے تصفیہ قلب حاصل کرنے کے بجائے اگر بچوں وقت حوائجِ نفسی کو توڑ کر

قلب میں جمع کرنے اور دھیان اور ذکر میں بیکسوئی حاصل کرنے کے لئے

ان تعبدوا اللہ کانتم تزلوا فان لم تکف تزلوا فانتم بآلائہ ان تعبدوا اور پاکیزہ روشنی کے کمال کی بیکسوئی پیدا کیا جائے یعنی اور مسلمانوں کے ہر بار پانچ گھنٹہ میں ہر روز لازماً پانچ مرتبہ اور اختیاراً پانچ مرتبہ بے مشغول مشاہدہ ذات کی حاصل کیا جائے کہ وہ اور درجۂ احسان حاصل کر لے جوئے انسان داخل و موصول ان اللہ متکثر دل ببار و دست بکار والے مرتبہ پر پہنچنے کے لئے تو دیکھئے کیسی آسانی سے یہ مقصد حاصل کیا جاسکتا ہے اور دنیا کے کسی سلسلہ میں بھی سرورِ فوقی نہ پایا جاسکتا ہے کیا اس سے بڑھ کر بھی کوئی طریقہ اسلامی ہو سکتا ہے کہ جس سے سانسِ بھیجی نہ لے اور لاطعلی بھیجی نہ لے یعنی انسان کمالِ معرفت الہی بھی حاصل کر لے اور کمالِ زندگی اور انسانیت بھی عرضِ حصولِ قدرت کے لئے اُن تمام طریقوں اور دشوار گزار راسل سے بچے کہ جو بے حرج و سہولت سکھائے جاتے ہیں اسلام نے منظرِ وحدت کا وسیع معنیٰ حاصل کر لیا اور اس طریقہ کا قوتِ تسلیم ایسا سکھایا ہے کہ جس سے انسان کو وحدتِ ربّی و زندگی کا یہ جامع اور مختصر راستہ بھی مناسب باری کی یک پہنچنے کا حاصل ہو گیا اور دنیا کے منصبِ عمرانی پر بھی ناگزیر ہو گیا اور عالمِ ارواح میں بھی تمام فرشتوں سے افضلیت کی راہ چرخی۔

اسلامی و غیر اسلامی مجاہدات کا فرق اور ان کی مثال

اور ایسا ہی فرق ہے جیسے ایک شخص تو روشنی حاصل کرنے کے لئے تیل اور تکی کے پتھر میں پڑا ہوا ہے اور ایک شخص آفتاب کے روشنی میں اپنے تاج کا رد بار بآسانی کے بیجا جا رہا ہے یا مثلاً ایک شخص تو ایک کتاب کی ناسازی اور نادانقہ استناد سے پڑھے اور وہی کتاب ایک شخص کسی بگڑے روزگارِ رُستاد سے چند ماہ میں ختم کرے تو ظاہر ہے کہ پڑھنے میں تو دونوں سادی ہوں گے مگر کتنے میں رتبہ اعلیٰ کا اعلیٰ رہ گیا اور استناد کامل سے پڑھے گا۔ یہی فرق اسلامی عبادت و ریاضت اور طریقیوں کے طریقہ عبادت و ریاضت میں سمجھئے۔

علمِ سرِ مخلوق کی جبرستانی کرانا ہے اور علمِ الہی خُدا کی

مضامین اور وسیع مخلوقات و کائنات کو انسان کا وسیع و مضاعف بنانا چاہیے اسی لئے وہ شریک ہے اور یہ قید ہے۔

خدا تک پہنچنے کا راستہ انسان کیلئے

عجز ہی ہو سکتا ہے انسانیت نہیں ہو سکتی

علمِ الہی بجز کے راستے

انسان کو خدا تک پہنچنا

ہے اور وہی ایک راستہ

انسان کے لئے صرف

اسلام نے خدا کی جناب میں قلب اور سن کو پاک کرنے کے لئے ریاضتیں ضرور سکھائی ہیں مگر خوارق سے ہے اتفاق کے ساتھ اور اجازت و ترک کے نفس کی اجازت ضروری ہے مگر لا یكلف الله نفسا الا وظيفه کا قید کو یاد دلانے ہوئے اور کشوف کو غیر و تفرقات قلبیہ سے ہے اتفاق کے ساتھ۔

اسلام کا جامع اور مقتدر راستہ

مذہب آسمانی و نفس پروری کی تعلیم دی نہ نفس کو باطن ہی مار دینے کا حکم دیا بلکہ دل و نفس و علیٰ حق اور لارہبانیہ فی الاسلام فرما کر افراد و تفریقہ دونوں راستے مسدود فرما دیے اور شوق بخود کی بھول بھلیوں سے بھی سالم گذرنے کے لئے ان کی طرف سے اتفاق کا حکم دیا اور علم سمجھ کے ان اختلافات اور ان کی بے انتہا گفتگو کے متعلق خود اپنی تہود کو اسکا اقرار ہے کہ اگر کوئی اس راستے سے غریب و مقصود ہوگا۔ مذہب جو چاہتے تھے اور اس راستے سے حصولِ مزار بہت ہی مشکل کام ہے اور بہت سے لوگ اسی قسم کے کرتب دکھانے کے لئے اس علم کو سکھاتے تھے جس میں علم کسی معرے سے بھی انسان غنیمت ہی بہتو اور وہ اس کا سد باب کرتا تو وہ علم یقیناً علم معرکہ بن گیا۔

آیتِ بحر اور اسکی تشریح و تحقیق

کو پیش نظر رکھتے ہوئے آیتِ بحر و اتبعوا امثالہ الشیاطین علی ملائکہ علیہ السلام کے مطالب و معانی پر غور کیا جائے تو یہ حقیقت تلاسمی تردد و جھجک کے نشاندہ ملکشف ہو جائیگی کہ ہر مدت و بارود جو تعلیم مجسمے انکار کرتے تھے اور وہ جو کہتے تھے ان غنائتِ فتنہ فلا تکفر علیہم تو ذریعہ آرائش ہیں مگر کم قیمت پر و ممکن ہے کہ وہ ابھی صورتوں اور دھنوں کو پیش نظر رکھتے ہوئے انکار کرتے ہوں بلکہ یقیناً وہ جانتے تھے کہ اس راستے سے انسان کا غر و ہنگی میں کمال حاصل کرنا بہت ہی دشوار اور بکیر بحال ہے اور اس علم کا خلافت ہے کہ اس سے خوارقِ عادات و تصرفات کا سد بند پر غور ہوتا ہے کہ انسان تو انسان ہی جنات کیسے قوت و عذاب میں پڑ جاتے ہیں اور ان کی مقصود کو نہیں بلتے لیکن جو شخص باوجود اس نصیحت کے بھی نہ ماننا اور سری ہو جاتا تو پھر ادا ہر عالم کی صلیت کا غنڈہ والا و لا وہا ولا من عطار بلعہ کی اجازت عاشر کو پیش نظر رکھتے ہوئے دے علم کو سکھال بھی دیتے جس کے ذریعہ سے انسان کا جنات و شیطانی کی مشابہت اختیار کر لینا اور ان کے راستے پر چلنا آسان ہو جاتا کیونکہ اس دارِ اعلیٰ میں ہر ایک شخص ان لذت و زنا و زور و زلف کے قاصد کے مطابق اپنے دل و عقل کا خودی و ذمہ دار ہے چاہے جب کوئی ان سے عہد و پیمان کرنا کہ میں اس راستے پر چلے گا تو گوئی کو نصرت میں مبتلا نہیں کروں گا تو یہ دونوں فرشتے دوسرا ابتلا دیتے ہیں جس سے انسان جنوں کی طرح کسبِ قوت

العی دارن ذاتِ صمدیت تک پہنچے گا پوتا بھی ہے کہ خود کو کوئی مخلوق خالق تک بنا واسطہ کی صورت سے پہنچ سکتی۔ اللہ جب مخلوق پر کام واسطہ کیا جس کے بالقابل آئے ہے تو ذاتِ صمدیت خودی کا کوئی طرٹ کچھ نہیں ہے اسی نے صمدیت شریف میں تو فرمایا گیا ہے کہ جو شخص تو اس تک پہنچے تو اسکو بلند فرما لے۔

لیکن یہ نہیں فرمایا گیا کہ انسان تو اس تک پہنچے کہ اگر خود بھی ذاتِ صمدیت تک پہنچ جائے۔ اور علم سمجھ ایک انانیت و دیگر کے راستے سے انسان کو خدا تک پہنچانے کا مدعی ہے مگر ظاہر ہے کہ یہ خلافِ فطرت راستہ حقیقہ الجمل فی قسم الخیال ہے کسی طرح بھی زیادہ وقت نہیں رکھتا۔

خدا کی ہمسری کر کے کوئی اس نہیں مل سکتا

خدا کی ہڑائی میں اس کا ہر دوسرے کو اس سے ملنا چاہتا ہے اور ظاہر ہے کہ ہمسری کا رنگ بیکار سے ملنا درحقیقت اسکی بارگاہ سے مرود ہی ہوتا ہے۔

جنات اور انسانوں کے یہ دو راستہ الگ الگ ہیں

اور وہ اپنے اجسام کو جس حالت میں چاہیں تبدیل کر سکتے ہیں اور قدرت و اعجاز کے نظر میں قدرت و اعجاز ایک کے راستے سے خدا تک پہنچ سکتے ہیں لیکن انسان کے لئے تو یہ جنوں کا راستہ کسی طرح بھی موزوں نہیں ہو سکتا کیونکہ اس کا مادہ خاکی ہے جو ہمکاری و وحدت اور اسفل کی طرف اسے کھینچے ہوئے ہے عرض ہے کہ سمجھو اور انسان تو اسی راستے کو اختیار کر چکا جس میں اس کا قصدا اور ریز و تزلزل ہوگا البتہ خوان الشیاطین اور نادان ظلو کوں کھانے کے لئے بیشک یہ پرخطر راستہ اختیار کر کے بے مقصد تک بھیج دیں رسانی نہ ہوگا۔ مگر جو ہر مخلوق اپنی ذوات اور ماہیت کے بدلنے کی کسی طرح قادر نہیں ہے۔

جبر و بصورتِ جبرائیل

جبر و بصورتِ جبرائیل کے لئے کسی بھی قسم میں دم کیسے ہے اور ان کی فطرت اور عشق الہی کی سلسلہ اسباب ایک درجہ میں قطع نظر کیے لیکن اس افراد و تفریقہ کے ساتھ نہیں کہ ہمیں تک دم کے زندہ آدمی کی روں کے روپ میں اپنے کو پیش کرے۔ یا کھلنے پنے کو گناہ سمجھا اور رزق کی بھی نعمت میں اس کی لبرویت آشکارا ہے اور جب ایک زبردست انعام دی ہے اس سے کوئی نعمت کہتے ہوئے باطن ہی اس سے مراد کو مٹوٹے۔

قوت مجملہ یعنی قیامت تک اگر انسان اور جن سفرد اور محتاج بھی یہ جانی ہو
جیسا قرآن بتا لائے تو ہرگز نہ بنا سکیں گے جیسا کہ جن دانشمندیوں نے آئندہ
زمین بنا لیا ہے یا آسمان کے ستاروں کی موجودہ ترتیب ہی کو بدلتا ہے
تو ہرگز بدل نہیں سکے تو تم ہی انصاف سے تلا و جب وہ قوم عرب و غیرہ
و بلاغت اور اعجاز کلام میں امام الاقوام تسلیم کی جاتی ہے وہی اس ہیسیکل
پر اثر ہلنے سے عاجز ہو گئی اور باوجود کہ اپنے منہوں اور سارا زعم
میں اس جیسے اثر نہ دکھلا سکے نہ اپنے اثرات صحیح کو اثرات علم الہی پر غلبہ کرے
تو اس بدیہی اور سکت صریح اور محسوس اعجاز قرآنی کے بعد بھی کیا کیا
سابقین کے انجانات و معجزات کو صحیحی کا نتیجہ اور اس کا مرتبہ دیا جائے
ہے ؟ اور حضرت صدق انبیاء علیہ السلام علیہ وسلم کی تصدیق کو معاذ اللہ
تعلیٰ ایا جائے گا ؟ ہرگز نہیں اور بیشک خدا کی عنایت و تفضل سے کسی
طرف بھی نہیں۔ خوب سمجھ لیے کہ زمین اپنی جگہ سے ہل سکتی ہے اور زمین ایک
دن میں بے وزنی ہے اور آسمان اپنی جگہ سے ٹو سکتا ہے اور اقیانوس ابدیت
کے دن میں گر سکتا ہے مگر حضرت الصادق العبدی کی تصدیق معجزات
انبیاء سابقین یعنی اناریب اپنے موقع و محل سے ایک باج اور ہر جہت
بجا و رہیں کر سکتی۔

قرآن حکیم کے اعجاز کی اصلی وجہ

جس طرح خداوند سبحان اپنے
انساند وغیرہ کے ذات سے ہوا
اور جامہ کی نسبت آفتاب کی حرارت ان کو پہنچا کر سونے کی شمشیر سے آفتاب
اور بہاب کی مانند جاندار پر پڑتی ہے و سونے اور جاندار کے اجزاء و اعضاء
کو معصوم میں نہیں آگے اور ان کو جو بھی ترکیب و ترتیب کا نام ہے انھیں
جامدین و جاندار کو معصوم نہیں اس لئے ہر ایک ہوس کیسا ساری بیجا ہے
نہیں۔ اسی طرح قرآن حکیم کے الفاظ و جملہ تو ہر ایک کو معلوم ہیں مگر
ان حروف و آلی و ناری حقی و بادی کو ترکیب مگر کے ساتھ ایک مانع
کے ساتھ جمع کر دینا اور ان میں حسانی فیک کو ضم کر دینا جس سے ایک
انسانی کی گہرائی و وسعت و باریکی میں آئندہ جملہ جادوی اور انسان و جاندار
زیر کمال سے آراستہ و مزین ہو کر ہیں۔ یہ سوائے خداوند عالم کے اور نہیں ہے
بس کا کام جس خاصیت سے نہ ترکیب و آلی کے خلق قرآن کو جو ہر دور
کو اگر قرآن کریم تو تم ان میں امتزاج نہیں مانتے مگر یہ عقیدہ دونوں میں امتزاج
رکھتے ہو کہ یہ تمام ہرے تو اچھا اسی میں رکھنے والی ایک ہی سوائے
جس کے معانی و مطالب کیفیات و اخراجات و احوال میں الفاظ و حروف کی
باجی کشش ایسی ہو جس میں ستاروں کی کشش اور عالم ایک دوسرے کے
ساتھ ہر تلسے اور جس کے انوار و راج و اجسام انسانی پر ایسی ہی غالب
اور ناطق ہوں جیسے مذکورہ بالا آیت شانیہ عالم کے اثرات انسان پر ناگزیر

علم الہی کا ایک ایسا بدیہی اور آخری معجزہ قرآن پاک کی صورت میں نازل کیا گیا
جس کے بعد ہر اس شخص کو جس کا اگرچہ ایمان صرف مشاہدات و محسوسات پر ہی
ہو اس کو بھی دم مارنے کا موقع نہ رہے اور ہر ایک مضغ خراج کو ماہذا کلام
الہی ہی کہے کہ جس نے نہ سنا نہ سنا ہے یہ کہہ کر بھی جس قدر بھی تاثیرات
عالم میں پائی جاتی ہیں وہ الفاظ و حروف ہی کے ساتھ ہیں پائی جاتی ہیں۔
چنانچہ جاد و گرجب اپنے منہوں کو کھل کر اپنے منہوں کو بلا تپے اور کو کتب
و مسیارات و ارباب سفلیہ کی تاثیرات سے فائدہ اٹھاتا ہے تو واسطہ ہی
حروف و مرتبہ ہوتے ہیں جنکی اعداد و کلمات میں اس سے کچھ زائد ہے اس لئے
حق تعالیٰ شانہ نے انہیں انھیں حروف سے جس سے دنیا کے تمام انسان ہر
قسم کی بولیاں بول کر اسکی مخلوق میں ایک کو دوسرے سے مزید دیتے ہیں اور ہر
زمانہ کے خطیب اور فصیح فصاحت و بلاغت کو دیا ہر ایک کلام کی قوت سے لوگوں
کو معصوم و مسحور کر کے ہیں اور ساحران و انانیت شامکرات پر مسحور کو لوگوں
کو اپنا تابع فرمان بناتے ہیں ان سب کے غرور و انانیت کا تار و پود بکھر گئے
اور اعجاز انہی کی ہر دنا میں لگا دینے کیلئے ایک ایسا قرآنی بیج اور کلام نور نازل
فرمایا جسکی نورانیت سے آفتاب و مہتاب بھی مائل ہو گئے اور ساحرین کے
مکروڑ کے چہلے ٹھنڈے ہو گئے و غمخیزانہ برز و شہر و گچا اور ایک ہی ہاتھی پلوم
الہیہ کی اس سولہ ہلکا ہلکا سے اس حقیقت کو بے نقاب کر دیا کہ خالق ہی چون و
بیگون ہی کیلئے ہر قسم کے کمالات سرا و اہی اور اس کے موصوف کمالات پونے
کے بعد کسی خلقت کا کیب رکھنے والے وجود کو یہ حق نہیں ہو چکا کہ جس وقت
اور کسی سلسلے میں جس دعویٰ کمال و بختا کی کہے اسے ہی جناب باری تعالیٰ کو
ٹٹکے کی جوت اعلان و تجوی فرماتے ہیں دان کہتہ فرمے یہب مانتر لٹا دینا
نا تو سورۃ من مثله وادعوا شہدا و کہ من دون اللہ ان کہتم صلات
یعنی اے معانی فصاحت اور اسے مگر کئی آیات ربانی اگر اس قرآن مجید خاص
میں مکوش انبیائے سابقین معجزات کے کوئی شک و شبہ ہے تو تم سب ہی مگر
قرآن مجیدی ایک سورۃ یا قرآن مجیدی ایک آیت بنا لاؤ اور جو بندش و ترکیب
افاظ و حروف قرآنی میں ستاروں کے باہمی ربط وارتباط کی طرح قائم ہے اور
اس کے معانی میں جو انوار و نور و جہاں ہیں اور ان کی تاثیرات کا یہ عالم ہے
کہ زمین و آسمان کی تعمیر ہی ان سے وابستہ ہیں اگر تم اپنے دعویٰ میں جتنے دعو
اس کے انقبالی تم بھی کو ایسا ہی کلام نورانی پیش کرو اور انسان معصوم
کی تاثیرات پر خود ناگزیر ہو اوند سے کلام پنا تر تہر رہے کہ اسے ساحر اپنے
انانیت شعار اگر تم اپنے دعویٰ فلاج سحر میں صادق ہو تو اپنے اثرات کو کچھ پر
قابل کر کے دکھلاؤ لیکن بندہ عاجز سے قدرت کا مقابلا جو نہ کسی طرح بھی نہیں
ہو سکتا اس لئے ملام الغیوب قادر و توانا کی طرف سے یہ پیشین گوئیوں بھی فرمادی
گئی قل لان اجتمعوا لالسن الجن علی ایا قوا جمی هذا القرآن لایا

جس قدر حضرت نوین صلوٰۃ وخرسے اپنی اپنی استعداد قدرت کے موافق مرتبہ احسان حاصل کرتے دیکھئے اسی قدر ان کے حامدار دشمن مرتبہ ابتری و برادری حاصل کرتے دیکھئے۔

اب ناظرین ہی اعزازہ فرمائیں کہ الفاظ و حروف کے یہ اعلیٰ نورانی ترکیب اور سورہ کو جس کے پر تجلیت و تجلّیات کیلئے کسی انسان کی طاقت ہے کہ وہ بنا کر دکھلا سکے اور جو بشارت اس میں مدلول طریق سے حضور علیہ السلام کو دی گئی ہے جس کا زور اس دنیا میں صلوٰۃ وخرسے انسان کچھ سکتا ہے اور جسکی صداقت ان نشانندہ ہوا ابتری کی بھی پیشگوئی ہے ہزاروں بار شاہدہ میں آچکی ہے کوئی اس کا انکار کر سکتا ہے؟ یا سوائے خدا کے کوئی علم غیب کو اس طرح انسانوں پر انکار کر سکتا ہے؟ میں جو اس کا سبب ہے جس پر ہر کس دناں کی جگہ تہیں ہیں اور باوجود ہر کس و دناں کے اظہار اعجاز قرآن کے سب کو حقیقت اعجاز قرآن سے واقفیت نہیں ہوتی اور یہی وہ سبب و احد ہے کہ اس کلام کو جس کے پتہ دم مثل کوئی کلام آج تک نہ بین سکا اور نہ بھی بین سکیگا بھیہر سوتا اور یا ندی کو باذن پھر درکار نہ لینا ممکن بھی ہے۔ چنانچہ برسوں خاک چھپانے والے اس کی حقیقت پر کبھی مطلع بھی ہو جاتے ہیں لیکن علوی اور جلیلیہ نورانیہ کا اظہار فی الفاظ و حروف میں اس طرح بند کر دینا کہ اس قرآن پاک میں جملہ کتب و دیساریات کی طرح قسم قسم کے انوار موجود ہیں کسی انسان کے قبضہ قدرت میں نہیں دیا گیا۔ اسی نے حفاظت ذکر حکیم کو بھی خداوند عالم نے اپنے ہی سے مخصوص فرمایا یعنی ایسے پاک سینوں میں اس نور کو رکھنا جو زیر یا باگی جو ہر طرح قابل ایمان ہوں اور اگر کوئی بغضائے آخرات غیب کوئی تحریف کئے بھی تو خداوند عالم نے جس طرح انتقام لیا ہی کسی بشر کو اگر بڑے کرنے کی قدرت نہیں دی اسی طرح وہ اس کلام نورانی میں کوئی گڑبڑ نہ کر سکیں۔ لایاتہا الباطل من بین یدیدہ و لدن خلقہ تنزیل من حکیم حمید۔

ظہور معجزات کی ضرورت

باقی رہی بات کہ اس قسم کے اعجاز و نشانات کے اظہار کی ضرورت کی معنی میں اس کے متعلق عرض ہے کہ جب ہماری اور خدا کی طاقت باوجود اس بغیر و بیارگی کے یہ کہ اگر کارواں کی غلام جو زمین میں اور قطع میں اور درج میں باطل میں سے شایبہ اور ہوسہ سادوسی ہے ایک مرتبہ میرا کچھ میں انکو ڈاکٹر یا کچھ ڈاکر بات کرے یا ایک شاگرد اپنے استاد سے اپنے کو بڑا اور بہتر کہنے لگے تو ہم ماہر سے باہر ہو جاتے ہیں۔ ہماری دانتیں باوجود بغیر و بیارگی میں ٹوٹ جوتے کہ اپنا غرور ادا نہیں کرتی تو وہ بکیر یا مریٹ کے لئے بھوکے یا مریٹ کے لئے مسر مسر موزوں ہے اور جو تادو سلطان ہر قسم کے غرور دینا سے نرہ و غصہ اس کے جلیج الکلمات اور کیا ہوئے باوجود کسی کا دعویٰ قدرت دیکھنا کیلئے قابل برداشت ہو سکتا ہے۔

چنانچہ سورہ کو شریفی چھوٹی سی سورت کو جب ٹھکر خانہ کعبہ کے دروازہ پر لٹکایا گیا کہ کوئی اس میں کلام بنا کر پیش کرے تو تمام فعلیہ عرب باوجود ادھائے فصاحت کے اس جیسے اعلیٰ دارن کلام کا مثل پیش کرے سے عاجز و شذر ہو گئے۔ فصاحت و بلاغت میں ظاہر ہے کہ ایک سے ایک بڑھ کر عقلمند اگر وہ عاجز نہ ہو تو اسی ترکیب الفاظ و حروف اور معانی فیہ کے پیش کرنے سے۔ مثال کے طور پر ہم سورہ کو شریف کے متعلق دو اجمال کو ظاہر کرتے ہیں۔

دیکھئے سورہ کو شریف کی ہر دو ہی پہلی جزو
انا اعطینا الذاکوثرہ جس کا حاصل یہ ہے
کہ خدا نے اپنے نبی خاتم الزمان کو کوثر عطا کیا۔
دوسرا جزو تفصیل فرمائیے و آخر ہے جس کا

حاصل یہ ہے کہ اس کے شجر میں غار اور دریاں ادا ہوتی ہیں۔ چنانچہ جزو اول شائندہ ہوا اور ثبوت ہے یعنی تیرہ و دشمن ہی استراذ شیط الذکر نبی کوثر عالم غیب کی ایک نسبت طعیر ہے وہ اس عالم میں حکلی کی جسکی لذت اندوزی کی صورت اس جہان میں صلوٰۃ اور خیر ہے کیونکہ ان میں سے منانے درج کو تعویذ اور زلیہ رکمال حاصل ہوتا ہے جو خیر سے جسم انسانی کے اندر توانائی و استحسان آتلبہ جس کا لازمی نتیجہ یہ ہے کہ اس کے بالمقابل جو انسان بھی جس کی دماغ سے مقابل آئیگا وہ کیا ابتری کے مرتبہ پہنچے گا۔ کیا۔ قاب نہیہ کہ اس الہام کرتی اور حضور عالم غیب کمال کوئی معصوم بشر کیسے لا سکتا ہے اور کیا ایسے حکیمانہ مضامین فیہ کو شریف چھوٹی سی سورہ بنا کر کوئی دکھلا سکتا ہے۔ جسکی صفت یہ ہے کہ جس علم کی رو سے بھی سورہ ہذا کو جانچو وہ کامل و اکمل ہی نظر آتی ہے۔ ہم نے رسالہ آپ کو خیریں ایک جگہ لکھا ہے کہ شریف علم الوفاق اور علم الحدیث کی نظر آتے ہیں کیونکہ اس سورہ کا حاصل مجموعہ ہے جو بعد کو حکیم فیا غرث کی تحقیق میں سیارہ زحل سے متعلق ہے۔ حکیم موصوف کا بیان ہے کہ ہر ایک حرف اور ہر ایک عدد کا تعلق ایک نہ ایک سیارہ اور ستارہ سے متعلق ہے تو اب حاصل یہ نکلا کہ سورہ ہذا کا یہ عدد باذن الہی طرف بھی توجہ ہوگا کسی برادری و ابتری کے لئے قطعی ہوگا۔ اور عرب بات یہ کہ روایات و اعدا دیش محقرہ سے بات ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمنان غصہ میں بھی آٹھ پتے جو تباہی و بربادی کے گھاٹ آتے ہیں نیز یہ کہ کھلا صلوٰۃ وخرسے جس قدر مرتبہ احسان کسی کو حاصل ہوگا تو اہریت میں تو اس کے لئے اس کا صلہ عطا ہے کہ شجرہ اور دنیا میں اس کا لازمی اور قطعی صلہ فلاح اور بربادی خداوند ابتری دشمنان ہے چنانچہ جو ان جو حضور علیہ السلام کو صلوٰۃ وخرسے مرتبہ احسان حاصل ہو گیا وہ دونوں حضور کے دشمن ابتری و ابتری و بربادی میں کمال حاصل کرتے چلے گئے اور حضور کے صلہ میں اب بھی

روحانی قوت

حرکت عسقلان، غریب، ادا و دفعہ کے ہر جز کا صاحب نام و کرم
ہیں روحانی قوت کا حاصل کہتے ہیں۔ یہ طاقت ایک سمت غیر متغیر ہے۔ جو کسی وقت
مائل ہوتی ہے۔ یعنی حرکات عسقلان بھی کوئی کھینچنے والی قوت نہیں ہے۔ جو کسی وقت
یا حرکات عسقلان کی کھینچنے والی قوت سے حاصل ہوتی ہے۔ اور متور حاصل ہوتا ہے۔ انسانی
ہے۔ اس طرح یہ قوتیں اپنے آغاز یا مرکز کو روکتی ہیں۔ اور یاد رکھیں کہ ان تمام حرکات
محرک قلب ہے جو حرکات بلکہ حرکات کا مرکز ہے۔

قلب یا غریب کا مالک جو قوتیں ہے۔ یہ اپنے شریوں کا مخرج ہے جو اس کو اپنے
اصل مقام پر قائم نہیں دے دیتے۔ دوزیر یا بندہ اس کی آنکھیں ہیں۔ اور شری اس کے
کان ہیں جو اس پر پیشہ مادی ہوتے ہیں۔ یہ ان سے متاثر ہوتا ہے۔ کیونکہ ان کے
خیالات اس وقت ہوتا ہے جب کہ خواہش دلی میں پیدا ہوتی ہے۔ تمام خیالات
کا مرکز ہوتا ہے جس میں طرح طرح کی تباہی پیدا ہوتی رہی جن میں ایک خاص کہانی
خواہش ہوتی ہے۔ جو اس کو خود کو پیدا ہوتی ہے۔ اس کا نام اندرونی خواہش
ہے۔ دوسری خواہش کا نام بیرونی ہے۔ جو اس کو کانوں سے سکر پیدا ہوتی
ہے۔ مگر یہ اندرونی خواہش پر جلد غالب آجاتی ہے۔ اور یہ اس کا سر پہ ہر
آنکھوں سے دیکھنے کا سامنا ہوتا ہے۔ جو کہ دوزیر یا بندہ اس سے اس کی عملیت
وامانت کو اچھی طرح سے دیکھ کر اس کو آگاہ کر دیتا ہے جس کے شور و سانس
کا اس کی تعلیمت حاصل ہوتی ہے۔ مگر آپ کو اس میں اعتراض ہے تو فرمائیے
اور دیکھئے۔ آپ اپنے خیال کو ایک طرف لٹائیے یعنی کسی چیز کی خواہش دلی
میں کیجئے۔ جوں ہی آپ کے کان میں کسی عجیب و غریب چیز کی آواز پہنچے گی۔ فوراً آپ کی
پہلی خواہش معدوم ہو کر آپ کا دل اس طرف چلا جائے گا۔ اور آپ کو اس عجیب
عرب و قصے معلوم کرنے اور دیکھنے کی خواہش پیدا ہوگی۔ پس یہی خواہش اور قوت
ہے جس سے کہنے سے کسی قلب پیدا ہو کر ایک روحانی قوت حاصل ہوتی ہے۔ یہ طاقت
زیادہ قوت اور آنکھوں میں پایا جاتا ہے۔ دیکھئے جب کسی شخص کی طرف غائب ہو کر
اس کو کہہ کر اپنا چاہتے ہیں تو وہ پیشتر ہی ہمارے مطلب کو سمجھ لیتا ہے۔ یہ اس کی کھینچنے
کا نتیجہ ہوتا ہے۔ جس کی ذہنی زبان کہہ کر کہتے دلی خواہش برعادی ہو جاتی ہے اس لئے
بیسویں قلب کا ہونا پر حالت میں ضروری ہے۔ یہ بھی طرح یاد رکھنا چاہئے کہ یہ طرح
پاک ہے۔ اسی طرح خائے انسانی کی تہوں کی قندار بھی پاک ہے۔ پانچویں خواہش حبس ہوتی ہے۔
اور دیکھئے کہ اس خواہش کو کہہ کر کہہ کر سامنے کہلاتی ہے۔ جسے کہتے ہیں ذائقہ کہلاتی
ہے۔ وہ سمجھنے کی اس مقام کہلاتی ہے۔ وہ چھوٹے کی اس کہلاتی ہے۔ ان شاء خدا تعالیٰ کا
باعثہ پانچویں خواہش جو کہہ کر کہہ کر سامنے کہلاتی ہے۔ یہ بھی روحانی
حاصل ہوتی ہے۔ اور یہ قوتیں کھینچنے کی ہر حال میں حاصل ہو سکتی ہے۔

اسی لئے سنت الشریعہ جاری ہے کہ جب انسان سرا یا عیوب و نقصان اپنے
داغہ اور حد سے بچاؤ نہ ہو کہ کسی قسم کا دعویٰ کیل کیا کرنا ہے تو اسی کے ہم جنسوں
سے اُس کے دعویٰ کمال کو پاش پاش کر دیا جاتا ہے۔

چنانچہ علم ہر قسم کے متعلق بھی جب یہ یاد رہے کہ اگر دعویٰ کیا جائے گا
کہ انسان اس کے ذریعہ سے فلاح دارین حاصل کر سکتا ہے اور سارا چرے
انانیت شعرا بھی جب انبیاء و بزرگان خاص کی صف میں شمار کئے جاتے
ہیں اور حق باطل کے ساتھ اس درجہ متبص اور غلط ہونے لگا کہ باطل کو
حق اور حق کو باطل سمجھا جائے گا تو حق سمجھاؤ و تعالیٰ نے حضرت ابراہیم و
موسیٰ و عیسیٰ اور حضرت مسلمان علیہ السلام کو ایسے معجزات ماہرہ کے ساتھ
مبعوث فرمایا۔ جس سے اس حقیقت باطل کا غلط رد ہو جائے۔

اور سب سے آخر میں حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم پر قرآن
عظیم اور مودتیں کا نزول فرما کر ملنا اس پر نقطہ عدم کھینچ دیا گیا اور ہر
کے لئے حکم کا سر نہی کر کے اس کے بچنے الگ الگ کر دیئے گئے۔ فقط۔
سبعین رب العزۃ عما یصفون و سلام علی المرسلین محمد
صلی اللہ علیہ وسلم۔ و صلے اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ محمد و آلہ
وصحبہ اجمعین۔

حَسَنُ الْهَاشِمِيِّ نَافِلِي رَوَاهُ أَبُو بَكْرِ بْنُ

أَسْنَانُ مَسَائِلَ كَالْمَخْلُوعِ خَل

مُسْتَعْلَمُ



بادیو کیسے کرایا جاتا ہے

سوال از: مسود احمد ایڈیٹر ڈاکٹر۔

مادہ کے بارے میں پہلے یہ خیال ہے تھا کہ بادو صرف شعیبہ سے پازی اور نظر بندی کو کہتے ہیں، لیکن حضرت علی رضی اللہ عنہ کی مبارک القاب اور اس میں آیاتِ مکیہ کی تفسیر پڑھ کر مجھے معلوم ہوا کہ بادو اگرچہ حرام ہے، لیکن اس کی ایک حقیقت ہے کہ بادو دیکھ کر دیر انسان کی جان تکلیف جاسکتی ہے۔ آپ نے فلسفائی دنیا کے دوا میں دودھ اور پانی کے فرق کو کھول کر رکھ دیا ہے حقیقت اور افسانے کے درمیان جو فرق ہے، اس کی وضاحت بھی آپ نے کر دی ہے۔

بادو کے بارے میں آپ نے دو تا فوائد دیے ہیں، جو پلے سے ہی کیے گئے ہیں۔ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ بادو لوگوں پر کیسے کرایا جاتا ہے، اگر آپ اس سوال کے جواب کو تحقیق کے ساتھ بیان کر سکیں گے تو بہت لوگوں کو فائدہ ہوگا اور بادو سے حفاظت کے طریقے بھی بتا دیں تو عبادت ہوگی۔

بادو طوی ہوا معلیٰ اس کے بہت طریقے رائج ہیں اور ہر چار بھی **جواب** طریقے شرعاً حرام ہیں، اس لئے کہ بادو باہم الشبک کے بند کو نقصان پہنچانے کیلئے کیا جاتا ہے، اور الشبک کے بند کو نقصان پہنچانا اور کسی اورت میں ہتھکڑیاں لگانا حرام ہے، ہتھکڑیاں لگانے کی حکایت میں اداؤں اور جزیوں کی بات ہے اور اسی لئے تمام علاقے روایتاً اس کی حقیقت اور واقعیت کو تسلیم کرتے ہیں۔

بادو کو کسی رواج کر کے ایک نہیں لایا تھا طریقے ہیں، عام طور پر گھاتے ہیں کی چیزوں میں کوئی معلیٰ عمل کرایا جاتا ہے اور دوسرے چیزیں کو کھلائی بادی جاتی ہے، یہ چیزیں کسی قسم میں داخل ہوتا ہے، اپنا اثر دکھا دیتی ہے اور ایسے جاتی جھلکتے ہیں کہ چیزوں کے ذریعہ ہوا پر کھٹکنا بھی قیاسی قیاس سے ہوتا ہے۔ کیوں کہ یہ بادو کھلے سے ہے کی چیزوں کی وجہ سے انسان کے دماغ پر بیٹے سڑکتا کرنا ہے اور خون میں گردش میں دوڑنے لگتا ہے۔

دوسرا طریقہ یہ ہے کہ گھاتے ہیں، گھاتے ہیں کہ بادو گرانا پاک اور ادھر پر لگنے کیلئے سحر کے بال یا پتھر یا بیڑوں کے ناخن یا پھر استعمال شدہ کپڑے کی طرح حاصل کر لیتا ہے اس سلسلے میں بعض ممالک کا خیال ہے کہ بال صرف ستری کے کام میں آتے ہیں، جم کے دوسرے حصے کے بالوں پر بادو گرانا ضروری نہیں ہوتا۔ ناخن کے سلسلے میں رائے ہے کہ اگر وہ بیس کی ہیں یا پتھر کے بیڑوں تو کارگر ہوتے ہیں، دوسرا بادو ہے اور ہوا کا ہے، لیکن بعض حضرات کی رائے یہ ہے کہ اگر ایک ہاتھ اور ایک پاؤں کے ناخن حاصل ہوں تو بادو گرانا پنے ناپاک ہند میں کامیاب ہو جاتا ہے، استعمال شدہ کپڑے میں بادو اس وقت اثر انداز ہوتا ہے جب کہ کپڑا پھٹنے سے پہلے کسی کے ہاتھ لگ جائے، پھٹنے کے بعد اس کی قسم کھاتے ختم ہو جاتے ہیں، اور توہین لاسکا اثر باطل ہو جاتا ہے کہ وجہ سے انسان کی حرکت نہیں آتا۔

اگرچہ بیڑوں میں ریت یا سب سے ہیں، بیڑوں کو بادو گر سحر کے پاؤں کے متعلق حاصل کر لیتا ہے اور اس میں شہ گھات کی شکل کے گھاتے گھاتے سے اس کی شکل نیار کی بیڑوں میں ملتا ہے، پھر لڑکی بگڑا نہیں دیا جاتا ہے جہاں سے سحر کو روزانہ گزرتا ہوتا ہے، پھر یہ چیزیں کہ ریت یا سب سے گھاتے گھاتے کے دن پر بادو ہوتا ہے اور وہ ایسی چیزوں میں مبتلا ہو جاتا ہے کہ ریت کا رواج اور جزیوں کے ذریعہ رواج ہیں کیا جاسکتا، ماسوائے اور ہتھکڑیاں لگانے کے کرتے تک مانے میں نہیں کوئی دوا اور کوئی دیر گزر نہیں ہوتی اور دن بدن ریت کی صورت قرار سے خراب تر ہوتی چلی جاتی ہے۔

ان کے علاوہ اور بھی لاتعداد طریقے ہیں، مثلاً گھات کی جھلکت پر کوئی چیز گھاتا دیتا گھر کے صحن میں کوئی ہڈی یا دیوار کی قبرستان میں کوئی ہڈی یا دیوار اور اس کیلئے ہر طرح کی نام دیا جاتا ہے کہ بادو گرنا اس کیلئے کے ساتھ ساتھ کوئی ایسا عمل بھی دیا جاتا ہے کہ اس کیلئے کے ذریعہ دیر گزرتا ہو، ایک دفعہ منقہ میں اس کو گھات کے اثرات ریت کی شکل میں پڑنے کے ذریعہ ہوتا ہے، یہ بادو ہر اس کے بعد حتم بھی کر دیا اور لاغری ہوتا ہے یا جاتا ہے۔

یعنی جادوؤں کی چیزوں پر بھی ٹریفک کا نام لکھ کر مل کر جاتا ہے اور پھر اس بڑی کورٹریس کے گھر میں یا اس پاس رہا جاتا ہے۔ یعنی جادوؤں کے خون پر سفلی مل کر جاتا ہے۔ پھر اس خون کو ٹریفک کے گھر میں پھینک دیا جاتا ہے، یہ خون جادو کے لیے بھی ٹریفک کے گھر میں ڈلوایا جاتا ہے۔

اسی طرح بڑے جادو کے گردوں اور بھی پر سفلی مل کر پرتا ہے۔ اور اس کے بعد یہ چیزیں سکھ کے گھر جاتی ہیں۔ اگر اتفاقاً کوئی شخص انہیں ہاتھ لگائے یا ان پر سے گزر جائے جس کیلئے یہ سفلی عمل ہوا ہے تو جادو گر اپنے ناپاک مقصد میں کامیاب ہو جاتا ہے۔

دوسرے کے استعمال میں آنے والی کھانے کی چیزیں مثلاً سرخ، ہلدی، دھنیا، آنا یا پھر کوئی ترکاری یا کوئی پھل وغیرہ پر سفلی عمل کر کے اس کے گھر بھجوا دی جاتی ہیں جس پر مل کرے گا اور وہ پھر اگر اتفاقاً ان چیزوں کو کسی شخص استعمال کر لیتا ہے جس کے لیے بھجوائی گئی ہیں تو جادو گر کا نیرنہ پڑ جائے گا۔ اور اس کے بعد وہ شخص جادو کی زد میں آ جاتا ہے۔ اور پھر جادو بھجواتا ہے۔

بعض جادو گر غیر سادی ہوتے ہیں۔ اور بعض کی سیاد وغیرہ ہوتے ہیں جس میں کی سیاد جالیسوں کی ہوتی ہے۔ اگر اس دوران ٹریفک کا علاج کر لیا جائے تو مل کرٹ جاتا ہے اور سٹاٹس انسان خطر سے چھل جاتا ہے۔ لیکن اگر سیاد بڑی ہوگی اور کوئی ٹھنک کا روحانی علاج نہیں ہو سکا تو ٹریفک کی ذہنی تھک گئے ہونگے کہ تم

بھئی جاتی چلی ہے۔ اور ہم بھٹو اور دینی طاری ہو جاتی ہے۔ نیز جادو روزانہ اس کا روزگار کی سائنس ہو جاتا ہے۔ کیوں کہ جس کے لئے کیا جاتا ہے اس کی زندگی کا ہر گوشہ متاثر ہوتا ہے۔ صرف اس کی جان ہی متاثر نہیں ہوتی بلکہ اس کا سال بھی متاثر ہوتا ہے۔ اور وہیں جو وقت گزرتا ہے اس کی صحت گرتی جاتی ہے اور اس کا روزگار بھی تباہ و برباد ہو جاتا ہے۔ اور کبھی بھی ٹریفک جان بھی ہو جاتا ہے۔ بعض لوگ یہ کہتے ہیں کہ موت اور زندگی کا ناکبہ اللہ ہے۔ اور جب یہ

بات سُن کر موت جب ہی آئے گی جب اللہ چاہے گا تو پھر کسی کے مارنے سے یا کسی کا ہر کرنے سے کوئی کچھ نہیں سکتا ہے۔ بات بظاہر بہت خوشنما اور قریب عقیدہ معلوم ہوتی ہے لیکن فیحاً اس بات میں کوئی دم نہیں ہے۔ اسباب و دلائل اس دنیا میں جب بھی کوئی شخص اچھا کرنا سبب اختیار کرے گا اس کے نتائج منفی نہ ہوں گے۔ اور یہ نتائج نظام خداوندی ہی کا ایک جزو ہوں گے۔ ہم نے

آج تک کسی بھی صاحب عقیدہ انسان کو کفر سے دور نہیں کیا ہے۔ کہتے ہوئے نہیں دیکھا کہ کفر سے باز پڑ کر کفر سے کیا ہوتا ہے۔ کوئی توبہ ہی لگے گی جب اللہ چاہے گا؟ کوئی شخص خواہ کتنا ہی راسخ العقائد ہو نہ ہر کے پہلے یہ سمجھ کر نہیں بیٹا کہ جب تک اللہ نہیں چاہے گا نہ ہر شر اور نادر نہیں ہوگا۔ اسباب کی اس دنیا میں اللہ کی قدرت کی بڑائی اور ذہنیت اپنی جگہ لیکن اسباب باذن اللہ ہر مرحلے میں انسان طرز پر ہے۔ آگ باذن اللہ ملتی ہے۔ تلوار باذن اللہ کاٹتی ہے۔ بریاق باذن اللہ پڑتا ہے۔

عطا کر لے اور نہ ہر باذن اللہ پڑتا ہے۔ اسی طرح سفلی جادو باذن اللہ انسان کو سر نہ پڑتا ہے اور کبھی بھی جان بھی لیتا ہے۔ اور صحیح بات یہ ہے کہ اس کی موت کا تپ قدر سے کم کے ذریعہ لکھی ہے۔ اس کی موت سحر کے ذریعہ جسے واضح ہوتی ہے۔ خواہ وہ سحر کو مانا ہو یا نہ مانا ہو۔ کوئی اگر نہ ہر کی حیثیت کا قائل نہیں ہوتا۔ تبھی نہ ہر اس کو نقصان پہنچانے میں سحر نہیں چھوڑتا۔

جادو کے صرف یہی طریقے رائج نہیں ہیں جن کا ہم نے ذکر کیا۔ ان کے علاوہ بھی ہزاروں طریقے ہیں جن کے ذریعہ انسانیں ہر ایک جاتی ہیں۔

جادو سے حفاظت کیلئے اپنے بالوں کی اپنے ٹھیکے کی اپنے ناخون کی اپنے استعمال شدہ چیزوں کو ہر روز کی اپنی استعمال شدہ ٹوپی کی اپنے ٹوٹی ہوئی حفاظت خاص طور پر کرنی چاہیے کسی جگہ سے آئی ہوئی چیز کو یا مخصوص اگر وہ مشتبہ شخص سے بھی جوہر اللہ الرحمن الرحیم لکھ کر شریعتاً اپنے ہاتھ رکھنا چاہیے۔ علاوہ اس کے سزاوارد تلاوت قرآن کی پابندی رکھنی چاہیے۔ جو لوگ پابندی کے ساتھ گزار پڑتے ہیں اور روزانہ کلام اللہ کی تلاوت کرتے ہیں وہ مخلص رب المصلین اور ہی اور سادی آفات محفوظ رہتے ہیں۔ اور اگر کسی زد میں آجی جاتے ہیں تو ہلدی یا آس چھسکا یا انصیب ہو جاتا ہے۔ اس تفصیل سے آپ یہ تو چھڑی گئے ہوں گے۔ جادو کس طرح کیا جاتا ہے ساتھ ساتھ آپ یہ بھی جان گئے ہوں گے کہ جادو ڈھنسنے سے اپنی حفاظت کس طرح کی جاسکتی ہے۔

جادو سیکھنا کیسا ہے؟

سوال از: راجیش

جادو کی تعلیم حاصل کرنا شرعاً کیا ہے؟

جادو کو دین کرنے کے جو طریقے بزرگوں سے منقول ہیں یہ مومن افراد کی حلیات پر مشتمل ہیں۔ انہیں سیکھنا تو اس دور میں سے مدفن لوگ بعض طریقے جو حیران اور شریانی زبان میں ہیں۔ لیکن ان سے شرک کی باتیں آتی ہیں سیکھنے میں بھی کوئی مفاقہ نہیں ہے۔ البتہ اس جادو کی تعلیم حاصل کرنا جو گندے اور سیٹھ م کے ذریعہ حاصل ہوتا ہے اور جس میں شیطان حسین نے متوال کی جاتی ہے۔ قطعاً حرام ہے۔ البتہ ایسی ناپاک چیزیں ہیں۔ ہم سب کی حفاظت کرنا آئیں گے آمین۔

علم نجوم اور علم رمل کی شرعی حیثیت کیا ہے؟

سوال از: راجیش

یعنی علم سے مشائخہ کہ علم نجوم اور علم رمل ناجائز م کے نام سے ہیں آتے ہیں۔ آپ کی کیا رائے ہے؟

جواب ہمارے علم کے مطابق علم نجوم اور علم رمل مطلقاً ناجائز علم کے دائرہ میں

کر دیتے ہیں اس لئے ان کے حرام ہونے میں کوئی شبہ نہیں ہونا چاہیے۔ لیکن بعض فقہاء نے اس بات کی اجازت دی ہے کہ مسلمانوں سے دفع ضرر کے لئے اگر جادو کے ایسے حقے کی تعلیم حاصل کر لی جائے جس میں اسلامی عقائد شامل نہیں ہوتے تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ لیکن راقم الحروف کی رائے یہ ہے کہ جادو کو دفع کرنے کیلئے قرآنی علوم سے استفادہ کیا جائے اور جادو کی تعلیم اگر حاصل نہ کی جائے تو افضل ہے کیوں کہ جادو کی تعلیم عقائد کی بنیادوں کو کھوکھلی کر سکتی ہے۔

ایک جادوہی نہیں اگر تعویذ گندوں میں غیر اللہ سے استدلالی جائے یا تعویذ گندوں کوئی نفسہ مؤثر مان لیا جائے تو بھی کفر و شرک کی بات ہے۔ اس لئے کہ اسلامی نقطہ نظر یہ ہے کہ اللہ کے ماسوا کسی میں نفع اور نقصان پہنچانے کی صلاحیت نہیں ہے۔ جبکہ جادو اور غیر شرعی تعویذوں میں شرک کی آمیزش ہوتی ہے۔ اور یہ چیزیں انسان کے ایمان و توحید کا خلیہ خراب کر دیتی ہیں۔

یہ بات بھی واضح ہے کہ جادو ہمیشہ دوسروں کو نقصان پہنچانے کیلئے کیا یا کرنا جاتا ہے۔ جادو کا اور کوئی مقصد ہی نہیں ہوتا۔ جادو دوسرے کو نقصان یا دھوکہ دینے کیلئے عمل میں آتا ہے۔ اور یہ دونوں چیزیں اسلامی شریعت میں مطلقاً حرام ہیں کسی کو نقصان پہنچانا اور اذیت دینا بھی حرام ہے اور کسی کو دھوکہ اور فریب دینا بھی ناجائز ہے۔ اس لئے جادو کی حرمت بڑھ جاتی ہے۔

ہم تو یہاں تک کہہ سکتے ہیں کہ اگر قرآنی آیات کو استعمال کر کے کسی کو نقصان پہنچایا جائے تو یہ بھی جائز نہیں ہے۔ قرآنی علوم سے صرف لوگوں کو فائدہ پہنچانے کی کوشش کرنی چاہیے۔ یا پھر لوگوں کا دفاع کرنا چاہیے۔ البتہ ایسے ظالم اور فاسق لوگ کہ جن کے ظلم و فسق سے ایک دنیا پریشان ہو ان کے خلاف اقدامی کارروائی کرنا غلط نہیں ہوگا۔ ایسے لوگوں سے منہ کیلئے جائز علوم کا استعمال کرنا چاہیے اور مسلمانوں میں ایسے عامل بھی ہونے چاہئیں جو ان ظالموں اور فاسقوں کی مزاحم پوری کر سکیں۔ تاکہ اللہ اور اللہ کے رسول اور اللہ کے پیغمبر کے عقائد خراب نہ کرے۔ جبکہ مسلمانوں کے قلوب میں سنی عمل کی ایک اہمیت پیدا ہو گئی ہے۔ تب سے طرح طرح کے فتنے جنم لے رہے ہیں۔ اور اسلامی عقائد کو زبردست نقصان پہنچ رہا ہے۔ نادان لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ عقلی عمل کو صرف عقلی عمل ہی سے کاٹا جاسکتا ہے۔ حالانکہ صرف یہ خام خیال ہے۔ عقلی عمل کو قرآنی آیات سے دفع کیا جاسکتا ہے۔ اور یہ بات میں بار بار کے تجربے سے بعد لکھ رہا ہوں۔

اپنی حفاظت کے واسطے

سوال از: قریش احمد

شارح

ہماری بعض لوگوں سے فغاندانی دشمنی چل رہی ہے۔ وہ مختلف ڈھنگ سے ہیں پریشان کرتے رہتے ہیں اور ہمیں ایسا بھی محسوس ہوتا ہے کہ انہوں نے کسی جادو ہمارے پیچھے لگا دیا ہے جو مستقل ہمارے خلاف کوئی عمل کرتا رہتا ہے اور اس کے

نتیجے میں مستقل ہمارا روزگار تباہی اور بربادی سے دوچار ہوتا رہتا ہے۔ اور گھر میں طرح طرح کی بیماریاں بھی رہتی ہیں۔

ازراہ کرم ایسا کوئی عمل بتادیں کہ ہماری حفاظت ہو جائے اور جو بھی عمل کرے اس کی طرف لوٹے۔ تاکہ کرنے والے کو بھی سزا ملے۔ امید ہے ایسا کوئی مؤثر اور آسان عمل تجویز فرما کر شرک پر کامو قعدہ دیں گے۔

آپ کا رسالہ سنی کے ایک دوست نے ہمیں بھیج دیا ہے۔ جلد ہی ہم اس کے خریدار بن جائیں گے۔

جالیس روز تک بعد نماز مغرب اگر ۲۱ مرتبہ سورہ ہسبنا اللہ (سورہ ہسبنا اللہ) پڑھ کر اپنے اوپر دم کر لیں تو انشاء اللہ کسی بھی جادوگر کا جادو آپ کے اوپر اثر انداز نہیں ہوگا۔ اور اگر خدا نخواستہ جادو اثر انداز ہو چکا ہے۔

جواب

جیسا کہ آپ کا اندازہ ہے تو بعد نماز مغرب تین مرتبہ اسی سورہ کی تلاوت کریں غیر مرتبہ تلاوت کے بعد اپنی ٹوپی کو بائیں جانب ہلکی سی کھسکائے۔ اس طرح تین مرتبہ ہلکا ہلکا کھسکا کر چوتھی مرتبہ ٹوپی اتار کر بائیں طرف زمین پر زور سے بچ دیں اور اپنے دل میں خیال کریں کہ اپنے جادوگر کو بچ دیا ہے۔ ٹوپی پھینکنے کے بعد بائیں جانب تھوڑا سا تھوکیں اور پڑھیں بسم اللہ الرحمن الرحیم فارغ ہو جائیں۔ اور ۲۱ مرتبہ سورہ ہسبنا پڑھیں اور سات مرتبہ ٹوپی پھینکیں۔ اور ۲۹ مرتبہ فارغ ہو جائیں۔ لگاتار ایک ہفتے تک یہ عمل کریں۔ انشاء اللہ جادوگر کی طرف لوٹ جائے گا۔ اور جادو کی محسوس اور آفت آپ کے سر سے اتر کر جادو کرنے والے اور کرانے والے کی طرف منتقل ہو جائے گی۔ یہ عمل

یہ عمل اس وقت کرنا چاہیے جب کسی عامل کے ذریعہ یہ فتنے ہو جائے کہ فی الحقیقت آپ پر جادو کیا گیا ہے۔ خواہ خواہ اس عمل میں اپنا وقت ضائع نہ کریں۔ میرا ۳۰ سالہ تجربہ یہ بتاتا ہے کہ اکثر لوگ وہم کا شکار ہوتے ہیں۔ اور ذرا سی تکلیف کو جادو سمجھ بیٹھتے ہیں۔ اگر آپ کو یہ یقین ہے کہ آپ پر جادو کیا گیا ہے تو اس عمل کو پورے اہتمام اور اللہ کے کلام پر پورے بھروسے کے ساتھ کریں۔ انشاء اللہ آپ کو آرام ملے گا اور آپ کے بدخواہ کو لینے کے رہنے پڑیں گے۔

آپ بیتی

نے عارفانہ طرز پر اور رفت باز سے کم ہوئی۔ زمان میں کاموں کے رشتہ کا عالم رہنا خاک و گداز کے لئے تھا۔ نہات کے نوا اور دوسرے تک اکثر پیشتر مشائخ نہیں جتنا تھا۔ وہاں نہ کرے وقت و زمین ماسخین سے ان کے سامان کی اسٹ لیکر رکھ لینے تھے کہ کچھ سیلے میں ہی جاساں ان کا سہل گئے۔ انہیں بچتے بچتے یہ حالت ہو گئی کہ میں اور میرے ملازمین تمام میں بیٹھے رہتے تھے۔ میں دیکھتا تھا کہ کالک میری کمان سے کتنا بھی سستا سامان وہاں میں خریدا تھا۔ اور دوسری وہاں سے ہی سامان دو گنی قیمت پر لیا تھا۔ کبھی ایسا بھی ہوتا تھا کہ کوئی نہایت سستا کام کیا ہے اور میں اس سے انتہائی غصہ کیا تھا۔ اور نہایت سے بات کرتا ہوں۔ مگر یہ نہیں کہتے اس وجہ سے کہ میں نے یہاں پر دیکھی تھی ماسی لڑائی جو جانی تھی اس دوران میں کہ وہاں کی سرمایہ کی کمی کو اب بھی رہتے اور انھوں سے بھی آگے بڑھتے ہوئے دیکھتا ہوں۔ اور نہایت غریب انھیں بولتا صرف تو کان کی چونکداری باقی تھی جو اس سے بے دخل باقی رہتا تھا۔ اور وہاں میں نہ کوئی شیشیانی تھی اور نہ کوئی خدائی یا شہداء۔ میں مایوس تھا کہ وہاں میں دھواں چرا بڑے بھی تو ایک اور ایسا خاص خاصا۔ وہ بھی ہم بولتا میری عقل میں تھا۔ پیدا کیا۔ اور وہ وہاں انھیں میں منتقل ہو گیا۔ میں تو ان سے اس کی کمی و کمزوری میں تھا۔ ایک بات میں بیان اور رکھتا ہوں کہ یہ تمام واقعات وہ سال پر ہم ہیں۔ آخر میں کچھ بچوں کا ذکر کیا کہ ان کے توجہ جو ایک تمام کام ہوتا ہے۔ اس کے مخرج سے بہت چیزیں وہاں ہی کھیں تھیں۔ تاکہ ان کی کو ذہنیت مخصوص ہو اور ان کی زندگی میں شفیق نہایت کہ انھیں بھی پوری ہو جائے کہ کوئی بھی یہی کچھ تو یہاں بھی ہے۔ غم کی زندگی میں۔ ایسا بھی کچھ غلاموں میں چہرہ ہے۔ میری زندگی کا یہاں بڑا کچھ سیر ہوئے۔ پورے قادیان میں یہی نہیں دیا۔ انھیں وکسٹر کے روئے۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ غلام ان کا ایک ایک فرد میرے بچوں کی دشمنی میں ایک دوسرے پر مشقت لے جانے پر ملتا ہوا ہے۔ اس قدر عداوت اور وقت کی نظر میں تھی کہ میں کہنے اور لیا میری اندر حرکت کر رہا تھا۔ ایک ایک بیک بیک ہو گیا۔ تو میری سمجھ میں آتا تھا اور نہ بچوں کی طعن و تشنیع کی بائیں بلا وہ سلامت چہرہ بڑی رہتی تھیں۔

مفہوم نہ نکال دیا کہ میں ہے جس سے میں بالکل بہرہ یوں میرے الفاظ میں یہ ایک غمزدہ ہے جو آپ کی شکل میں ہے۔ ملازم دیا کھانے کو شیشیوں اور شیشیوں ہی پر ہوتے ہیں کہ میں کہتا تھا کہ کامیاب نہ ہوں گا۔ بہر حال اس میں ایک ایک لفظ اور ہر واقعہ کامل سچائی اور حقیقت پر ہے۔ لازم ظرف حیدر عالی سلسلے سے منسلک ہے۔ اور نہ کہ نفس لشکر روح میں لڑائی سا اور کوشاں ہے۔ اس لئے کہ گھر باہر ان کو واقعات لکھتے ہوئے میں خود ایسا بھی ہو گا جس سے کوئی بڑی ہوگی۔ حالانکہ شکر اور بہت سے لکھی تھیں۔

بہر کیف اس حقیقت کو نظر انداز نہیں کیا جاسکتا کہ جادو و ساحر علی قلیات انہیں کی تمام شہنوں کی وجہ صرف اور صرف خود ہی ہے۔ ان اعمال غلط کو سزا دینے کوئی غیر نہیں۔ بلکہ اپنے لئے فزی ہوئے ہیں۔ میں ہر کسب مشغول میں رہتا۔ بہر کیف جو کسب مشغول رہتا تھا۔ میں علم ہوا۔ میں اور میرے شاگرد بھی اس صورت میں تھے۔ گھر اور اس کے سبب اس وقت سے پہلے۔ تو کوئی علم تھا۔ کوئی مشاہدہ تھا۔ جو واقعات اس وقت ہمارے ملتے آتے تھے۔ وہ بڑی غمزدہ کر دیتے تھے۔ ہم اپنی احمکی کا بنا پر تمام اپنی باتوں کو قدر سے منسوب کر دیتے۔ ہر فرماؤں کو بولتے تھے۔ یہ ملومات ہونے کے بعد اب اور باہر بات سامنے نہ کیے پہلے جو مل ہمارے اور کیا گیا وہ ماہ نام کے نہ رہتے۔ ہمارے دھان کے ہمارے دھان کوئی نہ ہوتی۔ ہر ایک بھی بولی تھی۔ جس کا پانی تیز خانے میں استعمال ہوتا تھا۔ اس کے اندر سفید ساپ کے تقریباً ۱۳ انچ قطر ایک فٹ کے چھ یا سات جگہ سے بڑے بڑے تھے۔ جس کو تھپتھپانے میں لا اور ہر ایک ایک ایک کو تھپتھپانے سے ہاتھ چڑھا۔ ہاتھ ہاتھ میں تو یہ بات معلوم ہوئی۔ تھپ تھپتہ ہوا۔ کچھ فزی اترنے سے دگر بھی کیا۔ لکڑیاں لوگوں کو شاید ساپ کے پیچھے کوئی تھلا بھی آیا ہوگا۔ اس سے ساپ کے ٹکڑے کر کے پئے ہوں گے۔ مگر سفید ساپ تو میں نے کبھی دیکھا بھی نہیں تھا۔ باقی آگئے اس واقعہ کے بعد میری کار واری حالت لوگوں کو ہونا شروع ہو گئی۔ میرے بار کی بغیرت کا یہ نام تھا کہ لوگ میں میں سو میں سے صرف میری دکان سامان کے لئے آتے تھے۔ اس اعلان کے ساتھ کہ انہیں جو بھی مال اس دکان سے

اور یہی اپنی محنت کے سہارا طے کر سو رہے ہوں گا۔ بلا کا گھر یا بڑا گھر کیا۔ اور تمام حیرا
سنا دیا۔ یہ لڑکے تو باطل مال خدای سبحان میں بڑھ گیا۔ میرے داماد بھی اتفاق سے
موجود تھے۔ وہ کہنے لگے کہ اگرچہ علاج کر لیں، پیسے وغیرہ کا انتظام ادا کر دینا میں
کر لوں گا۔ بچہ میرا خود وارادی کب یہ گزارہ کر سکتا۔ میں اپنے قلمہ والہ صاحب کے پاس
بہنچا۔ وہ اس غرض سے کہ وہ پیسے کا انتظام اپنے کسی اور بیٹے کے ذریعہ کر دیں گے۔
پوری داستان سن کر کہہ کہنے لگے کہ موت و حیات صرف اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے۔
اس میں اس کا کوئی شریک تو نہیں بن سکتا ہے۔ میرے دل کو بڑا سکون ہوا۔ اور حقیقت یہ
ہے کہ میں شیدائے شر سے درجہ کرنا غلطی میں نہیں کرتا تھا۔ میرا خدا میرا رسول میرا رب
جس کا ہر بندگی کوئی دہ نہیں ہے۔ ایک مختصر مسلم اور مشرک سے امداد کا طالب ہوا۔ اور
اسے اپنے سے برتر خیال کرے۔ تو کوئی کسا امرا نہ تھا۔ مگر میں نے سبک نظر انداز کر دیا۔
اس قسم کے خیالی ہی کو دل سے جھٹک کر پیچک دیا۔

میرے اہل دھماکے کا حالت اور پریشانی، بیماریاں، آزار دیاں اور
خود میری حالت زور۔ ایسی فحی کر نظر انداز نہیں کی جاسکتی تھی۔

مجھے ان دونوں چیزوں کا تھا۔ اس کی کیفیت ایسی ہوئی کہ مسلم ہونا تھا
میں پادروں کی طرف سے آغوش کے خلاف میں گھر گیا۔ اور اس کی سوزش آہستہ آہستہ
میرے اندر مول کر دی۔ اور میرے کا سلسلہ شروع ہوا تھا۔ اور جہاں پانی سے
لگ جاتا تھا۔ پارہ گھر پانی میں دھو کر لیا جاتا تھا۔ خود ہی ٹھیک ہو جاتا تھا۔ میرا
بڑا اڑھا ۱۲ سالہ دیندہ میں زیر تسلیم تھا۔ گھر آیا۔ نواسے بھی سے شروع ہو گئی۔ اور
اس کا نئے سے سامان سے مل کر ایک کالے رنگ کی طے ہوئے کپڑے کے چننی بھی بڑا کمرہ
ہوئی تھی۔ چوڑا غائب ہو جاتی تھی۔ بہت علاج کیا۔ مگر نفع نہ ہوئی۔ تو ڈاکٹر پرا تو
تھوڑوڑ لگا دیتے تھے۔ یا پھر زندہ کا انجکشن دے کر کون فراہم کرتے اور اس۔

تمام میری اہل اور دروہوئے تھے۔ مکان کے ایک الگ تھلگ چھوٹے سے پیش
میں رہ جاتا تھا کہ اور تمام بچے اس سے کرے میں رہتے جو اس باغ کے باطل مال
تھا۔ تو کوئی باغ کی طرف تھن نہیں۔ یہ عرصہ باطل مال ابتدائی دور تھا۔
رات میں دس گیارہ بجے کے بعد اور کبھی ۱۲ بجے اور ایک بجے کے بعد عادی اور کھڑ
میں آتا۔ چوہا نہ تھے۔ چنانچہ اس شروع کرتے تھے۔ میری کبھی شب میں انگریزی کلاس
کسی شب میں علی باغ کبھی صرف دو شہزیوں کے چھانکے ہوتے تھے۔ تھیں۔ یہ سب سب
باتیں تھیں کہ رات میں دیکھا۔ میری شہزادی تو قریب ہی تھی۔ مگر میں نے بچوں سے
کہا کہ بچوں کو تم گنہگار نہ رہو۔ دیکھتے نہیں ہر اسے قدرت نے ایسا انتظام کر دیا،
کوئی بھی صورت ہو تو نہ انا باطل میں نہیں۔ بچوں سے یہاں میں کہا کہ وہ لوگ بہت انگریزی
اور زبان شریف کی شہی تھی۔ ان میں سب بڑے رہتے تھے۔ میں نے بھی تعلیم
کر دیا تھا۔ اگر کوئی بھی تم لوگوں کے قریب آئے۔ چلے جھاڑو جو بھی سے اس سے ملے
کا پانی کرو۔

ایک صبح چوہا نہ تھیں۔ بنا کر آج رات میں لوگوں سے نفاس دیکھا۔ دریا نکلا

ایسے آگے کہا۔ اصل درست رہتے تھے۔ میری بڑی شہزادہ چھانکے میں۔ اس لڑکی
مادر وہ اپنی جگہ سے ہلے نہیں تھے۔ بارہ بجے کو گھر میں موجود نہ کچھ نہ پینے تھے۔
یہ جگہ پھر تھیں۔ بزرگ ہار لینے تھے۔ اسی طرح سے کوئی سوئی چھانکے اور گھر میں
آئے تھے۔ ان میں میں ان کے گھر سے ختم کر دینا تھا۔ میرے کمرے میں اور مکان کی بارہاری
میں اکثر چاند ملدی اور گھر میں کچھ کھانا بھی گولا میں بھی اچھل کے ایسا بڑا رہتا تھا۔ جس
کرمات کھانے کھینکوا دیتے تھے۔ پائیں باغ میں سیرا ایک گھر کا درخت تھا جس کی کھجور
یہاں تین تین اٹھی تھی۔ کوئی نہیں۔ اور بچوں میں اس قدر کھانے چوسنے کے کھانے تھا۔ اس
مسلک تھا۔ اس کے اندر کی شاخ چاند سے خوشنما تھا۔ اس طرح سے کھانے کوئی نہیں
کر مینے کسی سے بلے سے کھانا نہ چور سے باغ میں کھانا نہ تھا۔ گھر کا درخت تھا۔
ملا گیا تھا۔ ایک ناپلے کے درخت کا بھی ہوا۔ کچھ مالوں نے بتایا کہ وہ مادہ کے
زور سے سے کھانا تھا۔ دراصل کے پاس چلا گیا۔ بچہ میرے رہائشی مکان کے اندر
ایک آگاہ درخت تھا۔ اور اس کے پاس ایک کھیل کا بھی درخت تھا۔ باڈی ڈری کے کتے
اس کے بھی درخت تھے۔

ایک روز دریا کی ماسیہ بہر کا درخت تھا۔ کب لوگوں نے دیکھا کہ ایک شہزادہ
لڑائی میں آیا۔ اور ان دونوں دونوں کے درمیان سے چرنا ہوا گر گیا۔ اور بچہ کھانا
میں دونوں درخت پر کھائے گئے۔ گھر کے دروازے پر اکثر اور مکان کے کتے کے پاس بھی چل
پڑا ہوا تھا۔

ایک روز قریب سے غنی دروازے پر نہیں کھانے لگا۔ ہوا اس کے چوں ک
میں چرنا ہوا تھا۔ کچھ چوہا نہ تھوڑے لوگوں سے پچھتے رہتے چلا کہ وہ کدو کا خون تھا جو کس
کے پاس سے لایا گیا تھا۔ جب یہ لایا گیا کہ سب کی سب دیکھیں۔ تو گھر کا کتہ
پیدا ہوئی۔ ہر ایک کے حکایت کا سلسلہ شروع کر دیا۔ میرے ایک عزیز نے بتایا کہ
قریب ہی میں ایک بنگلہ رہتا ہے۔ وہ جاو کر نہ آئیں۔ بلکہ آنا۔ اس کے
پاس بہت بڑے بڑے لوگ آتے ہیں۔ اتفاق سے اس گفتگو کے دوران میں لڑا لڑا
موجود تھا۔ اس نے کہا کہ شاید آپ شہزادہ کے بارے میں بتا رہے ہیں۔ انہوں نے
جواب دیا کہ اس کے بارے میں میں بتا رہا ہوں۔ بچے نے کہا کہ اس کا لڑکا چار
ساتھ چھوٹا ہے۔ میں کئی ہی شہزادے کے مل لوں گا۔ میری کدو کا کتہ لڑکا ہے۔ سامنے کے
ساتھ اس کے گھر کی شہزادہ کے لڑکے سے کہا کہ اگر کدو کا کتہ آؤ۔ وہ کدو کے
پہنچا تو شہزادہ کے ایک بیٹے میں خوش تھا۔ خود خوش علی بندوں میں تھا۔ اس
پر کدو کا کتہ فوراً کدو کی خوشی میں اٹھان پر اس نے نام اپنی تائیں جاو
کرائے ملے کا نام اور یہ بھی کہ باغ میں اس در مکان میں چوہا نہ گر گئے ہیں۔ اور سب
میں تمہارے والد کی شہزادہ کا پتلا موجود ہے۔ جو شہزادہ کی جگہ ہے۔ اگر شہزادہ کی جگہ
تو چھوڑا۔ اسے والد پر ایک بیک دل کا دورہ پڑے۔ وہاں دروازے کے آگے کدو لٹا
جالتے ہوئے ہے۔ یا پھر ایک شہزادہ چھوٹا ہے۔ ایک ایک گھٹن کا کتہ ضروری ہے۔
میں سب کتوں کا اور جو کدو کا مادہ کر رہے ہیں۔ ان میں بھی اسے لگا کتہ کر دینگے۔

لئے ظالم دشمن نے بھی بھیجا ہے۔ اور میرا پس منظر بھی کی دوشن قریب سے بچنے کے لئے
انہیں دھکا دیا تو میں بڑے گئے۔ اور بڑی کڑواہٹ سے آواز آئی جب ان بڑے
فیوض سے بچھا کر جب تمہارے اندر طاقت نہیں ہے تو کئے کے بڑے کہنے
گئے کہ کم از کم بڑی بھیجا ہے، اگر تم مانتے ہو تو میں تمہارا جانا ہے جس طرح
ہر تارے ہوئے ہے۔ میرا زانیہ مکان تھا۔ اور کچھ عرصہ پہلے ایک نیا پرکھن بھی
نویا تھا۔ قسمت کی خوبی دیکھنے کا ایک سال بھی نہ گئے تھے میں دروہ سے۔

اس مکان کے چھوڑنے کی تلقین کئی طرف سے ہوئے تھیں۔ میں ایک مکان سے
سنا تھا۔ اور دروہ سے کمال دینا تھا۔ اپنا مکان اور جاہنا صاحب نام پرکھن
جلا کوئی مکان کو چھوڑنا۔ اس لئے ان باتوں پر قطعی طور پر نہیں کرتا تھا۔ ہر ساری
ایک ٹوکی نے ایک روز کہا کہ میرے خواب میں ایک بزرگ شیخ ٹھان موروہا
آئے تھے۔ چار سو سالہ زمین کے برابر جلا تھا جس کی ملکیت تھا۔ انہوں نے کہا تم لوگ
مکان چھوڑ دو۔ اللہ کی زمین بہت وسیع ہے کہیں بھی گزر سکر سکتی ہے۔ میں
بھری اجماع بنا رہا۔ گھر کچھ ایسے ہی اشارے اور صورت سے ملے تو پھر مکان کی
تبدیلی ضروری ہو گئی۔ تقریباً ایک میل دور ایک کرائے کا مکان لکھن منتقل ہو گئے۔ اس
کرائے کے مکان میں آنے کے بعد تمام خورد و کھان کے چھوڑ دیے۔ کچھ بیانات نظر
کئے گئے۔ اور دو تین اکر کے اندر دروہت ساری طیشوں میں پورے صحت اپنے
اصل کی طرف رجوع کرنے لگے۔ صبح سے صبح عاتق نور علی کی کئی جہت پڑی
اور جلا رہ گیا تھا۔ اس مکان میں تو ایک دن میں آدھی پانی بھی نہیں کھا سکتی تھیں۔
کھانے کے بجائے دروہ میں دلیر کی طرف بھٹی گئی تو رحمان نہیں رہ گیا تھا۔ اگر کئی
کچھ کھایا تو دی اکٹھن ہو جاتا تھا۔ مگر اس مکان میں آنے کے بعد کچھ قدر طرف
صحت پیدا ہوئی جو آہستہ آہستہ پہلے پہل پرانے صحت بھی ابھی ہو گئی۔

ایک روز وہاں واقعہ ہے کہ میری ایک ٹوکی نے دیکھا کہ گھر میں ایک نوٹری آئی
ہے۔ اور وہ بہت پاکیزہ۔ ٹوکی نے پانی کا پانی ان کے سامنے رکھ دی۔ اس سے
پانی پیا اور بھٹی گئی۔ دوسرے روز وہاں اسی دن میں بھی اس طرح آئی کہ پانی عاتق
نور علی کو دھکا دلائی تو ٹوکی ہے پھر آہستہ آہستہ میل انسانا ہی بہت پرانے گئی۔ اس نے بتایا
کہ ہمارا اعلیٰ کو دھکا دیا ہے۔ ہم تو کوئی نہ دیکھتے ہی ہم کو ہر پہل گیا تھا کہ تم سب لوگ
سکھو۔ پھر تمہارے غمراہے پھر خود رکھلاں پر منتقل ہو گیا گیا ہے۔ اور تمام
منتقلی اعمال ایک قسم کے ہیں۔ میں جو حسیہ ہے کہ اس کے ساتھ دلپساری مل بھی گئی کہ اگر
تم لوگ دھکا نہ سہارا کر دو تم لوگوں پر ان تمام عملیات کے وہ اثرات نہیں جو حقیقت
میں ہونا چاہیے تھا۔

ہر کیف انہوں نے خاندانی کے ہر فرد رکھلاں کے لئے انگ انگ وظائف
کی تلقین کی۔ خود میرے لئے بھی قرآن مجید کی ایک صورت پڑھ کر کھانے کے پہلے
میں پانی پیکر دیا اور پھر مکر کے پیچھے کہیں کہیں جہنم نے ان جلتے ہوئے وظائف
بڑے بھرے روز میں پہلے والے صاحب کے ساتھ ایک صاحب اور ان کے انہوں

اور پڑھنے میں ہر ایک۔ ہر اشیا کا حکم پڑھنے میں ہر ملا صاحب آگے رہے گا مگر ہر
کی کہ کو لوگ ایک دن اس کے اس کو لکھنے کیلئے اسنادوں سے
اس کی بات کی اتنی قریب کی کہ درکری۔ نتیجہ ہر ایک شریعہ سے اسنادوں سے
جانا اس دور سے ہندو گیا کہ اس کی روزی پڑھلوں میں مجیب کے کہ چھوڑے چھیل
لکھنے کی جس ملازمہ ڈاکڑوں کے پاس نہیں تھا۔ اپنے غلے ہی میں جو مال صاحب سے
مکان کے پاس لکھ گیا۔ اور جب اس بات پر ہر ایک ایسوں نے خود سے دیکھا اور فرہ
رکھی ہوئی بھڑکی تھا کہ اس پر کچھ بڑھا اور کچھ کے دونوں پاؤں پر چھوڑ دیا اور دیکھنے کی
ایک دم صاحب۔ نہ تو چھوڑا تھا۔ نہ کچھ اس بات کا ثبات پائی تھی۔

اس کے جسے کی کا بھولنے کے بڑھ لائے۔ مگر سے بڑھنا تھا۔ نہ بڑھا اس
کا دل ہی بڑھانا سے اچھا ہو گیا۔

ان تمام چیزوں میں یہ روایت جو پائی تھی۔ ایک عبد الکریم اور دوسرا عبد
بہت بدصا تھے۔ جب ان کا کیا راسا سنا ان حد سے بڑھ گئیں تو حضور ملی اشرار پرکھ
کی بار پر حضرت خضر اور دوئے عبد الکریم کو قتل کر دیا اور دوسرا بھاگ گیا۔ یہ دونوں
عزم تھا کہ اب اس جگہ سے ملے۔ اور کھانوں میں بھی شریک ہوتے تھے۔ اور اگر نہ ملنے
بھی تھے آتے ظالم بیکس میں گئے تھے۔ اسی کی زبانی یہ معلوم ہوا کہ اسے ہزار
روپے فہرہ کر کے سسرال کیا گیا ہے۔ بہت سے غیبت کیا گیا ہے
بصالح کے رہے۔ اور ان میں بعض بعض بہت شریف بھی تھے۔ انہوں میں سے ایک
ہے کہ آپ کو کنگ مکان خالی کر کے پلے پلے پانچین ہو گیا کہ دو گن کو کہاں سے
بھگتے کی تیسرے ہو رہے۔ تب آپ ڈن کر مرث کا قافلا کرنے کیلئے تیار ہو گئے
ملا کھانا اس سے صحیح بات بتائی۔

ایک بڑا ایک اگر غیبت بھی آیا تھا۔ جو ہم بگس لندن میں کئی مقام
وہاں کار سے دلا تھا۔ پانی کے ایک جہاز میں بھی تھا۔ اس کا نام لکھن براہین
تھا۔ اس کا جہاز شہر میں لندن جاتے ہوئے ڈوب گیا۔ اس کے جہاز و فہرہ کا
میں نام بتایا تھا۔ مگر اب وہاں سے آئے پھر کے کہنے کے ساتھ یہ وہ بہت منا کر ہوا
اور کہنے لگا کہ تم آپ کو کون کونسا بھی تکلیف نہیں دیس گے آپ کو کنگ ہمارے
ہیں۔ اتفاق سے اس وقت میری لڑکیاں کو کھانا ساڈا اور چھٹ کا کام سکھ رہی تھیں۔
انہیں دیکھ کر بہت خوش ہوا۔ اور دیکھنے لگا کہ ہماری بڑی اور بھٹی گئی اس میں بڑ
تھیں۔ ہمارے پاس اس کا کام کے لئے بہت سامان ہے۔ وہ ہم کو کنگ کریں گے
وہ لایا تھا۔ مگر کوئلہ لینے سے انکار کر دیا۔ اور وہ خاوشی سے
چلا بھی گیا۔

ایک مرتبہ ایک عورت بھائی تھی۔ یہاں سے قریب ایک گاؤں میں ایک
ٹالا کیے کن سے اس کا ڈیرہ تھا۔ اس کے ہاں پورا پورا نام و فہرہ سب بتایا۔ اور بتایا
کہ اس کے خود کئی کئی تھی۔ وہ ہمارے گھر میں اگر بہت بچپائی۔ کیسے گئی آپ کو کنگ
بہت میرے رہا۔ ہم آپ کو کنگ کیسے پریشان کر دی۔ آپ کو کنگ کو بڑھانا کرنے

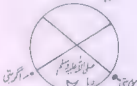
چند روحانی تحفے

ڈاکٹر ایم تو حید عالم
قطب بہارواری

ترکیب مکمل ہو گئی۔

ترکیب نمبر ۱ زمین کو صاف کر کے اسے مٹی سے تھوڑی دور علیپ درہ (۲) جب زمین سوکھ جائے تو حامل بادلوں چھڑی یا لکڑی سے

اس طرف گول دائرہ بنالیں۔
(۳) کسی چیز سے نیچے خانہ میں
مٹی اور مٹیروں سے لکھ دیں۔
(۴) موسم چھا دائرہ سے باہر رہنے
طرف جلا دیں۔



(۵) دائرہ سے باہر بائیں طرف
آگ مٹی ملا دیں۔
(۶) دائرہ کے اندر مٹی

مٹی اور مٹیروں سے لکھ دیں جس میں قند رکھا ہو۔
ترکیب نمبر ۲ بیتھادی (دبا سے نیچے)

(ب) حامل کچھ طرف دائرہ سے باہر یورب رخ بیٹھے۔
(ت) اب حامل بسم اللہ الرحمن الرحیم کہتے ہوئے قند جلا دیں۔
(ث) ۳۳ عدد سفید کارک مٹی سے بنائی گئی۔

ترکیب نمبر ۳ (۱) حامل ۳۳ عدد سفید کارک مٹی سے بنائی گئی۔
مٹی ایک قدم سے بائیں شریف پڑھ کر دو دفعہ تھیلی
کو سفید کر دیں گول کر کے زور سے اپنی تھیلی پر پھینک دیں۔

(۲) پھر کہیں۔ فَاذَا بَطِشْتُمْ بَطِشْتُمْ خَبْرًا۔ (تعداد دفعہ
پڑھیں پھر زور سے پڑھتے ہوئے زور سے ہی حکم دیں۔ اسے سوکل ہوا جلا
حاضر ہو کر مٹی میں یا مٹی سے لکھ دیں۔ اسے سوکل ہوا جلا

(۳) ۱۰۰ مٹیروں یا مٹیروں سے لکھ کر زور سے دیکھتے رہیں گے۔ اس کے بعد

عمل نمبر ۱ اگر ڈاکٹر ایم تو حید عالم کسی نے دوکان یا مکان کی
بندش کر دی ہے۔ شیطان، اجکوت، چڑیل، سوار پوگیت، جنت
نے تنگ کر دیا ہے ایسی صورت میں اس ترکیب کو آزمائیں، انشاء اللہ تعالیٰ شریف
کا مایاں ہوگی، اس میں سب سے بڑی قوت یہ ہے کہ چلنے جانتے تک قید ہو جاتا
ہے یا جلا جاتا ہے نیز زمین یا مٹی سے لکھ کر دیکھتے ہیں۔

ترکیب عمل چلنے زبان میں تاثیر پیدا کرنے کے لیے کم از کم ایک سو لکھ بار
سورہ یسین شریف کا ورد کریں۔ اس کا قید نہیں کر ایک ہی
جنگل میں ہو جب سورہ کا حفظ روانی سے مکمل کریں تو زمین پر پندرہ جہرہ
ذیل ترکیب استعمال کریں۔

ترکیب عمل چلنے ایک کاغذ پر جو سادہ جوان ناکوں کو لکھ لیں۔

(۱) جنات	(۲) شیطان	(۳) خبیثت	(۴) الجیس
(۵) مردود	(۶) غرور	(۷) باہان	(۸) ملبیان
(۹) علیقا	(۱۰) علیقا	(۱۱) علیقا	(۱۲) علیقا
(۱۳) علیقا	(۱۴) علیقا	(۱۵) جن	(۱۶) خبیثت
(۱۷) چڑیل	(۱۸) ڈاکٹر	(۱۹) جوتن	(۲۰) پریت



اب دونوں تھیلی سے لکھ ہوئے کا کاغذ کو لال نشان کوئے ترکون پیدائی
(ب) اب صاف روٹی (COTTON) میں اس کے بعد میٹھا تیل لیٹھتے
(C) MUSTARD OIL میں مسوون کا تیل) سے ترکیبیں اور ترکون کاغذ کے اوپر
پیش کر قند بنالیں۔ پھر اس قند کو مٹی کے دسے میں رکھ دیں یہ آپ کی چھٹی

ایک یادگار تحفہ

تاریخ کے لئے جاوید و نامیر میں ہمزاد تاریخ کرنے کا ایک
کار عمل پیش کر رہے ہیں جو لوگ اس تاریخی ریاستیں کو بچے ہوں ان کے لئے
یہ ایک گرانقدر تحفہ ہے۔ امید ہے کہ خدمتِ خلق کی نیت سے ایسے لوگ
ہمزاد تاریخ کریں گے۔ اور وہ خود بھی فائدہ اٹھائیں گے اور اللہ کے بندوں
کو بھی فائدہ پہنچائیں گے۔ (ج-۸)

عمل ہمزاد

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

یا سميع یا بصير الله مستجری ہمزاد بحق سہ ماہی و
ز مستجری ہمزاد بحق رہنما شیل و مستجری ہمزاد بحق لومانیل
احضروا احضروا هذا الوقت و احضروا امن الوقت العاجات
بحق حضرت سلیمان بن داؤد علیہ السلام بحق یا بدوح
طیر اسکا یہ ہے کہ شراط اعمال کا پابند ہو کر نو چندی جہرات کو بعد از نماز
و شام نماز غسل یا وضو کریں۔ اور پھر تنہا یا یکگزہ مکان میں جیسے خورات
سے معطر کیا گیا ہو قبلہ رخ بیٹھ کر اور اپنی پشت پر چراغ جلائے جس میں
خالص سرسوں کا تیل ہو۔

اور سایہ کی گردن پر نظر ہمارا عمل کو سوا لفظ تک مسلسل پڑھیں تو
تعداد کا لحاظ ہو کر نہ رکھیں بحوث میں عمل کو پڑھتے رہیں۔
نوی روز سایہ گم ہو جائے گا اور کہیں دانیں کہیں بائیں منقذ اشکال
یا سارے یاد و خشیان نظر آئیں گی کہیں پیچھے سے کوئی آواز دے گا عمل
چالیس یوم کا ہے جس روز عمل ختم کرنے کے بعد ہمزاد مخاطب کرے تو
اس سے دھڑ دھڑ کر لیں۔

اور ہمزاد کو آزاد کر دیں روزانہ بطور عادت عمل کو ایک بار پڑھتے
رہنا بہت ضروری ہے۔

اور جب ہمزاد حاضر کا منظور ہو تو تین بار عمل پڑھ کر تین بار نانی پچائے
انشار اللہ بہت کامیاب عمل ہے۔

جو بھی چیز ہوگی وہ اپنی شکل میں تبدیل ہو سکائی دے گی۔ مریض یا مریضہ اس بینک
شیر و دیگر طرح کی مرغیوں کو سمجھانے کے ہمیں انشار اللہ کچھ نہ ہوگا۔
(۱۴) اب سید شیشی خالی منہ والی مریض کو دیکھ کر کہتا ہے۔ اسے مریضی تو
شکل ہے اسے کوہِ شیشی میں آجائے۔ چو نہ مریضی دیکھتے رہیں گے جب شیشی
میں آجائے تو کا کوک سے منہ نہ کر دینا ہے۔

احتیاط یہ کہیں بھی مریض پر کوئی طرح کا سایہ تنگ کرنا ہے یا کوئی جنات
سوار رہتا ہے لہذا مریض کو شیر و بھالو، خوزناک، شکاری، سانپ، دھیر، وغیرہ
کوئی نظر آئے ہیں سب کو قید کرنے کیلئے ایک شیشی رکھنی ہوگی پھر اس شیشی
کو گہرا گڑھا کھود کر دفن کر دینا ہے۔

دوسرا تجربہ شدہ عمل اگر سائل یا عامل یہ چاہتے ہوں کہ آنکھ بند
کریں اور سلسلے بھانگے ہوں؟

نہل یا کسی چیز کو دیکھ لیں تو مسلسل چالیس روز تک اس عمل کو اس
ترکیب سے کریں۔

طرزِ عمل غار کی پابندی ضروری ہے۔

(ب) بعد نماز تکبیر اپنی آنکھیں رہیں اور پھر کسی گفتگو کے
سورہ الم تر کیف پوری۔ ۱۴ چودہ بار پڑھ لاکر یہ سلسلہ مسلسل چالیس روز
تک چلے گا۔ اگر ایک روز بھی ناخوش ہوگا تو چھپے سے مشورہ کریں۔

عمل نمبر ۳ اگر دوشخص میں عداوت ہو یا دشمنی دوستی میں بدلتا
چاہتے ہوں یا زہن و شوم میں اختلاف رہتا ہو لیکن ہاں
تخت کے لئے سورہ المائدہ۔۔۔۔۔۔ والفتا میں تک اور بار پڑھ کر شیشی
پر کھادیں بہت زود اثر ہے۔

عمل نمبر ۴ اگر سید مریض کا علاج کسی دوائے فائدہ نہیں ہو رہا ہے
تو پہلی کانگیا رہ عدد پتہ لاکر مریض کے سر پر رکھیں اور

قل یا ایہا الکافرون۔ قل ہوا اللہ۔ قل اھو یرائنا اس۔ قل اھو یرب الحق
یعنی چاروں قل۔ ایک ایک دفعہ پڑھ کر پتہ پچھونک دیں۔ اور سب سے
پہلے ہمارا ملا دیں۔ یہ ترکیب مسلسل گیارہ دنوں کو کریں۔ انشار اللہ تعالیٰ
ت آجائے گی۔

ان کان اور شیطان کی کشمکش



حضرت آدمؑ کی نفس مبارک کے پاس دو حقباتوں کو چھوڑ کر اپنے ٹھکانے کی طرف چلے گئے۔ اس وقت حوا زین اپنے باجے ساتھیوں میرا اور سوسا درسم اور کبیر کے ساتھ کوستان فز برانزل ہوا میرا بیس دروازہ اپنے اپنے ساتھی ورم کو کھمبہ یا کرماد فاقیل اور اس کے قبیلے کو پلاڈا در میرا نام بکیر فاقیل کو سیرا بیس دینا دلائے قبیلے کے لوگوں کو لے کر جھانکا ہوا میری طرف آگے درم کچے کبیر نظروں سے اوجھل ہو گیا پھر بادہ دیر گردی تھی کہ فاقیل اپنے قبیلے کے سردار ورم کو بکیر اس چٹان کے سامنے آگڑا ہوا جس چٹان کے اوپر حوا زین اپنے ساتھیوں کے ساتھ آقا کا شہر تھا۔ آلی فاقیل کو قاطب کہتے ہوئے حوا زین نے پہلے اپنے باجوں ساتھیوں کے ناموں کا فارڈ کرایا پھر اس سے بلند آواز میں فاقیل کے قبیلے کو قاطب کہے کہ اپنے ان باجوں ساتھیوں سے مشعل تقیسی بنانے ہوئے کہا۔

آے آلی فاقیل اس میرے ساتھیوں سے جو میرے پاس کے اختیار میں ہیں اکا در بار ہے جس میں لوگ بلے دلا رکھتے ہیں اور گریبان چھاوتے ہیں منہ بولا ہے اسے جس اور باجیت کے کوئے جگاتے ہیں میرے دوسرے ساتھی کا نام اور ہے یہ لوگوں کو جی پر کسانا ہے اور اُسے ان پر اچھا اور بد بندہ کر کے دکھانا ہے میرے میرے میرے ساتھی کا نام سوط ہے یہ کذب اور دروغ پر اسوے پہلے گی کان لگا کر تیس اس طرح جاب میرے ساتھ اس فاقیل کی شکل میں ہے۔ ایسی ہی شکل میں یہ انسانوں سے ملنے اور آپس میں نادر ہر کرنے کی جھڑپیں کرنا ہوتا ہے میرے جوئے ساتھی کا نام درم ہے یہ آدمی کے ساتھ آس کے گھر میں داخل ہوتا ہے اور گھر والوں کے جب کہ دکھانا ہے اور اُسے ان پر غلبہ کیا کرتا ہے۔ میرا باجوں ساتھی کر کنو ہے یہ بارادروں کا مختار ہے۔ بارادروں میں اگر یہ قسم قسم کی عی اور مرد باجی کے کھنڈے کاٹتا ہے۔ اے آلی فاقیل! میں تم سے کہنے یا ہوں کہ فاقیل فیشٹ کے پاس آدمی کی نفس کی صورت میں ایک ایسی چیز ہے جس

حضرت آدمؑ کی نفس مبارک کوستان فز فاقیل بڑی تھی حضرت آدمؑ علیہ السلام کے بیٹے شیث اور ان کے اولاد و عاتر انداز میں ہاتھ اٹھائے لائش کے اور گرھٹے تھے کوستان فز جنوبی ہندوستان کے سرسبز ترین پہاڑوں میں ہے جب حضرت آدمؑ کو جنت سے نکالا گیا تو اس پہاڑ پر ان کا نزول ہوا تھا کوستان فز کے ایک طرف حضرت شیثؑ اپنے قبیلے کے ساتھ تھے جب کہ جلی فاقیل دوسری طرف ان کا بڑا بھائی فاقیل اپنے قبیلے کے ساتھ پڑاؤ کیے ہوئے تھا یہ حضرت آدمؑ کا دبی بیٹا تھا جس نے اپنے بھوئے بھائی فاقیل کو قتل کر دیا تھا۔

اس وقت سورج غروب ہو رہا تھا جنوب میں آدمؑ کا ٹھیل اور آدمؑ کے چوٹے کے پہاڑوں کا سلسلہ صاف دکھائی دے رہا تھا ہر شے ڈوبے سورج کی آخری جھلک دیکھ رہی تھی پھر کوستان فز کے طویل سلسلے پر شام کی سیاہی غالب آنے لگی جاڑے کی لمبی شعلہ رات دھیرے دھیرے اترنے لگی پھر تیزی سے اپنے ٹھکانوں کی جانب چل رہی تھی اور تیز سر ہواؤں میں چوں سے بے نیاز چروں کی شائیں تیزی طرح چل رہی تھیں بارگاہ فریست میں غلوں کا نزول ہوئے تھا آفخ کے در پہ لال لوگوں کو کرمقیدی میں ڈھلنے لگے رات مسنان کر جنوبی کیفیت اختیار کرنے لگی اور سارے ٹھکانا کر آدمؑ کے دونوں بیٹوں کے نیلوں کو دیکھ کر سکرانے لگے تھے شیث آدمؑ کی نفس مبارک کے پاس دو کڑیل ساتھیوں کو چھوڑ کر اپنے قبیلے کے درگروں کے ساتھ اپنے بڑاؤ کی طرف ہانچے تھے شیث علیہ السلام اور فاقیل کے فاقیل کا قیام کوستان فز فاقیل اور پاڈی کچھاؤں میں تھا یہاں دونوں فاقیل کا قیام چونکہ فارسی تھا اس لئے انہوں نے اپنے لئے گھر تیار کیئے تھے۔

یہ عمارت اولوں کے دربان سمندر میں رہت اور دھڑکے چمٹے چھوٹے ٹیلوں کی ایک لمبی غار و رات ہے کہ حضرت آدمؑ جب جنت سے نکلے تو آدمی اپنے سمندر و درگاہ کی طرف چلے گئے اس لئے ان کے ہمراہ ان کی کئی تھیں۔ یہ آگاہی خود ہے میرا میں یہ معلومات ان سے اس کی کہ اگر اس لئے کہ کوستان فز کے قاتل ملنے کی کوشش کریں تو ان کا پس پاؤں سے ہوتی تھی اس کوستان فز کے پاس پانی کی گہرائی بارہ سے بارہ ہے (اساتیکو میرا با آف اسلام)

یہ جب تک علی اس میں واقع ٹیلو سے بیس میں جنوب مشرق کی طرف ایک چھاڈی ہے جس کے بلند اور صاف ہے اس جگہ پر ایک باجے فاقیل مارا جاتا اور دروغ چھوڑا اس فاقیل پاؤں کا نشان ہے۔ عبادت ہے کہ حضرت آدمؑ علیہ السلام کی نفس ہے

گردو گھومتے ہیں۔ اس کی تنظیم کرتے ہیں اور اس کی وجہ سے وہ اپنے اندر حرکت محسوس کرتے ہیں اور تھارے پاس کچھ نہیں ہے۔

”اسے عوازیل یا قابیل آگے بٹھا اور عوازیل کے نزدیک ہوتے ہوئے بولا۔ تو کہ میرا نام دوست، مہربان اور دلگشا رہے۔ تو نے مجھے اپنے بھائی بائیل پر غلبہ پانے کو کہا، اس میں تھارے مشورے پر عمل کیا اور کامیاب رہا۔ میں سمجھتا ہوں جو کچھ تم اب کہو گے وہ میں ہماری بہتری کی خاطر ہی کہتا ہوں کیا کہنا چاہتے ہو؟“

مسند قابیل آدم کی نشاں اٹھا کر اپنے پیٹ پر لے آؤ اور جی سیٹ لگا کر اس ہم سے نکال دو کہ صرف وہی آدم کے اصل اور صحیح وارث ہیں اس طرح جی سیٹ لگاؤ تلو اور بڑی جیٹ تم لوگوں پر کوئی غلبہ نہ رہے گا۔

”اسے عوازیل کو کہہ کر کہیں ہے؟“ قابیل نے پوچھا۔ میرے قبیلے میں سے کون ہے جو میرے باپ آدم کی نشاں اٹھا کر لائے گا کیوں کہ کشش پوری سیٹ کے درو خواہوں کا پہرہ ہے۔ ان درو خواہوں میں سے ایک کا نام یوناف اور دوسرے کا نام جرو جی ہے۔ ان دونوں میں سے جو یوناف ہے وہ خوش جان و صفت کی طرح بھابھ اور کوسستانی پتھروں کی طرح مضبوط اور کڑا ہے۔ وہ ایسا طاقتور ہے کہ چٹاؤں اٹھا کر رکھ دے۔ وہ جی سیٹ کی راقوں کا تار اور استغریٰ شمعیت میں خود کار و قی و قارا ہے۔ اس قدر زوردار ہے کہ اگر اس کی پس میں ہر جوڑ میں کا کر نہ پڑے گا کہ اسے ملے ساتھ بھاڑ کر رکھ دے۔ جی سیٹ لٹے اپنا آخری اور مضبوط چراغ بجھتے ہیں۔

وہ ایسا چمکانے والا ہے جو اس قدر آسانی پر ہر نقد پر کا کوس نہ بدل دے۔ سیٹ اس کے مار سے تھکے اور خاص کر اس کا بیٹا اوش یوناف سے محبت کرتے ہیں۔ اور اپنے لئے آتے ایک تھکی مٹا جاتے ہیں۔ اور دوسرا جس کا نام جرو جی ہے وہ بڑا فائدہ سے کسبہ بگناہ وہ بھی ایسا طاقتور ہے کہ پہاڑ اٹھ کر رکھ دے۔ جی سیٹ اس سے بھی محبت کرتے ہیں۔ اسے عوازیل کو کہیں میرے باپ آدم کی نشاں اس غار سے نکال کر میرے پاس لائے گا۔ جب کہ کشش کے آس پاس ہی جی سیٹ پڑاؤ کے ہوتے ہیں تو عوازیل میرے پاس میرے قبیلے میں یوناف میری ایک طاقتور درو خواہ ہے اس کا نام مار سب ہے۔ لیکن وہ ان دونوں میں سے ہے اور تھارے کے اندر میرا درجہ ہے۔

”اسے قابیل اٹھا کر میرے قبیلے میں کوئی اور ایسا نہیں جو یوناف کا مقابلہ کرے۔“ ”جیسے تو نہیں؟“ قابیل نے پوچھا۔ ”میرے قبیلے میں ایک اور طاقتور اور گستاخوں پران بھی ہے۔ اس کا نام ملا ہے لیکن اسے ابھی آزمایا نہیں گیا۔ کیا خبر وہ یوناف سے چٹ ہوتا ہے یا اسے غلبہ کر لے گا۔ کیا ایسا ممکن نہیں کہ مار کے حصہ ہونے کا اشتہار کیا جائے اور جب وہ اچھا ہو جائے تو اسے اور ملائی کو بھیجا جائے کہ وہ دونوں کسی جیلے سے کام لیں۔ لیکن یوناف اور جرو جی پر غالب رہیں۔ اور کہ ہمسٹان تو نہ کہ اس غار سے میرے باپ آدم کی نشاں اٹھا کر میرے پاس میرے قبیلے میں لے آئیں۔ مگر مارب اور ملائی بھائی ہیں اور دونوں میں اس کا کام کیا کرنا کر گزرے گی۔“

”ابن گرگز نہیں؟“ عوازیل نے بے لطیفی اور اشتعال کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔ ”میرا ایک ساتھی عمووی وریٹیل جی سیٹ میں سے ہرگز آیا ہے۔ وہ شاید کل تک آدم کی کشش کو دفن کر دیں گے۔ اسے قابیل! جو کچھ کہنا ہے آج کی رات ہی کہیں جب اہل سیٹ آدم کی کشش کو زمین میں دفن کر دیں گے تو پھر تھاری کوئی حقداری اور دغا خندہ رہے گی۔“ قابیل ترچھکاتے ہوئے کہہ سونے لگا تھا۔ عوازیل نے اسے غائب کرنے کو کہنے کہا۔ ”اسے قابیل! اوتلوں نہ ہو متکرس۔ بڑا کیا تھارے قبیلے میں کوئی ایسی لڑکی نہیں جو اپنی خویشت پر ہو؟“

قابیل نے چونک جانے کا اظہار نہیں اپنا سمجھا ہوا سر اٹھانے کو نہ کہا۔ ”اسے عوازیل! میرے قبیلے میں ایک ایسی خوبصورت لڑکی ہے جس کا کوئی نالہ کوئی مثال نہیں میرے اور سیٹ دونوں کے قبیلوں میں کوئی لڑکی بھی ایسی حسین نہیں ہے۔ اس کا نام جو ما ہے اور وہ میری ایک خوشامی لڑکی ہے۔ اسے عوازیل! میرا کس مشورے اور دسکر وستی ہے وہ عوازیل! میں کنگارستانی نہیں ہے۔ وہ میرے پورے قبیلے کے دونوں کی دھڑکن ہے اور ہر کوئی اس سے شادی کر نہ سکتا ہے۔ لیکن اسے عوازیل! وہ ستاروں کا خوش اور بہاروں کا خوش، جو ما ہر دوں سے انتہائی محبت کرتی ہے۔ خانی ایش و سمنے اس کی جہت، شومرا اور اس کے خیرین و دیناریں بھری ہیں ایک روز اسے انتہائی مغرت، دوسرے صرف اپنی ذات سے وقت؟

”کیا اس کے علاوہ بھی کوئی اور ایسی لڑکی ہے؟“ عوازیل نے قابیل کی بات کاتے ہوئے پوچھا۔

”بالکل تو نہیں! اس کا نام نیٹیل ہے، میرے پوتے کی بیٹی ہے جس کی نیٹیل اور جو سالیکہ جی بی بی ہیں۔ لیکن حسن و خوبصورتی میں جو ما کو فضیلت حاصل ہے لیکن عقل و نیٹیل، جو ما کا ایک طرف ہے۔ جہاں جو ما انتہائی خوبصورت، سادہ، خاموش طبع اور مردوں سے نفرت کرنے والی ہے۔ وہاں نیٹیل خوبصورت ہونے کے ساتھ ساتھ پرے دور جی کی خوش طبع مردوں کی طرف سلطان دیکھنے والی اور کھیل و مٹی جہت کی لڑکی ہے۔ یہ مارب اور ملائی دونوں کی ہیں۔ مارب اور ملائی دونوں سے بگڑے ہیں۔ جب کہ حسین جو ما ان تینوں کی پھیر بھی زاد ہے۔ ماس مارب مارب نہ ہونا وہ جی سیٹ کے یوناف کا خوب مقابلہ کرنا۔ آخری جھلاوا کرتے ہوئے قابیل کے چہرے پر محبت اور نگرندگی کے ساتھ میل گئے۔

”سو قابیل! عوازیل نے اسے تسلی دے کر کہا۔ تم مارب کے بھائی ملائی کو اس نادر کی طرف رعبہ کر دو جس میں آدم کی نشاں ہے۔ جہاں کے ساتھ تم جو ما اور نیٹیل کو بھی روانہ کر دو۔ وہاں جا کر ملائی یوناف کو مقابلے کی دعوت دے۔ جب وہ مقابلے کیلئے تیار ہو تو نیٹیل جرو جی کے ساتھ جا بیٹھے اور اسے باؤں میں لگا کر اپنے حسن اور اپنی خوبصورتی کا ہرگز دے کر اسے یوناف کی طرف ناخال کر دے۔ میں جو ما کا یہ کام چکا کر دے اپنے آپ کا اپنے ناز و انداز کو خوب واضح کر کے یوناف کے سامنے ہے۔

کے گا اور دم روں میں سے چھٹی بود کا سخت ہوگا۔ آگ اس کی قربانی کو کھلے گی
 باہل اور قابل روں اس فیصلے پر فرماں دے گئے جو کہ باہل ایک جرمِ اہل تھا اس
 لئے وہ قربانی کیلئے ایک بہترین ذریعہ بن گیا۔ بائیس اور دو دھبے ساتھ تھے۔ قابلِ شہادت
 خدا، چنانچہ رات کی پہنچتی پیداوار کے ساتھ دووں بھائی کو وہ فرجِ چڑھے گئے۔ آدم
 بھی اُن کے ساتھ تھے۔ وہاں قربانی کا سامان رکھا گیا اور حضرت آدم سے خدا سے
 دعا کی۔ اس موقع پر نازل ہونے والے دل میں کہا قربانی قبول ہوئے ہو گئے پرواہ نہیں۔
 میری بہن بود کی شادی میرے ساتھ ہی ہوگی۔ باہل کے ساتھ نہیں پس آسمان سے
 آگ کھری اور باہل کی قربانی کھا گئی، قابل کی قربانی دھری رہ گئی اس کی نیت خالص
 تھی۔ آخر باہل کی شادی ہوئے اور وہ قابل کی شادی اطمینان سے ہو گئی۔ اس بنا پر
 قابل باہل سے نفرت کرنے لگا اور ایک روز جب کہ وہ اپنا دروازہ پر ہاتھ پڑھا، قابل
 نے اسے قتل کر دیا۔ درخوش کے اوسے وہ باہل کی لاش اپنے کندھوں پر اٹھائے
 اٹھائے پھر تار مارا۔ اور نام پڑا کہ اس نے اپنے بھائی کو قتل کر دیا۔ اس خفا سے دو گن
 بیسے۔ ایک سے دوسرے کو مارا اور چڑھے سے گڑھا کھوکھرا سے دھن کر کے لگا۔

قابل نے میری دیکھا قتل کر کے ہوتے اس کے باپ نے حیف میں ایسا
 کہا کہ تیرا بھائی اسے مہیا بھی نہیں کر دے گا اور چھاپا ہے، میں بھی اپنے
 بھائی کی لاش چھاپا کر پھر اسے گڑھا کھوکھرا میں پھینک دوں گا۔ اس کے بعد آدم
 اور اُس کے باپ شیث اور اس کی بہن خورا پیدا ہوئے ہیں۔ یہ آدم میرے چاروں
 تہاد سے خفا بنا کر کی داغ بھری داستان۔ ایک ایک آدم اپنے چالیس ہزار اور چھتر
 گر گئے۔ میرے قبل اس نے بیعت کر دی تھی کہ اگر اوست کی سناکت ادا نہ ہوگی
 تو جو سے پلے اور اس نے نہ سمجھا اس وجہ سے بھی کہ وہ قابل میں زنا ساری شادی
 اور فرزند پرانہ کر چکا ہے۔ جبکہ میں چاہتا ہوں۔ اور وہی قابل کی آپس میں شادی
 ہوں اور سب مل کر گناہوں میں غوث ہو کر میرا برا بھلا آٹھائیں۔ تاکہ میرا شہرے کیلئے
 وہ میرا ہو کہ میں نہیں ہر اس کے جنوں کو ان کی اصل مراد سے بھٹکاؤں گا۔

عزیز! اپنے بچوں کا سچا سچا کہو کہ بوسا، مادہ، بھٹا اور طریقہ کے ساتھ
 جیل و قید کی ہراس جگہ پہنچ گیا تھا ان خفا کے خور باہل اور قابل نے اپنے اپنے
 فرغانوں میں کئی کئی سال چاک بولنے والے ذرا لی رنگ کیا اور اس طرف دیکھنے کا
 بھری شیث رہے تھے پھر اسے آدھ پھرتے ہوئے اور چونک جانے کے انما زمین
 پر کہا: آدمی شیث کی طرف دیکھو، اُن کی پھر پڑاؤں کے آگے ہے۔ شاید وہ شیث کے لئے خدا
 کا کوئی عہد نامہ لگا رہا ہو کہ وہ آدم کی لاش دھن کر کے کا سامان کر کے لگے ہوں۔

یہاں پہنچ کر پھر کہہ دیتے کہ آدم کی لاش کا گشت کیا اور ان کی کھانوں سے
 اپنے اور قابل کے پاس جانے۔ رطقت اس سے میری صورت پر کھڑے ہوئے۔ یہی تھا ادراسی
 کہ وہ یہاں پہنچ کر اُٹھا۔ رطقت اس سے میری صورت پر کھڑے ہوئے۔ یہی تھا ادراسی
 اس کے گرد رطقت کے ہر طرف سے آگے ہے۔ باقی جہانوں کے سلسلے کے ساتھ دیکھ کر
 کہ اس سے بہت دیکھنا تھا۔ اُن کی پھر پڑاؤں میں تھا۔ رطقت اُن سے، اے میری صورت پر کھڑے ہوئے
 صورت میں اُن کی پھر پڑاؤں میں تھا۔ رطقت اُن سے، اے میری صورت پر کھڑے ہوئے

پھر عزیز! نے اپنے سامنے ہر طرف دیکھتے ہوئے کہا: تم شیث میں ہمارا دراصل مگر
 آدم کی پھر پڑاؤں میں تھا۔ رطقت اُن سے، اے میری صورت پر کھڑے ہوئے۔ یہی تھا ادراسی

عزیز! نے مادہ، بوسا اور نہایت قابل فرج پر اس جگہ لگا رہا تھا باہل کی قربانی
 قبول ہوئی تھی ان جنوں کو یہ خوش کہ اس نے ان کے کاموت پر لگا ہوتے حاصل
 کر لیا تھا۔ کافی دیر تک وہ جنوں بے ہوش پڑے رہے۔ اس دوران میں عزیز نے فرج پر
 کو مصوری اور تفریحی اہل سکھا دیہہ پر طر اس کو غائب کرتے ہوئے بلا کر دیکھ
 طر اس میں سے اپنے قتل سے جبے ایک بہترین سنگ تراش اور مصور بنا دیا ہے۔ اور
 دیکھا کہ ایک میرے تہاد سے ادراسی کے ساتھ ہونے کے علاوہ باہل اور قابل نے نہیں
 مادہ، بوسا اور نہایت قابل بے ہوش پڑے ہیں۔ میری بات فور سے۔ دیکھا میں جا کر
 اپنے پیٹیلے کی قابل کے لئے ایک بہت خوش۔ تاکہ وہ اس کا طواف کریں۔ غصے کے بجائے
 اس سے اپنی ماحولت طلب کریں۔ اور اس سے ملنے کے اس دے۔ کہ جو ماحولت میں کہیں
 نہیں پھر سارے پا کر دل لگا۔ اور میرے ہندوں کو میری طرف جانی پڑاؤں کی طرف کھڑا۔
 "اے عزیز!، طر اس نے طر اس اور اس کی قدر پریشان ہوئے ہوئے کہہ
 "میں تیرا غلہ کر گناہوں کو کہتے ہو میرا اصل ایک کہہ رہے تھے قابل میں پانچ شخص اور
 سوار، شوش، بھٹا اور اس کے ایک اور ہر ہر کہہ رہے تھے کہ وہ ضرور میرے کام میں کام
 ہونے لگے۔ وہ دیکھ کر میرے حال سے متحیر ہوئے اور صرف ایک خدا کی پرستش اور عبادت
 پر زور دے رہے ہیں۔ میں قابل کے دگر فرج کی طرف دیکھ رہا ہوں۔ اور ان کا خدا اور فرج کی
 میں طر اس میں ہوتے بلکہ لوگوں کو اس سے بچنے کی تلقین کرتے ہیں۔ اے عزیز! اگر
 میرے تے لاش کر گناہوں کو صرف دیکھ کر اس کی عبادت کرو اور اس سے اپنی ماحولت
 طلب کرنا۔ یہاں میرے خلاف پڑاؤں میں ہے۔ اور بہت بہتر کے خلاف پھر رادار
 اٹھا کر لگے۔ اور اس میں ان کی دھرتی سے جو میرے حق میں ضرور سامان ہوگا۔ دیکھ عزیز! یہ
 میں قابل کے سر پر ان پانچوں کا خرم اور ان کی قوت کے تابع۔ جب میرا ان سے کھانا
 ہوگا تو میں قابل کا ہر دوسری نسبت ان کی عزت اور طرف داری کو گناہ اور پھر
 میں قابل کی گردی گئی۔ یہاں پہنچے۔ کھان پر کر رہے ہیں۔

اُسے طر اس، قربانی کی ناشی سداور ہم انسان ہے۔۔۔ عزیز! نے سکون
 اور صبر کا اظہار کرتے ہوئے کہا: تو نے عزیز! اور میری ساری کھانوں کے دوشواروں
 کا عمل خاص کر لیا ہے۔ دیکھنا ہے۔ اہل باہل اور باہل پانچوں کو قتل کر دے۔ پہلے اُن
 پانچوں کو ایک دگر گناہ کریں۔ تاکہ پانچوں ایک ہی وقت میں ایک ہی جگہ سے جائیں۔
 پھر قربانی قابل کے لئے ان پانچوں کے ساتھ میرا بھی کھانا قابل کی میری قوت اور صبر

یہاں پہنچ کر پھر کہہ دیتے کہ آدم کی لاش کا گشت کیا اور ان کی کھانوں سے
 اپنے اور قابل کے پاس جانے۔ رطقت اس سے میری صورت پر کھڑے ہوئے۔ یہی تھا ادراسی
 کہ وہ یہاں پہنچ کر اُٹھا۔ رطقت اس سے میری صورت پر کھڑے ہوئے۔ یہی تھا ادراسی
 اس کے گرد رطقت کے ہر طرف سے آگے ہے۔ باقی جہانوں کے سلسلے کے ساتھ دیکھ کر
 کہ اس سے بہت دیکھنا تھا۔ اُن کی پھر پڑاؤں میں تھا۔ رطقت اُن سے، اے میری صورت پر کھڑے ہوئے
 صورت میں اُن کی پھر پڑاؤں میں تھا۔ رطقت اُن سے، اے میری صورت پر کھڑے ہوئے

کر رہا اور جب قابل نے اپنے قتل کے ان کا سامحہ اور تک اسراف کو کھنکھایا تو
نظر اڑ کر سب سے ان کے ایک چٹان پر کھڑا ہوا اور بتی قابل کو مخاطب کرتے ہوئے بولا۔
اسے ہی قابل! افراتفری نے مجھے ایک مل سکھا یا ہے۔ اس طرح میں اس رخسارے پر
تک انسان درہ، سوانہ، صوف، بھوت، اہوق اور مسکروندہ کو نہیں کر سکتا۔ تاہم ایک ایسا
مل ضرور کر سکتا ہوں کہ تم ان پاؤں کو ہر وقت اپنے سامنے دیکھو، ان کے سامنے اپنی
خندیں اور عبادتیں کر دو۔ میں نہیں یقین دلاتا ہوں کہ وہ تمہاری گفتگو مستند ہے۔
اور تمہاری عبادت کو قبول کر لیں گے۔ پھر پڑاؤں سے کوہستان فوجی چالوں کو تمہارا کر
دہ سوانہ، صوف، بھوت اور مسکرے کھت بنائے اور بتی قابل کو ان کی ہر پیش کرے گی
خریب دی اس طرح ہی آدمی بت پرستی کی ابتدا پائی اور لوگوں نے طریش سے لگائی
بیکہ کو خدا بننے سے تیرے خزانے شردہ کر دیے۔

خزانے کے علاوہ خدا کے تحت، بھیک ایک اہمائی خوبصورت اور ایک شکیل
میں بتی شیفٹ میں گئی اور ان کے سروں کے سامنے اس نے بتی قابل کی لڑکیوں کے
شیں اور خوبصورتی کی تعریف کا اعلان کیا۔ سرجانو کو وہ بتی قابل میں لے آئی۔
تہوں نے بتی قابل کی لڑکیوں سے شادیاں کر لیں۔ اسی طرح برساتی اپنے شیں اور
خوبصورتی کا حاکم سے بتی شیفٹ کے سوار جہازوں کو بتی قابل میں لے آئی اور جہازوں
نے وہیں شادیاں کر لیں۔ اس طرح بتی شیفٹ اور بتی قابل آپس میں غلط فہمی کے
وقت گزرنا رہا۔ ان کی تعداد بڑھتی گئی تھی اور بتی شیفٹ اور بتی قابل کوہستان و
کے خاندانوں اور آبادیوں سے مل کر مہینے کی سرزمین پر آباد ہو گئے۔ رایت سرزمین
وہاں کا قہم نام اور بتی قابل پر آباد کر دیا گیا تھا۔ اس دوران میں حضرت اور بتی قابل
میں پیدا ہو چکے تھے۔ اور انہوں نے حضرت شیفٹ سے نظیر حاصل کرنا شروع کر رکھی تھی۔
اسی طرح کے دوران قابل کے ایک بیٹے نے قابل کو تفریق کرنا شروع کر دیا۔ جس کی
سبب سب کی طرف جانے کے بعد بتی شیفٹ نے حضرت آدم کی شیں کو تسلیم کیا اور بتی قابل
کی شیں کو دشمنی کے خلاف میں جیل کا سینٹر پر لیں کر دیا تھا۔

ایک روز برفان اور اس کا ٹھہرنا کا شافی اور درست جہازوں کے خلاف
کے کارے ہاں شہر سے اپنا ایک چٹان پر بیٹھے تھے اور نیچے والی شیں ان دونوں کا
روپہ اور ہوا تھا کہ صرف نے برفان کی طرف دیکھتے ہوئے کہا: برفان! میرے بھائی،
میرے دوست، میرے محسن کا سامنے ہے کہ میں اور تم غریب قواکیم جیسے ہمیں ہمیں
کیوں بڑھا کر لیا ہوں اور دو ایسے کا دیبا انجان، ناہمہ اور دوزخ ہے۔ آخر کیا
بندہ کو قویسے کا دیبا ہی تو نہ ملے طاقت و دروست زور ہے جب کہ تیری طرف سے
سب کی سامنے ہوئے ہو گئے ہیں۔

میرے دوست! برفان مسکراتے ہوئے بولا: تو دیکھتا ہے، میں تیرے پاس
کھا چیتا ہوں۔ مجھے کچھ خبر نہیں کہ میں کیوں اور کیسے دیے کا دیبا ہی ہوں۔ دیکھ دو پیر

میری بہن برفان کے سلسلے میں ایک میں غلط نہیں کا حصار خلدہ ہے گئی گنا زیادہ
خون کا ناگ ہے ایک بچے کی طرح اس نے مجھے خنداں میں اچھالا۔ اور دیا کے کنارے
کا بہت ہی اس نے مجھے دیکھ کر رکھ دیا۔ اگر میں اپنی فوجی فوج کو استعمال کر کے اور
اس سے جان بچا کر کھانگہ کے قہم قہم ایک نا قابل برداشت خراب اور اذیت
میں مبتلا کر دیتا۔ وہ بلیوں کے گھیرے اٹھنا ہی فوجوں اور زورہ بر اندام فوجیوں کی طرح
کچھ بردار ہوا۔ اس کی فوج میں ایک برفان اس کے حرم میں اور دونوں کے ایک حوطہ
تھی۔ اس کی تک میں شہاب کا قہم کی سی تیزی اور اس کی گرفت میں شردہ رہتی تھی۔
اس نے کھوں کے اندر اپنی برفان اور زورہ کا زور سے کچھ پر اٹھنا کھنی طاری کر کے رکھ دی۔
بندے اس کی بلیوں میں ایسا پتھر اور جیسے پر ایسا فشر اور کرب دیکھتے ہوئے
آگاہی قوت سے چاہے فوجیوں کی طرف کر کے دے۔ کاش میں اس پر غماز کیا کرتا؟
تو بس نے دونوں بہن بھائی کی گفتگو کے درمیان ابھی تک کہ دیکھا تھا۔ بیٹہ
نے پھر یاد کیا تھا اس بندہ نے بڑے کہا: اے میرے بھائی! تم نے اپنی پوشیدہ
فوجوں سے کام لیا ہوتا۔ فوجوں کے اندر برفان کو موت کے گھاٹ اتار دیا ہوتا۔ اگر تم
ایسا نہیں کرنا چاہتے تو میں خود اس کی طرف جاتی ہوں اور اپنی کھنی فوجوں سے اس کی
حالت ایسی کر دوں گی جس طرح فوجیوں کے اندر شک ہے اور دشمن کا شک
اڑے گی۔

بھیک بات پر اس کے جیسے بڑے کھنی کا تاثر پھیل گیا۔ اگر تم نے ایسا کیا تو
کھنکھانہ گم میری بہن ہی نہیں ہوا اور میں اپنی فوجوں کو تمہارے خلاف استعمال کرنا
نہم جو سب سے کئی بھی اے نقصان پہنچا ہے۔ میں اے اپنی فوجوں سے زبردستی
ہوئے دیکھنا چاہتا ہوں۔ اس کے لئے انتظار کروں گا۔ جواہر مانتظار کروں گا۔
ہی ہوں۔ ہر جب وہ بڑھا تھا۔ بھانے گا اس کے قوی اور اعضا و جوارح کو زور بھگتا
اور تک ایسے کا دیبا جو ان ہی رہوں گا۔ پھر میں اس پر داد دوں گا۔ اس سے اپنا
خاندان کاؤں گا۔ اور ہمارا کراس ہے میں اپنے بھائی کا بندہ لوں گا۔ وہ مجھے ہے۔
مار جب غماش ہوا تو بس نے اپنے حالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: سہ
بہ وہ بڑھا ہو گیا تو سہ سے اپنے بھائی کا بندہ لیا۔ تو کیا۔ شاید اس وقت
تک اس کا بڑھتا ہوا تھا۔ بھائی کا نام اور اس کے گھر کے واقعات تک کو فوجوں
کے کے لئے کی فشر کچھ ہو۔ پھر تم نے اُسے اور بھی دیا تو اس کا سہرا ہوا۔ بتی قابل میں
سب کے طاقت ور اور شجاع جان نے چاہے برفان کو برفان نے نہیں آسانی کے ساتھ اتار کر دیا
ہے تو اس کا مطلب ہے۔ برفان اس وقت بتی قابل اور بتی شیفٹ دونوں کا طاقت ور
انسان ہے۔

پاں تمہارا گناہ درست ہے۔ ماد بے اس حقیقت کو تسلیم کرتے ہوئے کہا۔
بھائی! میں ذات سے مقابلہ کرنا ناسک ہے۔ بھائی کی دیر تک وہ پاں چپ کھڑے ہے پھر
دہ نیلے کی طرف پٹ گئے۔

ایک روز طریش نے قاری سے کام لیا کہ وہ سوانہ، بھوت، اہوق اور مسکروندہ

نے ہوا نازک طرہ و طبعیت و شام بعد شمس کے شمال میں بتی قابل کے ہاں کرنا رہا۔ بتی قابل
ہے جو جھٹل ہاں کے نام سے مشہور ہے۔ اس کے مشرق میں ماسکروندہ اور مسکروندہ اور مسکروندہ
ان مانتظار کے طور پر لکھتے ہیں۔

کون ہو کیوں میری مدد پر آمادہ ہو اور تم مجھے نظر کیوں نہیں آتی ہو؟

فی الوقت تمہاری جان کو ان تینوں سے خطرہ ہے۔ یہ بھول جاؤ کہ میں کون ہوں۔ اور سنو! عارب، یوسا اور نمیطہ کے ناسوت پر عزازیل نے لاہوت کا عمل کر کے انہیں پراسرار اور ہولناک قوتوں کا مالک بنا دیا ہے۔ تم فکر مند نہ ہو۔ تم بھی ان تینوں کے سامنے بے بس لاچار اور ہستے نہیں ہو۔ جس رات عزازیل نے ان تینوں پر یہ عمل کیا تھا۔ اسی رات حالت نیند میں بائبل کی نیک دل روح نے تم پر بھی یہ عمل کر دیا تھا اب تم بھی پراسرار اور ہولناک قوتوں کے مالک ہو۔ اور جس طرح عارب، یوسا اور نمیطہ ایک مقررہ مدت تک جوان اور زندہ رہیں گے ایسے ہی تم بھی جوان اور پُر قوت رہو گے۔ تمہارے یہ زندہ اور جوان رہنے کی قوت ہزاروں برس پر بھی محیط ہو سکتی ہے پھر ان تینوں کی طرح تمہیں بھی ایک روز موت آئے گی۔ کیوں کہ انسان فانی ہے اور اس کے خمیر میں فنا بھری گئی ہے۔

”میری موت اور میرا خاتمہ کس کے ہاتھوں ہو گا۔۔۔؟“ یوناف نے کچھ سوچتے ہوئے پوچھا۔

”تمہارا خاتمہ کسی بہت بڑی شخصیت کی دہ سے ہو گا۔“

”کیا وہ شخصیت مجھ سے بھی زیادہ طاقت ور ہوگی۔؟“ یوناف نے تجسس سے پوچھا۔
”تم فی الوقت ان باتوں کو چھوڑ دو۔“ نسوانی آواز نے اُسے تسلی دیتے ہوئے کہا۔ ”اور سنو! جو قوتیں تمہیں ملی ہیں انہیں نیکی اور بھلائی کے فروغ کیلئے استعمال کرنا اور اپنا دفاع کرتے رہنا۔ اور اُسے بدی کی قوتوں کے خلاف استعمال کرنا۔ پھر نسوانی آواز بڑی تیزی کے ساتھ یوناف کو اس کی ذمہ داری، پراسرار قوتوں اور ان کے استعمال سے متعلق تفصیل سے بتانے لگی تھی۔ اس سمجزدہ کردینے والی نسوانی آواز نے جلدی جلدی یوناف کو سب کچھ سمجھا دیا۔ اتنی دیر تک عارب، یوسا اور نمیطہ ملندی سے دریائے فرات کے کنارے کی طرف قریب آگئے تھے۔ یوناف کو بھرپور محسوس ہوا۔ جیسے کوئی سانپ بڑی تیزی سے اس کی گردن کے گرد بٹل دینے لگا ہو۔ ساتھ ہی وہی سسٹی آواز پھر اس کے کانوں میں بڑی۔ وہ کہہ رہی تھی۔

”یوناف! اگر وہ تینوں ایک ساتھ تم پر پل پڑیں اور تم پر اپنی لاہوتی قوتوں کا عمل شروع کریں۔ اور تم ان تینوں کے سامنے اپنے آپ کو عاجز اور بے بس محسوس کرنے لگو تو جس طرح تھوڑی دیر قبل عارب تمہارے سامنے غائب ہو کر یوسا اور نمیطہ کے پاس جانودار ہوا تھا اسی طرح تم بھی غائب ہو جانا۔ اور جب یہ تینوں عاجز ہو کر چلے جائیں تو تم اپنے ریوڑ کو بانٹ لے جانا۔۔۔“ یوناف کو پھر اپنی گردن کے گرد سانپ کے یوں کاڑھی اور تیریری لمس محسوس ہونے لگا تھا۔ یوناف کو یوں محسوس ہوا جیسے کوئی سانپ اس کی گردن سے اپنے بل کھول کر ملجھہ ہو رہا ہو۔

یوناف کے قریب آکر یوسا اور نمیطہ ایک جگہ گھڑی ہو گئیں۔ عارب آگے بڑھا۔ اس نے ایک عجیب انداز میں اپنی پلکوں کا اشارہ کیا۔ اور یوناف اس طرح ہوا میں اچھلا جیسے کسی بہت بڑی قوت نے اسے پکڑ کر ہوا میں اچھال دیا ہو۔ فضا میں بلند ہو کر یوناف

بے بسی کی حالت میں دریا کے کنارے گرنے ہی کو تھا کہ اس کے ذہن میں لاہوتی قوت کے استعمال کرنے کا خیال آیا۔ جس کا انکشاف چند لمحوں قبل پراسرار آواز نے کیا تھا۔ یوناف اُسے عمل میں لایا۔ اپنا دفاع کیا۔ اور زمین پر بے بسی کی حالت میں گرنے کی بجائے وہ انتہائی آرام دہ حالت اور پُر سکون انداز میں زمین پر گر گیا۔ عارب، یوسا اور نمیطہ یہ دیکھ کر پریشان اور دنگ رہ گئے تھے۔ اچانک یوناف نے اپنا دایاں ہاتھ عارب کی طرف اٹھایا تو اس کے ہاتھ کی اٹھیلیوں سے انسانی جسم کو گھلا دینے والی گرم شعاعیں پھوٹ کر عارب کی طرف لپکیں۔ عارب فوراً اچھل کر ایک طرف ہٹ گیا۔ اور ذرا فاصلے پر نمیطہ اور یوسا کے پاس جا کھڑا ہوا اور ان دونوں کو مخاطب کرتے ہوئے بولا۔

”تم دونوں نے دیکھا ہماری طرح یوناف بھی پراسرار قوتوں کا مالک ہے شاید اس پر بھی کسی نے لاہوتی عمل کر دیا ہے۔ آؤ فی الوقت یہاں سے چل جائیں اور پھر کسی وقت اچانک اس کو آلیں۔ اور اُسے اپنے سامنے بے بس و عبور کر دیں۔ اب ہم اس کی موت کا باعث تو نہیں بن سکتے۔ صرف اسے کوئی خطرناک چوٹ ہی دے سکتے ہیں۔ کیونکہ اب اُسے بھی ایک مقررہ وقت تک موت نہ آئے گی۔ تاہم جب تک یہ زندہ ہے۔ ہم اپنی طرف سے اس پر قہر اور عذاب بن کر برسے رہیں گے۔“

پھر وہ یوناف کی طرف دیکھتے ہوئے بولا۔ ”تیری قسمت اچھی ہے جو تو آج ہمارے ہاتھوں بچ گیا ہے۔ ورنہ دریائے فرات کے کنارے اور بائبل کی سرزمین میں جہاں ان چند ٹیلوں کے علاوہ کوئی پہاڑ نہیں ہیں۔ ہم نے تیری زندگی کا خاتمہ کر دیا ہوتا۔“
”بدی کے گماشتو! یوناف نے جرات مندانہ انداز میں چند قدم آگے بڑھتے ہوئے کہا۔ ”گناہ کے فرزندو! میں اب اس قابل ہو گیا ہوں کہ تم سے اپنی طبیعتی قوت کے علاوہ اور طریقوں سے بھی نمٹ سکوں۔“ اس بار عارب نے کوئی جواب دیا اور نہ یوسا اور نمیطہ کے ساتھ وہاں سے غائب ہو گیا۔ یوناف نے جبروت کی لاش کو اٹھالیا۔ پھر وہ اپنے اور جبروت کے ریوڑ کو بانٹتا ہوا بائبل شہر کی طرف جا رہا تھا۔

از قلم
داعیہ بانو شیریں



نئے قارئین کیلئے ابتک کی کہانی

محبوبی میں ایک جھوٹا سا خوبصورت گھر بنا تھا مظلوم بخت کی چاندنی میں ہمارے بھروسے کی سی پاکیزہ زندگی بسر کرتا تھا لیکن اچھے بھروسے کی طرح اس گھر نے بھی بخت پر ہنس کر ہل دی۔ بانی کے چیلنے کی طرح ایک دن اس گھر نے کے دو بڑے سونے موت کی آنکھیں میں گم ہو گئے ایک عرصہ تک کام چھڑا اور دوسرا کام تھا اسلئے یہ دونوں ۲۹ ایک ایک ٹکڑے ٹکڑے میں اپنی اپنی جگہ پر گر گئے تھے۔ ان کی موت کے بعد ان کے دو بچے گئے داد و دربار اور پھر پھر اپنے بچوں کی تمام شرفیاں نقد و قریبستان کر کے اپنی خالہ اور خالہ کے ساتھ چلے آئے۔

کچھ عرصے کے بعد ہم نیکو راہ کے گناہ و شیطانی رشتہ میں صاحب نے ایک عورت خریدی جو بی بی کا بیٹا نہ رہنے کے بعد ان کو قیامت کی طرف سے تیرہ دفعہ متنبہ کیا گیا کہ اس جو بی بی کو خریدنے کی غلطی کر رہا ہے وہ انجام بخیر ہوگا۔ مگر بی بی نے اس غریب کو اپنے بد بختیوں کی سائنس کچھ کر نظر انداز کر دیا۔ بالآخر وہ نیکو راہی کا بیٹا نہ رہیں صاحب کے نام ہو گیا۔

نئی عورتی میں کل ۵۰ افراد مشتمل ہوئے بی بی، ان کی بیگم خدیجہ ان کی چار لڑکیاں صاحبہ، دو بیٹے، دو لڑکیاں ان کے دو لڑکے بی بی، بی بی صاحبہ کی خوش دامن بچہ کے بھائی، دو بھائی اور اس کا بھائی گھر والے ان کے علاوہ ایک میل ام کا ملازم بھی تھا۔ یہ کل ۵۰ افراد ہی خدائی میں آئے۔

بی بی صاحبہ، دل کے بہت اچھے انسان تھے۔ وہ عام بڑھے تھے لوگوں کی طرف بہت بڑے تھے، فاضل نہیں تھے، اس لئے انہوں نے شروع شروع میں ان باغی کی کوئی پروا نہیں کی، خود اپنے بچے کی خدمت میں تھے۔ وہ بی بی کی بیٹی کو باغی میں آواز دے دے۔ ست بیٹا اور دو لڑکیاں گھر میں رہیں، صاحبہ کے بھائی گھر والے ۱۰ اس کی موت میں اس کی سائیکل کے گھر میں تھے، اور اس کی لاش نکالتے کی نے بھی کاٹ دیا گیا، موت تھا۔ اس کی موت کے پہلے بی بیوں نے دیکھا کہ بی بی کا جسم کے پاتھ فضاؤں میں جلتے ہوئے اور ان پر لکھا ہوا تھا یہ عورتی فاکر ہو۔

پھر صاحبہ اور اس محل کے دوسرے بچے والا بچہ بھی ایک حادثہ ہی حادثہ رہا، صبح کے پورے پورے بی بی کی آواز میں آتی تھیں، ایسا محسوس ہوا جتنا تھا، بی بی کے کمرہ فری کے اندر بی بی کے باپ جو بی بی کے والد تھے، اس بچے کا ہم ہوا، اس جو بی بی کے دو بچے کے بیٹے اور دو بیٹیوں کی آواز میں صاف شنائی دے رہی تھیں، اس بچے کی بی بی ان کے دفن دیا نہ تھا۔ سیاہ جامہ و زون کو سفید لباس میں رکھا ان کے شریعت سے ٹھکر دے تھے۔ اس بچے کا ماں پر دکھ گیا۔ بچہ زیادہ عرصے تک نہیں جی سکا جب یہ گر گیا تو اس کی لاش ٹھٹ کر صرقت دو بالشت کی دیوٹی تھا اور شل کے بعد جب اس کو دفن ہونا دیا تو اس کی لاش بڑھی شہوت ہوئی اور ایک کر کے کمر پر بڑھ گئی، لیکن کفن جھوٹا نہیں ہوا، لاش کفن سمیت ہی بڑھتی رہی، اس کو کفن میں اتارنے والے کو ایسا محسوس ہوا جیسے کوئی تانگ بٹا کر زہر کی طرح کھج رہا ہے۔

اس کے موت کے کچھ ہی دنوں کے بعد شاہ کے موت ہوئی، اہل خانہ میں ہوئی، موت کافی جھاک تھی، کپڑے خون میں تر تھے، عمارت میں بڑھ رہی تھی، اور شرفاء تھا، اور دوسرے کے ہی لاش کو سہوہا گیا گیا۔

کچھ دن کے بعد اہل دات بہت ہی ایک طوفان آیا۔ اسی طوفان کے دوران ایک سیاحہ قی کو مار دیا۔ اس نے نہریلے قسم کے قبیلے لکھے۔ اور پھر اس نے انسانوں کی طرح ہوتا شروع کیا۔ اس نے کہا۔

یہ جڑی۔ ہمارے لئے موت کا پیام تھی اس جگہ ایک کھانا اس پاس تیرہ قبریں تھیں ایک اہل کار دعت تھا۔ اسفر نام کے ایک آدمی نے اس جگہ کو چھرا رہا تھا۔ اور جہاں ہمارے کلم کے ایک سوزنا فرادہ آباد تھے۔ ایک سو آٹھ روپے میں ایک شخص کو فروخت کر دیا اور اس نے نہایتی میری کے ساتھ ہمارے ہاؤس کو پس کر دیا۔ اسفر کی بیوی کو اور اس کی ایک بیٹی کو ہمارے آدمی اٹھا کر لے گئے تھے۔ اسفر کو ہم نے کئی مدت مارا۔ اس کی لاش کو قبر بھی نصیب نہ ہوئی۔ اس کی لاش کے کھانگے اور اس کا ڈھانچہ۔۔۔۔۔ ہے اس کا بلیغ کا ڈھانچہ۔۔۔۔۔ اور اس کا ایک بچہ آج بھی موتی سر پہنایا ہوا ہے۔

نبی کی اس وحشت ناک گفتگو کے بعد جڑی کے سب افراد خوف کی ریل میں دھنسنے چلے گئے۔ اور ایک رات جب جڑی میں غن کی بارش ہوئی تو اس نے خوف و ہمت میں اور بھی اضافہ کر دیا۔ اور نہنگی اندنگی سے بہت دور ہو گئی۔ اور سوچے اسب ہر وقت شرلوں پر مبتلا نہ لگے۔

نہیں صاحب کے ایک دوست نکھو میں رہا کرتے تھے۔ ان کا نام یوسف ابراہیم تھا۔ وہ اپنے بیوی بچوں سمیت آکر وہاں آئے تھے۔ قیام ہی جڑی میں ہوا کہ ان کا نام ان کی ایک لڑکی تھی۔ نام اس کا نکشاش تھا۔ لیکن سب اس کو کوکب کے نام سے پکارا کرتے تھے۔ کوکب بہت زیادہ مٹ کھٹ اور لڑکی لڑکی بھی بہت ہنسنا ہنسنا ہی اس کا مشغلہ تھا۔ ایک بار وہ لڑکی آئے اور جب انہوں نے جنات کی کارستانیاں اپنی آنکھوں سے دیکھیں تو انہیں غیب بھی ہوا اور ڈر بھی محسوس ہوا۔ دوسرے خوفزدہوں کی طرح یوسف ابراہیم نے نہیں کو سوزہ دیا کہ اس جڑی کو فوراً فروخت کر دیں اور اپنی رہائش فوراً بدلے لیکن یوسف ابراہیم خود خیریت کے ساتھ نکھو واپس نہیں ہو سکے۔ ان کی بیٹی کوکب بھی بدستور ہو گئی اور اس کی لاش بھی مٹا دیا۔ اور وہ چھلے ہوئے پھولوں کی طرح یہ نماؤں کو اپنی آخری آرام گاہ بنی۔ اس کے بعد ایک عامل صاحب جو جنات کو روک کر نہ کیلئے آئے تھے خود لاپتہ ہو گئے۔ وہ بدتر کرے سے ایک رات غائب ہو گئے۔ اور جنات کی بات یہ تھی کہ ان کے حق کے کچرے کرے میں موجود تھے۔ گویا ان کو نکشاک کے اٹھا لیا گیا تھا۔ اور اسی کے فوراً بعد زیریں میں انتقال کر گئے۔ سبھی ڈاکٹر لوں نے انہیں مردہ قرار دے دیا تھا۔ آخری فصل کے بعد انہیں کھس کھس ہونا یاد آیا۔ لیکن جس وقت ان کے جنازے کا اعلان کیا گیا وہ اچانک اٹھ کھڑے ہوئے۔ اس طرح سے ایک مردہ انسان کے زندہ ہوجانے پر پوری جڑی میں ہلچل مچ گئی۔ اور اس عجیب و غریب بات کے چرچے پوری برادری میں پھیل گئے۔ جنات نے اس کی ایک ہیمنٹ اور لی اور پھر جاری اسفر حسین نامی ایک شخصیت جنات کا سفر میں گئی۔ انہیں اچانک خون کی تہ ہوئی اور وہ آٹا آٹا ڈنبلے دھت ہو گئے۔ ان کی چھدا کی عالم برداشت کے چند ماہ بعد ان کی بیگم حشد بھی انتقال کر گئیں۔

اس کے بعد اس جڑی میں ایک ساتھ دو عجیب خاصیت ہوئیں۔ عاقل اور دیرینہ پرسنگیں جلا ایک ہی ساتھ ہوا۔ اور دونوں ایک ساتھ دیرلے جلیں پسیرنے کے بعد عاقل کی آنکھیں کھلی ہوئی تھیں اور زبان باہر نکلی ہوئی تھی۔ ایسا محسوس ہوتا تھا جیسے اس کو نکلا ٹھونڈ کر مارا گیا تھا۔ اس کے تن پر کچرے بھی آہستہ تھے۔ اس کے ٹروہ کی کیفیت بے مات کرتی تھی۔ جیسے کونے سے پہلے وہ کافی دیر تک تڑپ رہا اس کے باغہ ہر شری طرح سے رنگتے تھے۔ وہ سونے سے پہلے موت کا سقا ہو کر رہی تھی۔ اس کے رنگیں درمیان کا سم پر سکون تھا۔ شاید وہ ایک ہی دست میں اپنی جان دے دیتی تھی۔ عاقل اور دیرینہ جیسے پہلوں کی طرف ہمیشہ ایک ساتھ رہا کرتی تھیں اور ایک ہی ہلکے برسوں کی باری تھیں۔ وہ دونوں دنبلے بھی ایک ہی رات اور ایک ساتھ رخصت ہوئیں۔ جنات نے جن طرح کے ظلم کو سہے ہوا اس خاندان سے دوستی کا ہاتھ بھی بڑھا دیا ہے۔ اور شریں سے راجہ راجہ شریں کا ہاتھ کھانے کے ساتھ اٹھاتا ہے۔ اور انہوں نے بدیر بدیر ملتے ہیں۔ وہ لاگ اس لڑکی کو کہا۔ بے حوالے کر دو تو ہم اس انسانی کا دورانی کو درک کر لیں گے۔ لیکن سب سے زیادہ اسے اس مطالبہ کو درک دیا۔ اس کا بیٹا ہونا کی جگہ بیٹی ہوئی تو شاید یہ یہ سوچا منظور کر لینے لیکن راجہ تو ان کی ساری اسامہ مرحوم کی یادگار تھی۔ وہ اس کو جنات کے حوالے کیسے کر دینے اختیار سے ان کا فیصلہ شاید غلط ہی رہا ہو۔ لیکن اخلاقی طور پر انہوں نے جو کچھ کیا تھا ٹھیک ہی کیا تھا۔

بہیں میاں جب یہ کسی مال سے جاڑا چھوٹ کر آتے تھے جنات کی ختم نظریاں اور بھی بڑھ جاتی تھیں۔ چنانچہ انہوں نے کئی بار یہ فیصلہ کیا کہ اب جو بھی گھر سے لڑکے نہ جائے گی۔ لیکن کچھ ٹھیک کے مگر میں نہیں بڑی گئے۔ اس کے بعد وہ انہیں لوگوں کے اصرار پر بار بار اپنا فیصلہ بدلانا پڑا۔ لیکن وہ اپنے دوست انسانی صاحب کے دباؤ پر ایک مولانا کو تھا۔ لیکن کچھ کے لئے آئے۔ ان کے ساتھ ایک دوسرے مولانا بھی تھے۔ اور ان رات جھاڑ چھوٹ کا سلسلہ رہا۔ ہر جگہ تو جڑی میں کچھ نہ گئی۔ کیوں کہ انسانی صاحب اور وہ دونوں مولانا جنات کے ساتھ تنگ کرنے میں عکث لگے تھے۔ اور پھر انہیں وہ بھی اچانک غائب ہو گئے۔ انہوں نے لکھے ۱۸ بات کا شروع آج تک نہیں لگ سکا۔۔۔۔۔ اصل ہی طرح یوسف بھی ایک رات غائب ہو گیا تھا۔

اور اس کا بھی پتہ نہیں چل سکا کہ وہ کہاں گیا۔ اور نہ ہی یہ معلوم ہو سکا کہ وہ زندہ ہے یا مر گیا۔ اور پھر ایک دن اس حویلی کی آخری بہار بھی دھند ہو گئی اور پتہ نہ مل سکا۔
پتہ نہ مل سکا۔ پتہ نہ مل سکا۔ پتہ نہ مل سکا۔ پتہ نہ مل سکا۔ پتہ نہ مل سکا۔ پتہ نہ مل سکا۔ پتہ نہ مل سکا۔ پتہ نہ مل سکا۔ پتہ نہ مل سکا۔ پتہ نہ مل سکا۔
اس کے بعد کیا ہوا یہ جاننے کیلئے خوفناک حویلی کی ہی جاتی قسط پڑھتے۔

یوں سوئی کی وفات کے بعد حویلی کا آج بھی بالکل ہی سونا ہر گلیہ ذرا پہننے کو گرا کر رہی ہوگی۔ اُن ماں باپ پر کا ایک ایک کر کے جن کے چہرے بچے بچہ ذرا پہننے ہو گئے ہوں۔ دونوں کو ٹھیس لگی تھی انھیں بیگ مان تھیں اور جی آنکھوں کی نمی نکل رہی تھی ہوائی کھجور کوئی دوسرا جان بڑا عداوت میں آجاتا تھا۔ درد و غم کا ایک سلسلہ خارج ہو گیا بھی طرح غم ہونے کا نام ہی نہیں لیتا تھا۔
یوں سوئی کی وفات کے پہلے ہی بسف نہیں کر چکا تھا اور بسف کے گم ہونے کے بعد زندگی کے تمام دہلے بالکل ہی شرمزد ہو گئے ایک گھر کے کسی کو نہ زندہ رہنے کی آرزو نہیں تھی اور سوئی کی موت پر ہی ہنسی کر رہی تھی۔
مجھے ایک ایک بار یہ کہ جس دن یوں کا جنازہ آٹھا۔ اس دن حال اسقدر روئے تھے کہ اگر ان کے آنکھوں کو کھینچ کر لیا جاتا تو ایک بار دو چوڑیاں آجاتا جت کرنا تو باب کا یہ کیا نہ تھا۔ نہ موت کے ہر ذرا تھا۔ اس کے بعد اب گھر میں باقی کیا رہ گیا تھا۔ یوں سوئی کی وفات پر غلغلہ بے ہوش ہو گئی تھیں۔ انہوں نے چھانے کی روٹیاں کا سطر بھی نہیں کھیں۔ کھانے کو نہ کھاتے تھے۔ ہوش ہی نہیں آسکا۔ اور جب انہیں ہوش آیا۔ آخری گھر کی بہار بھی بھید خزاں بن چکی تھی۔
میں بتا چکی ہوں کہ خال گھر کی ایک آنکھ چھوٹ چکی تھی۔ یوں سوئی کی وفات پر بے ہوش ہوئے۔ جس وجہ وہ ہوش میں نہیں آئیں تو ان کی دوسری آنکھ کی جیٹ بھی آخری لمحہ ہو گئی۔ اور دوسری آنکھ سے نکلتی آنکھ کی لٹا تھیں۔ بھار ہوئیں۔ باب وہ ان کا چھوٹا سے دکھائی ہو سکتی تھیں۔ اور نہ ہی سکتی تھیں۔ اس طرح محتاج ہونے کے بعد فالج نے ہنسنا لوٹا بالکل شرمک کر دھاوا دیا۔ ہر وقت گم اس طرح بھی رہتی تھیں۔ جیسے کوئی پتھر کی سوئی رہتی ہوگی۔ جو آہ اس فکڑ فکڑ جھیلے سے اڑے۔ وہ کہ نہ کہیں تھیں اور اب وہ کس قدر بدھا ہو کر رہ گئی تھیں۔ ان کے علاج پر خالو بسف نے لاکھوں روپے خرچ کر دیے۔ انہیں تیز تر آجکس گوائے گئے۔ زردا زردا تھیں کھلائی گئیں۔ لیکن ان کی آنکھیں بھی کھجور نہیں ہو سکیں۔ اور ان کی آنکھیں بھی ٹھیک نہ ہو سکیں۔ اور مصیبت اور مصیبت یہ ہوئی کہ تیز رو کے دیکھنے کی دوسرے آنکھ کے بدن میں کوئی نہ رہا۔ وہ پیرا پیرا ہو گیا۔ کھلی دیر سے آنکھ کے سر کے سب بال پھوٹ گئے۔ اور وہ بال بال گئی ہو کر رہ گئیں۔ اور ان کے دانت بھی بال بال پڑ گئے۔ ان کی صورت دوسرے زراہ و شمشاد کی ہو گئی۔
اس دوران نانی لالہ بھی آگئی۔ دنا چھوڑ کر اس درد و غم کو دیکھنے نہ تھیں۔ انہیں ان کی وفات شاید ان کی ہی وفات تھی۔ ان کی عمر بھی خاصی ہو گئی

تھی لیکن ان کی وفات سے گھر کے سب افراد ایک سامان سے محروم ہو گئے تھے۔ ان کے گھر جانے کے بعد ہمارا ملازم چلی بھی جھاگ گیا۔ خانا بنا دو ڈرونگ تھا کہ حویلی کے سر پر موت منظر لایا ہے۔ حویلی کی برادری کا سب ہی کو بڑا تھا۔ اسی لئے لوگ حویلی میں آنے سے کڑے نہ تھے۔ اب گھر میں صرف ہمارا سا رہا تھا۔ خالو جان، اماں، بہن، خالو عبد اور ایک ماچیز۔ اسی بڑی حویلی میں صرف چار افراد۔ وہ بھی سوئی کی طرح بالکل خاموش ہو گئی تھیں۔ خالو جان کوئی دن تھا۔ کہ کسی بیٹے میں ہمت نہ کی۔ کسی بیٹے کا آرزو بس شرم سانس ہی کر کے دیکھنے نہ دے۔ خالو جان کی خوشحالی کا کام بالکل ختم ہو چکا تھا۔ انہوں نے پیسے کے لین دین سے ہنس پھٹے حالت حاصل کر لی تھی جو چھپان کے پاس منع تھا۔ اس کی ہر گز سہولت نہ رہی تھی۔ کیا بناؤں کہ اس وقت ہم سب پر کیا کر رہی تھی۔ جیسے زندہ کے جنازے ہماری نگاہوں کے سامنے ہوا کرتے تھے۔ اور ہمارا کھانا آنکھوں سے لہر نہ ہو کر تھیں۔ لوگ اس دنیا میں ایک بار میرے ہی اور میرے دنیا میں مرے تھے۔ اور ہمارا ہی موت درد ہو گیا۔ آخری فریاد تھی۔ کیسے بھگدے دن تھے اور کسی وقت تک راتیں تھیں۔ اب بھی ان ملک حادرات کو نہ تو فریادیں ہوں تو کچھ نہ کہنے لگتا۔ اور پھر ایک دن بھی ہو کر خالو جان سوئیں سوئیں۔ ہر ایک کھڑکی سے گھر بڑے ہیں۔ اس وقت سوئی میں بھی سا اندازہ ہوا کرتے ہوئے تھے۔ دن کے گیارہ بجے کی بات ہے۔ اچانک ایک زبردست دھماکا سا ہوا۔ میں نے ہنسنے کی دھمکی سے باہر آئی تو میں نے دیکھا کہ اس میں خالو جان سوئیں کی لاش پڑی ہوئی تھی۔ دھمکنے ہی آتم ہو گئے۔ ان کی لاش کی چاندی طرف ہوا پڑا ہوا تھا۔ ان کا ہاتھ ٹوٹ گیا تھا۔ ہاتھ ٹوٹ کر پڑی ہوئی تھیں۔ دھمکنے کے بل گئے تھے۔ رات بھی ٹوٹ گئے تھے۔ میں نے آؤں۔ میں دھمکنے کی دھمکی دے جاؤں۔ اسے آؤں بھی نہ کرے۔ ان کے سر کے چھوٹے بھگدے تھے۔ جو بیک وقت پڑا ہو گیا۔ جب اماں میرے کمر پر نظر رکھا تو ان کی کیفیت کا ناخن بیاں ہو گئی۔ اس پاس کے لوگ گت ہو گئے اور اب ان کی لاش کو کچھ بڑا لگا لگا کر خالو جان کو ہوا کر ان کے ہاتھ کی آنکھیں بھی ٹوٹ گئیں۔ اور چہرہ بالکل چت گیا تھا۔ بہر بھی زبردست چوٹ تھی۔ چھوٹی جھینٹ سے ان کا جسم زخموں سے چھلنی تھا۔ اور اس طرح اس حویلی کا ہر فرد زخموں کی تالابی ہیں کہ زخموں کے پھول گلے میں ڈالے۔ ہم سے ہٹا ہو گیا۔ ان کی لاش کی کیفیت کو دیکھنے والے لوگوں کا کہنا تھا کہ یہ سوئیں صاحب خود ہیں گے۔ بلکہ انہیں کسی نے دھکا دیا ہے۔ میں خود بھی یہی محسوس کر رہی تھی کہ انہیں باقاعدہ ادھر سے پھینک دیا گیا ہے۔ نہ ہی تو ان کی لاشیں چھوڑ دی گئیں ہیں۔ آج بھی جب خالو جان کی لاش آنکھوں میں گھڑی تھی

اکسو پر دے تھے۔

اُن کی لپاڑی خمیو اور لپاڑی بھی کمرہ ساز پر ہوا تھے۔ دوڑے تھے
پھر بھی انہیں موت اپنے سر پر نہ لانی نظر آئی تھی اور وہ کچھ ہرے سے کباب جو
دار کو کھاس میں دو جی کٹا کر دینگے۔ مازیر نے یہ بھی کہا تھا۔ وہ بچے موت کا
دور نہیں۔ موت کا فرشتہ تو میرے لئے زندگی کا بیٹا مگر نہ کے کا وہ زندگی میں
نکرات اور شوشات کے سوا اور کچھ بھی نہ ہو۔ اس سے نجات حاصل کرنے ہی میں
ماہیت ہے۔ لیکن میری بہاری بچا میرے بعد نہ کیا ہو گا۔ تو کیلئے بخر ہائی کے قیام کے
برداشت کرے گی اور وہ اُن کا کہہ کر چلے گیا سوچ کر ماضی کا کوئی ذکر یا مستقبل کا
کوئی اندیشہ اس قدر دوسرے تھے کہ میں بھی بے فکر تھی۔ زمانے ہم ایک دم دسے تھے
بند ہو سکتی تھی اور قلعے چنانچہ درود کے کانوں پر ہم دونوں بھی سو گئے۔ میں
رات بھر آرام کی امید سمیٹ رہی تھی۔ اچانک تو مازیر کے مجھے نظر میں آئے۔ میں
ایک دم پریشان ہو گئی۔ میں بس چھوڑ کر کرے تھے۔ ہمارے ملے تو مجھے لایا
بار بھی دکھائی نہیں دیتے۔ میں تو بلیک کی طرف گئی۔ قلعے وہاں بھی نظر نہیں آتے۔
میں تھانہ دم کی طرف دیکھا تو ہاتھ دم بھی غالی تھا۔

میری چوڑائی
برداشت کی طاری ہو گئی تھی۔ اس کو بھلا ہٹ کے عالم میں ایک ہی جوتا پیسے
گھر کے باہر دوڑ کر لایا تھی۔ اس کے بعد میں اس کے بے طرف گئی جو مار دو
میں مازیر کی ان کو کہا گیا تھا۔ اور وہ ان کی کی کیا ہیں دفعہ پر آکر نہیں
جب میں اس کے سر میں داخل ہوئی تو میرے پر دسے زمین دھس گئے۔ مازیر کی
برہمچے ہوئے تھے۔ لیکن وہ کسی شے کی طرف ساکت تھے۔ میں نے فتح کر انہیں اناڑی۔
مالہ میرے مالہ۔ لیکن مازیر اسے زخمت ہو چکے تھے صرف اناڑی دھنیا پانی
خاں کے دیکھا کہ زمین پر ایک ٹپا اڑا تھا۔ اور میرے ایک کانڈر تھا ہوا تھا میں
کانڈر کو دسے دیکھا۔ مازیر نے اس پر یہ عبارت لکھی تھی۔

راہبہ۔ تم سے کہا گیا اور باقی دکھان رکھا۔ میں۔

میں نے بعد شاید انہیں لکھنے کی ہمت نہیں لی۔ اور ان سے زندگی کا حق
پھین لیا گیا۔ موت مازیر کی موت بھی جب وہ کھن میں بوس کر دیے
گئے۔ میں باہر مارا شرسے رہا کہ کوئی کڑھوہہ ہنر دکھا جو تھے اس سے پہلے
دکھا یا تھا کہ مارنے کے بعد چھڑ زندہ ہو گئے تھے۔ لیکن میری دعا قبول نہ ہوئی کہ ان
وہ کچھ کہ کے بعد ان کا جادہ زخمت ہو گیا۔ اور اس طرح وہی کا سارا انسان بڑ
آہستہ آہستہ تھوڑا اعلیٰ ہو گیا۔ اور وہی فرستان کا ایک شعلہ اٹھایا گی۔ پھر میں
موت بھی داخل ہوئی ہے اور زندگی بھی۔ لیکن ہماری وہی میں صرف موت آیا کوئی
نئی زندگی کو آنے کی اجازت نہیں تھی۔

مازیر کی موت کے بعد ایک صاحب جن کا نام میں ظاہر نہیں کرنا چاہتی
وہ میرے پروردہ ہے اور انہوں نے میری ملاقات جسکے اُلٹا شعلے سے

تھے لیکن غالوی فکرات کے بعد وہ دن کیلے اور چیلے ہوئے چلے گئے۔ ہر وقت
ان کے چہرے پر ہر آنیاں اُڑا کر نہیں۔ اُن کا مزاج ہنسے بولنے کا تھا۔ جسے نہ
خبر کے لطیفہ سنایا کرتے تھے۔ خود بھی ہنسنے ہم سب کو بھی ہسا کرتے تھے۔
لیکن غالوی فکرات کے بعد وہ ایک فرستان میں کر رہے تھے صرف چوڑی
ان کی ملکدان کے جسم کے پڑھتے پرستان اور اُن کی نظر کی تھی۔

غالوی میں کی موت کے بعد ہم نے پیسے خریدتے گنا رہے۔ اس سے میں
میت کی شرافت اور خفا میں سے میں نجات لی بھی تھی شاید جنت بھی مل جائے
دھلے خود بھی تھک گئے تھے۔ باوجود انتہائی کاروائی کے خود بھی اس حوالے سے
زخمت ہو گئے تھے۔ جو فکری نظر نہیں آئی اس کے بارے میں یقین کے ساتھ کہا گیا
جاسکا ہے۔ صرف اندازے کی کہہ سکتے ہیں۔ ان ہی اندازوں کی
بنیاد پر ہم کچھ کہنے کے جنتاں نے ہمارا دیکھا جو دریل ہے۔ لیکن ہمارے ازلے
ظلمات نہیں۔ ایک اور ایسا پر کر دہر کر سب سے جہم کر رہے تھے۔ وہاں پر
لاہور ایک نہیں پرگرا۔ اس کے گرنے کی آواز سے ہماری آنکھیں کھلی۔ مارا
زیر نے سزا کر دیکھا۔ اور اسے اتفاق گئے ہوئے پھر انہوں نے چادر تان لی۔
میں نے بھی آنکھیں بند کر لیں۔ چند ہی منٹ کے بعد دوسرا فرم کر اور دست کی زبرد
آواز کے ساتھ اس طرح گر جیسے کسی کی جڑ کو زمین پر ٹکڑے۔ اب تو ہم دو
ہی اُٹھ کر بیٹھے گئے۔ اور خوشی میں ہر شے ہو گئی۔ لیکن اس کے بعد کہ نہیں پراچند
گئے پھر فرشتے گزر گئے۔ پر شام کر چکے ہیں۔ اپنے منے کے فری پر دس کے میٹھا
قطرے نظر آئے اس وقت میں نے دیکھا کہ مازیر کا اس میں عجیب طرح سے کٹ گیا۔
تھا۔ اور میں ہر اُٹھ کر اسے تھا ہم اسے بھی اتفاق کھینچے کہ رات کے ابتدائی
تھے۔ میں مازیر نے مسہری پر بڑھ کر کھا تھا۔ اب۔ اور جب وہ کھا کر نازاں ہوئے

اور مسہری کے آئے تو ان کے جوئے غائب ہو گئے۔ بہت تلاش کئے۔ لیکن جو نہیں
لے۔ اگر کسی کے جوئے کسی ایسے گھر میں آج ہوا تھا۔ میں ان کی اعزاز رہے ہوں۔ اور
بچے بھی رہتے ہوں تو کعب کی بات نہیں ہوتی۔ کوئی بھی کسی کے جوئے اتفاقا نہیں کر
اور دھڑک رہا ہے۔ اور بچے تو کوئی اُٹھا کر چہرہ بھی کہتے ہیں۔ لیکن ہمارے
عقرو صرف وہی آتی تھی۔ ایک میں اور زہر مارے میں غالوی زہرہ دے تھے۔ فک
سے اتنی ہی نہیں تھیں۔ اور میں دونوں کو اچھی طرح یاد تھا کہ کھانے سے پہلے جوئے
سہری کے بچے تھے۔ لیکن کھانے کے بعد فرشتے کے بعد دیکھا تو میرے ہمیں سن کر
نہیں رہے۔ ہم دونوں تھے کہ کچھ کوئی آفت آوالی ہے۔

مجھے یاد ہے کہ اس رات مازیر نے میرے سر پر ہر کہہ کھا تھا۔

اگر میں بھی زخمت ہو جاؤں تو تم سے کہا گیا اور انہوں نے اپنے اور غالوی کے
دوستوں اور دشمنوں داروں کے نام یاد رہے ہیں۔ اُن کا کہنے کے کچھ نہیں کوئی
پریشانی لاحق ہو چلے تو ان کو گولے سے رابطہ قائم کرنا جب دوجے کھار رہے تھے
فرشتہ کہ میں آئے والی معیت کا شکر کر کے کاپ رہا تھا اور انھوں نے

کرائی۔ سیری زبان سے چند لڑک باتیں سکر ہاشمی صاحب نے بچے بھوکھ کیا کہ میں اس
 ہوشربا بچی کو اب بھی گواہ بناؤں۔ طہمانی دنیا کے پڑھنے والوں کے لئے نگہ دوں۔ تاکہ لوگوں
 کو اندازہ ہو جائے کہ جنات کس طرح انسانوں کو پریشان کرتے ہیں۔ اور جنات کا
 مقابلہ کرنے والوں یا جنات کا مذاق اڑانے والوں کا حشر کیا ہوتا ہے۔ ان کے امراء
 پرادہ اپنے ہمدرد محسن کے امراء پر جو جن کے ساتھ میں ہندوستان بنانے کا فیصلہ کر چکا
 ہوں۔ میں نے یہ غناک اور دھشت ناک داستان قلعہ بند کر کے آپ کو سنائی ہے۔ اب
 مجھے اجازت دیں۔ میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ طہمانی دنیا کے پڑھنے والوں کو جنات
 کے حملوں سے محفوظ رکھے۔ اور کسی کا گھر خوفناک جو بلی نہ بنے۔۔۔ خدا حافظ

نغمہ سہ



وحشی عاملوں کے چند خطرناک اعمال

ہزاروں لوگوں کا شمار کرتا ہے۔ وہ ایک سلسلے میں ہیں اس لڑائی کا نام لیتا ہے۔
 (۱) جو لوگوں کا رافٹوں اور دو ایک سلسلے میں ہیں اس کا نام لیتا ہے۔
 اس کے بعد اس کا ذکر کیا جائے کہ وہ لڑائی اب چند دنوں میں ہی طالب کے قبضے میں آجائے گی۔
 یہ جہازیں اکثر اوقات ایسا ہی کرتا ہے۔

عمل ہلاکت دشمن
 اس کیلئے یہ اور گروہ اکثر ایک جہاز کو تار ہے۔ یہ جہازیں اکثر ہلاکت
 ہونے کا باعث بن گئی ہیں۔ اس کے ان مقامات پر سربراہان کا جہاز جاتی ہیں جو اس
 کے جسم میں سوراخ لا رہا ہے۔ یہ جسمیں دور آج کے دوکان کے دوکان کے قبضے،
 ایک منہ ایک منہ اور ایک سوراخ آکر تارسل یعنی کل ڈھانچے پر سربراہان کا جہاز جاتی
 ہیں۔ اس کے بعد اس کیلئے کو اس جسم کی گڑبگڑ میں جلا دیا جاتا ہے جس کا ہلاکت ہونا
 منظور ہوتا ہے۔ چنانچہ اس کے چند ایام بدی وہ شخص نشانہ بن رہا ہے۔

عمل غصہ و عداوت
 ادا رہے کہ گزرتا ہے اس کے بعد ایک ایسا جہاز ہے۔ یہ جہازیں ایک جہاز
 قسم کا پیدا ہوتا ہے جو جس کے قتل میں ہیں اس کو قتل کر دے۔ اس جہاز میں ایک
 تابیر ہے جس کے اس کے قتل سے تابیر اور وہ دھماکا میں روٹ پیدا کرے گا کہ کام
 لیا جائے کہ اس کے قتل کا ایک خطرناک عمل لیا جاتا ہے۔

اس کیلئے کہ جو اس کے قتل میں ہیں اس کو قتل کر دے۔ یہ جہازیں ایک جہاز
 میں ایک جہاز میں اس کو قتل کر دے۔ یہ جہازیں ایک جہاز میں اس کو قتل کر دے۔
 وہ دھماکا ہے کہ اس کے قتل سے دھماکا اور وہ دھماکا میں روٹ پیدا کرے گا کہ کام
 لیا جائے کہ اس کے قتل کا ایک خطرناک عمل لیا جاتا ہے۔

ہزاروں لوگوں کا شمار کرتا ہے۔ وہ ایک سلسلے میں ہیں اس لڑائی کا نام لیتا ہے۔
 (۱) جو لوگوں کا رافٹوں اور دو ایک سلسلے میں ہیں اس کا نام لیتا ہے۔
 اس کے بعد اس کا ذکر کیا جائے کہ وہ لڑائی اب چند دنوں میں ہی طالب کے قبضے میں آجائے گی۔
 یہ جہازیں اکثر اوقات ایسا ہی کرتا ہے۔

اس سلسلے میں اس کے قتل میں ہیں اس کو قتل کر دے۔ یہ جہازیں ایک جہاز
 میں ایک جہاز میں اس کو قتل کر دے۔ یہ جہازیں ایک جہاز میں اس کو قتل کر دے۔
 وہ دھماکا ہے کہ اس کے قتل سے دھماکا اور وہ دھماکا میں روٹ پیدا کرے گا کہ کام
 لیا جائے کہ اس کے قتل کا ایک خطرناک عمل لیا جاتا ہے۔

اس سلسلے میں اس کے قتل میں ہیں اس کو قتل کر دے۔ یہ جہازیں ایک جہاز
 میں ایک جہاز میں اس کو قتل کر دے۔ یہ جہازیں ایک جہاز میں اس کو قتل کر دے۔
 وہ دھماکا ہے کہ اس کے قتل سے دھماکا اور وہ دھماکا میں روٹ پیدا کرے گا کہ کام
 لیا جائے کہ اس کے قتل کا ایک خطرناک عمل لیا جاتا ہے۔

اس سلسلے میں اس کے قتل میں ہیں اس کو قتل کر دے۔ یہ جہازیں ایک جہاز
 میں ایک جہاز میں اس کو قتل کر دے۔ یہ جہازیں ایک جہاز میں اس کو قتل کر دے۔
 وہ دھماکا ہے کہ اس کے قتل سے دھماکا اور وہ دھماکا میں روٹ پیدا کرے گا کہ کام
 لیا جائے کہ اس کے قتل کا ایک خطرناک عمل لیا جاتا ہے۔

اس سلسلے میں اس کے قتل میں ہیں اس کو قتل کر دے۔ یہ جہازیں ایک جہاز
 میں ایک جہاز میں اس کو قتل کر دے۔ یہ جہازیں ایک جہاز میں اس کو قتل کر دے۔
 وہ دھماکا ہے کہ اس کے قتل سے دھماکا اور وہ دھماکا میں روٹ پیدا کرے گا کہ کام
 لیا جائے کہ اس کے قتل کا ایک خطرناک عمل لیا جاتا ہے۔

عمل حرب
 اس سلسلے میں اس کے قتل میں ہیں اس کو قتل کر دے۔ یہ جہازیں ایک جہاز
 میں ایک جہاز میں اس کو قتل کر دے۔ یہ جہازیں ایک جہاز میں اس کو قتل کر دے۔
 وہ دھماکا ہے کہ اس کے قتل سے دھماکا اور وہ دھماکا میں روٹ پیدا کرے گا کہ کام
 لیا جائے کہ اس کے قتل کا ایک خطرناک عمل لیا جاتا ہے۔

حیرت انگہ شعبہ

کرائی تیل | انار کی تیل میں کچھ مٹا کر ڈال دیں۔ اور اس میں تیل کو صاف ہیں رکھ دیں۔ اس میں تیل میں کچھ ملا کر کسی تالاب میں ڈالیں۔ تو کل پیدا ہو گا۔ اگر جاس کے پانچ ہیں۔
نوٹ: کھان کی تیل کو دل آئے گا۔

مندانے سے آگ نکلتا اور بھین۔ اور نوٹاد و مند میں ڈال کر خوب چلا دیں۔ اور گرم پانی سے کئی کر کے تھن میں آگ رکھنے سے وہ کبھی اثر نہیں کر سکتی۔
بوتل آگ سے بھری ڈال دیکھا ہی نہ پتا۔ بوتل میں شرب۔ گندک اور سوڈا ڈالیں اور اسے اندھیرے میں رکھ دیں تو بوتل آگ جیسے نکلے گی۔ کچھ بوتل دیکھنے والا نہیں کر سکتا۔
بوتل میں انڈا اتارنا | لہائی بڑی میں سرخی کا پٹا لٹکا دیں اور جب وہ گرم ہو جائے تو اسے نکال کر ایک بوتل میں آنا رہی اور اوپر سے پانی بھریں تو وہ پٹا اچھا نکلتا۔
اور دیکھنے والے تپ کر رہے۔

عدوت کے درود میں سرخیں بھلو کر اے سایہ میں سکھائیں اور جب کھیل دکھانا چوتھا پتہ ہرندی کی ریت اور سرسوں رکھ کر پانی کا چھینٹا مارنا
توسروں توڑا ہم آئے گی۔

جملے ہوئے ڈورے میں اچھوٹی لٹکانا | لٹک اور نوٹاد کے پانی میں ڈورے کو بھگو دیں۔ پھر اسے سکھ کر رکھ لیں۔ اور جب کھیل کرنا ہو اس وقت ڈورے میں
اچھوٹی بانہ لیں۔ دوسرا ہزار بار کے سہارے کھوٹی میں بانہ کر آگ لگا دیں۔ ڈورے میں جلنے لگی۔ مگر اچھوٹی
ہیں کر سکتی۔

سہری سیاہی | پڑناں چاروں سوئے کے ورق ۳۲ تول۔ چھوٹی قرۃ، انڈے کی زردی چار تول۔ ان سب کو گھونٹ کر گرم پانی میں ملا کر بخوڑی میں پینچے
جب اوپر بخوڑی پانی آجائے تب اسے دھیرے دھیرے نکال تو۔ پیچے کی گوند کو کٹر کے گوند میں آٹھ دن تک گھونٹنے کے بعد بوتل میں بھر کر پٹا پانچ
دن دھوپ میں رکھو اس طرح تیار ہوئے پڑ گھوڑو و سہری سیاہی تیار ہو جائے گی۔

دیسرے کی چانچ | دیسرے کے پیچھے والے پتے پر دسواصلی نام لکھ دیں۔ اگر میرا اصلی ہو گا تو پہلی سی چنک دے گا۔ اگر نقل ہو گا تو
نیکم ہو جائے گی۔

● کھڑے کرات ہر چنگی کو مار کے درود میں توڑ کے اور سافوں مرتے سائے میں خشک کر لیں۔ اس کے بعد اس کو آگ میں ڈال دیں۔ ہرگز نہیں ملے گا۔
● ایک چرائے میں کھڑے کی چلی اور دو ستر چرائے کی چلی ڈال کر دونوں کو روشن کریں۔ اور ایک گرگنا حل در فوں کے درمیان رکھیں۔ دونوں چرائوں کے
توں آجیں میں لڑیں گی۔

● آگ لگتی دکھائے کے درود میں ۳۴ گھنٹے تک رکھ کر رکھ دیں۔ اس کے بعد اسے دھوپ دگنے دیں۔ پھر اس گھنٹے کو کھینچ دیں۔ پانی دبا کر کالا پڑا اس پر ڈال دیں۔ اور
پانی چھینٹیں اس کی پردہ میں چند منٹ میں درخت حل آئے گا۔ لیکن اس کی جڑ نہیں ہوگی۔

● گندک کو تھیں کر شہداء میں ملا کر کھانچ کی بوتل میں رکھیں۔ رات کو انشا اللہ روٹی ہوگی۔

● سانپ کی کھلی اگر اس کی چار پٹیاں لٹا کر کسی کر کے چاروں کو دونوں میں چرائے ملا لیں۔ پھر اس کو ساپوں سے بھرا ہوا نظر آئے گا۔

● بھڑکے چربی اور مچھلی چربی ملا کر کسی چرائے میں روشن کریں۔ پورے گھر میں پانی بھرا ہوا نظر آئے گا۔

● کبوتر کے بیٹا بے گھما ہوا دن میں نظر میں آنا۔ مارتا کو نظر آتا ہے۔

حسب التمام
ماہنامہ دارالعلوم دیوبند

یہ جادو کس طرح کا ہے؟

کس شمعاً احد اد

علوی، سفلی، جناتی یا بدیعنا کا اعلم

جب کسی اصول کے ذریعہ یہ معلوم ہو جائے کہ کتنا شخص ہو کر رہا گیا ہے تو یہ دیکھنے کیلئے کہ یہ کس قسم کا ہے۔ اسے پہلے ریاض کے اعداد میں پھر اس کے ہاں باپ دو دونوں کے اعداد میں پھر اس میں ۶۴۳ میں پھر اس میں ۶۴۳ میں اس دن آپ یہ معلومات جانے چاہئے اس دن کے اعداد انگریزی تاریخ اور ہجری سن کے اعداد میں اور جس ساعت میں آپ سوال کر رہے ہوں۔ اس ساعت کے اعداد میں پھر اس میں مجموعے کو ۳۳ سے تقسیم کر دیں۔ اگر ایک باقی رہے تو قطعی صحیح ہے۔ اگر باقی رہے تو قطعی غلط ہے۔ اگر باقی رہے تو غلطی صحیح ہے۔ اور اگر صفر ہے تو جادو کالے علم کے ذریعے پڑھا گیا ہے۔

مثال: اگر آپ کو زبرد کے بارے میں پوچھنا ہے۔ جو شام ۱۲ اور غلہ کا ہے۔ یہ دیکھنا ہے کہ کس طرح کا صحیح رہا ہے۔ یہ معلومات آپ چھ دن ۳ جون ۱۹۹۶ کو زبرد کی ساعت میں حاصل کرنا چاہئے جس دن اس طرح دیکھیں گے۔

۲۱	زید	اعداد
۷۱۳	عابد	اعداد
۶۳۵	غالب	اعداد
۶۷۳	اعداد کا فرق	اعداد
۳	تاریخ	اعداد
۶	ماہ	اعداد
۱۹۹۷	سن	اعداد
۲۱۷	ساعت و نوبت	اعداد
۳۳۶۷	نوبت	اعداد

$$\begin{array}{r} 1066 \\ 3367 \overline{) 35733} \\ \underline{33} \\ 24 \\ \underline{23} \\ 10 \\ \underline{9} \\ 1 \end{array}$$

۳ باقی رہے کا مطلب یہ ہے کہ زبرد پر بدیعنا جنات ہو کر رہا گیا ہے۔

سحری و جادوئی اعمال کی بنیاد پر
مسلط کروائے گئے آسید و جنات کا علاج

مولانا محمد رفیع زاهد

مندرجہ ذیل نادر و نایاب مسلمان روایتی عمل سے جو شخص اپنا مخصوص مذہبی رفعت و عزت کے مطالبہ میں غرض پریشان کا کام لے گا۔
 علاج کر سکتا ہے۔ بخیر و امداد کے عمل کی مدد سے جتنا ہی ڈیڑھا سترہ ہونے والے ایسے قسمت پریشان ہیں ان کو ہمیں علاج معالجہ کرنا چاہیے۔
 ان پر سلف و اہانت و دشمنی کی بھی عمل درآمد کو خیال و دعا طریقہ ہے۔ ہر قسم خواص عمل کے عامل کے شخص اگر دوسرے کے ساتھ بدی معاشرہ کی طرف
 پریشان یا کچھ ٹھہرتے ہوئے رہے تو بڑھ کر ہوتے ہیں۔

[illegible][illegible]

اس عمل کا حاصل ہر سال عزم الخیر میں اس کی تہذیبی نگاہ سے دیکھا جائے گا۔ اہل حرفہ خود اپنی طرف سے اور اپنے اپنے کاروبار و گاہان کی طرف سے اس عمل کو ترویج دے گا۔ عام اعلان کرنا ہے۔ بارگاہِ اہل سنت کے آئینہ یکبارہ اہل علم و ادب اس عمل کو ترویج دے گا۔

اس کی تمام ساری برائیاں اور گناہوں میں اس کی ہمدردی کرتا رہے گا۔ عالم الخوف خود اپنی طرف سے اور اپنے اس کا برتر دکان کی طرف سے اس
 کی طرف سے اس کی ہمدردی کرتا رہے گا۔ عالم الخوف خود اپنی طرف سے اور اپنے اس کا برتر دکان کی طرف سے اس
 کی طرف سے اس کی ہمدردی کرتا رہے گا۔ عالم الخوف خود اپنی طرف سے اور اپنے اس کا برتر دکان کی طرف سے اس

